...کا ایک ہے ⁂ سب کا سہارا ایک ہے

...کی پابندی سے دل آزاد کر ⁂ خاطر سے غمگین کو اپنے شاد کر

ओं

پشپ سیام

جس میں سیام دیش کے مختلف حالات و زبان وغیرہ درج ہیں۔

اور جس کو

خادم راجی داس سہگل

نے قلمبند کیا

۱۹۰۹ء آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۱۰

آریہ سٹیم پریس لاہور باہتمام شنکر داس پرنٹر مصنف کیلئے چھپا

اوم

ओ३उद्वयम नमसस परि स्वः। पश्यन्त उत्त-
रम् देवं देवत्रा सूर्य्यः मगन्म ज्योति रुत्तमम्

اوم اُدْوَیَم تَمَسَس پَرِی سْوَہ !!

پَشْیَنْت. اُتَّرَم دیوَم دیوتْرا ۔ سوریہ مگَنْم جیوتی رُتَّم

اے سرشٹی دیا پک ۔ تینوں کالوں (زمانوں) میں ایک ہی (یکساں مساوی) رہنے والے ۔ سدیم پرکاش (ہمیشہ نور ہی نور کُل) سرو شکتیمان (طاقت کُل) اور تمام سرشٹی کے آدھار پرماتمن ! جبکہ کُل سرشٹی (برہمانڈ) کے پدارتھ (موجودات ۔ جاندار و بے جان) کیول آپ ہی کے آدھار یا شکتی سے قاعدے سے نیم انوکول (باقاعدہ) کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں تو میں ایک تچھ ۔ ملین ۔ اشدھ ۔ نربل اور نربدھی جیو بغیر آپ کی فاص کرپا (عنایت) کے کیا کرسکتا ہوں ۔ مجھ نا چیز کو محض آپ ہی کا سہارا ہر حال میں زندہ رکھ رہا ہے ۔ میں اپنی نہایت ناکمل کوششوں

کی تکمیل کو آپ ہی کی خاص دَیا درشٹی پر منحصر جانتا اور مانتا ہُوا دست بستہ
ملتجی ہوں کہ آپ ازراہِ کرم مجھ بیکس و نربل کو اس لایق کیجیے کہ اس
چھوٹی سی پُستک کو بلا کسی وِگھن کے سماپت کر سکوں ‌ ۃ

اوم شم

داس
راجی داس سہگل

دیباچہ

گلزارِ دُنیا کے مختلف شاندار قطعات کا سیر کرتے ہُوئے کچھ مدت ہوئی کہ گلزارِ مذکور کے ایک ایسے قطعہ یا حصہ میں سے میرا گذر ہُوا کہ جو حصہ عجیب عجیب اقسام کے پھُولوں سے شگفتہ و مہکتا ہُوا نظر پڑا۔ مگر اُن تمام خوشنما و خوشبودار پھُولوں میں سے ایک خاص پھُول نے جو اسوقت کچھ پژمردہ سی حالت میں معلوم ہُوا یا نظر آیا قدرتاً میرے دل کی توجہ کو اپنی جانب مایل کرنے یا کھینچنے کا باعث ثابت ہُوا اُس کی دلربا رنگت۔ عجیب بناوٹ یا کہ دماغ کو مُعطر کرنے والی خوشبو نے میرے دھیان پر اپنا نقش یا کہ سکّہ ہرگز ہرگز نہ جمایا۔ بلکہ اُس خفیف سی پژمُردگی یا کہ کملاہٹ نے جو کہ اُسوقت پھُول مذکور پر چھا رہی تھی برقیانہ (برقی) کشش سے میرے دِل کی خیالی طاقت (قوت ارادی) پر قابو پاکر مجھے اُس پژمردگی یا کہ مرجھاوٹ اور اُس کی برقیانہ کشش کی اصلیت کو معلوم کرنے کے لئے ازحد مجبور کیا۔ لیکن افسوس کہ باوجود لگاتار دریافت و کوشش کے بھی میں اپنے ارادہ کی تکمیل میں کامیاب نہ ہوسکا۔ لیکن ہاں۔ صرف اتنا معلوم کرسکا کہ وہ قطعہ

یا خطہ جہاں کہ پھول مذکور واقعہ تھا ایک اچھا خاصہ وسیع سبزہ زار و
بشکل پھلواڑی نظر آتا تھا۔ مگر قدرت کا کرشمہ کہ اُس وسیع قطعہ میں جہاں کہ
ایک ہی قسم کے کئی ہمرنگ و ہمجنس پھول اپنے نئے و تر و تازہ ڈنٹھلوں
پر کھڑے ہو کر عجیب بہار دکھا رہے تھے وہاں وہ پھول جسکا کہ میں ذکر
کر رہا ہوں ایک نہایت ہی پرانے مگر پیوندی (پیوند شدہ) پودے
کے ڈنٹھل پر سربلند تھا اور نیز تن تنہا۔ اکیلی۔ نرالی مگر لاثانی حالت میں
وہاں کوئی دوسرا پھول اُسکا ہمرنگ نظر نہ آتا تھا ؛ اُس کے پرانے
ڈنٹھل کی چند ایک صفات نے مجھے اُس پھول کے کچھ مختصر سے
حالات قلمبند کرنے کی ترغیب دلائی۔ مگر شانِ ایزدی کہ ایک ملنگ
بے علم۔ کمزور و کم سمجھ (شخص) کے پاس ایسے سامان کیونکر موجود
ہو سکتے کہ جن کے ذریعے وہ چشم دید مگر ہوائی جامہ سے ملبوس حالات
تحریری صورت اور کاغذی جامہ اختیار کر سکتے۔ پس ضروری تھا کہ کچھ
مدت تک وہ سب حالات ہوائی یادداشتی خول میں قیام کرتے ؛ گو
میں نے بڑی کوشش کی کہ اس فرض سے جلدی سبکدوش ہو جاؤں
مگر سستی و کاہلی کی وجہ سے ناکامیابی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بیحد
شکر ہے اُس مہان شکتی (طاقت عظیم و طاقت کُل) کا
کہ جس کی عنایت خاص سے آج وہ دن نصیب ہوا کہ میں اپنے
دیرینہ قصد کے کامیاب ہونے کا شگون (صورت) دیکھتا ہوں
اور اسی سے پھول مذکورہ بالا کے متعلق کچھ حالات تحریر کرنے کا آغاز کیا
ہے ؛ اس میں شک نہیں کہ یہ لفظی سامان ایک عالم کی نگاہ میں

بالکل بے وقعت ۔ بے ڈھنگ و بے ڈھب مضمون ثابت ہونے کا خطرہ ہے مگر باعث کم علمی میں اِن واقعات یا حالات کو جو کہ مجھے تحریر کرنے ہیں ایک موزون ۔ مناسب ۔ رنگین و علمی طرزِ عبارت یا پیرایہ میں لکھنے یا ادا کرنے سے قدرتاً قاصر ہوں ۔ کیونکہ بغیر اعلےٰ تعلیم کے ایسا ہونا متعذر ہے ۔ اگر کسی کو یہ خیال گذرے یا ہو کہ اس قسم کی بھدی یا کہ ناموزون تحریر کا "ہونا" (وجود) اور نہ ہونا "(عدم) برابر ہے تو مجھے کہنا پڑیگا کہ میں اپنی طبیعت اور ضمیر (کانشنس) کے متفقہ حکم کا بجا لانا ضروری ۔ نہیں نہیں ۔ بلکہ لازمی سمجھتا ہوں اور اسی واسطے اب قلم کو ہاتھ میں لیا ہے ۔ لیکن ہاں ۔ جہاں ایک طرف اپنی کم لیاقتی کا اعتراف یا کہ اقبال کرتے ہوئے کچھ افسوس و لجیا (شرم) کا سایہ دل پہ کام کرنے لگ جاتا ہے وہاں دوسری جانب اس بات یا امر کا کہ اپنی تعلیم خام کی وجہ سے رنگینی عبارت یا مضمون آرائی کے کٹھن چکر میں نہ پڑکر اصلی حالات کے ردّ و بدل میں وقت ضائع نہ کرنا پڑیگا" کسی خوشی کا غلبہ بھی تو اُسی دل پہ اپنا پورا پورا اثر ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور یہی خوشی یا کہ اُس کے غلبہ کا اثر اِس ملنگ کے لیئے کافی دوا فی ہے ؛

وہ پھول کہ جس کا نقشہ میرے دل و آنکھوں میں بس رہا ہے اور جس کے متعلق کہ میں کچھ حالات لکھنا چاہتا ہوں ایک نہایت ہی عجیب و لاثانی پھول اور **"پشپ سیام"** کے نام سے موسوم ہے ؛

اِس چھوٹی سی کتاب کے لکھنے میں مجھے کوئی ذاتی فایدہ ملحوظ نہیں۔ بلکہ میرا دِلی خیال ہے کہ جو کچھ میں نے اِس خاص چھُول کی بابت دیکھا یا کہ دریافت کیا اُس کو اپنے دوسرے دیسی بھائیوں کی آگاہی کے لیئے لکھ دوں۔ تاکہ میری دِلی مُراد کسی حد تک پوری ہو ؛؛

خادم

آر۔ ڈی۔ سیگل

باب اوّل

سیام*

برِ اعظم ایشیاء میں سیام گو ایک بہت ہی معمولی و چھوٹا
قطعۂ زمین ہے مگر بلحاظ زرخیزی و سرسبزی دُنیا کے بہت سے
دیگر ممالک پر خاص فوقیت رکھنے کا فخر رکھتا ہے۔ یہ خطۂ زمین
بذات خود معدنی پیداوار کی جان (گھر) ہے۔ یا یوں سمجھو کہ
سیامی زمین۔ سونا۔ چاندی و ٹین و ہر ایک قسم کے جواہرات وغیرہ
کا مخزن ہے۔ ساگوان جیسی بیش قیمت لکڑی اور ہاتھی جیسے کمیاب
اور گراں قیمت جانور کا ذخیرہ کثیر اسی سیامی دیش میں پایا جاتا ہے
گینڈا بھی جو سوائے افریقہ کے اندرونی حصوں کے دُنیا کے دوسرے

نوٹ :۔ سیام یا شیام اصل میں سنسکرت لفظ ہے۔ جسکا مطلب

دیکھو صفحہ ۸

ممالک میں بہت کم دیکھنے میں نظر آتا ہے۔ سیام کے جنگلوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ بلکہ ہاتھی دانت کی طرح گینڈے کے سینگ بھی برائے فروخت سیام سے غیر ممالک کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ اسی ملک کا چاول (غلہ) دوسرے ملکوں میں جاکر لاکھوں آدمیوں کی پیٹ پالنا کرتا ہے۔ مذکورہ بالا یا ان خوبیوں کے علاوہ سب سے بڑی خوبی یا شرف (شان) جو ملک سیام کو اس وقت تک حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ حدود آریہ ورت (ہند۔ انڈیہ) کے باہر ایک نہایت ہی قدیم ہندو (مراد آرین) یا بدھسٹ خود مختار سلطنت ہے۔ کمبودیا جیسی زبردست اور شاندار حکومت کو جو کسی زمانہ میں سیام و کل ملایا کے سرتاج آرین حکومت تھی ضعف پہنچ گیا۔ جاوا دسوماٹرا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷) یہاں اُس دیش (مُلک) سے مُراد ہے۔ کہ جس کو کسی وقت قدیم آریاؤں نے ایک آرین بزرگ شری شیام کرشن جی کی یادگار میں آباد کیا تھا۔ یہ آریہ لوگ کوہ ہمالیہ و وادیٔ گنگا سے نقل مکان کرتے ہوئے۔ آسام و برہما کے مختلف حدود سے گذرتے ہوئے مستقل طور پر یہاں مقیم ہو گئے تھے۔ سیام کا جاننا ممدوح کے نام نامی پر آباد کیا جانا۔ اس امر سے بخوبی ثابت ہو جاویگا۔ کہ سیام دیش میں باقی جتنے بڑے بڑے شہر ہیں مثلاً آیودھیا (سنسکرت کا دھا۔ پالی میں تھیا پر چلت ہوا) بنگ کوک۔ جانتا بون۔ اتاک کوریا۔ اندرپرستھا پوری۔ سب کے سب سنسکرت بھاشا کے نام ہیں۔ موجودہ سیامی زبان میں سیام دیش کو موعنگ تھائی کہتے ہیں :-

جیسی وسیع و مضبوط مملکتوں کو زوال کے سامنے آ دبایا۔ مگر باوجود اس قدر
انقلابات زمانہ کے سیام نے اُس قدیم شان و شوکت اور عظمت کو
موجودہ دم تک بدستور قائم رکھا اور اسی لئے یہ سیامی زمین قدرتاً دھنیاد
(دھنیہ باد) کے لائق ہے۔ سیام ایشیائی ملک بنام فردر انڈیا میں
(زاید گنگا پچھم انڈیا)
واقع ہے۔

سیام دیش کسی وقت آریہ ورت کا ایک حصہ یا آریہ ورت کی آرین
حکومت کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ مگر قریباً گیارھویں و بارھویں صدی
کے آخیر سے کئی ایک ناگہانی آفات کے نزول کے سبب اس رشتہ
تعلق میں ڈھیلا پن و کمی کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آخر کار
ایک دن ایسا آیا کہ آریہ ورت میں سیام دیش غیر ملک شمار ہونے لگا۔
موجودہ جیوگرافیکل (Geographical) تقسیم بھی سیام کو
فارن کنٹریز (Countries) کی فہرست میں ظاہر کرتی ہے۔
ایک اور طرح سے بھی کچھ معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت آریہ ورت
(انڈیا) اور سیام دیش کا آپس میں ضرور کچھ رابطہ اتحاد یا جزوی تعلق تھا

نوٹ { فردر انڈیا } یا India beyond the Ganges-O.I.
Further India.

(انڈیا بی یانڈ دی گینجز) وہ ایشیائی ملک ہے جس میں جزیرہ نمائے ملایا، سیام
(پرے یعنی بڑھ کر انڈیا گنگا)
کوچین چین (ٹانکن — انام — اور کمبوڈیا) شامل ہیں۔ دیکھو جی فرسٹ جاگرفی اینڈ
اٹلس مصنفہ مسٹر ایچ بلوک مین ایم۔ اے H. Blochmann M.A. سابق پرنسپل کلکتہ مدرسہ

وہ یہ ہے۔ کہ چونکہ سیام حدود انڈو چائینا[1] (جزیرہ نمائے ہند چینی) میں
واقع ہے۔ اور جس سے کہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ ملکی حصہ (سیام) وہ جگہ
ہے۔ جہاں کہ ملک ہند (انڈیا) اور ملک چین کی حدود ملتی ہے۔ یا یوں
کہو کہ انڈیا اور چین کے درمیانی ملکی آبادی میں سیام واقع ہے۔ پس
عیاں ہے کہ یہ حصہ آبادی کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) کے عام باشندگان
کی جائے رہائش ہو گذرا ہے ۔

گو براعظم ایشیا میں چھ کے قریب جزیرہ نمائے ہیں۔ یعنے ایشیائے
کوچک - عرب - انڈیا - فردر انڈیا - کوریا اور کم تر چاٹکا -
(اسکو کمس چٹکا بھی پڑھتے ہیں) (Kamts chatka)
لیکن ان میں سے تین جو ایشیا کے جنوبی جزیرہ نمائے کہلاتے ہیں۔
بہت بڑے ہیں یعنے اول انڈیا جو درمیانی یا وسطی جزیرہ نمائے کہلاتا
ہے۔ دوئم عرب جو عربی جزیرہ نمائے ہے۔ اور سوئم فردر انڈیا
یا انڈو چائینا (ہند چینی) یعنے شرقی جزیرہ نمائے ۔ مگر ان تینوں
میں سے فردر انڈیا کا حصہ جزیرہ نمائے ہند چینی بلحاظ طول بہت
ہی بڑا ہے۔ جزیرہ نمائے ہند چینی بجانب جنوب بہت دور تک پھیلا پڑا
ہے۔ اور اس جزیرہ نمائے کی وسعت نے ایشیا کو آسٹریلیا کے ساتھ
ملا دیا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں جزیرہ نمائے ہند چینی کا زیادہ تر حصہ سیام راج

[1] یہاں اسکا صاف صاف مطلب یہ ہے کہ اہل ہنود و اہل چین کے مشترکہ یا کہ ملحقہ
علاقہ جات اور جن علاقہ جات کا ایک نام انڈو چائینا ہے ۔

کے تحت میں تھا۔ مگر جب اس امر (بات) کی طرف سرسری طور پر ہی دھیان
دیا جاتا ہے۔ کہ جب سے یوروپین اقوام کا قدم مُبارک سیام دلیش کی حدود میں
پڑا۔ تب سے سیامی راج کے علاقہ جات کی حد زیادہ بڑھتی گئی۔ یا کہ پہلے
سے زیادہ کم ہوتی گئی۔ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بہت سا علاقہ سیام
کے قبضہ سے جاتا رہا۔ یہ علاقہ کہاں گیا ٭ انگریزی تحقیقات بتاتی ہے۔
کہ کُل سیام دلیش کے رقبہ کا ½ حصّہ تو فرینچ (حکومت فرانس) کے قبضہ
میں چلا گیا۔ جس پر کہ فرانس اس وقت تک قابض ہے اور خاصکر ۱۸۹۲ء
میں فرانس نے بہت سا علاقہ لے لیا اور یہ علاقہ زیادہ تر سیام کا شرقی
حصّہ اور نہایت ہی زرخیز ہے ٭ علاوہ بریں چند ایک صوبے سیامی برہما
کے اور خاصکر جزیرہ نمائے ملایا کے (جو کسی وقت جنوبی یا زیریں سیام کا
جزو اور اُس راج کے ماتحت تھے) خود مختار ہوتے ہوئے سیام سے ہمیشہ
کے لئے الگ ہو گئے ٭ جزیرہ نمائے ملایا کی مشہور ریاستہائے پیراک
و پاہانگ جو کہ اسوقت برٹش پروٹیکٹڈ یا کہ فیڈریٹیڈ ملایا سٹیٹس (جن
کی تعداد چار ہے یعنے پیراک ٭ سیلنگور ٭ نگری سمبیلان۔ پاہانگ)
کا ایک حصّہ شمار ہوتی ہیں۔ پہلے سیام ہی کے زیر فرمان تھیں۔ ریاست
پیراک ٹین کی کانوں سے معمور ہے۔ اور یہ ٹین نہایت ہی اعلےٰ قسم کی ہے
کیونکہ اس میں چاندی کا جزو بھی پایا جاتا ہے اور ریاست پاہانگ میں
سونے کی کان ہے ٭ ان علاقوں یا کہ ریاستہائے مذکور یعنے پیراک و پاہانگ
کا سیام کے قبضہ سے نکل جانا بڑی بھاری کمی کی علامت ہے خیر اس معاملہ
سے ہمارا کیا مطلب۔ جو ہُوا سو اچھا ہُوا ٭

یہاں یہ بھی جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر برٹش (انگریزی یا انگلش) اقتدار فرانس پر غالب نہ ہوتا تو فرانس شاید کُل کا کُل سیام ہضم کر لیتا مگر انگلش رعب نے فرانس کی تیزی کو یک لخت روک دیا۔ کیونکہ سیام کے معاملہ میں ۱۸۹۲ء کے قریب قریب فرانس اور انگلینڈ کے مابین لڑائی ہونے کو تھی۔ کہ خوش قسمتی سے آپس میں صلح ہو کر فیصلہ ہو گیا۔ اسی بارہ میں ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ء (۱۵-۱-۱۸۹۶) کو ایک عہد نامہ فرانس اور انگلینڈ کے درمیان عمل میں آیا۔ کہ جس کے رُو سے وادیٔ مینام جو نہایت زرخیز ہے سیام کے تحت میں رہ گئی۔

مختصر تواریخی حالات سیام قدیم

لفظ "سیام" کی بابت یورپین محققوں کی مختلف رائیں یا جدا جدا خیال رہے ہیں۔ مگر کثرت رائے کے مطابق لفظ "سیام" کو شان ذاتوں کا (شان برہما کی ایک پہاڑی قوم کا نام ہے) مقرر کردہ یا لفظ "شان" کا بگاڑ بتلایا جا رہا ہے۔ گو متعدد اراکین یورپین اصحاب نے لفظ "سیام" کی اصلیت کو معلوم کرنے کی جدوجہد جاری رکھی مگر ٹھیک ٹھیک تسلی بخش یا اطمینان دہ نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ مگر صدر ترین سے کرنیل گیرینی[۵] (Colonel Gerini) صاحب بہادر کی اعلیٰ تحقیقات پر۔ کیونکہ آپ نے اپنی لگاتار محنت اور قدیم

---

[۵] کرنیل موصوف مدت سے بدھ دھرم کے پرچارک یا اُپدیشک بنے ہوئے سیام میں بود و باش رکھتے ہیں۔

مذہبی دریافت کی چھان بین کے بعد اپنی تحریر کے ذریعہ صاف ثابت کر دیا
ہے۔ کہ لفظ "سیام" Siam سنسکرت یا پالی زبان (گنہی
بولی و سنسکرت کا بگاڑ ہے) زبان کا بگڑا ہوا لفظ ہے یعنے اصلی لفظ
"شیا یا" Cyama یا "شیا مارٹھا" Cyama Rattha تھا
ہے اُس سے بگڑ کر "Siem" سی ایم یا "Syam" سیام بنا۔
اور ان ہی مذکورہ بالا مختلف الفاظ یعنے Cyama یا Siem و Syam
کا بگاڑ یا مخلوط برہمی زبان میں "شان Sham" پرچلت ہوا۔ آپکا
(یعنے کرنیل صاحب کا) یہ بھی خیال ہے کہ جزیرہ نمائے ہند چینی میں
قریباً بہت سے ایسے مقامات یا شہر ہیں کہ جن کے نام سنسکرت یا پالی
زبان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کرنیل ممدوح کی اس قابل قدر و قر تحقیقات
نے سیام قدیم کے بہت سے نامعلوم حالات کو عوام کی واقفیت کے لئے ظاہر
کر دیا۔ کرنیل صاحب بہادر کی تحقیقات سے پیشتر سیام کی پرانی یا قدیم تکمیلی
تواریخ قریب قریب نامعلوم تھی اور اگر کچھ واقعات معلوم بھی تھے۔ تو صرف
سنہ 1350ء کے بعد کے۔ اور وہ بھی بہت نامکمل۔ یہ وہی سنہ ہے۔ یعنے
سنہ 1350ء کہ جس میں انگریزی (یوروپین) قیاس کے مطابق مقام آیودھیا
"Ayuthia" کی بنا ڈالی گئی تھی۔ گو کئی سیامی لوگوں کے خیال
میں شہر آیودھیا نہایت قدیمی خیال کیا جاتا ہے۔ کئی یوروپین صاحبان نے
سنہ 1350ء کے پیشتر یا قبل کے حالات کی دریافت میں سعی بلیغ کی مگر ناکامیاب
رہے۔ آخر کار یہ خوش نصیبی کرنیل گیرینی صاحب کے حصہ میں آئی۔ کہ آپ نے
سنہ عیسوی یا مسیح سے آٹھ صدی قبل کے حالات پبلک کے پیش کئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ قیاس ہے کہ زمانہ قدیم میں سیام کو اُس قوم نے آباد کیا
تھا۔ کہ جس قوم کا بقایا اس وقت دو جزوؤں (حصّوں) میں دیکھا جاتا ہے۔ ایک
جزیرہ نمائے ملایا کے پہاڑی علاقوں میں جسکو میلے[۱] نے شی ان (یا ملائے
نے شی عن) (Melanesian) کہتے ہیں ✦ اور دوسرے جزو
کو انڈو نے شی ان (Indonesian) بولتے ہیں۔ یہ یعنے آخرالذکر
لوگ اس وقت تک انڈو چائنا (ہند چینی) کے بہت سے حصّوں میں پائے
جاتے ہیں۔ اور خاصکر دریائے می نام اور می کونگ (می کھونگ) کے
نزدیکی یا نواحی جنگلی علاقوں میں بھی ✦

سیام آباد ہونے کے کچھ مدت بعد بعض چینی فرقے بھی جنوبی چین سے
کوچ کرتے ہوئے سیامی علاقوں میں آکر آباد ہو گئے۔ جن کی نسلیں اسوقت
جزیرہ نمائے ہند چینی کے مختلف علاقجات میں جوق در جوق بکھری پڑی
ہیں ✦ ان سب فرقوں میں سے پہلا فرقہ جو انڈو چائینا میں وارد یا داخل ہوا۔
وہ مون انام یا مون کھمر خاندان سے بنایا جاتا تھا۔ اور جس کا اصلی پشتی تعلق
انڈو نے شی ان جزو سے تھا۔ یہ فرقہ غالباً آٹھ اور دس صدی قبل از سنہ ع
(مسیح) کے درمیان انڈو چائینا میں وارد ہوا ✦ چند صدیوں تک یہی فرقہ حکومت
کرتا رہا۔ اس عہد حکومت میں اس نے اپنا علاقہ جزیرہ نمائے ملایا کے جنوبی
حد تک بڑھا لیا تھا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جنوبی انڈیا (ہند) کے جہاز رانو

---

[۱] غالباً یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو ساکی۔ سمانگ یا پیپو آ کہا جاتا ہے۔ اور جن کا مختصر
سا ذکر اسی کتاب میں آگے کہیں خاص موقع پر درج کیا جاویگا ✦

و تجار لوگوں کا قدم بھی انڈو چائینا کے سواحل پر پڑنا شروع ہو گیا جنہوں نے مختلف سواحل پر اپنے تجارتی مقامات (کوٹھیاں) قائم کر لیں۔ اور اسی طرح شمالی ہند کے لوگ بھی براستہ خشکی جزیرہ نمائے مذکور (انڈو چائنا) کے شمالی علاقہ جات میں آوارد ہوئے ❊ برہمن ازم اور بعدہٗ بدھ ازم (بدھ مت) کا دخل بھی مذکورہ بالا لوگوں کے ذریعہ ہی ہوا ❊ غرضیکہ رفتہ رفتہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہندوستان کے دیگر ہر قسم کے اعلےٰ ہنرمند و پیشہ ور لوگ بھی ہند سے کوچ کرتے ہوئے یہاں آکر مستقل طور پر آباد ہو گئے ❊ پس انڈو چائینا کے قدیم حکمت اور سویلیزیشن (شائستگی ❊ تہذیب۔ ہنرمندی) سے فیض یاب ہونے کی شان یا عظمت کا فخر "آریہ ورت" (ہندوستان قدیم) ہی کو حاصل تھا کہ جس کے ذریعے سے انڈو چائینا دنیا کے اندر مشہور ہوا ❊

معلوم ہوتا ہے کہ سنہ مسیح کی پہلی ہی صدی کے قریب نہ صرف ساحلوں ہی پر بلکہ اس ملک (انڈو چائینا) کے بہت سے اندرونی حصوں میں بھی بہت سارے ایسے مقامات قائم ہو چکے تھے (معہ سیام وغیرہ) کہ جن کے نام سنسکرت یا پالی بھاشا کے مطابق تھے۔ اور سیاما یا سیا مار تھا (یا مار تھا) بھی انہیں ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اور یہ نام وادیٔ مینام کے زیرین حصہ کے لئے قرار دیا ہوا یا مقرر شدہ ہے۔ اور اسی لفظ سیاما کے بگاڑ سے سیام۔ شان وغیرہ بن گئے ❊

اس بگاڑ کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اصلی باشندے (انڈو چائینا۔ سیام وغیرہ کے) جن میں سنسکرت و پالی وغیرہ کا زیادہ تر پرچار تھا۔ دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے (مثلاً چین وغیرہ سے) ایسے لوگوں میں مخلوط ہو گئے۔ جن میں

سنسکرت و پالی کی اعلیٰ تعلیم کا اثر موجود نہ تھا۔ لہٰذا اُن (اصلی باشندگان) کا میلان بھی سنسکرت و پالی کی تعلیم سے بہت کچھ کم ہوتا گیا۔ اور محض اسی لئے اصلی بھاشا دن بدن بگڑنی شروع ہو گئی۔ یہ حال مون کھمر خاندان کی ہو دگی میں ہی شروع ہو گیا۔ کیونکہ اُس وقت مون کھمر خاندان کے لوگ ملے ہوئے فرنٹی اُن اور انڈو ونے شی آن وغیرہ سب کے سب مخلوط ہو چکے تھے۔ گو ظاہری طور پر اُن میں بہت کچھ اختلاف وغیرہ تھا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی وغیرہ بھی کرتے رہتے تھے۔ مگر قدرتاً زبان وغیرہ کے لحاظ سے بہت کچھ ایک دوسرے سے مل چکے تھے۔ قریباً سنہ عیسوی کی پہلی صدی سے لیکر پانچوں صدی تک یہی حال رہا مگر سنہ ۵۰۰ء کے آغاز میں مذکورہ بالا حالت میں یکایک بڑی تبدیلی واقع ہو گئی۔ کیونکہ اسی سنہ میں کمبوڈیا کی ہندو (آرین) سلطنت میں آثار بزرگی و عظمت ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور اس سلطنت نے آخر کار وہ زور پکڑا کہ دوسری نواحی ریاستیں اُس کے تحت میں ہو گئیں۔ قریباً سنہ ۱۲۸۰ء تک کمبوڈی آن سلطنت نہایت زبردست رہی۔ مگر اس کے بعد اُس میں آثار پستی نمایاں ہونے لگے۔

نیز سنہ ۱۲۵۵ء کے قریب ایک اور قوم جس کو لاؤ[لہ] یا اے لاؤ کہتے ہیں۔ وسط چین یا اُس علاقہ سے جس کو ہونن (ہونان) کہتے ہیں۔ انڈو چائینا کے علاقوں میں داخل ہونی شروع ہوئی۔ تھوڑے عرصہ میں اس قوم نے بہت سا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور سیام و برہما کے شمالی حصہ پر بھی قابض ہو گئی اور آخر کار ایک وہ وقت بھی آ گیا کہ یہی قوم کل سیام کی مالک بن گئی۔ ایسی فتح

[لہ] نوٹ۔ قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم مہابھارت کا وہ اوست جن کا اصلی اسم مبارک تا دُھر ہے۔

یا فتوح کی حالت میں اس قوم نے اپنے "تائی" یا "تھائی" کا خطاب یا لقب مقرر کیا۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اس قوم کا اقتدار پیگو (واقع در زیرین یا بحری برہما) اور اپر برہما (بالائی برہما) تک پھیل گیا۔ کرنیل گیرینی صاحب بہادر کی تحقیقات سے پہلے یوروپین مورخوں کا پکا خیال تھا کہ یہ قوم لاؤ یعنی تھائی خطاب رکھنے والی یا تو تبت (تھیبت) یا غربی چین سے آکر انڈوچائنا و سیام میں آباد ہوئی۔ مگر کرنیل صاحب کی دریافت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قوم دراصل وسطی چین سے آئی۔ اس وقت اسی قوم لاؤ (تھائی) کی موجودہ نسل (جو سیامیز۔ لاؤ اور شان وغیرہ میں مخلوط ہو چکی ہے) کی بولی بہت کچھ اُن لوگوں کی بولی سے ملتی ہے۔ جو لوگ کہ کوئی چاؤ۔ کوانگ سی اور ہونان (ہونن) وغیرہ علاقوں میں رہتے ہیں۔

سنہ ۷۵۵ عیسوی سے لیکر سنہ ۹۵۵ عیسوی تک اس قوم نے اچھی خاصی طاقت حاصل کر لی۔ اور اس زمانہ میں کئی مواقع پر شاہ چین سے لڑائی وغیرہ کر کے اس قوم نے اپر برہما (غربیا) اور شمالی سیام کا بہت سا حصہ جو پہلے چین کے تحت میں تھا۔ اپنے ماتحت کر لیا۔

(بقایہ نوٹ ملا)

کی مزید تحقیقات کا آگے چل کر مختصر سا ذکر ہوگا۔ تائی یا تھائی کے لقب سے کچھ کچھ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خطاب مہاتما لاؤ تزے یا تاؤ آست کی یادگار رہیں اختیار کیا گیا۔ یہ قوم غالباً ویجیٹیرین (سبزی خور) تھی۔ اور برہمنوں کی بھی تعظیم کرتی تھی۔

ایک حالات سے واضح ہوتا ہے کہ اس قوم کا کچھ حصہ ضرور تبت سے آکر آباد ہوا۔

قرین قیاس ہے۔ کہ دسویں صدی مسیح میں اس قوم لاؤ (تھائی) نے کمبودی
ان سلطنت سے لڑائی کی۔ مگر شکست کھائی۔ لیکن اس شکست پر بھی قوم لاؤ
نے اپنی ہمت نہ ہاری اور دن بدن زیادہ محنت و ترقی کرتی رہی۔ مگر دوسری
جانب کمبودی ان سلطنت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ اور اسکی وجہ شاید آپس کی
پھوٹ اور فوجی کمک کی کمی تھی۔ کیونکہ اُسوقت آریہ ورت کے مختلف علاقوں
سے مدد پہنچنی بند ہو چکی تھی۔ اور صریحاً یہ اُس زمانہ کا آغاز تھا جب کہ ہندوستان
میں مسلمانوں کیطرف سے ہندوؤں پر جبر و تشدد ہو رہا تھا ۔

پھر سنہ ۱۲۵۰ء کے آغاز میں قوم لاؤ اور کمبودی ان سلطنت (ہندو سلطنت)
میں نزاع پیدا ہوئی۔ گو اس نزاع میں کمبودی ان سلطنت نے قوم لاؤ کو شکست
دینے میں کامیابی حاصل کی۔ مگر اس پر بھی قوم لاؤ مایوس نہ ہوئی ۔ کیونکہ انڈو چائنا
کے کئی ایک مقامات اور خاصکر شمالی سیام اور اپر برہما کے علاقجات میں اس
قوم نے اپنا پختہ سکہ جمالیا ہوا تھا۔ آخرش سنہ 1295ء کے آغاز میں پھر ایک
زبردست جنگ مابین قوم لاؤ اور کمبودی ان سلطنت ظہور پذیر ہوا۔ جس
میں آخر الذکر سلطنت کو شکست ملی اور اُسی زمانہ سے قوم لاؤ (تھائی) انڈو چائنا
مع سیام کی حاکم ہو گئی ۔ اسوقت تک کمبوڈیا اور سیام میں صرف سنسکرت
و پالی کی مخلوط بولی (بھاشا) رائج تھی۔ مگر اس کے بعد قوم لاؤ نے اپنا اقتدار
جتلانے کی غرض سے اُس سنسکرت و پالی زبان کے بگیس چر (مخلوط بولی یا
کھچڑی) میں تھائی زبان کا زیادہ تر حصہ مخلوط کر کے زبان کو بالکل بگاڑ دیا۔
اور یہ ضروری تھا کیونکہ ایسا نہ ہونے سے فاتح اور مفتوح (لوگ) ایک دوسرے
کے خیالات سے کیونکر دلی واقف ہو سکتے۔ نیز حکمت کی بھاشا میں بھی
(تحریر کی زبان)

براہمنوں کی امداد سے بہت ہی فرق ڈالا گیا۔ کیونکہ اس قوم میں بھی براہمنوں کی عزت بدستور تھی۔ گو اتنی نہیں جتنی کہ پہلے تھی ‏◆

سنہ 1355ء میں تھائی (لاؤ) سلطنت کی حدود دور دراز تک پھیل گئیں اور تمام جزیرہ نما سے ملایا بھی اُس کے تحت میں آگیا ◆ علاوہ اس کے شمالی حد میں ریاست چنگ مئی تک قبضہ ہو گیا۔ اور انڈو چائینا میں جابجا اسی قوم کی حکومت کے جھنڈے لہرانے لگے ◆ یہ حال سنہ 1350ء تک رہا ◆ سنہ ء سے لے کر سنہ 1350ء تک تھائی سلطنت کا پہلا دور یا زمانہ کہلاتا ہے ◆

تھائی سلطنت کا دوسرا دور
(زمانہ از سنہ 1350ء تا سنہ 1767ء)

اب۔ چونکہ قوم تھائی ہر طرح سے اقبال مند ہو چکی تھی۔ اس لیے اُسکو اپنی سلطنت کی شان و شوکت دکھلانے کیلیے ایک خاص پایۂ تخت قائم کرنے کی ضرورت درپیش ہوئی ◆ پس سنہ 1350ء میں ایک نیا شہر آباد کیا گیا۔ اور جس کا نام براہمنوں (برہمن لوگ) کی صلاح سے آیوتھیا (Ayuthia) رکھا گیا۔ اور یہ مقام آیوتھیا تھائی سلطنت کا دارالخلافہ مقرر ہوا ◆ اُس وقت تھائی (لاؤ) قوم کا راجہ جس کی خاص ہمت سے آیوتھیا

نوٹ: بعض ایک سیامی لوگوں نے خیال میں آیوتھیا سنہ 1350ء سے مدتوں پہلے کا آباد شدہ خیال کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے چھوٹا سا پرانا قصبہ ہو اور سنہ 1350ء میں اس کی کایا پلٹ دینے میں تھائی حکومت نے خاص کوشش کی ہو۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تھائی لوگوں نے اس شہر کی بنا ڈالی۔ تو اُسکا نام آیوتھیا (سنسکرت کا دھا یا لی (دھم

کی بنا ڈالی جاتی بتائی جاتی ہے - بنام پچھیالو کفونگ تھا - (لفظ پھیا یا پھایا کے معنی عظیم یا مہا کے ہیں - ملک برہما میں اس لفظ کا عام استعمال ہوتا ہے پھیا کے معنی پاک یا پوتر استھان مندر وغیرہ کے بھی ہیں - چنانچہ اہل برہما اور خاص خاص سیاحی علاقوں کے لوگ اس لفظ کو بڑا متبرک سمجھتے ہیں) ٭
یہ نام جنم (پیدائش) و مذہبی لحاظ سے تھا - ورنہ سرکاری یا حکومتی طور پر آپ کا اسم مبارک راجہ راما کھی لودی نمبر ۱ (یعنے پہلا یا نمبر اول راجہ راما کھی لودی)

(بقیہ نوٹ ۱۹ صفحہ والا) میں تھا پیدا (الحقہ) ہوا) کیوں رکھا - کوئی اور نام رکھتے - اور اگر بالفرض براہمنوں کی صلاح و مشورہ سے ایسا نام رکھا گیا - تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ برہمن لوگوں کا رعب داب اُسوقت بھی اچھی طرح پر کام کر رہا تھا اور اسکی وجہ اُن کا علم و ہنر ہی تھا - آجکل کے برہمن لوگوں کیطرح بغل میں پوتھی دبائے دربدر پھرنے تھے ٭

سلہ چنانچہ جیسا کہ عام سیاحوں کی رائے ہے کہ ایوتھیا مہاراج رامچندر جی کی یادگار میں آباد کیا گیا تھا (یا) اس نام سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقام ضرور اُن کی یادگار میں قائم ہوا تھا - نیز اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ یا تو اُس وقت براہمنوں اور ہندو جاتی (قدیم آریاؤں) کا اس سرزمین پہ خاص غلبہ یا رعب تھا - کیونکہ تھائی (لاؤ) قوم کے راجہ کی موجودگی میں اس شہر کا ایسا نام مقرر کیا گیا - جو قوم تھائی سے بالکل تعلق نہ رکھتا تھا - یا یہ کہ ایوتھیا کی اُس زمانہ سے بہت مدت پہلے قدیم آریاؤں کے دست مبارک سے بنا قائم ہو چکی تھی - یا یہ کہ قوم تھائی کو شری راجہ رامچندر جی کی بابت کچھ علم تھا جس سے اُنہوں نے ان کی یادگار کو قائم کرنا چاہا

(بقیہ صفحہ ۳۱ پر)

مشہور تھا۔ یہ راجہ یا بادشاہ نہایت عقیل و زبردست ہو گذرا ہے۔ اس کے عہد میں دُور دُور تک کے علاقہ جات آیوتھیا کے تحت میں آ گئے چنانچہ سرم ناوائی وغیرہ سب آیوتھیا ہی کے زیرِ سایہ ہو گئے۔ اس بادشاہ رامانتھی بودی کے امرا کے خاندان نے قریباً دو صد پچاس ۲۵۰ برس تک ملک سیام پر حکومت کی۔ اس عرصہ میں اس خاندان کا تمام تجارتی تعلق ملک چین کے مشہور شہر کان ٹون Canton (کنٹن) اموی وغیرہ کے ساتھ بذریعہ را۔ یہ دونوں شہر ملک چین کی بڑی بھاری تجارتی منڈیاں ہو گذرے ہیں۔ اور اس وقت تک تجارتی حالت میں بدستور درجہ اول پر شمار ہوتے ہیں۔ چونکہ خاندان مذکور کا برہما کے شاہ پیگو وغیرہ سے ہمیشہ سخت ناچاقی وغیرہ رہتی تھی۔ کیونکہ اول الذکر خاندان نے پیگو کے تخت کا بہت سا علاقہ اپنی سلطنت میں ملحق کر لیا تھا۔ اس لئے ۱۵۶۸ء کے قریب اہل پیگو نے آیوتھیا پر دھاوا کیا۔ اور اس وقت کے موجودہ حکمران آیوتھیا کو مع اس کے شاہی خاندان کے لوگوں کے گرفتار کر کے پیگو لے گئے۔ لیکن اس کے تھوڑے [illegible] سیام نے اپنی کھوئی [illegible] (شدہ) دولت کو بحال کر لیا۔ ۱۵۸۷ء [illegible] لوگوں نے آیوتھیا پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کیں۔ لیکن ناکامیاب [illegible] قریباً

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰ کا) یہ فخر سمجھا۔ اور ایسا ہونا اس دنیا [illegible] ٹھیک بھی ہے کیونکہ یہ قوم تھائی (لاؤ) مہاتما لاؤچیز کی مرید ہونے کی وجہ سے ضرور مہاراج راجپندر جی کے احوال سے قدر سے واقف تھی۔ مہاتما لاؤچیز نے اعلےٰ ویدانتی تعلیم حاصل کی تھی۔ بس آپ کا اپدیش بھی ویسا ہی تھا۔

پانچسو[5000] جاپانیوں[1] نے جو اُس وقت آیوتھیا میں مقیم تھے - اہل سیام کی خوب مدد کی - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اہل سیام نے جاپانیوں کی اس تنفیقانہ و دوستانہ امداد کا کچھ زیادہ مدت تک لحاظ یا پاس خاطر کا اثر مدنظر نہ رکھا - کیونکہ چینی مورخوں کا بیان ہے کہ ۱۵۹۲ء میں جبکہ جاپانیوں کا ارادہ علاقجات کوریا کو تحت چین سے چھین کر جاپان کے ماتحت کر لینے کا تھا - اور اس غرض کے لیئے جاپانیوں کی طرف سے کشمکش بھی ہوئی تھی - تو اُسوقت سیام نے چین کو ہر طرح سے کافی امداد بہم پہنچائی تھی - اور جاپانیوں کی مروّت کا ذرا بھی خیال نہ کیا تھا +

اب اُس زمانہ کا مختصر سا حال لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب سے اہل یوروپ یا کہ یوروپین اقوام کا قدم مشرق کے ان علاقوں یا ممالک (یعنے جزیرہ نمائے ملایا - حدود سیام وغیرہ) میں پڑنا شروع ہوا - اوپر تبلایا گیا ہے - کہ کل جزیرہ نمائے ملایا سیام کے تحت میں ہو چکا تھا - سب سے پہلی یوروپین قوم جو ان علاقوں (بلکہ تمام مشرقی ممالک معہ ہندوستان) میں پہنچی - وہ پرتگیز قوم تھی - اور سب سے پہلا شہر جو پرتگیزوں نے حدود سیام سے اپنے قبضہ میں لیا وہ شہر ملا کا تھا - اور یہ واقعہ ۱۵۱۱ء کا ہے - گو پرتگیزوں کے ملاکا پر قابض ہونے کی خبر جب آیوتھیا میں پہنچی تو اُسوقت کے موجودہ بادشاہ نے معمولی فوج

---

[1] اُس زمانہ میں جاپانیوں کا سیام اور خاصکر آیوتھیا میں آباد ہونا ظاہر کرتا ہے - کہ اُس وقت ایوتھیا بدھ مذہب کے پیروان کیلیئے ایک قسم کا گوردوارہ تھا - جیسا کہ آجکل تمام بدھ آبادیوں کا گوردوارہ سیلون (لنکا) ہے - اور اسی وجہ سے جاپانی وہاں جا کر بسے یا آباد ہوئے +

برائے لڑائی روانہ کی۔ مگر دراصل سیامیوں کو ملاکا اپنے قبضہ میں رکھنا محال تھا
کیونکہ ان کے پایۂ تخت سے بہت فاصلہ پر واقع تھا۔ اور علاوہ اس کے
ملاکا کا حاکم شاہ چین وغیرہ سے ملا ہوا تھا۔ اور سیام کی ماتحتی سے آزاد رہنا پسند
کرتا تھا۔ پس سیامیوں کے معمولی حملہ پر پرتگیزوں نے شاہ آیوتھیا سے خودبخود
صلح کرلی۔ اور اس سے پرتگیزوں کا رابطہ اتحاد شاہ آیوتھیا سے بہت کچھ بڑھ
گیا۔ قریباً سولھویں صدی تک یہ رابطہ اتحاد بخوبی جاری رہا۔ مگر 1655ء کے
اختتام پر اہل ڈچ بھی ان علاقوں میں آموجود ہوئے۔ پس پرتگیزوں و ڈچوں
میں لڑائی شروع ہوئی اور اول الذکر قوم کو شکست ہوئی۔ اور ڈچوں نے پرتگیزوں
کی جگہ اپنا جھنڈا بلند کیا۔ ۱۶۱۵ء میں پہلا انگریزی (برٹش) جہاز بھی ان
علاقوں میں آپھرا۔ 1755ء کے پچھلے حصہ میں اہل یوروپ کا قدم سیام میں
اچھی طرح جمنا شروع ہوگیا۔ چونکہ اُس وقت کا بادشاہ یا شاہ سیام جن کا نام نامی
پھرا[۵] نارائے تھا۔ ایک بڑا ہی خدا ترس۔ رحیم۔ و آزاد دل انسان تھا۔
اس لئے اُس نے انگریزوں۔ ڈچوں۔ پرتگیزوں و فرانسیسیوں کو حدود سیام
میں آزادی تجارت کرنے کی اجازت دے دی ہوئی تھی۔ اور اُن کو کسی طرح
کی تکلیف وغیرہ کا خدشہ نہ رہا تھا۔ اس لئے شاہ مذکور کے زمانہ میں سیام نے
تجارتی حالت میں بڑی ترقی کرلی تھی۔ اسی بادشاہ کے زمانہ میں فرانس کے

---

۵ پھرا۔ سیامی سادھوؤں و بھکشوں کو کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ گدی پر بیٹھنے سے
پہلے کچھ مدت تک سادھوانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ نارائے یا نرائے
مخفف ہے۔ نارائن کا۔

ہز موسٹ کرسچین مجیسٹی لوئیس نمبر ۱۴ (چودھویں) نے ۱۶۸۵ء میں ایک خاص جہاز جس میں بہت سا تجارتی مال اور بیش قیمت تحائف معہ شاہی خطوط شاہ سیام کے واسطے روانہ کئے۔ اور اس پالیسی یا تجویز سے صرف یہ غرض تھی۔ کہ شاہ سیام کرسچین (عیسائی مذہب) اختیار کر لیوے۔ کیونکہ جو فرنچ (اہل فرانس) کچھ مدت تک سیام میں رہ چکے تھے اور جن کو شاہ پھرا نارائے کی آزاد طبیعت و نرم دلی سے یقین ہو چکا تھا۔ کہ آنحضور ضرور عیسائی مذہب کے تنگ حلقہ میں جکڑ جائینگے۔ انہوں نے فرنچ کمپنی کے ذریعے (معرفت) (یعنے جو کمپنی کہ شاہ فرانس کی طرف سے سیام میں مقیم تھی) شاہ فرانس کو درخواست کی کہ شاہ سیام کو کرسچین (کرسچی ان) بنانے کے لئے کوشش کی جاوے۔ شاہ سیام نے وہ تحائف وغیرہ منظور کر لئے۔ اور اپنی جانب سے اُن تحائف کے عوض میں سیامی تحائف معہ خاص ایلچیوں کے بذریعہ جہاز فرانس کو روانہ کئے۔ مگر وہ جہاز راستہ میں معہ تحائف اور تمام سواروں (مسافروں) کے سمندر میں ہمیشہ کے لئے بیٹھ گیا (یعنے غرق ہو گیا)۔

اسی زمانہ میں ایک یونانی سیاح و تجار بنام کانسٹن ٹن پھول کن صاحب نے شاہ پھرا نارائے کے حضور میں بڑا رسوخ پیدا کر لیا تھا۔ اور شاہ سیام کا مذکورہ بالا یونانی صاحب پر اتنا اعتماد اور یقین ہو گیا ہوا تھا۔ کہ آپ نے اُسکو شمالی سیام کے ایک خاص علاقہ کا ناظم بنا دیا ہوا تھا۔ اس یونانی صاحب کا اہل فرانس کے ساتھ خاص اُنس تھا۔ اس لئے وہ بھی فرنچ تجاویز میں ہر طرح مدد و امداد کرتا تھا۔ علاوہ اس کے چونکہ شاہ سیام کا یہ خیال تھا کہ وہ اہل فرانس کے ذریعہ سے ڈچوں کی آمدہ ترقی میں حائل ہو سکینگے

اُس وقت سب یوروپین اقوام (مقیمی سیام) میں سے اہلِ فرنچ کی طاقت حدود سیام میں زیادہ تر بڑھی ہوئی تھی - اس لیے شاہ سیام اس حکمت عملی کو بھی اپنے خاص معتمد یونانی صاحب کی کوشش سے کرنا چاہتے تھے۔ 1682ء کے قریب شاہ فرانس نے دوبارہ تحائف (نذرانے) وخاص خطوط برائے شاہ پھرا نارائے روانہ کئے اور جواب یا تبادلہ میں شاہ سیام نے بھی دوبارہ اپنے تحائف اور ایلچی شاہ فرانس کی خدمت میں روانہ کئے اور ایسا کرنے کے ساتھ ہی مورخہ دس دسمبر 1685ء کے ایک عہد نامہ کے رو سے جو بمقام لوپ بوری عمل میں آیا شاہ سیام نے فرنچ پادریوں کو سیام میں ہر ایک قسم کی آسانی و آسائش (امن) دینے کے لئے خاص معاہدہ کر لیا۔ لیکن فرنچ ایلچیوں کا مدعا تو شاہ سیام و اُس کی رعایا کو یک لخت بپتسمہ دینے کا تھا جب شاہ سیام کو اس خفیہ پوشیدہ راز کا علم ہو گیا۔ تو اُس نے نہایت ہی شاہانہ رعب و داب سے فرنچ ایلچیوں اور مشنری پادریوں کو واضح طور پر کہہ دیا کہ میں کوئی ایسی وجہ نہیں دیکھتا کہ میری رعایا اپنا اصلی مذہب (دھرم) کو جس کو وہ مدت سے اختیار کر رہی ہے خواہ مخواہ ترک کر دیوے۔ اس جواب پر فرنچ ایلچیوں اور مشنریوں کے سب دلی منصوبوں کا خاتمہ ہو گیا۔ گو اس جواب پر فرنچ کو ہر طرح سے ناکامی ہوئی مگر یونانی صاحب کو اس وقت تک یہی خیال تھا کہ شاہ سیام ملک فرانس سے خاص تعلق پیدا کر لیوے۔

۱؎ کیوں نہ ہوتا جبکہ آنحضور کبیر انار سنہ خود شاستر و کتب علم سے بہرہ ور تھے۔ اسی اعلےٰ التعلیم کے باعث آپ بالکل تعصب سے بری تھے۔ آپ تمام مذہب عالم کو مساوی جانتے تھے اور اسی لیے آپ کی ہر دلعزیزی مشہور عالم تھی ؎

کچھ عرصہ بعد پھر شاہ سیام نے اپنے ایلچی پیرس (دار الخلافہ فرانس) کو روانہ کئے اس پر بھی اُن مشنریوں نے جو سیام میں کچھ عرصہ رہ کر فرانس واپس ہو گئے تھے۔ شاہ فرانس کو بہت کچھ اُمید دلائی کہ سیام ضرور رفتہ رفتہ عیسائی ہو جائیگا۔ پس اس خیال پر شاہ فرانس نے پھر اپنے ایلچی معہ چند دستہ فوج بذریعہ جہاز سیام کو روانہ کئے۔ اس فرانسیسی جہاز نے ستمبر ۱۶۸۷ء میں دریائے مینام میں آلنگر ڈالا اس نئی فرانسیسی فوج کو بنگ کوک۔ اور مرگوئی (علاقہ برہما) میں مقیم ہونے کی اجازت ملگئی۔ یہ فوجی دستے اُن خاص خاص علاقوں پر قابض ہونے کے لئے آئے تھے۔ کہ جس کے لئے یونانی صاحب نے فرانس کو لکھا ہؤا تھا۔ اس موقعہ پر ایک اور عہد نامہ مابین شاہ سیام اور فرنیچ ظہور میں آیا۔ جس میں شاہ سیام نے قریباً تمام فارن تجارت کا جو سیام میں ہوتی تھی۔ اجارہ ملک فرانس کو دے دیا اور اُن کو (یعنے فرانسیسیوں یا اہل فرانس) ہر ایک قسم کی سہولیت دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن اس تجویز سے تمام سیامی اُمراء و عام رعایا ناراض ہو گئی۔ کیونکہ اس عمل سے فرنیچ نے نا واجب برتاؤ عام رعایا کے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ ایسا ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یونانی صاحب نے پھر سیامی ایلچی برائے طلبی زائد فوج فرانس روانہ کئے مگر وہ ایلچی ابھی فرانس پہنچے ہی تھے۔ کہ ان ہی ایام میں ایوتھیا میں خود بخود بغاوت کا جھنڈا بلند ہو گیا۔ یونانی صاحب کو تو قتل کیا گیا اور شاہ سیام کو شاہی مسند سے برطرف کر دیا گیا۔ اور اسکے چند دن بعد شاہ سیام بہ وقت سے بیمار تھا اپنی حکومت کے چھوٹ جانے کے غم سے فوت ہو گیا اس عمل سے فرانسیسی فوج کو سیامی اُمراء نے اپنے زیر کر لیا۔ اور انکو یعنے پادریوں کو سیام سے خارج ہو کر یاں ہی چرچ ہی کو پہنچے جانے کے مے رکاہ اُس دلی خواہش کو جو وہ سیام کو عیسائی

ملفہ میں لانے کے لیئے اپنے دل میں رکھتا تھا۔ ہمیشہ کے لیئے چکناچور رہنا پڑا
تین سیامی شاہی نسلوں (خاندان ہائے) سے آیوتھیا میں حکومت کی مگر
1767ء کے ماہ اپریل میں برہمی افواج نے اس مقام پر یورش کر کے اُس کے
قدرتی نظارہ کو برباد کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیسری سیامی شاہی نسل یا
خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ اسی زمانہ میں چینی نسل کا ایک سردار یا امیر بنام پھیاتاک سن
بڑا دلیر و بہادر فوجدار ہو گذرا ہے۔ برہمی حملہ کے بعد سردار مذکور (پھیاتاک سن)
نے اپنی ملکی افواج کی پراگندہ سپاہ کو اکٹھا کر کے برہمیوں کے آئندہ حملہ جات سے
محفوظ رہنے کی کوشش کی۔ اس کام میں اُسکو کامیابی ہوئی۔ کیونکہ ایک
سال کے اندر اندر ہی اُس نے اپنی سپاہ کی امداد سے برہمی دشمنوں کو حدود
سیام سے خارج کر کے پھر سیامی سلطنت کو بحال کر لیا۔ اس کامیابی پر سردار
مذکور یعنے پھیاتک سن نے سیام کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لیکر اپنے آپکو
سیام کا بادشاہ بنا لیا۔ اور سنہ 1768ء میں مقام بنگ کوک کو جو اُسوقت دریائے
مینام کے غربی جانب میں آباد تھا۔ پایہ تخت سیام مقرر کیا۔ اس بادشاہ کے
عہد حکمرانی کا بہت سا عرصہ لڑائی وغیرہ میں صرف ہوا۔ کیونکہ اکثر اوقات برہمی
دشمن ہر طرح سے تکلیف دینے کے لیئے آموجود ہوتے تھے۔ جس سے شاہ کو
سلطنت کے مضبوط کرنے کے لیئے متواتر جد و جہد کرنی پڑتی تھی۔ سنہ 1782ء میں
شاہ پھیاتک سن مرض دیوانگی میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس لیئے اسکو حکومت سے
الگ ہونا پڑا۔ آپ کی تخت سے الگ ہونے پر کئی ایک سرداروں میں تخت نشینی

سلہ پھیا لقب ہے۔ نام صرف تکسن ہے

کے بارے میں فساد ہو پڑا۔ لیکن ایک شخص بنام پھیا سان نے عارضی طور پر عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ جب شاہ پھیا تک سن کے تخت یا حکومت سے علیحدگی اور سرداروں کی باہمی شورش کی خبر سیامی سپاہ کے سپہ سالار چاؤ پھیا کو جو کچھ عرصہ سے کمبودیا۔ میں حفظ امن کے لئے منجانب شاہ پھیا تک سن مقرر تھا پہنچی تو سپہ سالار مذکور فوراً بنگ کوک کو واپس آگیا اور اس کے آنے پر پھیا سان نے جو عارضی طور پر حکومت کر رہا تھا۔ چاؤ پھیا چکری کی اطاعت قبول کرلی اور اس طرح سے آخر الذکر یعنے چاؤ پھیا چکری سیام کا تخت نشین ہو گیا۔ سیام کا موجودہ شاہی خاندان اسی شاہ چاؤ پھیا چکری کی نسل سے ہے۔ اور اسی وجہ سے موجودہ شاہی خاندان کو چکری (Chakr...) خاندان کہتے ہیں۔ شاہ چاؤ پھیا چکری سیامی نسل سے تھے اور ان کا کوئی جدی تعلق شاہ پھیا تک سن سے نہ تھا۔ چاؤ پھیا چکری (چاؤ اور پھیا القاب ہیں نام صرف چکری ہے) برہمن ہنس (یعنے آرین جاتی) کے تھے۔ آپ نے اپنا پایۂ تخت (واقع بنگ کوک) دریائے مینام کے غربی جانب سے شرقی جانب والے کنارے پر تبدیل کر لیا۔ اور ۱۳ جون 1782ء کو تاج شاہی پہنا۔ ۷ ستمبر ۱۸۰۹ء کو آپ کا دیہانت ہوا اور آپ کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کا سرکاری یا شاہی نام (القاب) "پھرا پھتھا لوٹ لا نو پھا لائے" (یہ سب سنسکرت کا بگڑا ہے۔ پھوتھا بگاڑ ہے بدھا یعنے بدھ کا۔ باقی سب جملہ دعائیہ وغیرہ ہے) مقرر ہوا۔ اس بادشاہ نے ۱۱ جولائی ۱۸۲۴ء تک حکومت کی۔ اس کے بعد آپ کا لڑکا راج گدی پر بیٹھا۔ جس کا سرکاری یا شاہی خطاب "پھرا نانگ کلاؤ" تھا۔ آپ کے عہد حکومت میں سیام کا راج جزیرہ نمائے ملایا

کے نصف شمالی حصہ تک پھیل گیا۔ اور ۱۸۶۷ء میں ریاست کمبوڈیا بھی سیام کی باجگذار بن گئی۔ ۲ اراپریل ۱۸۵۱ء کو شاہ پھرا نانگ کلاؤ سرگباش ہوگئے اور اُن کی جگہ اُن کا چھوٹا بھائی مونگ کٹ راج سنگھاسن پر رونق افروز ہوا اور اُن کا شاہی خطاب سوم دت پھرا پرم اندر مہا مونگ کٹ مقرر ہوا۔ آپ کا جنم ۱۸ اکتوبر ۱۸۰۴ء کو ہوا۔ آپ کی بتنب بزتا اصلی مہارانی یعنی ملکہ کا نام رام بائی بھابار کبھی روھم (شاہی نام سوم دت پھرا تھیپ سرن دھسن) تھا۔ جو کہ موجودہ فرمانروائے سیام کی والدہ بزرگوار ہونے کا فخر رکھتی تھیں۔ مہارانی مذکور شاہ پھرا نانگ کلاؤ کے بڑے فرزند کی دختر تھی

نوٹ:- خاص طور پر یاد رہے کہ شریمان مہاراج مونگ کٹ نے اپنی ابتدائی زندگی ایک سیامی مندر میں گوشہ نشین ہوکر بطور برہمچاری کے بسر کی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ شاہ پھرا پوتھا کی وفات کے بعد تخت نشینی کے جائز وارث آپ (مہاراج مونگ کٹ) ہی تھے کیونکہ آپ کو اصلی رانی کی اولاد ہونے کا حق حاصل تھا۔ مگر چونکہ آپ کی بجائے پھرا نانگ کلاؤ (جو دوسری رانی کے بطن سے تھے) بادشاہ بنائے گئے۔ اسلئے آپ نے اپنے وقت کو کسی عمدہ و بہتر شغل میں بسر کرنا بہتر خیال کیا۔ آپ نے برہمچاری ہونے کی حالت میں سنسکرت۔ پالی۔ انگریزی اور دیگر زبانوں کے مطالعہ میں اپنا وقت گذار کر اچھی علمی لیاقت حاصل کرلی۔ علاوہ اسکے آپ سائنس اور علم جوتش یا ہئیت میں اچھی مہارت رکھتے تھے آپ کو ان علوم کی تحصیل میں خاص دلچسپی تھی +

سلہ ان سب الفاظ سے سنسکرت کی خوشبو آتی ہے +

مختصر تواریخی حالات سیام جدید۔

شاہ سوم دت پھرا پرم اندر مہا مونگ کُٹ کے عہد حکومت میں بیں سیام کا رشتہ تعلق کئی ایک غیر ممالک کے ساتھ بذریعہ خاص خاص معاہدوں کے بڑے وسیع پیمانہ پر قایم ہو گیا۔ گو آپ کی تخت نشینی سے بہت مدت پہلے ہی سیام کے تخت سے جزیرہ نمائے ہند چینی اور ملایا کا بہت سا علاقہ نکل چکا تھا۔ اور سیام کے تخت میں ملکی ترقی (ملک یا علاقہ گیری) یا کہ زیادہ علاقہ بڑھ جانے کی آیندہ اُمیدوں پر کلیتہً پانی پھر چکا تھا۔ اس واسطے شاہ مونگ کُٹ کے عہد میں بھی یہی حال رہا۔ مگر ہاں ملکی تجارت میں نمایاں ترقی ہوئی۔ آپ نہایت ہی نسیح کل و حلیم بادشاہ تھے۔ کیونکہ آپ نے اپنی ابتدائی زندگی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ بدھی مندر یا مندروں میں صرف کی تھی۔ اس لئے آپ غیر ممالک کے تجاروں کے ساتھ بھی نہایت عادلانہ و نہایت ہی واجب سلوک کرتے تھے بروے عہد نامہ تاریخی ۱۸۔ اپریل 1855ء ما بین سیام و انگلینڈ ایک برٹش کونسل (یعنے ایک انگلش ریذیڈنٹ) کی مستقل تقرری بنگ کوک میں رہائش رکھنے کے لیے منظور ہوئی۔ تاکہ وہ کونسل (نائب یا کہ آمین) سیام میں بود و باش رکھنے والے انگریزوں و برٹش تجارت کے حقوق کی ہر طرح پر حفاظت کرے۔ تاکہ انگریزوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اور باامن رہ کر آزادی و آسانی کے ساتھ تجارت کر سکیں۔ اس وقت (زمانہ) سے سیام کے ملک سے چاول (غلہ) بکثرت دوسرے ممالک کو روانہ کئے جانے لگے۔ اور اس نکاس (Export) کی وجہ سے سیام میں یہ غلہ دن بدن گراں (مہنگا) ہوتا گیا۔ جب تک کہ چاول کی

برآمد یا نکاس ملک سیام سے بند تھی - تب تک خلقت کو کسی قسم کی زیادہ اشانتی نہ تھی - سنہ 1856ء میں فرانس اور یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) نے بھی برٹش کی طرح شاہ سیام کے ساتھ شاہی معاہدے کر کے اپنے کونسل (نائب) بنگ کوک میں مقرر کر دئے - غرضیکہ یہ حال دیکھ کر رفتہ رفتہ ممالک ذیل نے بھی سیام کے ساتھ عہد نامے کر کے اپنے کونسل بنگ کوک میں بٹھا دئے ◆

نام ملک	سنہ ء	
ڈنمارک -	1858	ان معاہدوں کے بعد حسب ضرورت اُن کے مضامین میں ترمیم و تنسیخ ہوتی رہی ہے - اور اب تک یہی حال ہے
پرتگال -	1859	
نیدرلینڈز (ڈچ) - یعنے ہالینڈ)	1860	
جرمنی -	1862	
بلجیم - اٹلی - سویڈن و ناروے	1863	
آسٹریا ہنگری -	1869	
سپین (ہسپانیہ)	1870	
جاپان -	1898	
روس -	1899	

اس بادشاہ (مہا مونگ کُٹ) نے سترہ برس تک حکومت کی - اور اس زمانہ میں رعایا کی بہبودی و بہتری کے لئے آنحضور نے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اسی عرصہ میں سیام کے علاقوں میں سڑک ہائے پل و نہریں تیار کی گئیں ◆

مالیہ اور ملک میں بڑی کمی کی گئی - اور علاوہ اس کے رعایا کی حفاظت کے لئے ایک پولیس مقرر ہوئی - آپ سیام کے پہلے فرمانروا تھے کہ جنہوں نے ۱۸۶۲ء میں ایک انگلش لیڈی کو اپنے اطفال کی تعلیم اور تربیت کے لئے ملازم رکھا - اور سیام کے موجودہ فرمانروا نے بھی لیڈی مذکور کی نگرانی میں تربیت پائی - یہ لیڈی عرصہ چھ برس تک شاہی ملازمت میں رہی - اور شاہی محل ہی میں حکمی خاندان کے بچوں کو سکھشا دیتی رہی - ۱۸۶۸ء میں ایک عظیم سورج گرہن لگنا تھا - اور اس موقع پر علم سدھانت کے کئی ایک ماہر لوگ ممالک یوروپ سے سیام میں تشریف آور ہوئے تھے - اُن کی آمد پر شاہ مہامونگ کٹ بھی اُن کی کمیٹی میں شامل ہوئے - مگر بدقسمتی سے یکایک بخار سے بیمار ہو گئے - اور اسی علالت میں اُن کا دیہانت ہو گیا - کہا جاتا ہے کہ جب آپ کو زیست (زندگی) کی اُمید نہ رہی تو اُسی صبح کو کہ جس دن آپ کال وش ہوئے - آپ نے پالی زبان کے ایک نہایت ہی مؤثر لہجہ میں بدھی مہنتوں کو الوداع کہا جس کا عام مطلب اس طرح پر ظاہر کیا جاتا ہے -

"اے میرے بزرگ و جان سے عزیز بدھی مہنتو! میں اب ہمیشہ کے لئے آپ سے الگ یا جدا ہونے کو تیار ہوں - اے بدھ دھرم کے جان نثارو! ہم بدھ مت کے پیروان کے لئے موت کچھ نہیں ہے - چونکہ سرشٹی کے تمام موجودات یعنے چیزیں (اشیاء - پدارتھ) بھی ہیچ ہیں - کسی چیز کو بقا نہیں موت اٹل ہے - اس واسطے مجھے بھی اُس اٹل نیم کے متابعت میں کسی قسم کا عذر دشبہ نہیں - اے میرے معظم مہنتو! چونکہ میں آپ سے کچھ عرصہ پہلے جدا ہونے لگا ہوں ۔۔۔ ہے! اس لئے آپ اس بات کا ذرا بھی افسوس

نہ کریں"۔

اسی طرح آپ شاہی خاندان کے لوگوں سے بھی مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ کہ "یہ ایک ایسا نیم (اصول۔ قانون قدرت) ہے۔ کہ جو سرشٹی کی تمام مخلوقات پر یکساں طور پر حاوی ہے۔ یعنے کوئی متنفس (جاندار) بھی اس (نیم) کی قبولیت سے ہرگز ہرگز پہلو تہی نہیں کر سکتا (یعنے موت اٹل ہے)۔ زندگی اسی چیز کا نام ہے کہ جس پر یہ نیم (موت) اپنا عمل کئے بغیر نہیں ٹلتا"۔

موجودہ فرمانروائے سیام
یعنے
ہز میجسٹی سوم دت پھرا رم اندر مہا چولالونگ کورن اوّل کی آغاز حکومت

ہز میجسٹی کنگ چولالونگ کورن (اوّل) کنگ مہامونگکٹ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہونے کا فخر رکھتے ہیں۔ آپ کا جنم (پیدائش) 20 ستمبر 1853ء کو ہوا آپ نے یوروپین طریقہ (سسٹم) بمذکورہ صدر انگلش لیڈی کے زیر نگرانی تعلیم پائی۔ یکم اکتوبر 1868ء کو آنحضور نے سیامی تخت کو اپنے قدم مبارک سے زینت بخشی۔ آپ نہایت ہی مدبر۔ روشن ضمیر اور علم دوست بادشاہ ہیں حضور معلےٰ کی ہمیشہ سے یہی کوشش اور حکمت عملی رہی ہے۔ کہ جس سے سیام ہمیشہ کے لئے (یعنے جب تک کہ یہ دنیا قائم ہے) اسی خاندان

(چکری) کے تخت میں خود مختار بنا رہے۔ اور اُس میں کسی قسم کے خلل کا خدشہ
یا اندیشہ پیدا نہ ہو سکے۔ آپ کے مقدم شاہان سیام کا دستور تھا کہ جس کو چاہیں
اپنی جگہ تخت نشینی کے لئے منتخب کر لیویں۔ لیکن موجودہ فرمانروائے نے ۱۸۸۷ء
میں اس پرانے دستور کو خیرباد کہہ کر اپنی عین حیات میں اپنے فرزند کو سیامی
تخت کے لئے جائز وارث قرار دے دیا۔ اور آئیندہ کے لئے یہی طریقہ مقرر کیا
گیا ہے۔ کہ صرف شاہی خاندان سے ہی فرمانروائے سیام مقرر ہوا کرے۔
سنہ ۱۸۷۱ء میں آپ (فرمانروائے سیام) نے علاقہ جاوا کا سیر کیا۔ اور اسی
سنہ کے اخیر میں انڈیا (ہندوستان) تشریف لے گئے۔ سنہ ۱۸۷۲ء
کی ساتویں تاریخ جنوری سے لیکر بارہ تاریخ تک آپ وائسرائے یعنی گورنر جنرل
ہند مقیمی کلکتہ کے مہمان رہے۔ اُس وقت لارڈ نارتھ بروگ گورنر جنرل ہند
تھے۔ سنہ ۱۸۷۲ء سے پیشتر سیامی حکومت (گورنمنٹ) ایک ایجنسی یعنی نائب مقام
کونسل کے ذریعہ چلتی رہی۔ مگر شاہ چولالونگ کورن علانے انڈیا کے سیر و
سیاحت سے واپس ہونے پر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ اور
سنہ ۱۸۷۳ء میں آپ نے مختلف قسم کی ملکی اور پولٹیکل اصلاحوں کو سیامی حکومت
میں رائج کیا۔ گو اوّل اوّل ان اصلاحوں یا تبدیلیوں کا کچھ اچھا اور زود تر
بہتر اثر ظہور میں نہ آسکا یا ظہور پذیر نہ ہوا۔ بلکہ خوشحال سیامی لوگوں نے
ان تبدیلیوں کے رواج کو یک گونہ پسند نہ کیا اور نہ ہی سرکاری ملازمین
نے ان اصلاحوں کو عمل جامہ پہنانے کے لئے خاطر خواہ سعی کی۔ مگر تھوڑے
ہی عرصہ بعد اور رفتہ رفتہ ان تبدیلیوں اور اصلاحوں نے کئی ایک قبیحہ و مذموم
رسومات کی بیخ کنی کی۔ ان میں سے سب سے بڑھکر تیموری "ہندسہ"

یا کہ "رسم غلامی" کو سخت دھکا لگا - اس غلامی کی رسم سے مراد "انسانی خرید و فروخت"
ہے اور یہ کہ قرض خواہ لوگ اپنے مفلس اور غریب مقروضوں (قرضداروں) کو
سے ادائیگی قرضہ کے عوض میں جبراً ہر ایک قسم کی خدمت کروانے کے مستحق
شمار ہوتے تھے اور جس سے غریب خلقت خدا کو زبردست لوگوں کی طرف سے
طرح طرح کی بے جا و ناواجب سختیاں و اذیتیں برداشت کرنی پڑتی تھیں - نتیجہ
ہوا کہ اسی "رسم غلامی" کی بدولت اور مظلوموں کی آہ سے اس دنیا کے اندر
کتنے ملکوں کی مٹی پلید ہوئی - عرصہ بعید سے دنیا کے کئی ممالک میں شخصی یا مختار کلی
(تمام رعایا پر ایک واحد شخص کی حکومت) حکومت کا رواج رہا ہے اس
(اور اسی کے اپنے و از خود بنائے ہوئے قوانین کی پابندی)
قسم کی حکومت کے نقصانات و نتائج بد سے پبلک (عوام الناس - خلقت)
بخوبی آگاہ ہے - روس و ایران وغیرہ کی موجودہ حالت اس شخصی حکومت
کی کیا ہی عمدہ تمثیلیں ہیں - سنہ 1873ء تک سیام میں بھی شخصی حکومت کا رواج
تھا - مگر سنہ 1874ء میں شاہ سیام نے اپنے ماتحت ایک پریوی کونسل (ملکی
انتظام کے واسطے خاص خاص چیدہ وزیروں کی کمیٹی یا مجلس جس کو سیامی
زبان میں سینا بودی بھی کہتے ہیں - یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں - یعنے سینا کے
معنی جماعت - گروہ - لشکر وغیرہ - اور بودی بگاڑ ہے - پتی کا - کئی اہل سیام
سینا پتی بھی بولتے ہیں - انگلش پریوی کونسل کے طرز پر قائم کی - تا کہ ملکی انتظام کی
تدابیر میں یہ کونسل بادشاہ کو صلاح و مشورہ دے سکے + علاوہ اس کے ایک
کونسل اوف سٹیٹ کی بھی بنیاد ڈالی - مگر سنہ 1895ء میں آخر الذکر کونسل کی بجائے
لیجلیٹو کونسل قائم کر دی گئی - جس میں بارہ (12) منسٹر یا وزیر مقرر ہوئے - یہ وزیر تمام
علاقہ جات سیام سے منتخب کئے گئے + ان وزراء کی تقرری کا اختیار خاص بادشاہ

یا ولیعہد کو حاصل ہے۔ اس کونسل کے فرائض یہ ہیں کہ مناسب قانون بنا دے اور اُن میں ضروری ترمیم و تنسیخ وغیرہ کرے۔ ایک ماہ میں اس کونسل کے چار اجلاس ہوتے ہیں۔ نیز اس کونسل کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت چار ممبروں تک کی کمیٹی بنا کر اُس کمیٹی سے قانونی مشورہ یا صلاح لے سکے۔ یہ چار ممبر خواہ سرکاری ملازم اور پایۂ تخت (بنگ کوک) کے باشندہ یا بیرونی علاقہ جات کے رئیس ہوں۔ خواہ غیر ملازم ہر ایک نئے قانون یا کہ کسی پُرانے قانون کے رد و بدل کے احکام پر شاہی دستخط ضروری ہیں۔ کونسل کو یہ بھی اختیار ہے۔ کہ از حد ضروری مگر عارضی قوانین کا اجراء خود بخود کر سکے۔ اس کونسل کی کارروائی سے ملکی حالت میں بڑی سدھار ہو گئی ہے۔ جس کا شخصی حکومت کے طریقہ یا حالت میں ہونا ناممکن تھا۔ محکمہ ڈاک کا باضابطہ رواج بھی موجودہ شاہ سیام کی اعلےٰ دُور اندیشی و خردمندی کا نتیجہ ہے۔ ممالک غیر کے ساتھ تار رسانی (تار برقی کے ذریعہ خط و کتابت) یا ٹیلیگراف کمیونی کیشن کا سلسلہ بھی جو سنہ 1885ء کے قریب قریب عمل میں آیا۔ آپ ہی کی حکمت عملی کا بدیہی ثبوت ہے۔ علاوہ بریں اور بھی کئی ایک ایسی ضروری اصلاحیں وسہولتیں جنکا تعلق تجارتی امور سے ہے۔ ملک میں جاری کر دی گئیں۔ کہ جن سے تجارت کو خاص فروغ ہوا۔ ریلوے بنانے کی غرض سے سروے (پیمائش) وغیرہ شروع کی گئی۔ ماہ مئی سنہ 1890ء میں شاہ سیام نے معہ ملکہ (مہارانی) سٹریٹس سٹلمنٹس کا دورہ شروع کیا اور قریباً دو ماہ تک اِس سفر میں وقت گذارا۔ جس سے آپ کو کئی ایک نئی تجاویز کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ اس دورہ سے واپس تشریف لانے پر آپ نے ریلوے کی تعمیر کا حکم نافذ کیا۔

سنہ 1891ء میں روس کے موجودہ زار نے سیام کی سیاحت کی سنہ 1892ء سے لیکر

سنہ ۱۸۹۵ء کے آغاز تک سیامی حدود کے بارے میں سیام اور فرانس کے درمیان کئی مواقع پر کشمکش شروع رہی۔ اور اس حالت میں گو ہر دو فریقوں کا نقصان ہوا۔ مگر فرانس جیت میں رہا۔ آخر کار انگریزی (برٹش) حکمت سے سیام کی فرانس کے چنگل سے رہائی ہوئی۔ وہ شاہزادہ راج پُترا جس کو سنہ ۱۸۸۷ء میں ولیعہد تخت منتخب کیا گیا تھا ۳ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو فوت ہو گیا۔ اس لئے ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو اُس کی جگہ ہز رائل ہائی نس پرنس چاؤ فامہا وجی راؤدھ کو ولیعہد بنایا گیا۔ آپ اُسوقت انگلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اسی سال میں جیسا اُوپر ذکر ہوا۔ لیجسلیٹو کونسل قائم ہوگئی۔ ۹ مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو ہز مجسٹی شاہ سیام برائے تبدیلی آب و ہوا سنگاپور تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے جاوا و دیگر جزائر ملحقہ کی سیر کی۔ آپ نے تین ماہ کے قریب اس سیاحت میں صرف کئے۔ اس عرصہ میں ایک سپیشل کمیشن (خاص کمیٹی) نے انتظام مملکت کو سرانجام دیا۔ اور یہ کمیشن شاہ نے اپنی روانگی سے پہلے ہی مقرر کر دی تھی ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو آپ نے اپنے دست مبارک سے بنگ کوک۔ آیوتھیا ریلوے لائن کے کھولنے کی رسم ادا کی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۹۷ء کو آپ سیاحت یوروپ کے لئے تشریف لے گئے۔ اس سفر میں آپ نے اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ آسٹریا ہنگری۔ روس۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ گریٹ برٹن (انگلینڈ۔ آئرلینڈ سکاٹ لینڈ) جرمنی۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ فرانس۔ سپین۔ پرتگال۔ مصر وغیرہ کا سیر کیا۔ اور اُن ممالک کے شاہان نے آپ کا شاہانہ طور پر استقبال کرتے ہوئے عزت افزائی کی۔ آپ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء کو واپس تشریف لائے اس عرصہ میں مہارانی (ملکہ) سیام کے حکم کے مطابق سیام کا انتظام چلتا رہا۔

۱۸۹۹ء میں سیام اور فرانس کے درمیان دوستانہ رابطہ اتحاد بڑھ جانے کا
عمل ظہور پذیر ہوا۔ اور یہ رابطہ اتحاد مسٹر ایم ڈومر صاحب بہادر گورنر جنرل
اوف فرنیچ انڈو چائنا کی خیر اندیشی کا نتیجہ بتلایا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے گورنمنٹ
فرانس سے خاص خاص سفارشیں کر کے اس دوستانہ تعلق کا رشتہ شاہ
سیام سے مضبوط کیا۔ اور دوئم شاہ سیام کا پیرس (دار الخلافہ فرانس) جاکر
شاہ فرانس سے ذاتی تعارف پیدا کرنا بھی اس دوستانہ تعلق کو پختہ کرنے کے
لئے کارگر ہوا۔ اسی سال یعنے ۱۸۹۹ء کے اخیر میں پرشیا Prussia
کے پرنس (شاہزادہ) ہنری اور ڈنمارک کے پرنس والڈیمر نے بھی بنگ کوک
کا سیر کیا۔ اسی سال میں مقام چنگ مئی (دار الخلافہ شمالی سیام کا) تک ریلوے[۱]
بنانے کی غرض سے اس راستہ کی پیمائش شروع کی گئی۔ اسی سال میں سیام
کے دو معاہدے برٹش گورنمنٹ سے ہوئے۔ ایک دوبارہ حد بندی متعلقہ علاقہ
انگریزی در جزیرہ نمائے ملایا و علاقہ سیام واقع جزیرہ نمائے مذکور۔ دوسرا
سیام میں بود و باش رکھنے والی برٹش رعایا کی باقاعدہ رجسٹری یا حساب معہ
نام اصل وطن وغیرہ کے سنہ ۱۹۰۵ء میں مالیہ اور ٹیکس وغیرہ میں بہت کمی کی گئی۔
اور ملکی آمدنی (ریوانیو) اور اخراجات کے باقاعدہ حسابات رکھے جانے کے
لئے دستور جاری کیا گیا۔ ریلوے کے تعمیر کے کام میں بھی اس سال بڑی ترقی
کی گئی۔ جوا خانوں کی تعداد بہت گھٹا دی گئی۔ اور گردی خانوں کی حالت کے

---

[۱] یہی ریلوے لائن کسی وقت برہما ریلوے لائن سے ملحق ہو جاوے گی۔ کیونکہ
اسوقت تیار ہو رہی ہے ۔

سدھار کے لئے بھی خاص کوشش کی گئی۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں مہاراجہ صاحب (شاہ سیام) معہ مہارانی (ملکہ) جاوا کی سیر کے لئے تشریف لیگئے۔ (یاد رہے کہ شاہ سیام کو جاوا دھرتی سے خاص الفت ہے۔) سنہ ۱۹۰۱ء اور سنہ ۱۹۰۲ء کے وسط تک فرینچ و سیام کے درمیان خفیف سی کشیدگی ظہور پذیر ہوئی۔ مگر یہ ناچاکی جلدی رفع ہوگئی۔ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو شاہ سیام اور ملکہ برائے تفریح طبع سنگاپور گئے۔ اور ۶ مارچ تک وہاں رہے۔ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء کو ایک اور اقرار نامہ (عہدنامہ) مابین فرانس اور سیام وقوع میں آیا۔ جس سے سیام کو کچھ اور علاقہ فرانس کے نذر کرنا پڑا۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں سیام اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان پھر ایک نیا معاہدہ تحریر ہوا۔ جس سے سیام کی ماتحت ریاستہائے کلاں تن اور کڈا (اس کو گڈا بھی کہتے ہیں) میں جو جزیرہ نمائے ملایا کی حدود سے ملتے ہیں۔ اور پنانگ کے نزدیک ہیں۔ ایک انگلش ایڈوائیزر (ملکی معاملات کا مشیر یا صلاح کار) مقرر ہوا۔ تاکہ علاقجات مذکور کے سیامی نائب یا ناظم (جس کو راجہ کہتے ہیں) کو ہر ایک ملکی معاملہ میں صلاح دیوے۔ ریاست ترنگانو کے لئے بھی یہی تجویز یا تدبیر درپیش ہے۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء میں جن شان[1] اقوام کے لوگوں نے سیام کے ایک شمالی حصّہ پر دھاوا کرکے کئی ایک سیامیوں کو نہ تیغ کر ڈالا تھا۔ پھر انہیں لوگوں نے ۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۲ء کو قصبہ لاکون لمپانگ پر بھی چڑھائی کی۔ مگر سیامی گورنمنٹ نے جلدی اُس معاملہ کا تدارک کرلیا۔ اسی علاقہ کی کشمکش میں سیامی فوج کا ایک انگریز افسر بنام کپتان جین سن

[1] شان قوم ایک نہایت جنگجو قوم ہے۔

۱۴ ؍اکتوبر کو لڑائی میں کام آیا۔ ۳۰ ؍جنوری ۱۹۰۵ء کو ہز رائل ہائی نس پرنس ولیعہد "تخت سیام" ولایت سے واپس آئے۔ ۲۱ ؍اگست ۱۹۰۵ء کو آپ بُدھی مندر میں ایک خاص پُوجا کے لئے جو قریباً چالیس روز تک کیجاتی ہے داخل ہوئے۔ اسی سال یعنے ۱۹۰۵ء میں ایک امریکن پروفیسر مسٹر سٹروبل کو سیامی حکومت کے لئے جنرل ایڈوائزر بنایا گیا۔ ۲۱ ؍ستمبر ۱۹۰۳ء کو شاہ سیام کی "پچاس سالہ عمر" ہونے کی خوشی میں خاص جشن منایا گیا +

۱۹۰۴ء میں سیام نے تھوڑا سا اور علاقہ فرانس کے نذر کیا۔ ۲۶ ؍نومبر ۱۹۰۴ء کو پرشیا کے ہز رائل ہائی نس پرنس ایڈول برٹ شاہ سیام کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور ۶ ؍دسمبر ۱۹۰۴ء کو واپس ہوئے۔ ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء میں حضرت طاعون نے بھی بنگ کوک کا معائینہ کیا۔ اس سال بہت سے پبلک جوا خانے بند کرے گئے۔ اور حکم ہو چکا ہے کہ آیندہ دو تین سال کے اندر اندر سب جوا خانے بند کئے جاویں +

غرضیکہ موجودہ شاہ سیام کے عہد میں ملکی سہولیتوں اور ہر ایک اقسام کے امن و آسائیشوں کے لحاظ سے سیام کی کایا پلٹ گئی ہے۔ آپ کی عہد حکومت سے پہلے جو شخص کہ سیامی بادشاہ کی زیارت کرنا چاہتا تھا۔ تو اُسکو سر کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر بادشاہ کے قدموں میں گر پڑنا ہوتا تھا۔ ملازمین وغیرہ بھی زمرہ میں شامل تھے۔ مگر شاہِ حال (موجودہ شاہ سیام) نے ۱۸۷۴ء میں اس رسم کو موقوف کر کے پبلک کو اپنا گرویدہ بنا لیا +

شاہ سیام کے حقیقی برادرِ خورد کا نام ہز رائل ہائی نس پرنس

سوم وسن چاؤ فا یچانو رنگسی سوانگٹ وانگسی ہے۔ آپ کا جنم ۱۱

سنہ ۱۸۵۵ء کو ہوا ؎

سیامی سلطنت خود مختار ہے

I.B.S. writes to a home paper from the East India United Service Club:- The King of Siam's name is pure Sanskrit, i.e. "Kulalankaram" which means "ornament of the family." Who is responsible for the absurd caricature of the name Chulalongkorn? The Siam Observer, in noting this letter, remarks:- We do not know who was originally responsible for the incorrect transliteration, but we are afraid it has come into such general use, not only in

England, but on the Continent of Europe, that it will not easily be replaced. That universally recognised authority, the Almanach de Gotha, gives His Majesty's name as Chulalalongkarn.

اُردو مطلب یہ ہے ۔

ایسٹ انڈیا یونائیٹڈ سروس کلب" سے ایک صاحب بنام "جے۔ بی۔ ایس" کسی ولایتی اخبار کو لکھتے ہیں (یعنے صاحب موصوف نے لکھا ہے ۔) کہ شاہ سیام کا نام خالص سنسکرت ہے (یعنے سنسکرتی نام ہے یعنے "Kalalankasam" کلالن کرم (کلالنکرام) بمعنے کل یا خاندان کا بھوشن" ۔ موجودہ فضول اور تمسخر خیز نام "چولالونگ کورن" کے اجراء کا کون ذمہ وار ہے! اس پر اخبار سیام آبزرور مذکورہ بالا چھٹی (جو مسٹر جے۔ بی۔ ایس کی طرف سے شائع ہوئی ہے) کو نوٹ کرتا ہوا اُس کے متعلق یوں ریمارک پاس کرتا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس غلطی کا کون ذمہ دار ہوا ہے ۔ مگر چونکہ موجودہ نام نہ صرف انگلینڈ ہی میں بلکہ کل براعظم یورپ میں عام طور مستعمل ہے ۔ اس لیئے اندیشہ ہے کہ اصلی نام کلالن کرم بہ آسانی رواج نہ پاسکے گا ۔ اُس مقبول عام یا معتبر و (مستند) اتھارٹی (سند) یعنے ڈی گوتھا صاحب کی جنتری یا تقویم میں بھی ہز میجسٹی کا نام "چولالونگ کورن" دیا ہوا ہے" ۔ مذکورہ بالا انگریزی کا فقرہ اخبار ٹائمز آف ملایا بابت جولائی

{ ۱۹۵۶ء سے لیا گیا ہے۔ }

حدود اربعہ یا و حدبندی سیام

اس کے شمالی میں فرنیچ لاؤسٹیٹس اور برہما جنوب میں خلیج سیام و کمبودیہ مشرق میں کمبودیہ اور فرنیچ لاؤسٹیٹس۔ اور اس کے مغرب میں زیرین برہما اور خلیج بنگال۔ لیکن بلحاظ واقع ہونے در جزیرہ نمائے ہند چینی سیام کے جنوب پروٹیکٹڈ ملایا سٹیٹس اور مشرق میں بحر چین اور خلیج سیام ہے۔ سیام دو حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ تو اپر سیام (سیام بالا یا بالائی سیام) کہلاتا ہے اور دوسرا لوور (زیرین) سیام۔ اپر سیام کا زیادہ تر حصہ تو ایک وسیع زرخیز وادی ہے جس کو دریائے مینام سیراب کرتا ہے۔ اور یہ حصہ دو پہاڑی سلسلوں یا قطاروں سے گھیرا ہوا ہے۔ غربی سلسلہ قریباً پانچ ہزار (5000) فیٹ بلند ہے اور بجانب جنوب جزیرہ نمائے ملایا سے ہوتا ہوا دوسرے نواحی جزائر تک پھیلا ہوا ہے۔ شرقی جانب کے پہاڑ زیادہ بلند نہیں۔ اس حصہ میں چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ شمالی جانب میں متوازی پہاڑی سلسلہ جن کی چوٹیوں کی بلندی سات ہزار (7000) فیٹ سے لیکر آٹھ ہزار فیٹ تک ہے اور ان سلسلوں کے درمیان دریائے مینام کی شاخیں اور دیگر ندیاں بہتی ہیں۔ زیرین سیام کا زیادہ تر حصہ جزیرہ نمائے ملایا کی فیڈریٹیڈ سٹیٹس بنام پیراک و پاہانگ سے ملا ہوا ہے۔ اس زیرین حصہ میں ٹین وغیرہ کی کانیں بھی ہیں۔

رقبہ } قریباً دو لاکھ پچاس ہزار مربع میل۔

دریا دریائے مینام (می بمعنے منبع یا والدہ اور نام بمعنے پانی)
سب سے بڑا ہے۔ اور یہی دریا سیام دیش کی دولت اور زرخیزی
کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی دو بڑی شاخیں شان کے پہاڑوں سے گذرتی
ہوئی اور بہت سے علاقجات کو سیراب کرتی ہوئی کہیں ملجاتی اور کہیں الگ
ہو جاتی ہیں۔ مگر کئی میلوں کے فاصلہ پر یہ شاخیں ملکر دو ہی جاتی ہیں ایک
تو شرقی شاخ جس کا نام دریائے بنگ کوک ہے اور دوسری غربی برانچ
جس کو دریائے ناچین کہتے ہیں + دریائے مینام تقریباً پانچسو (500) میل تک
قابل جہاز رانی ہے۔ ہر سال اس دریا کی طغیانی بہت سے خشک علاقوں
کو سیراب کر کے قابل زراعت بنا دیتی ہے۔ جس سال طغیانی نہ ہو۔ غلہ
عموماً گراں ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض سال اسکی طغیانی (سیلاب۔ ہڑ۔) حد
سے بڑھ جانے کے سبب نقصان کثیر کا باعث ہوتی ہے +

دوسرا دریا می کونگ (اس کو می کھونگ بھی کہتے ہیں) ہے جو
کم مشرقی حد کے علاقہ میں ہے۔ اس دریا کا طول قریباً سولہ سو (1600) میل ہے۔ مگر
زیادہ تیزی و چکروں کے باعث اتنا جہاز رانی کے قابل نہیں۔ جتنا کہ دریائے
مینام۔ دریائے میکونگ یا می کھونگ کو دریائے کمبودیا بھی کہتے ہیں۔ اور
یہ دریا تبت کے پہاڑوں سے نکلتا ہوا کئی علاقجات کو سیراب کر کے یہاں تک
(یعنے کمبودیہ تک) آپہنچتا ہے ⁂

جھیل ایک بڑی جھیل بنام تلے سپ یا تلے سب (اصل لفظ
تلے ٹھیک ہے۔ جس کے معنے سمندر کے ہیں۔ مگر لفظ کو زیادہ
واضح کرنے کے لئے تاکے بھی کہہ سکتے ہیں) مابین سیلم و کمبودیہ کے واقع

ہے۔ یہ جھیل دراصل کسی وقت دریائے میکونگ کا حصّہ تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ مدت دراز سے دریائے مذکور کا رُخ بدلنے سے یہ علاقہ یا حصّہ دریا سے باہر ہوگیا۔ اس کی اصل لمبائی یا طول ستر ۷۰ میل کے قریب ہے، اور عرض قریباً پندرہ ۱۵ میل۔ گہرائی کا کچھ ٹھیک حساب معلوم نہیں۔ مگر عام طور پر صرف ڈیڑھ گز کے قریب بتائی جاتی ہے۔ لیکن موسم برسات میں اس کا طول قریباً ۱۲۵ میل اور عرض یا چوڑائی آٹھ ۸ سے بائیس ۲۲ میل تک پہنچتے ہیں۔ گہرائی کا پتہ ندارد۔ جھیل مچھلیوں سے پُر ہے اور اکثر ماہی گیر لوگ اس کے کناروں پر اپنی جھونپڑیاں ڈالے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

آب و ہوا

اگرچہ کُل سیام شمالی منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ مگر یہاں اُتنی سخت گرمی کی شکایت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ ہند کے بعض میدانی و ریتلے علاقوں میں یا کہ جیسے ملتان یا سبی اور اُس کے نواح میں (خاص حصّہ بلوچستان) یا ان سے بڑھ کر مدراس کے بعض حصّوں میں۔ زیادہ گرمی کے مہینے صرف دو ہوتے ہیں یا ہیں۔ یعنے مارچ و اپریل۔ بماہ مئی جنوبی غربی موسمی ہوا چلنی شروع ہو جانے سے برسات کا آغاز ہو جاتا ہے۔ اور ماہ ستمبر تک برساتی یا بارانی موسم بدستور جاری رہتا ہے۔ شمالی مشرقی (یا شمال مشرقی) موسمی ہوا سے خشک موسم شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس موسم کی میعاد اکتوبر سے لے کر اپریل تک ہوتی ہے۔

معدنی پیداوار

سیام دیش معدنی پیداوار کا مخزن ہے سونا۔ لعل و یاقوت۔ تانبا۔ ٹین۔ لوہا

جست - کوئلہ - سرمہ - پارہ (سیماب) وغیرہ تک اس ملک میں پائے
جاتے ہیں۔ سیام کا صوبہ پوکٹ معدنی تجارت کا سنٹر ہے۔ کلاں تن (کلنتن)
میں سونے کی کان ہے۔ اور ایک یوروپین کمپنی بنام "ڈف ڈیویلپ منٹ"
کام کرتی ہے۔ سیام کے مختلف علاقوں میں سونا بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور خاص کر
دریائی ریت وغیرہ میں۔ اہل چین اور دیگر اقوام سونا نکالنے کا کام کرتے ہیں
علاقہ رانگان میں بھی سونا ملتا ہے۔ مقام چان تک میں تانبا پایا جاتا ہے
لعل۔ یاقوت اور نیلم علاقہ جات پائے لین۔ چانتا بون اور کرات میں پائے
جاتے ہیں۔ اور یہ کام (یعنی جواہرات نکالنے کا) زیادہ تر اہل شان اور
برہمی لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ کوئلہ علاقہ گھربی اور پوکٹ کی پیداوار
ہے۔ ٹین کی کانیں توجگہ بجگہ پائی جاتی ہیں یا بالفاظ دیگر یہ دھرتی ہی ٹین
کی دھات کی بنی ہوئی ہے۔ ملک سیام اور جزیرہ نمائے ملایا میں کوئی ایسی
جگہ نہیں۔ جہاں کہ ٹین کی کان موجود نہ ہو۔ علاقہ ہائے پوکٹ - رنی نونگ
ٹکوا پا - ٹکوا ٹنگ - پانگا - ترانگ - پٹانی - سنگورا - ناکون سری ناماراٹ
بندن - چائیے یا - لانگ سوعن - جالا - کڈا - رامن میں ٹین کی دھات
عام ملتی ہے۔ اب دن بدن اس کام یعنی دھات وغیرہ کے نکالنے میں
خاص دلچسپی لی جارہی ہے ❖

دیگر پیداوار اشیاء نکاس (یا برآمد)

سیام کی تمام اشیاء نکاس میں سے
چوب ساگوان (ٹیک وڈ)
(Teak wood) سب سے
بڑھ کر سیام کی تجارتی چیز ہے شمالی

سیام میں جابجا ساگوان کے درخت نظر آتے ہیں - اندازہ لگایا ہے - کہ دنیا بھر کے تمام جہازی و دیگر کارخانوں یا عمارات وغیرہ میں جہانکہ زیادہ تر حصہ ساگوان لکڑی کا خرچ ہوتا ہے - اُس میں سے نصف تو سیامی ساگوان کی کھپت ہوتی ہے - { سیلون (لنکا) کے علاقوں میں بھی ساگوان پیدا ہوتا ہے - } علاوہ ساگوان کے دیگر سیامی اشیاء برآمد یہ ہیں - لکڑی آبنوس - چوب گلاب - کالی مرچ - الائچی - گوند - لاکھ - گینڈے وہرن وغیرہ کے سینگ کچا ریشم - روئی - (پنبہ) - تِل (کنجد) - ہاتھی دانت - چاول ہر ایک قسم کا

میوہ جات

سیام میں گنا - کیلا - اناناس - ناریل - کٹار - دریان منگستین (انگنی یا منگستان) - ارنڈ خربوزہ - نارنگی انار - آم - امرود - اور دیگر کئی اقسام کے چھوٹے پھل مثلاً لیچی وغیرہ عام ملتے ہیں -

اشیاء درآمد

ولایتی ساخت کے تمام ریشمی - سوتی - اونی - پارچات - کل وصاتی وبلوری اشیاء معہ سامان شیشہ (کانچ) شراب افیون وغیرہ *

جانور

اس ملک میں مفصلہ ذیل جنگلی جانور پائے جاتے ہیں - ہاتھی گینڈا - شیر - چیتا - ریچھ - جنگلی سانڈ - (بھینسا) - ہرن سور - بندر - سانپ اور کئی اقسام کے دیگر جانور بھی - سیام ہاتھیوں کی تجارت کے لئے مشہور ہے - کئی ہندوستانی راجے یہاں سے ہاتھی منگواتے ہیں - جنگلوں میں سے ساگوان کے لٹھے (گیلیاں - کٹے ہوئے درختوں کے بھاری تنے -) دھکیل کر دریائی کناروں وغیرہ پر لانے کے لئے قدرت نے ہاتھی

کو ازحد مفید و ضروری جانور سمجھ کر سیام کے جنگلات میں بکثرت پیدا کردیا ہے ہندوستان کے ہاتھیوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر سوار لوگ اُن پر سوار ہوتے یا چڑھتے ہیں۔ جس سے ہاتھی کو اُٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور سوار کو بھی جھکولا (جھوکا) لگتا ہے۔ سیام یا کہ جزیرہ نمائے ملایا کے ہاتھیوں کا یہ حال نہیں۔ جب سوار سواری کے لئے اشارہ کرتا ہے۔ تو ہاتھی ایک اگلی ٹانگ اٹھا کر زانو (گوڈا) کو خمدار رکھتا ہوا سوار کا پاؤں دھرنے کے لئے ایک قسم کی پٹڑی بنا دیتا ہے۔ جس سے اول تو ہاتھی کو اُٹھنے کی تکلیف نہیں کرنی پڑتی اور نہ ہی سوار کو جھوکا یا کہ جھکولا لگتا ہے۔ دیگر باربرداری کے کام میں بوجہ کم رفتاری ہاتھیوں سے بہت کم امداد لی جاتی ہے۔ عام باربرداری کا کام خچروں۔ بیل گاڑیوں اور گھوڑوں سے لیا جاتا ہے ؞

سیام میں بیل بھی بہت ہوتے ہیں۔ ان بیلوں کا قد بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ رنگ ہلکا سُرخ یا گیروا۔ سینگ چھوٹے۔ یہ بیل نہایت ہی خوبصورت ہوتے ہیں۔ زیادہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اکثر بہلیوں میں جوتے جاتے ہیں۔ غیر ممالک میں بھی جا کر فروخت ہوتے ہیں ؞

آبادی | کوئی ٹھیک حساب نہیں کہ سیام کی کتنی آبادی ہے کیونکہ آجتک کُل سیام کی باقاعدہ مردم شماری نہیں ہوئی۔ اب اس امر کی کوشش کی جارہی ہے کہ ایک دفعہ کُل مردم شماری کا باضابطہ انتظام ہو جاوے۔ عام خیال میں نوّے لاکھ آبادی قرار دیجاتی ہے۔ یعنے

خاص سیام لوگ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۰۰۰۰۰ اتیس لاکھ!

اہلِ چین

اور لوک چن - (لوک کل) (مخلوط لوگ)	3000000 (تیس لاکھ)
شان - لاؤ - برہمی -	2000000 (بیس لاکھ)
کمبودی اُن مہ انامی -	500000 (پانچ لاکھ)
ملائی اور ہندو	500000 (پانچ لاکھ)
جملہ	6000000 (نوے لاکھ)

متفرق

یوروپین - امریکن - عرب -
پنجابی سکھ و مسلمان وغیرہ -
پارسی - یہودی -
نصرانی یا ہاف کاسٹ -
1000 (ایک ہزار)

مگر اس میں بھی محققین یوروپ کی مختلف رائیں ہیں - کوئی کچھ آبادی لکھتا ہے - اور کوئی کچھ - جن جن یوروپین صاحبان نے سیامی آبادی کے بارے میں رائے دی ہے اُن کے نام میسرز لالوبرے - ملوچ - بورنگ سیلنے گوعکس - اور گرآہم ہیں -

ملے مخلوط یعنے وہ لوگ جن کے باپ توچینی اور ماں سیامی ہیں ؛

جنوری ۱۹۰۹ء [12] (سنہ ۱۲۲۰ء بنگ کوک) میں مفصلہ ذیل بارہ [12] صوبوں یا کمشنریوں کی ٹھیک ٹھیک مردم شماری کی گئی تھی۔

(۱) ناکون سنتھا ماراج [ف ۱]	645,545
(۲) نگ کاؤ (آیوتھیا) [ف ۲]	484,236
(۳) ناکون راجس ما۔ (کوراٹ)	402,068
(۴) راج پوری	344,402
(۵) پاچن پوری	282,053
(۶) ناکون چیسی	246,734
(۷) ناکون ساون	228,497
(۸) پت سانولوک	196,739
(۹) پوکٹ	178,599
(۱۰) چُن فورن	129,901
(۱۱) چُنتنا بوری (چانتا بون)	94,977
(۱۲) پیچا پُون	74,281
جملہ	3308032

ف ۱ یہ مقام مہارانی سیتا کی یادگار میں قائم شدہ بتلایا جاتا ہے۔

ف ۲ شری رامچندر جی کی یادگار ہیں۔

ناکون پالی زبان کا لفظ ہے جو کہ سنسکرت کے لفظ نگر یا نگری کا بگاڑ ہے۔ باقی نام بھی پالی و سنسکرت کا بگاڑ ہیں۔

مرد۔ (ذکور) 1,624,462

مستورات۔ (اناث) 1,683,570

3,308,632

باقی مفصلہ ذیل صوبوں (مون تھنون) کی درست مردم شماری ابھی تک نہیں ہوئی۔ مگر کوشش درپیش ہے ؛

(۱) بنگ کوک ؛ (2) بایپ ؛ (3) عودورن (عدورن) ؛ (4) عی سرن ؛ (5) بورا پھا ؛ (6) سلمئے بوری یا سے بوری ؛ جس کو کہ (البین) کہتے ہیں اور جو پنانگ کے نزدیک ہے۔ (7) کلان تن ؛ (8) ترنگا نو ؛

ریلوے قریباً ۴۰۰ میل ریلوے لائن بالکل تیار ہے۔ جس پر ٹریفک جاری ہے۔ اور کئی ایک چھوٹے ٹکڑے بنائے جا رہے ہیں ؛

چند لائینوں کے نام یہ ہیں ؛

بنگ کوک سے کورات تک۔ یہ سب سے لمبی لائن ہے۔ طول 165 میل

پب بوری لائن۔ جو چینگ مئی کو جاوے گی ؛ (شمالی شاخ) ؛

بنگ کوک سے دریائے می کونگ کے قریب تک ؛

رات بوری سے پیچا بوری تک ؛

لوپ بوری سے پکنام پوہ تک ؛

پکنام پوہ سے پت ساڈوک تک ٭

پت سانوک سے اُتارادت تک ٭

بنگ کوک سے پیت ری عو تک ٭ 63 میل کے قریب (شرقی شاخ) ٭

بکنام لائن ٭ (14 میل) ٭
پھرآباد لائن ٭ (12 میل) ٭
تاچین لائن ٭ (22 میل) ٭
} یہ چھوٹی پٹڑی کی شاخیں ہیں ٭

اوپن لائینز

بنگ کوک۔کوراٹ ٭	165 میل
بان بھاجی۔پک نام پوہ ٭	96 〃
بنگ کوک۔لوی پیچا پوری	91 〃

مذکورہ بالا تمام ریلوے لائینز و شاخوں کا چیف ریلوے سٹیشن و ہیڈ کواٹر بنگ کوک ہے۔

سڑکیں و عام راستے

پہلے زمانہ میں سڑکوں اور عمدہ راستوں کے نہ ہونے سے خلقت کو سفر میں بڑی تکلیف ہوتی تھی مگر اب یہ تکلیف بہت کم ہو چکی ہے۔ اور دن بدن نئی سڑکیں اور راستے تیار کئے جا رہے ہیں ٭

حالات زندگی اہل سیام

سیامی لوگ میانہ قد ہوتے ہیں۔ رنگ انکا اکثر بادامی۔ آنکھیں گول۔ ناک۔ ٹھوڑی چپٹی ہونٹھ بنگالیوں کی طرح۔ چہرہ کشادہ

پیشانی تھوڑی اُبھری ہوئی ۔ زنخدان (ٹھوڑی) اچھی ۔ داڑھی کم اور پتلی
کیونکہ ہمیشہ موچنے سے اُکھاڑتے رہتے ہیں ۔ جس سے داڑھی کم نکلتی ہے ۔
بعض کی موچھیں بھی ندارد ۔ سر کے بال سیاہ موٹے ۔ سر کے چاروں طرف
سے بال مونڈ کر صرف چوٹی پر بال رکھتے ہیں ۔ سیامی مستورات ہند یا دیگر ممالک
کی مستورات کیطرح سر کے بال لمبے نہیں رکھتیں ۔ بلکہ کاٹ کر رکھتی ہیں یعنے
بالوں کی لمبائی کم کر دیجاتی ہے ۔ مگر مردوں کی طرح چاروں طرف (گول طور
پر) سے نہیں کاٹتیں ۔ بعض اوقات مرد اور عورت کی شکل میں تمیز مشکل
ہے کیونکہ جب مرد کی حجامت بڑھ جاوے ۔ اور دو چار ماہ تک نہ کاٹی جاوے
تو سب سر کے بال عورتوں کیطرح نظر آجانے لگتے ہیں ۔ کیونکہ لمبائی تو دونوں
کی یکساں کم ہوتی ہے ۔ مگر مرد کے سر کے بالوں کی گول کاٹ پر بال لمبے
ہو جانے سے اجنبی شخص کو بڑا دھوکا لگتا ہے ۔ ایک اور عجیب رسم
یہ ہے کہ اکثر عورتیں بچہ پیدا ہونے پر اپنا سارا سر صاف کر دیتی ہیں ۔
(یعنے مونڈ ڈالتی ہیں) اور بعض دفعہ کسی رشتہ دار کی مرگ (موت)
پر بھی مستورات کو سر کے سب بال اُسترے کے ذریعہ الگ کر دینے پڑتے
ہیں ۔ عام طور پر شکل ان کی خوبصورت اور بھدّی ہوتی ہے ۔ بالوں کے
کاٹنے یا کہ حجامت کرانے کی نسبت بھی سیامیوں کے عجیب خیالات ہیں
چنانچہ آیتوار کو حجامت کرانا درازیٔ عمر کی علامت تصور ہوتی ہے ۔ سوموار
و بدھ وار کو بال کٹوانا منحوس خیال کیا جاتا ہے ۔ منگلوار کو صفائی کرانا
اقبال مندی و آسودگی دلاتا ہے ۔ ویروار ہر بسبب ؟ کہ حجامت بنوانے
سے دیوتا لوگ رکھشا کرتے ہیں ۔ شکر کے دن مونڈ منڈھوانے سے

عمدہ و تر و تازہ خوراک ملنے کا فال ہے۔ سب سے بڑھکر سینچر کے روز صفائی کروانا ہر ایک کام میں کامیابی دلاتا ہے۔ اسلیئے سینچر کو اس کام کے لیے خاص طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ واہ رے پورانک خیالات۔

دانتوں کو عموماً سیاہ رنگ لگا کر سیاہ کر دیا جاتا ہے۔ سفید دانتوں کو کتے (سگ) کے دانتوں سے تشبیہ دیجاتی ہے۔

بعض متموّل اور کاہل الوجود لوگوں میں ہاتھ کے ناخن بڑھا کر رکھنے کی بھی ایک عجیب مگر فضول و قبیحہ رسم دیکھی جاتی ہے۔ یہ عادت یا رسم صرف امیری کی شان کو ظاہر کرنے کے لیئے اختیار کیجاتی ہے۔ یعنی لمبے ناخن رکھنے والے کے ہاتھ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی مزدوری یا کہ معمولی سے معمولی کام بھی اپنے ہاتھ یا ہاتھوں سے نہیں کرتا۔ پس امیر ہے۔ ان ناخنوں کے بڑھانے میں سُوّر کی چربی اور لہسن کا عرق ملا کر ناخنوں پر مالش کی جاتی ہے۔ یہ رسم اہل چین و انام میں بھی عام ہے اور سیامیوں نے آخر الذکر لوگوں سے نقل کی۔ مگر یہ سیامی اصل سیامی لوگ نہیں ہوتے۔ بلکہ اہل چین اور انام کی مخلوط نسل۔ چار انچ کے لمبے ناخن تو میں نے بچشم خود دیکھے۔ لمبے ناخن اکثر اوقات اُس شخص کیجو لمبے ناخن رکھتا ہے کی تباہی کا باعث ہوتے ہیں۔ کیونکہ چور لوگ لمبے ناخنوں کو دیکھ کر اُس شخص کو دولت مند خیال کرتے ہوئے اُسکو لوٹنے تک جاتے ہیں۔ بعض شوقین لوگ ان لمبے ناخنوں پر چاندی یا کہ سونے کے خول بجنسہٖ دبے چڑھا رکھتے ہیں۔ جیسے کہ بیل کے سینگوں پر خول چڑھائے جاتے ہیں ؎

لباس

مرد لوگ بنگالیوں کیطرح دھوتی باندھتے ہیں۔ اور سر و پاؤں سے ننگے رہتے ہیں۔ بعض لوگ ایک چھوٹا سا کرتا (سوآ) ڈالتے اور بعض ننگے تن رہتے ہیں۔ اور کئی لوگ ہندوستانیوں کیطرح دھوتی یا چادر وغیرہ کندھوں پر لٹکائے رکھتے ہیں۔ بعض اصحاب انگریزی پوشاک و بوٹ استعمال کرنا فخر تصور کرتے ہیں۔ دھوپ و برسات میں ایک خاص قسم کی گھاس یا کپڑے کی گول اور بڑی ٹوپی سر پر پہنتے یا سر پر دوپٹہ وغیرہ لپیٹ لیتے ہیں +

مستورات ہمیشہ کرتا ڈالتی ہیں۔ اور ریشمی یا سوتی ساڑھی (مجھلا جو سیا ہوا ہوتا ہے اور اسکو سارونگ کہتے ہیں) زیرین حصہ میں استعمال کرتی ہیں۔ سر و پاؤں سے عموماً ننگی رہتی۔ مگر بعض اوقات سلیپر یا لکڑی کی کھڑاواں بھی ڈالتی ہیں۔ زیور طلائی (یعنے ہار۔ کڑے۔ مندری۔ اور نقرئی و طلائی کمربند) معہ جواہرات کے بھی زیب تن کئے جاتے ہیں۔ بعض کانوں میں طلائی مرکیاں خاص ساخت کی ڈالتی ہیں۔ مگر بہت کم +

لباس کے بارے میں بھی اہل سیام کا ایک نادر خیال ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک دن کے لئے خاص لباس استعمال کرنا اچھا شگن سمجھا جاتا ہے +

آئیتوار +	سرخ لباس +	ویروار +	رنگ برنگ (مختلف رنگ کا لباس)
سوموار +	سفید " +	شکر +	آسمانی رنگ "
منگلوار +	ہلکا سرخ " + (میروا رنگ)	سینچر +	نیلا گوڑھا رنگی لباس +
بدھوار +	سبز " +		

لڑکوں اور لڑکیوں یا بچوں کے گلے میں تعویذ وغیرہ بھی لٹکائے جاتے ہیں
تاکہ جن- بھوت- ڈائن وغیرہ کے سایہ سے محفوظ رہ سکیں :

چینی اور جاپانی لوگ ننگے غسل کرتے ہیں- مگر سیامی لوگ ہندوستانیوں کی طرح دھوتی باندھ کر شنان کرتے ہیں- ننگا نہانا بہت خراب سمجھا جاتا ہے +

سیامی لوگ ہندوؤں کی طرح ہاتھ- منہ اور پاؤں دھوکر چوکا میں جاتے ہیں اور کھانا کھانے کے بعد چلو ضرور کرتے ہیں +

خوراک

عام خوراک ان کی چاول- مچھلی- اور کئی اقسام کی سبزیاں- گھی- پنیر- اور ناریل کا تیل ہے
گھر کا ہر ایک شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت کھانا تیار کرنا جانتا ہے لہسن و پیاز بھی بہت کھاتے ہیں- مرد پہلے کھانا نوش کرتے اور استریاں بعد میں- دودھ اور گوشت بہت کم استعمال کرتے ہیں- کئی لوگ مچھلی و گوشت کو چھوتے تک بھی نہیں کیونکہ مہاں پاپ سمجھتے ہیں- مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں +

کئی سیامی سادھو بھی مچھلی ہڑپ کر جاتے ہیں- مگر جو پکے سادھو (بھرا) ہیں وہ ماس- مچھلی- انڈے- وغیرہ کے نزدیک نہیں جاتے
عام لوگ دن میں دو دفعہ کھانا کھاتے ہیں- ایک سویرے آٹھ بجے کے قریب اور دوسرا شام کے ۶ بجے- دوپہر کو مٹھائی و پھل وغیرہ کھاتے ہیں
پان و سپاری چبانے کا دستور بنگالیوں یا برہمنوں کی طرح سیامی لوگوں میں بھی عام ہے- گھر پر جو شخص (مہمان یا ملاقاتی) آتا ہے اُس کی پان و سپاری

ہند کے اہل ہنود اپنے بچوں کے لئے کرتے ہیں۔ چار پانچ برس کی عمر تک
بچوں کو کپڑا وغیرہ نہیں پہنایا جاتا۔ مگر زیور ضرور ڈالا جاتا ہے۔ بارہ برس
کی عمر تک سر پر بالوں کی ایک لٹ (بودی۔ چوٹی) بدستور رکھی رہتی ہے
اسکے آس پاس کے بال اکثر منڈوائے جاتے ہیں۔ مگر اس چوٹی کو بارہ
برس کے عرصہ تک بالکل نہیں کاٹا جاتا۔ بارہ برس کی عمر ہونے پر جوتشی
سے نیک مہورت سدھا کر اس چوٹی کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور نئے
سر سے بال رکھے جاتے ہیں۔ اس رسم کو منڈن سنسکار کہتے ہیں۔
اس رسم کی ادائیگی کے موقع پر بڑی خوشیاں و جلسے منائے جاتے
ہیں۔ تمام رشتہ دار و دیگر عزیز و اقارب جمع ہو کر خاص خاص پرستش
کرتے ہیں۔ یہ رسم بدھی مہنت ادا کرواتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ شاہی
خاندان کی اس قسم کی کل دیگر رسومات صرف برہمن لوگ ہی ادا کرواتے
ہیں۔ بدھی مہنتوں کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جب اس قسم
کی کوئی رسم ادا کرنی ہو۔ تو دو تین ماہ پہلے ہی تیاریاں شروع کر دی
جاتی ہیں اور بیرونی علاقہ جات کے وزراء وغیرہ سب حاضر ہوتے ہیں
اور کئی قسم کے جلسے منائے جاتے ہیں۔ گھرانے کا سب سے بزرگ آدمی
اس چوٹی کو کاٹتا ہے اور اس کے بعد لڑکے کو نہلا کر سفید لباس پہنا
دیا جاتا ہے۔ اور اس کو ایک سفید کپڑے کے پردہ میں بٹھا کر اس پر
منتروں سے شدھ کئے ہوئے جل کی چھینٹیں ڈالتے یعنی چھڑکتے ہیں
کئی متمول لوگ اس میں کیسر (زعفران) بھی ملا دیتے ہیں۔ اس کے
بعد وہ بھیگے ہوئے یا تر سفید کپڑے اتار کر اسکو رنگ برنگ کے

خوبصورت کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ اور دھوپ (لوبان) یا موم کی بتیاں
جلا کر چار دفعہ اُس لڑکے کے ارد گرد پھرائی جاتی ہیں۔ اور وہاں کھانا۔
(خوراک جس میں ماس۔ مچھلی یا انڈا بالکل نہیں ہوتا) میوہ جات اور
پھول ہر ایک قسم کے حاضر رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ اُن کی واشنا (خوشبو)
سے دیوتا لوگ ترپت (سیر) ہو جاویں۔ تھوڑی دیر بعد وہ جلتی ہوئی بتیاں
اسطرح سے بجھا دیجاتی ہیں۔ کہ جس سے اُن کا دھواں اُس لڑکے کیطرف
جاوے۔ کہ جس کا مُونڈن سنسکار کیا گیا ہے۔ یہ اس واسطے کیا جاتا ہے
کہ اب وہ لڑکا گرہست کی اوستھا میں پڑنے لگا یا بالفاظ دیگر گرہست آشرم
اختیار کرنے لگا ہے (ہمارے خیال میں صریحاً یہ ویدک ریتی کی بگڑی ہوئی
فارم یا حالت ہے) اس کے بعد تمام رشتہ دار و احباب لڑکے کو حسب
حیثیت (توفیق) نقدی (نیوندا۔ تمبول) پیش کر کے راگ رنگ میں
مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ضیافت اُڑانی شروع کر دیتے ہیں۔
مگر سب سے اول بُدھی مہنتوں کی پیٹ پوجا کی جاتی ہے۔ اور بعد ازاں
دوسرے لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ مونڈن سنسکار کے بعد لڑکے
یوبجد (جوان) متصوّر ہوتے ہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اور اُنہیں
شادی کرنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے پیشتر ہرگز نہیں۔
جن لوگوں کو عام اخراجات کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی وہ
اپنے ایسے لڑکے یا لڑکی کو جس کا مونڈن سنسکار کرنا ضروری ہو۔ کسی
بُدھی مندر میں لے جاتے ہیں۔ جہاں کہ معمولی پرستش کے بعد بُدھی
مہنت بدست خود مونڈن سنسکار لڑکے (ذکور) و لڑکیاں (اناث)

ہر دو جنس (اجناس) کا ادا کرنا ضروری ہے ؎

شادی یا بیاہ

گو موڈن سنسکار کے بعد لڑکے و لڑکیوں کو شادی کے قابل تصور کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی لڑکیوں (اناث) کی شادی چودہ برس کی عمر سے پیشتر نہیں کیجاتی۔ اور لڑکوں (ذکور) کی بیس سال سے پہلے نہیں تھی

شادی سے پہلے ناطہ (منگنی ۔ کڑمائی ۔ نسبت) کا تمام انتظام گھر کے بزرگ مردوں و مستورات کے ذریعہ بجنسہٖ ویسا عمل میں آتا ہے جیسا کہ ہند کے اہل ہنود ہیں۔ مگر یاد رہے کہ ہندوستان میں تو دس دس برس تک منگنی ہوتی رہتی ہے۔ کیونکہ دو دو برس کے لڑکے لڑکیوں کا ناطہ کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات حاملہ مستورات ایام حمل ہی میں ایک دوسرے سے ناطے کے لئے شرائط کر لیتی ہیں۔ شرم ۔ اخلاق و تہذیب اجازت نہیں دیتے کہ اس قسم کے شرمناک [illegible] پر زیادہ توضیح یا وضاحت کے ساتھ چند سطور تحریر کی جاویں۔ [illegible] لفظ "شرم" پر ہی اکتفا کیجاتی ہے۔ لیکن سیام میں یہ ہے کہ صرف ایک یا دو ماہ کے اندر اندر ہی نسبت بھی ہو جاتی اور شادی کیا [illegible] پہلیوں کی اس لئے کہ چونکہ بچپن یا لڑکپن اوستھا میں ایسی کارروائی [illegible]

سلسلہ اہل ہند کو اس پاک دستور سے خاص سبق اخذ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صغر سنی کی شادی لڑکے و لڑکیوں کی زندہ دلی ۔ خوشحالی اور آیو کو کم کر دینے کا خاص سبب ہے ؎

پس زیادہ انتظاری کی ضرورت فضول - مگر ہاں سیام میں بھی نسبت کے
بارے میں ایک بڑی بھاری دقت ہے وہ یہ کہ منگنی ہونے سے پہلے
جوتشی صاحب سے شبھ لگن اور لڑکے کے باسلوک رہ کر زندگی بسر کرنے
کے مہورت دریافت کرنے ضروری ہوتے ہیں - جب تک جوتشی مہاشے
مہورت سُدھ نہ کرلیویں - تب تک شادی کا ہونا محال ہے - کیونکہ سیامی
لوگ بارہ برس کا ایک دور (سنگمسٹ - چکر - جُگ) شمار کرتے ہیں
اور اس دور کے بارہ سالوں کے بارہ گھر یعنے ایک سال ایک گھر
کہلاتا ہے - اور ان گھروں (سالوں) کے الگ الگ بارہ نام رکھے
ہوئے ہیں - موش (چوہا) - گائے - چیتا - خرگوش
بڑا اژدہا (ناگ کلاں) - چھوٹا ناگ - گھوڑا - بکری یا
دنبہ - بندر - مرغ - کتا - سور - پس ان گھروں کے مطابق
جس لڑکے و لڑکی کا سمبندھ یا جنم دن اور دیگر حالات زندگی جوتشی
صاحب کے زعم میں ٹھیک مناسبت رکھتے ہوں وہ تو شادی
کرلیویں - اور اگر خدانخواستہ مجوزہ لڑکے و لڑکی کے گھروں (چکر کے گھرا
یا جنم دنوں میں اختلاف ہو - تو وہ دیگر مناسب ور (میچ) تلاش کریں
سیام میں بھی جوتشیوں کی ویسی ہی چاندی ہے - جس طرح ہندوستان میں
جوتشی (پنڈتوں) یا براہمنوں کی - کیوں نہ ہو - اصل تو ایک ہی ہے - لیکن
[illegible] ہونے کی صورت میں لڑکے (دولہا) کے والدین کو لڑکی
[illegible] کی خدمت میں حسب حیثیت نقدی نذر کرنی
پڑتی ہے - اور اس نقدی کو لڑکی (دلہن) کی والدہ (ماں) کا حق

سے خاطر کی جاتی لازمی ہے - پان ڈبہ ہر ایک گھر میں موجود رہتا ہے - اور بلکہ چھوٹی ڈبیاں ہر ایک شخص کی جیب میں رکھی رہنی ضروری معلوم ہوتی ہیں اب سپاری چبانے کی رسم کم ہوتی جاتی ہے - اور سیگرٹ و چرٹ نوشی کا استعمال بڑھتا جاتا ہے - بچوں میں سیگرٹ نوشی کا خیال روز بروز ترقی پر ہے - اکثر بچے کنول کے خشک پتوں میں تمباکو لپیٹ کر بیڑی بنا کر پیتے ہیں یہ عادت برہمیوں اور یورپین لوگوں سے لی گئی ہے - شراب و افیون (چنڈو) نوشی کی عادت ان سیامی لوگوں میں بہت کم ہے - اگر کچھ ہے بھی - تو شراب نوشی کا خیال یورپین سے نقل کیا گیا - اور افیون کا اہل چین سے - سیام میں افیون (چنڈو) فروخت کرنیکا ٹھیکہ اہل چین کے ہاتھ میں ہے کیونکہ وہی لوگ تو چنڈو پر جان دیتے ہیں - تمام جزیرہ نمائے ملایا میں بھی افیون "گیمبلنگ ہاؤسز" (جوا خانوں) اور "پان شاپس" (گروی خانوں) کے ٹھیکہ جات چینی تجاروں کے تصرف میں ہیں - مگر جائے شکر ہے - کہ افیون کی ترک کے لیئے اب اہل چین میں ہل چل مچ گئی ہے ٭

جائے رہائش یا مکانات

سیام میں دو قسم کے گھر یا مکانات نظر آتے ہیں - ایک تو خشکی پر - اور دوسرے سطح آب پر (یعنی پانی پر تیرتے ہوئے ٭

مکانات خشکی

یہ مکانات اکثر چوبی تختوں کے بنائے جاتے ہیں جن کی چھت گول ڈھلوان یا سلامی دار - اور گھاس - کھجور کے پتوں - یا تختوں سے ڈھانپتے ہیں - لیکن آجکل

کھپریل بھی ڈالے جاتے ہیں۔ مکانوں کا پہلا چوبی فرش سطح زمین سے چھ فیٹ کے قریب اونچا رکھا جاتا ہے۔ تاکہ مکان رطوبت سے محفوظ رہیں۔ اور بارانی پانی کچھ نقصان نہ کر سکے۔ دیواریں و فرش اکثر بانس کے بھی بنا لیتے ہیں۔ یہ اونچائی جو سطح زمین اور فرش مکان کے درمیان ہوتی ہے۔ بڑی کارآمد تصور ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مکانوں کے نیچے مال مویشی وغیرہ باندھتے ہیں۔ نیز ایک گڑھا بھی کھود رکھتے ہیں۔ جس میں مکان کے اندر ہی سے کوڑا کرکٹ و دیگر غلاظت وغیرہ پھینک دینے میں بڑی آسانی خیال کرتے ہیں۔ اگر کوئی ندی نالا نزدیک ہو۔ تو نجاست وغیرہ اس میں بہا کر دیتے ہیں ؛

سطح آب پر تیرنے والے مکانات

سیام کی زیادہ تر آبادی اسی قسم کے مکانات میں رہتی ہے۔ غالباً نصف سے زیادہ شہر بنگ کوک (پایۂ تخت سیام) پانی کی سطح پر یعنی دریائے مینام کے دونوں کناروں پر آباد نظر آتا ہے۔ یہ مکانات چوب ساگوان اور بانس کے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا فرش گیلیوں (لکڑی کے مضبوط لٹھے) یا لمبے لمبے مضبوط بانسوں پر تختے مڑھ کر بشکل ٹلہ بنائے جاتے ہیں۔ جن کے چاروں طرف تختے مڑھ دئے جاتے ہیں۔ اور ان کو کھجور کے پتوں سے چھتا جاتا ہے۔ تاکہ برسات وغیرہ اندر نہ آسکے کئی مکانوں میں کشتی کے چپوں کی طرح چپے لگا رکھتے ہیں۔ کہ تکلیف یا ضرورت کے وقت اس مکان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکیں۔ یہ مکان

بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں جنہیں دوکاندار اپنی دکانیں لگاکر رکھتے ہیں۔ ان مکانوں میں کم از کم تین کمرے ہوتے ہیں۔ رہنے وسونے کا کمرہ الگ۔ کھانے وپکانے کا الگ اور عام کاروبار وبیٹھک کا کمرہ الگ۔ بڑے مکانوں کو تو لوہے کے (آہنی) زنجیروں سے دریائی کنارے پر مضبوط لکڑیوں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ رات کیوقت یا کہ خاصکر طغیانی کے مواقع پر بہ جانے کا خطرہ نہ رہے۔ مگر طغیانی کے موسم میں ان مکانات کی خاص طور پر خبر گیری کیجاتی ہے۔ یہ وہی مکان ہیں جن کی بابت مفتاح الارض میں سیام کے حالات میں لکھا ہوا ہے کہ "مکان کشتیوں کی طرح پانی پر تیرتے پھرتے ہیں۔" ان مکانوں میں رہنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی۔ تمام غلاظت وغیرہ پانی میں ڈال دی جاتی ہے۔ جس وجہ سے مکان صاف رہتے ہیں اور رہائشی لوگ اُن بیماریوں سے جو افراط غلاظت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل بچے رہتے ہیں۔

کئی لوگ دریا ہی سے مچھلیاں پکڑ کر پیٹ بھی بھر لیتے ہیں۔ غریب لوگوں کو خشکی پر رہنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ بہت لوگ کئی پشتوں سے ان ہی مکانوں میں رہتے ہیں۔ وہیں اُن کی اولادیں ہوتی ہیں اور وہیں وہ ختم ہوجاتی ہیں۔ ملک چین میں بھی لاکھوں آدمی کشتیوں میں رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

سیامی گھروں کے کمروں یا حصوں کی تعداد طاق (مفرد) ہوتی ہے کیونکہ جفت تعداد یا شمار کو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔

آجکل مغربی یا یورپین وضع کے مکانات کو بہت پسند کیا

جاتا ہے۔ اور بنگلہ کوٹھی وغیرہ میں بڑے بڑے عالیشان ولایتی فیشن کے مکانات (عمارات - بلڈنگز) دیکھنے میں آتے ہیں +

اولاد - یا حالات ایام طفولیت

اولاد یا بچہ پیدا ہونے پر اسکی ماں (زچہ) کے نزدیک آگ کا ڈھیر لگایا جاتا ہے - بعض متمول لوگ تو اس میں خوشبودار چیزیں جلاتے ہیں - تاکہ ہوا شدھ ہو جاوے۔ مگر آجکل یہ رسم زیادہ تر بگڑ چکی ہے - کیونکہ صرف آگ کا جلانا ہی ضروری سمجھا جاتا ہے - یہ ہون کی بگڑی ہوئی ریتی یا رسم ہے - تین چار روز تک عمر رسیدہ مستورات زچہ کے پاس موجود رہ کر کئی طرح کی خیرات وغیرہ کرتی ہیں تاکہ بچہ جنات کے ڈر سے صحیح وسلامت رہے - کئی لوگ چاولوں کے تین گولے (پنڈ) بنا کر گھر کے باہر راستہ وغیرہ (تین مختلف جوانب) میں رکھ دیتے ہیں - جیسا کہ عموماً پنجاب و ہندوستان میں رواج ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جس راستہ سے بھوت وغیرہ آویں چاولوں کے پنڈ سے ترپت ہو کر واپس ہو جاویں اور نوزائیدہ (بچہ) تک نہ پہنچ سکیں - عموماً اولاد نرینہ کے واسطے اتنا پواڑا کیا جاتا ہے - لڑکیوں (دختروں) کیلئے بہت کم (تردد) - بچہ کے پیدا ہونے کے دوسرے دن اُس کے بدن پر بٹنا (ہلدی کا پلستر) لگا دیا جاتا ہے - تاکہ اُس کے جسم پر خراب ہوا اور مکھیاں وغیرہ کچھ برا یا مضر اثر پیدا نہ کر سکیں - اُس نوزائیدہ بچہ کی پرورش کے لئے بعینہ ویسی کوشش کیجاتی ہے - جیسی

پرورش سمجھا جاتا ہے۔ کہ جس نے بڑی تکلیف سے لڑکی کی پرورش و خبرگیری
کی۔ اور علاوہ بریں لڑکے (دولہا) کے والدین کو لاہڑا اور لاہڑی (دولہن)
کی رہائش کے لئے۔ ایک الگ مکان بنوا دینا پڑتا ہے۔ اور یہ مکان لڑکی
(دُلہن) کے والدین کے گھر (میکے یا پیکے گھر) کے احاطہ میں ہی بنایا
جاتا ہے۔ جہاں کہ شادی ہونے کے بعد جوڑا اپنی رہائش اختیار کرتا
ہے۔ مگر اب اس قسم کی رسومات میں بہت کمی ہو چکی ہے۔ اور دن بدن
کمی ہو رہی ہے۔ شادی ہونے سے پہلے لڑکا و لڑکی آپس میں بات
چیت نہیں کر سکتے۔ شادی کے بعد وہ ایک دوسرے سے باآزادی ہمکلام
ہو سکتے ہیں۔ مجھے تو یہ رسم ہند کے اہل ہنود کی رسم سے ملتی ہوئی معلوم
ہوتی ہے۔ برات وغیرہ ویسے ہی دلہن کے گھر پر جاتی ہے۔ جیسے
کہ ہندوستان میں۔ اولاد ہونے سے پیشتر اس جوڑے (خاوند و بیوی)
کے کل اخراجات زندگی زوجہ کے والدین اپنے گھر سے کرتے رہتے ہیں
اور اس عرصہ میں لاہڑا (نیا بیاہا ہوا لڑکا) اپنے سسرال کا کاروبار
کرتا ہے۔ مگر اولاد ہو جانے پر اولاد کے والدین کو اپنے اخراجات کے
رفع کرنے کی خود فکر کرنی پڑتی ہے۔ متمول لوگوں میں ایک سے زیادہ
بیویاں (استریاں) بھی رکھنے کا رواج ہے۔ طلاق وغیرہ کی رسم بھی
عام ہے۔ مگر خاص خاص خاندانی لوگوں میں طلاق کی رسم نہیں پائی
جاتی۔ اور یہ لوگ صرف ایک استری (بیوی) کو رکھنا جائز و واجب
قرار دیتے ہیں۔ طلاق کی حالت میں عورت (زوجہ) اپنا تمام مال و متاع
اپنے قبضہ میں کر لیتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بچے (اولاد) ہوں۔ تو

پہلا (سلیقی کا بچہ) تیسرا اور پانچواں بچہ بھی عورت کا حق سمجھے جاتے ہیں +

موت اور مِرتک سنسکار

جب کوئی شخص حالت نزاع میں یا قریب المرگ ہوجاتا ہے۔ تو اُس کے آس پاس والے لوگ اُس کے خیالات کو بدھ دیو کی تعلیم یا اُپدیش کیطرف منعطف کرنے یا لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مُنہ سے "پرا آراہنی" کا جاپ کرتے جاتے ہیں۔ "پرا آراہنی" بدھ دیو کا ایک نام گردانا ہوا ہے۔ اور یہ جاپ پرانی کے آخری سانس تک بند نہیں کرتے۔ جیو (روح) کے جسم سے الگ ہونے پر گریہ وزاری شروع کر دیتے ہیں۔ متمول یا خوش گذران لوگوں کی اموات کے وقت کئی بُدھی بہشت بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ مردہ کو نہلا کر اُس کے مُنہ میں نقدی (چاندی یا سونا) کا ٹکڑا یا ریزہ ڈالدیا جاتا ہے اور بعدازاں صاف کپڑے میں لپیٹ کر اسکو ایک لمبے چوبی بکس (پیٹی یا صندوق) میں لٹا دیا جاتا ہے۔ اس تابوت کا ایک لمبائی والا طرف بالکل کھلا ہوتا ہے۔ اور اُس میں خوراک یعنے چاولوں کے پنڈ (گولے یا لڈو) اور کئی اقسام کے پھول وپھل بھی دھر دئے جاتے ہیں۔ بعض اوقات مردہ کو چہرے (مُنہ) کے بل یعنے اُلٹا لٹا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی مردہ صورت کسی کو بھیانک معلوم نہ ہو۔ اُس بکس (جنازہ) کو جس میں مردہ پڑا ہوتا ہے۔ گھر کی کسی دیوار میں شگاف کر کے باہر نکالا جاتا ہے اور پھر اُس شگاف یا سوراخ کو ازسرنو بند کر دیا جاتا ہے۔ دروازہ سے

نہیں نکالتے۔ جس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ چونکہ گھر کے دروازے عام لوگوں کے لئے (یعنے اُس گھر کے سب رہائشی لوگوں کے لئے وغیرہ) گذرگاہ ہوتے ہیں۔ اسلئے اگر مردہ کو دروازہ سے باہر نکالا گیا تو وہ دروازہ مُردوں دیوتوں کا راستہ بن جاوے گا۔ جنات گھر کے سب لوگوں کو تنگ و دکھی کرینگے۔ اور اُس گھر کے بہت لوگ (آدمی) مرینگے ❊

{ زیں جُنبد نہ جُنبد گل محمد۔ بلہار جائیے ایسے اعلےٰ خیالات پر۔

افسوس۔ جہالت و ضعیف الاعتقادی تو خود بخود بھاگنے کو تیار ہیں۔ مگر ان پر قابض لوگ ان توہمات باطلہ سے الگ ہونا کسرِشان سمجھتے ہیں ❊ }

جنازہ کو گھر کے بیرونی حد میں تین دفعہ پھرایا جاتا ہے (یعنے ایک قسم کا پردکشنا) اور اس کے بعد پرانی کو شمشان بھومی میں لے جاکر اگنی میں داہ کردیا جاتا ہے۔ اور راکھ کو ندی میں ڈال دیا جانا اُتم خیال کیا جاتا ہے۔ کئی لوگ راکھ کو مٹی یا کہ شیشے کے برتن میں بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور خاص خاص موقعوں (مواقع) پر اُس کی پوجا کرتے ہیں۔ جو شخص متعدی بیماریوں مثلاً ہیضہ۔ چیچک وغیرہ سے گذر جاتا ہے تو اُس کی لاش کو کچھ مدت تک زمین میں دفن کردیا جاتا ہے۔ اور پانچ چھ ماہ کے بعد اُس کو زمین سے نکالکر پھر آگنی میں جلایا جاتا ہے۔ {یاد رہے کہ لاش کو چوبی بکس میں ڈالکر زمین میں دھرا جاتا ہے جس سے مردہ کے جسم کا کوئی حصہ بھی اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتا۔}

مفلس - لاوارث (اہل سیام) اور مجرموں (قیدی وغیرہ) کی لاشوں کو ایک خاص مندر میں دھر دیا جاتا ہے۔ جہاں کہ گدھ (پرند) اور کتّے اُن لاشوں کو کھا جاتے ہیں۔ [معلوم رہے کہ اس مطلب کے لئے بہت سے گِدھ اور کُتّے پال رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی ڈیوٹی لاشوں کا ہضم کرنا ہے (یہ دستور ہو بہو پارسیوں کے دستور سے ملتا ہے)۔ جو ہڈیاں یا پنجر باقی رہ جاتے ہیں۔ اُن کو چوبی صندوق میں ڈالکر تین دفعہ لکڑیوں کی چتا کے اردگرد پھرا کر جلا دیا جاتا ہے۔ سیامیوں کا بڑا پکا اعتقاد ہے کہ اگر مردہ جلانے کی رسم (ریتی) پورے طور پر ادا نہ کی جاوے۔ تو پرانی (مُردہ) کو دوسرے لوک (پرلوک) میں بڑی بھاری تکلیف ہوتی ہے۔ شاہی خاندان کے مردوں کا مرتک سنسکار بڑے دھوم دھام سے کیا جاتا ہے۔

ذرائع معاش

اہل سیام زراعت کو سب سے مقدم ذریعہ معاش خیال کرتے اور اسی لئے چاول کی اتنی زراعت کرتے ہیں۔ کہ جسکی پیداوار علاوہ سیام دیش کے بہت سے دیگر ممالک غیر کے باشندوں کی بھی پیٹ پالنا کرتی ہے۔ کیونکہ اوپر جتایا جا چکا ہے۔ کہ سیام سے غلہ چاول بکثرت خارج ہو کر دوسرے ممالک کی منڈیوں میں جا کر فروخت ہوتا ہے۔ اپر سیام (بالائی سیام) کے زیریں حصّوں میں دھان کے کھیت کے کھیت نظر آتے ہیں۔ اور یہ کھیت دریائے مینام کی طغیانی سے سیراب و شاداب ہوتے ہیں۔ گو آجکل سیام کے مختلف حصوں میں نہریں کھودنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مگر پھر بھی یہ

انتظام ابھی تک زراعت کیلئے کافی و وافی ثابت نہیں ہُوا۔ موسم خزاں میں
دریائے مینام کی طغیانیاں (زہڑ۔ سیلاب) پاڈی (دھان پنج) کے کھیتوں کو تر بتر
کر دیتی ہیں۔ اور اس سے پانی کھیتوں میں جذب ہو کر زراعتی پیداوار کے
لئے بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔ ان کھیتوں میں کھاد ڈالنے کی کچھ ضرورت
نہیں ہوتی۔ (یاد رہے کہ جزیرہ نمائے ملایا میں بھی دھان پنج کے کھیتوں
میں کھاد بالکل نہیں ڈالتے۔) جس سال طغیانی نہ ہو فصل بہت کم ہوتے ہیں
تخم ریزی عموماً جون اور اکتوبر کے درمیان کی جاتی ہے۔ کیونکہ طغیانی کا موسم
کبھی دسمبر اور جنوری کے بیچ میں شروع ہو جاتا ہے۔ خاص بنگ کوک
میں دریائے مینام کے دونوں کناروں پر کئی ایک رائیس ملز (چاول صاف
کرنے کے کارخانے) نظر پڑتی ہیں جن میں شب و روز بذریعہ مشینوں
کے چاول صاف کئے جاتے ہیں۔ جو چاول غیر ممالک کو جاتا ہے۔ وہ
ان ہی ولائتی ملز میں صاف کیا جاتا ہے۔ اور دیہات وغیرہ میں چوبی
اوکھلیوں کے ذریعہ بھی صاف کرتے ہیں۔ کھیتوں میں چاولوں کا گاہ
(کھلیان) گاہنے کے لئے بھینسوں (از گاؤمیش۔ سانڈوں) کو استعمال
کیا جاتا ہے سنہ ۱۹۲۵ء میں قریباً آٹھ کروڑ ٹکل (سیامی روپیہ کو ٹکل Tical
کہتے ہیں جس کا وزن ہندوستان کے سوا روپیہ کے قریب ہے۔
مگر آجکل اس کی قیمت ہندی ۱ روپیہ کے قریب شمار ہوتی ہے) کے چاول
سیام سے خارج ہوئے۔

اب دوسرے درجہ پر ساگوان کی پیداوار ہے کہ جس سے سیامیوں
کو اچھی آمدنی ہوتی ہے۔ میں اوپر بتا چکا ہوں۔ کہ شمالی سیام کے جنگلات

ساگوان کے درختوں سے پُر ہیں جو درخت کہ کاٹے جاتے ہیں۔ اُن کے
تنے یا گٹھے (گیلیاں) جنگلوں سے ہاتھیوں کی امداد سے دھکیل کر دریا
کے کنارے پر لائے جاتے ہیں۔ جہاں کہ اُن کے ٹلے باندھ کر دریائی راہ
سے بنگ کوک کے کناروں پر جمع کئے جاتے ہیں اور خاص بنگ کوک
کے ولائیتی کارخانوں میں مشینوں کے ذریعہ اُن کو چیر پھاڑ کر ممالک غیر
کو روانہ کر دیا جاتا ہے۔ چوب ساگوان بہت مہنگی (گراں) بکتی ہے۔
یوروپ کی مختلف منڈیوں میں فروخت ہو کر جہازی ساخت (جہازوں
کی بناوٹ) میں بہت خرچ ہوتی ہے۔ سنہ 1905ء میں قریباً ایک کروڑ
ٹکل کی قیمت کی چوب ساگوان سیام سے برآمد ہوئی +

تیسرے درجہ پر کالی مرچ کی پیداوار ہے۔ سنہ 1905ء میں قریباً
تیرہ لاکھ ٹکل کی مالیت مرچ سیام سے خارج ہوئی۔

شمالی سیام اور لاؤ سٹیٹس میں ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے
ہیں۔ اور اُن سے ریشم نکالکر کئی اقسام کے ریشمی پارچات تیار کرتے ہیں
سنہ 1905ء میں قریباً چار لاکھ ٹکل کا کچا ریشم سیام دیش سے غیر ممالک کو روانہ
کیا گیا +

شمالی سیام کے مختلف علاقوں میں بانس کے نہایت
عمدہ و نفیس برتن یعنے چھوٹے چھوٹے ڈبے۔ گلاس۔ پیالے۔
تھالیاں۔ ڈول اور کئی اقسام کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں جن
پر نہایت ہوشیاری سے وارنش۔ پالش یا رنگ کا استعمال کیا جاتا
ہے (یعنے چڑھایا جاتا ہے) یہ چیزیں وزن میں بہت ہلکی مگر دیکھنے

میں نہایت ہی خوبصورت ہوتی ہیں۔ بلکہ نیا یا اجنبی آدمی تو یہی خیال کرتا
ہے۔ کہ کسی مشین کے سانچہ سے ڈھل کر یا بن کر نکلی ہیں۔ دراصل یہ
ایک نہایت ہی اعلےٰ ہنر ہے۔ جس کو اہل سیام و برہمپوں میں عام
طور پر رائج دیکھا جاتا ہے۔ رنگون اور مانڈلے میں اس قسم کے
بانس کے برتن اور کئی پھلوں (میوہ جات) کے نمونہ یا شکل کے کھلونے
عام برہی دوکانات پر برائے فروخت سجائے ہوئے پائے جاتے ہیں
ان ہی علاقوں میں دھاتی (پیتل۔ لوہا۔ وغیرہ کے بنے ہوئے) بُت
و گھنٹے ڈھالے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ مانڈلے (اپر برہما) کے
علاقجات میں کئی بدھی مندروں (پگوڈوں) میں بڑے بڑے
گھڑیال یعنی گھنٹے (جن کا وزن کئی من تک ہوتا ہے) زمانہ قدیم کے
بنے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ ان ہی علاقوں (شیامی
سیام۔ اپر برہما وغیرہ) میں تیار ہوئے ۔

سیامی مستورات بڑی محنتی ہوتی ہیں۔ عموماً سبزی فروشی
و دیگر معمولی کاروبار تجارت بھی مستورات کے ہاتھ سے سرانجام ہوتے ہیں
تم اپر برہما یعنی مانڈلے وغیرہ کی مارکیٹوں میں جا کر دیکھنے سے
ایک عجیب نظارہ معلوم ہوتا ہے۔ گو رنگون میں بھی یہی حال ہے مگر
اپر برہما اس نظارے کا سنٹر ہے ۔

سیام دیش میں بڑھئی۔ لوہار۔ درزی۔ دھوبی۔ موچی وغیرہ
کے سب پیشے (پیشہ) اہل چین کے ہاتھ میں ہیں۔ دودھ و دہی
فروخت کرنے اور مال مویشی رکھنے کا کام اہل ہندوستان (یعنی تامل لوگوں)

کے قبضہ میں ہے۔ بساطی اور جواہرات فروشی کا پیشہ برہمی لوگوں میں
محدود ہے۔ زرگر کا کام سیلونی لوگ (اہل لنکا) کرتے ہیں۔ اور
دیگر بڑے بڑے تجارتی کام اہل یوروپ۔ پارسی اور دیگر بمبئی کے مرچنٹوں
کے ہاتھ میں ہیں۔ گردی خلنے۔ جوا خانے اور چنڈو خانے اہل
چین کے ہاتھوں میں ہیں۔ دربانی یا واچمین کا کام پنجابی اور ہندوستانی
لوگوں کے دائرہ قوت (طاقت) میں محدود ہے۔ کئی لوگ پولیس میں
بھی ہیں *

گورنمنٹی دفاتر کی ملازمت اہل سیام۔ چائینز و یوروپین کے لئے
مخصوص ہے *

معاش یا ذرائع شغل

سب سے بڑا ذریعہ شغل جوا ہے۔ سیامیوں نے
عادت بد اہل چین سے نقل کی۔ جوا کھیلنا کوئی
جرم تصور نہیں ہوتا۔ مرد۔ عورت و بچے سب کے
سب اس قبیح عادت کے عادی پائے جاتے
ہیں۔ مگر تاہم شکر ہے۔ کہ موجودہ شاہ سیام کی تدابیر عملی سے اس
شغل میں دن بدن کمی آرہی ہے۔ کیونکہ جیسا اوپر ذکر ہوا جوا خانے بند
کئے جا رہے ہیں۔ علاوہ بریں دیگر ذرائع شغل بہت کچھ ہندی شغلوں
سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی قسم کے کھیل۔ ناچ۔ تماشے۔ مداری کے کرتب۔
نٹ بازی۔ کنکوا بازی۔ گیند بازی۔ کرکٹ بازی۔ شرط بدنا یا لگانا۔ مرغوں
کی لڑائی دیکھنا۔ شرط باندھ کر دریا میں کشتیاں چلانا وغیرہ وغیرہ *
سیامی مستورات بھی کشتی چلانے میں اچھی خاصی مہارت رکھتی ہیں۔

ان شغلوں سے بڑھ کر ایک اور شغل جو تفریح طبع کے لئے قدرتی اور ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یعنی ایکٹر یا استریوں کا ناچ ہے رات کو کئی جگہوں میں بڑے بڑے ناچ دیکھے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے رامائن و مہابھارت کے بہت سے واقعات کی بھی لیلا کیجاتی ہے۔

"Many of the parts are performed from the Ramayan and Mahabharata"

اُردو مطلب اوپر آچکا ہے۔ یعنے مہابھارت و رامائن کی کئی واقعات یا حصّوں (پارٹ) کی لیلا کی جاتی ہے۔ کیونکہ سیامی لوگ ان واقعات سے خاص اُنس و دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ لیلائیں دو دو ہفتہ تک بدستور کی جاتی ہیں۔ یعنے جب تک کہ وہ واقعات پورے طور پر لیلا میں ختم نہ ہولیں لیلا بند نہیں کیجاتی۔

سیامی گورنمنٹ

سیام کا راج خود مختار ہے۔ اوپر کی جگہ اس کا واضح طور پر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کل سیامی انتظام تین حصّوں پر منقسم خیال کیا جاتا ہے یعنے (۱) وہ صوبجات جن کا انتظام ہنگ کوک کے تحت میں ہے۔ اور یہ صوبجات خود یا بڑے بڑے قصبہ جات سے مراد ہے۔

(۲) سرحدی صوبجات واقع برحدود برہما۔ لاؤ اور ملایا سٹیٹس۔ یہ وہ صوبے ہیں جن کا انتظام کلی سیامی گورنمنٹ کے تحت میں ہے۔

(۳) وہ صوبجات جو اصل میں سیام کے ماتحت ہیں۔ مگر اُن کا انتظام

ملائی یا لاؤ راجوں کے تحت اُتی ہے - یا وہ صوبے قریباً خود مختار ہیں
مگر اُن کا ماتحتی تعلق سیام سے پیوستہ ہے اور جن کو سالانہ کچھ تحائف
باجگذاری تخت سیام کے پیش کرنے پڑتے ہیں -

کل صوبجات کے نام اوپر درج کئے جا چکے ہیں - ان صوبجات
کے گورنروں کو دیوانی و فوجداری کے محدود اختیارات حاصل ہیں یعنی
قتل و ڈکیتی - اور ان جرائم جن کے مرتکب مجرم قابل سزائے موت
سمجھے جاتے ہیں - کے مقدمات بنگ کاک کی عدالت عالیہ میں منتقل ہو کر
فیصلے کئے جاتے ہیں یا فیصل ہوتے ہیں - کیونکہ سزائے موت کے احکام
سوائے عدالت عالیہ و فرمانروائے سیام کے متفقہ صلاح کے صادر نہیں
ہو سکتے ۔

قوانین

سیام کے قدیم مجموعہ قوانین جس میں ضابطہ دیوانی
و فوجداری اور نیز امورات متعلقہ دھرم یا مذہب
شامل ہیں - میں اسوقت بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے - کچھ زمانہ یا عرصہ
ہوا کہ مجرم کے علاوہ اسکے دیگر اقارب و ہمسائیگاں کو بھی مجرم کے ارتکاب
جرم کے عوض میں بہت سخت سزا برداشت کرنی پڑتی تھی - مگر موجودہ
وقت میں وہ سختی نہیں جتنی کہ پہلے تھی - مذہبی امورات کی پابندی لازمی
ہے - مثلاً جب کوئی شخص مر جاوے - اور اسکا چالو وارث اُس
متوفی کی رسوم [illegible] پورے طور پر ادا کرنے میں پہنچتی یا کوتاہی کرے
[illegible]
[illegible] ترکہ وراثت [illegible]

مقدار گردانا جاتا ہے جو کہ متوفی کی مرگ کے بعد مذہبی قانون کے مطابق اُس

کریا وکرم کرے ٭

اس دیش میں پھانسی کا رواج نہیں۔ بلکہ قابل سزائے موت (اموات)
مجرموں کا سر تلوار وغیرہ سے جدا کیا جاتا ہے۔ اس سزا کی تعمیل کے لئے ایک
خاص مندر یا دیول ہے۔ جس میں کہ مجرم کا سر مذہبی قواعد کے مطابق تن
سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اور اُس کا گوشت گدھوں (پرند) و کتوں کے پیٹ
کی خوراک بنتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد باقی ماندہ استخوان یعنی ہڈی وغیرہ
آگ میں جلایا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق دیگر باتوں کا بیان زیر
عنوان "موت اور متک سنسکار" درج کیا جا چکا ہے ٭

امرا و وزرا لوگوں کی سزائے موت کے لئے ایک اور طریقہ ہے
وہ یہ کہ جب کسی امیر یا وزیر کو یہ سزا دینی منظور ہو تو اُسکو زندہ ہی کسی
یا ٹاٹ کی مضبوط بوری میں ڈالکر اوپر سے سی دی (گونی) اسکا منہ سی
دیا جاتا ہے۔ اور پھر اُسکو ایک خاص پبلک جگہ (عام گذرگاہ) میں (ڈالا)
رکھکر اوپر سے ہتھوڑے یا مضبوط ڈنڈے وغیرہ مارنے شروع کر دئے
جاتے ہیں جس سے وہ شخص گونی کے اندر ہی ختم ہو جاتا ہے اس
سزا سے زیادہ تر مطلب یہ ہے کہ مجرم کا خون زمین پر نہ گرے ٭

اگر کہیں قتل کی واردات ہو جاوے تو جائے (مقام) قتل یا جہاں کہ
مقتول کی لاش پڑی ہوئی ہے کے ایک [illegible] کے حلقہ کے اندر جتنے گھر
واقع ہوں۔ اُن سب گھروں کے مالکوں کو اُس قتل کا ذمہ وار گردانا جاتا
۔ اور اس واردات کے وقوع کے لئے اُن سب لوگوں پر سنگین

(بھاری) جرمانے کیے جاتے ہیں - اور اسی وجہ سے قتل کی وارداتیں
بہت کم ہوتی ہیں +

سیام میں کھوٹے سکہ (قلب ضرب کے ٹکل وغیرہ) بہ چلت
ہونے کی عام شکایت رہتی ہے۔ جب کوئی جھوٹے روپیہ سازی کا
مقدمہ پیش ہوتا ہے تو بعد دریافت اُن تمام اشخاص کو جن کا ذرا
بھی تعلق اس معاملہ سے ہوتا ہے - عبرت ناک سزائیں دیجاتی ہیں -
مثلاً دھونکنی کش یا دھونکنی پھونکنے والے کے سیدھے (راست) ہاتھ کی
تمام انگلیاں (پنجہ) ٹوکے (ہتھیار) سے کاٹ دیجاتی ہیں - روپیہ
ساز (یعنے وہ شخص جو سانچہ ڈالتا ہے) کا دہنا ہاتھ الگ کر دیا
جاتا ہے - اور اُس شخص کا جو سانچہ یا کھرا دھات پر شاہی مورت
(صورت) کا نقش جماتا ہے - سارے کا سارا دہنا بازو کاٹ دیا جاتا
ہے - اس قسم کی سخت سزاؤں پر بھی لوگ باز نہیں آتے - بعض معمولی
مقدمات میں مجرم کو پیٹ بھر کچے (خام) چاول چبانے پڑتے تھے -
اور بعض میں مجرم کو دریا میں اتنے غوطے دیئے جاتے تھے کہ جس سے
وہ بالکل بیمار ہو جاتا تھا +

دیوانی مقدمات کے مدعا علیہم کو حسب درخواست مدعیان (یعنے
جب مدعیان چاہیں) قید کیا جاتا ہے - اور مدعا علیہ کے پاؤں میں
جولان (آہنی بیڑیاں) ڈالی جاتی ہیں - اور جیلخانہ میں اُن کو سخت مشقت
کرنی پڑتی ہے - ناواجب طور پر وشا بھوگ کرنے والے (زناکار) مجرم
کے رخساروں (گالوں) پر گرم لوہے سے داغ لگائے جاتے ہیں - اور

کسی ایک دیگر اسی قسم کے جرائم کے پاداش میں مجرم کی پیشانی (ماتھا) کو

داغ دیا جاتا ہے +

اگر کوئی سیامی سادھو (پھرا) دشے بھوگ (زنا) کی علت
میں ماخوذ ہو جاوے۔ تو ایک پبلک (عام) جگہ میں اُسکا سادھوانہ زرد
لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ اور اُسکو اتنی سزائے بید (تازیانہ) دی جاتی
ہے۔ کہ جس سے اُس کا خون اچھی طرح سے بہنا شروع ہو جاتا ہے اور
اُس کے بعد اُسکو اپنی بقیہ زندگی شاہی ہاتھیوں کے لئے روزمرہ گھاس
کاٹ کر لانے کے کام میں گذارنی پڑتی ہے +

اگر اتفاقیہ طور پر ہی کسی کے گھر کو آگ لگ جاوے تو اُس گھر کے
مالک کو گرفتار کر کے تین دن تک کل قصبہ میں پھرایا جاتا ہے۔ اور اس
چکر میں اُسکو بہ آواز بلند اپنی زبان سے متواتر اس قسم کے الفاظ بولنے
پڑتے ہیں۔ "میرے گھر کو آگ لگ گئی۔ تم ہوشیار رہو اور مجھ سے (یعنے
میرے اس حال سے) متنبہ ہو جاؤ یا عبرت حاصل کرو"۔ اس کے بعد
اُس شخص کو جیلخانہ میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر غریب ہو تو مدت تک جیل کی
ہواخوری کرے۔ اور متمول ہونے کی صورت میں بھاری جرمانہ ادا کر کے
قید سے خلاصی یا رہائی حاصل کرے۔ اس قسم کی سختی سے خلقت نہایت
ہی خبردار رہتی ہے +

نوٹ:۔ یاد رہے کہ موجودہ شاہ سیام کے عہد حکومت میں مذکورہ بالا
سزاؤں میں بہت ہی کمی ہو گئی ہے۔ اور بہت کچھ انگریزی قوانین کی طرز
پر سیامی قوانین میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ مگر اس پر بھی بعض علاقجات

میں زیادہ تو سختی ضروری و واجبی خیال کی جاتی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ سخت سلوک کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے ؎

سنہ ۱۸۹۶ء میں ایک لا کالج (قانونی تعلیم کے لیے کالج) بھی جاری کیا گیا ہے۔ جس میں سے اسوقت تک کئی سیامی صاحبان وکالت کا سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اس قانونی امتحان کا اعلےٰ ممتحن "ہز رائل ہائی نس دی منسٹر آف جسٹس" ہوتا ہے۔ اور تین دیگر ممتحن ہوتے ہیں ؎

انصاف یا عدل

عدالت میں مظہر کو سب سے پہلے ایک نادر طرح کی قسم دیجاتی ہے۔ جس کا عام مطلب اس طرح پر بتایا جاتا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹھ بولوں یا کہ میں نے اس مقدمہ میں اظہار دینے کے غرض یا لالچ سے کسی فریق سے رشوت لی ہو تو مجھے ہمیشہ کے لیے جہاں کہ میں رہوں یا کہ جہاں میں جاؤں مصیبت کی زندگی گذارنی پڑے۔ بلکہ میرے ہر ایک مسام اور ہر ایک جوڑ جسمانی سے خون کی دھاریں بہ نکلیں۔ اگر میں سچ کے سوائے کسی طرح کا جھوٹھ بولوں تو (۱) مجھ پر بجلی گرے (۲) میں کسی متعدی علالت مثلاً ہیضہ یا چیچک وغیرہ میں مبتلا ہو کر مروں۔ (۳) میں ہمیشہ کے لیے نرک (دوزخ) میں رکھا جاؤں وغیرہ وغیرہ" باوجود اس قسم کی حلف (قسم) اٹھائے جانے کے بھی پچھلے زمانہ میں گواہوں و چپڑاسیوں سے لیکر عدالت کرنے والوں تک کو رشوت ستانی کا انتہا مزا پڑا ہوا تھا۔ کوئی معمولی سے معمولی کام متعلقہ عدل و انصاف بغیر رشوت لیے کے سرانجام نہ کیا جاتا تھا۔ مگر

مبارک ہے - موجودہ شاہ سیام کا زمانہ کہ آنحضور کے رعب سے رشوت ستانی کی بُری عادت (علت) سیامی عدالتوں سے معدوم ہو رہی ہے ۔

کچھ عرصہ ہوا کہ عدالت کے مجسٹریٹ یا حاکم ہمارے پُرانے ہندی لالوں یا معلموں کی طرح فرش پر ہی تکیہ لگائے تماکو (حُقّہ وغیرہ) چائے اور پان بیڑی کا سیون کرتے ہوئے (نوش کرتے ہوئے) مقدمات فیصلہ کرتے تھے۔ صرف مجسٹریٹ ہی نہیں بلکہ چپڑاسی - گواہ - وکیل و دیگر حاضرین عدالت بازاری تماکو و چائے نوشی اور پان خوری کمرۂ عدالت میں کرتے تھے۔ کوئی ممانعت نہ تھی - ایک ایک مقدمہ کئی ماہ تک فیصلہ نہ کیا جاتا تھا - جس سے مجرموں کو بڑی تکلیف ہوتی تھی - اور کئی بیچارے بے گناہوں کو دنوں تک فیصلہ کی انتظاری میں جیل خانہ کی سیر کرنی پڑتی تھی - آخر کار وہ وقت آیا جبکہ موجودہ شاہ نے عدالتوں کے حالات پر پڑتال کرتے ہوئے کئی ضروری اصلاحوں کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ شاہی حکم سے چند یوروپین قانون دان یعنے وکلاء (وکیل) اور چند سیامی وکیل جنہوں نے یوروپ میں تعلیم حاصل کی ہوئی تھی - اس ڈیوٹی کے لیے منتخب ہوئے کہ وہ تمام سیامی عدالتوں کی پڑتال کر کے ضروری اصلاحوں کا مسودہ شاہی حضور میں پیش کریں - ان وکیلوں کی کوشش سے کئی بیگناہ جو عرصوں سے قید تھے - یک لخت رہا کر دئے گئے اور وہ تمام پُرانے مقدمات جو عرصہ سے ملتوی ہو کر پڑے ہوئے تھے فوراً فیصلہ کر دئے گئے - اور اس کے بعد عدالتوں کی کارروائی قریب یوروپین سسٹم پر شروع ہو گئی - اور جس سے کہ انصاف کی بنا ڈالی گئی - موجودہ

منسٹری اوف جسٹس کے اعلےٰ منسٹر پرنس راج پوری (از شاہی خاندان) ہیں +

ٹیکس

پیداوار اراضی پر ٹیکس قریباً آٹھ فیصدی ہے - مگر اس میں بھی بعض بعض علاقجات میں فرق ہے - اراضی کا اصلی مالک وہ شخص قرار دیا جاتا ہے جس نے کہ پہلی دفعہ جنگلی زمین کو صاف کرکے قابل زراعت بنایا ہو - میوہ جات پر ٹیکس بہت زیادہ ہے - بعض علاقوں میں کشتیوں - مال مویشی اور مختلف قسم کے اوزاروں پر بھی ٹیکس لیا جاتا ہے - افیون - شراب - جوآ - اور ماہی گیری کے ٹھیکے دئے جاتے ہیں +

پہلے زمانہ میں دستور تھا - کہ تمام رعایا یا کہ ساکنین سیام کو سال میں چار ماہ اور بعض دفعہ دو ماہ تک خاص خاص شاہی (سرکاری) خدمات (فوجی - بحری خدمات وغیرہ) ادا کرنی یا بجا لانی پڑتی تھیں مگر سیامی سادھو اور خاص خاص وزراء اس فرض یا دستور کی تعمیل سے مستثنیٰ یا کہ آزاد تھے - اب اس دستور میں کمی معلوم ہوتی ہے - اہل چین کو اس دستور سے آزاد رہنے کے لیے قریباً ۴ ٹکل یا کہ ایک ڈالر فی کس سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے - خاص خاص حالتوں میں اہل سیام بھی اسی قسم کے سالانہ ٹیکس (فیس) کی ادائیگی پر خدمت مذکورہ بالا سے بری سمجھے جاتے ہیں - علاوہ بریں ہر ایک قسم کے نئے تماشہ ناٹک اور کئی ایک کھیلوں پر بھی ٹیکس دینا پڑتا ہے - کوئی شے (چیز) جو بہ بستہ خشکی بنکاک کو کسی دوسرے مقام کو برائے فروخت

روانہ کی جاتی ہے۔ اس پر تین فیصدی محصول یا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

ریونیو یا آمدنی مالیہ

سال ۱۹۵۵-۵۶ء (سمت ۱۲-۲۰۱۲) بنگ کوک میں کل ریونیو یا آمدنی مالیہ پانچ کروڑ چھتیس لاکھ انیس ہزار پانچسو انہتر (53,619,569) ٹکل ہوئی۔ اور یہ آمدنی اتنے مختلف راستے ہوئی جن کی تفصیل کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ مگر ہاں صرف سات یا آٹھ مدات جن سے زیادہ آمدنی ہوئی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) سب سے زیادہ آمدنی افیون کے ٹھیکہ سے ہوئی یعنی 11375858

(۲) جوا خانوں کے ٹھیکہ سے 6726080

اس مد میں دن بدن کمی ہو رہی ہے کیونکہ کل جوا خانوں کے بند ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے۔

(3) شراب کے ٹھیکہ جات سے 4909999

(4) مالیہ از پیداوار اراضی ٹیکس ماہی گیری . . . 5658230

(5) کسٹم چنگی یا محصول مال و سامان . . 5778595

(6) ریلوے ٹریفک کی آمدنی 2389500

(7) مردم شماری محصول مانند رعایا 3764105

(8) آمدنی محکمہ جنگلات 1254015

(9) آمدنی از پیداوار معدنی 1146,148

فوج اور فوجی انتظام

اوپر زیر ٹیکس بیان کیا جا چکا ہے کہ سال بھر میں کچھ خاص عرصہ عام رعیت کو شاہی خدمات (فوجی بحری وغیرہ) بجا لانی ضروری ہیں۔ اس لئے مدت سے کئی لوگ تو اس خدمت سے آزاد ہونے کے لئے سالانہ یا سہ سالہ ٹیکس ادا کرتے رہے ہیں۔ اور جس عمل سے اُن کے خاندان پشتوں سے اس ڈیوٹی (فرض) سے آزاد رہے۔ اور جن سے مملکت کی حفاظت کے لئے خاص خاص مواقع پر کسی قسم کی فوجی خدمت یا امداد کی امید نہ رہی۔ یا کہ نہ ہو سکتی تھی۔ اور دوسری جانب کئی لوگ ایسے تھے جو پشتوں سے بدستور ہر ایک سال اس قسم کی خدمت کو بخوشی خود یا کہ بوجہ نہ ادا کر سکنے ٹیکس پورا کرتے چلے آئے۔ جس سے وہ لوگ ایک قسم کی فوجی سپاہ بن گئے۔ علاوہ اس کے ایک ایسا تیسرا گروہ بھی موجود تھا۔ جو نہ تو ٹیکس ادا کرتا۔ اور نہ ہی شاہی خدمت بجا لاتا۔ اس لئے ایسی حالت میں کوئی الگ لشکر یا کہ باقاعدہ فوجی محکمہ نظر نہ آتا تھا۔ اور اسی باعث سے ضرورت کے وقت فوج کے مہیا کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوتی تھی۔ پس اس نقص کے دور کرنے کے لئے موجودہ شاہ سیام کو فوجی انتظام میں خاص اصلاح کر کے باقاعدہ فوج تیار کرنے کی عملی تجویز سوجھی۔ اور سنہ ۱۹۰۵ء کے قریب ایک نیا فوجی دستور عمل میں لایا گیا۔ جس سے ہر ایک تندرست شخص کو جو مستقل سیام ودیش کا ساکن ہو۔ اور جس کی عمر ۱۸ سے چالیس برس کے درمیان ہو فوجی سروس کرنا لازمی قرار دیا

گیا۔ پہلے دو برس تو ایک خاص فوجی افسر کے ماتحت عام سپاہ کے ساتھ بلکہ بدستور قواعد پریڈ سیکھنا اور دو برس کے بعد اپنے معمولی خانگی کاروبار یا پیشہ میں بطور "ریزرو" (Reserve) رہنا اور بحالت ریزرو پانچ سال تک بحساب دو ماہ فی سال فوجی خدمت سرانجام دیا اور جب بحالت ریزرو (ری زرو) دس سال کی میعاد پوری ہو جاوے تو اُس کے بعد سال میں دس یا پندرہ دن (ایام) فوجی خدمت ادا کرنا جب کسی شخص کی عمر چالیس سال ختم ہو جاوے تو بعد اُس کے وہ فوجی خدمت سے آزاد سمجھا جاوے۔ اس فوجی سروس کے سرانجام دینے کے لئے قریباً ہر ایک صوبہ میں انتظام موجود کیا جا رہا ہے۔ جس سے ریکروٹوں (رنگ روٹوں) کو بہت کم تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے۔

نوٹ:۔ سیامی سادھو یعنے اپدیشک یا واعظ۔ عہدہ داران یا ملازمین سول۔ طالب علم۔ یتیم۔ اہل چین اور کئی جنگلی اقوام اس فوجی دستور سے مستثنےٰ ہیں ٭

اس دستور سے زیادہ تر منشا یہ ہے کہ خلقت کے عام کاروبار اور سول ڈیپارٹمنٹ کے کاموں میں کسی طرح کا ہرج نہ ہو اور فوجی انتظام بھی خاطر خواہ رہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ سول اور فوجی محکمے الگ الگ باقاعدہ کام کریں۔ قریباً ہر ایک صوبہ (مونتھوں۔ مون تون) جس طرح کہ ملکی یا سول انتظام کے لحاظ سے چیف سٹیشن سمجھا جاتا ہے۔ اُسی طرح وہ صوبہ فوجی انتظام کے لحاظ سے بھی بڑا مقام تصور ہوتا ہے۔ مگر سب فوجی انتظام کا ہیڈکوارٹر بنکاک

ہے ◆

مذکورہ بالا نیا دستور اسوقت تک مرکل ہائے کورا ٹے - ناکون سوان
پت سالیوک - رانت لبدی - اور صوبہ ہائے ناکون چیسی - اور کروننگ گار
میں رائج ہو چکا ہے - لیکن باقی صوبوں میں اسوقت تک پرانا دستور
رائج ہے - وہ یہ کہ ہر ایک تندرست شخص کو اٹھارہ برس سے لیکر
پچاس برس کی عمر تک کے درمیان پہلے تو تین برس عام سپاہیانہ
طور پر باقاعدہ فوجی سروس (جنگی ملازمت) کرنا - اور بحالت درجہ
ریزرو ہا پندرہ برس کے عرصہ میں فی سال تین ماہ فوجی خدمت ادا کرنا
اور درجہ ریزروٹ یعنے پچاس سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان حسب
ضرورت یا جب شاہی حکم ہو - تب ہی فوجی خدمت میں کمربستہ ہو جانا
لیکن اب چونکہ نیا (جدید) دستور بہت ہی مفید و ہر دل عزیز ثابت ہو چکا
ہے - اس لیئے دوسرے صوبہ ہائے میں بھی اُسکا رواج دینے کے لئے
کوشش کیجا رہی ہے - تمام سپاہ وغیرہ کی مشاہرہ (تنخواہ) بیں واجبی
ترقی کی گئی ہے - اور ہر ایک صوبہ میں فوجی سکول کھولدئے گئے ہیں
رائل انجینیرز بٹالین - آرمی ٹرانسپورٹ - اور رائیفلز بٹالین (بٹالی عن
پلٹن) بھی ہر ایک صوبہ میں قائم کئے جانے کی تجاویز در پیش ہیں ◆
صوبہ بنگ کوک فوجی ہیڈ کوارٹر ہے - اور جہاں مفصلہ ذیل افواج یا
رجمنٹ مقیم ہیں ◆

(۱) رائل باڈی گارڈ ◆

(۲) فرسٹ انفنٹری رجمنٹ ◆

(3) سیکنڈ انفنٹری رجمنٹ ✤

(4) تھرڈ ״

(5) فرسٹ کیولری رجمنٹ ✤

(6) آرٹلری ڈیوژن (توپ خانہ) ✤

(7) فرسٹ رائل انجنیرز بٹالین ✤

(8) بٹالین اوف ملٹری کیڈٹس ✤

دوسرے ملٹری یا فوجی صوبہ ہائے میں سے ہر ایک میں دو یا تین انفنٹری رجمنٹ۔ ایک آرٹلری رجمنٹ۔ ایک ٹرانسپورٹ ٹروپس۔ (ترپ ہائے) بٹالین مقیم ہیں۔ علاوہ ان کے بعض بڑے صوبوں میں ایک کیولری رجمنٹ اور ایک رائل انجنیرز بٹالین زائد طور پر رہتی ہیں کل فوج کی تعداد اکیس ہزار کے قریب ہے جس میں سے ایک ہزار کے قریب آفیسر اور باقی سپاہ۔ بری فوج آنک ہز مجسٹی دی کنگ (شاہ سیام) اس کل فوج کے سُپریم آفیسر اور فیلڈ مارشل ہیں۔ ولیعہد صاحب کا فوجی رتبہ جنرل و چیف انسپکٹر اوف ہز میجسٹی ز (میجسٹیز) لینڈ فورسز (بری افواج) ہے۔ ایک اور رائل پرنس (شاہ سیام کے فرزند ارجمند) جنہوں نے یورپ میں فوجی تعلیم حاصل کی ہے۔ کمانڈر انچیف ہیں۔ تمام فوجی محکمہ جات میں کل اعلےٰ عہدوں پر اپنے سیامی اصحاب مامور ہیں جنہوں نے یا تو یورپ میں ملٹری تعلیم پائی ہے۔ یا رائل ملٹری کالج بنگ کوک میں۔ مگر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا اعلےٰ انتظام یوروپین کے تحت میں ہے ✤

رائل ملٹری کالج بنگ کوک نے فوجی آفیسر تیار کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ ہر سال قریباً چالیس پچاس آفیسر تعلیمی کورس ختم کر کے فوج میں بھرتی ہوتے ہیں۔ ایک نیا ملٹری کالج تعمیر کیا گیا۔ لیکن ابھی اُسکی تمام تعمیر ختم نہیں ہوئی۔ اس کالج میں چھ سو طلبار کی رہائش کے لئے انداز لگایا گیا ہے۔ قصہ کوتاہ سیام کا کُل موجودہ فوجی انتظام خاطرخواہ اور یوروپین انتظام کی تقلید معلوم ہوتا ہے۔ پہلے زمانہ میں لڑائی وغیرہ کے موقع پر سیامی سپاہ ہاتھیوں سے بہت کچھ کام لیتی تھی۔ مگر اب اُتنا کام ہاتھیوں سے نہیں لیا جاتا ٭

جنگی بحری طاقت

گو جنگی بحری طاقت تھوڑی ہے۔ مگر یہ طاقت ہر ایک لحاظ سے بہت ہی اعلےٰ اور تیز زو شمار ہوتی ہے۔ بائیس کے قریب جہاز ہیں۔ علاوہ ان کے کئی چھوٹے اگن بوٹ وغیرہ بھی ہیں۔ سب سے بڑے جہاز کا نام "مہاچکری Maha Chakri" ہے۔ اسکی لمبائی 287 فیٹ ہے۔ تین ہزار ٹن بوجھ اُٹھانے والا ٭

اس سے دوسرے درجہ والے جہاز کا نام "ماکٹ راجا کمار" ہے ٭
سات سو ٹن کا۔ لمبائی 175 فیٹ ٭

ایک بحری آرسنل ڈوک (گودی جہازان) ہے۔ اسکی لمبائی تین سو فیٹ کے قریب ہے، جس میں جہازوں کی مرمت وغیرہ ہو سکتی ہے ٭

سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک "رائل نیول اکیڈمی" (بحری سکول) بھی کھولا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک انجنیرنگ سکول ہے۔ اس بحری سکول

ہیں ۰۶-۱۹۰۵ء میں ڈیڑھ سو کے قریب سیامی طلباء موجود تھے۔

بحری سروس کے لئے پانچ ہزار آدمی تو ہر وقت تیار رہتے ہیں
قریباً بیس ہزار آدمی ریزرو میں ہیں۔ بحری انفنٹری اور آرٹلری میں
پندرہ ہزار آدمی ہیں۔

سیامی سکہ یا ضرب۔

گو اس سکے بارے میں آگے چلکر اسی کتاب میں مفصل فہرست دیجا دیگی۔ مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں سیام دیش میں ہند کی طرح کوڑیوں (کوڈیاں۔ سمندری کوڑی) کا چلن (رواج بھی تھا۔ مگر موجودہ شاہ سیام کے والد بزرگوار کے عہد میں کوڑیوں کا رواج بند کر دیا گیا تھا۔ اور اُن کی بجائے سیسہ (دھات) یا سکہ کی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بطور ضرب رائج کر لئے گئے تھے۔ مگر بعد میں وہ بھی متروک کئے گئے۔ اور ۱۸۷۴ء میں تانبے کا پیسہ جاری کیا گیا۔ بماہ ستمبر ۱۹۰۲ء پیپر کرنسی ڈیپارٹمنٹ کھولا گیا۔ اور کاغذی نوٹ جاری کئے گئے سیامی نوٹ پانچ مختلف رقوم (قیمت) کے ہیں۔ یعنے پانچ۔ دس۔ بیس سو۔ اور ہزار ٹکل کے۔ ایک ٹکسال بھی ہے۔ پہلے کسی زمانہ میں سونے کی ضرب (طلائی ٹکل وغیرہ) بھی سیام میں اپر چلت تھی۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا۔ بند کر دیگئی۔ مگر اب پھر سونے کی ضرب کو رواج دینے کے لئے تجویز ہو رہی ہے۔

کل سیام دیش میں سرکاری طور پر اصلی ضرب یا سکہ "ٹکل" مروج ہے

ڈالر (نگی) بھی عام بازاروں میں پرچلت ہے۔ اور عام دوکاندار لگ منظور کرتے ہیں۔ شمالی سیام یعنے علاقہ چنگ مئی میں ہندی (ہندستان) کا روپیہ جاری ہے۔ اور سیام کے جنوبی صوبوں میں جو جزیرہ نما ملایا سے ملحق ہیں۔ ڈالر (نگی) کا رواج ہے؛

تجارت

قریباً کل کی کل تجارت یوروپین اور چینی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ممالک غیر کی تجارت کا سنٹر (وسط مرکز) بنگ کوک ہے۔ فارن ٹریڈ (غیر تجارت) سنگاپور۔ ہانگ کانگ اور بمبئی پورٹوں (بندرگاہوں) سے پیوستہ ہے۔ شمالی سیام کی تجارت برہما اور بعض چینی علاقوں مثلاً یُن نان (ہُن نان) وغیرہ سے ملی ہوئی ہے؛

ساحل کے قریب رائیس ملز (چاول صاف کرنے کے کارخانے) خاص بنگ کوک اور اُس کے نواح میں واقع ہیں۔ کئی دفعہ کئی کارخانے آگ سے تباہ ہوئے؛

سیامی تعلیم

پہلے زمانہ میں سیامی بچوں کی تعلیم مطلقاً سیامی سادھوؤں (بھکشوگون) کے سپرد تھی۔ آٹھ اور دس برس کے درمیان کے بچوں (لڑکوں) کو سیامی مندروں میں برائے حصول سکھشا (تعلیم) سادھوؤں کے حوالے کیا جاتا تھا۔ ایسی حالت میں بچوں کا فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے گرد لوگوں کی ہر طرح پر خدمت و تعظیم کریں۔ اور علاوہ اسکے بچوں کے والدین بھی اپنے بچوں کے گروؤں (معلموں) کی خاطر۔ مدارات

میں کسی طرح کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی گرو کا بھی
فرض ہوتا تھا۔ کہ اپنے ششش (اہل سیام سسیا کہتے ہیں) کو سیامی علم میں
ماہر کرتا ہوا۔ علم ادب سے بھی اسکو بہرہ ور کردے۔ اس تعلیم کا منشا یہاں
تک ہی ہوتا تھا۔ کہ طالب علم ہر ایک طرح کی لکھت پڑھت سیامی زبان میں
کرسکے۔ اور مذہبی امورات میں بھی خبردار ہوجاوے۔ پڑھائی کی کتابوں کے
بڑے جز پالی زبان کی قدیم پستکوں کے انتخابات ہوتے تھے۔ مگر اب کچھ
عرصے سے ایک باقاعدہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (محکمہ یا سررشتہ تعلیم) جاری
کیا گیا ہے جس کی کوشش سے کئی ایک سکول یوروپین طرز پر جاری ہوگئے
ہیں۔ ۱۹۰۵-۰۶ء میں خاص بنگ کوک کے علاقہ میں لوور گریڈ (چھوٹے یا کم
درجہ کے) کے سکول یا مدرسے ساٹھ کے قریب تھے۔ اور ان میں ساڑھے
سات سو کے قریب طالب علم تعلیم پاتے تھے۔ ہائر گریڈ یعنی بڑے درجہ
کے سکول چھ اور طلباء قریباً آٹھ سو۔ سپیشل (خاص) سکول چھ جن میں طلباء
قریب پانچ سو کے۔ علاوہ ان کے چار گرلز سکولز (لڑکیوں کے مدرسے)
جن میں قریب ساڑھے تین سو کے لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی تھیں ۔
۱۹۰۳ء میں ایک پراونشل ٹریننگ کالج قائم کیا گیا۔ علاوہ اس کے
ایک ٹریننگ کالج فار ٹیچرز بھی ہے۔ جس میں معلم یا ٹیچر اعلےٰ تعلیم حاصل کریں
اس میں انگریزی وغیرہ کی بھی تعلیم دیجاتی ہے ۔

ہر سال گورنمنٹ کئی طلباء کو گورنمنٹی اخراجات پر یوروپ کو برائے حصول
تعلیم بھیجتی ہے ۔

۱۹۰۵-۰۶ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیگر سترہ صوبوں کے

بدھی مندروں وغیرہ میں پُرانے دستور کے مطابق بدھی مہنتوں کے زیر اہتمام تعلیم حاصل کرنے والے طلبار کی تعداد مفصلہ ذیل تھی۔

	تعداد
واٹ (یعنے مندر جن میں تعلیم دیجاتی ہے)	دس ہزار ۔
بُدھی مہنت (پھرا) ۔گرو یا سادھو ۔ ۔ ۔	اٹھاسی ہزار ۔
مینڈی یا نوآموز طالب علم ۔ ۔ ۔ ۔	اڑتیس یا اٹھتیس ہزار ۔
سیا ۔ (صحس یا) ۔ ۔ ۔ ۔	اکہتر ہزار سات سو ۔ ۷۱۷۰۰

سمسا ۔ اُس طالب علم یا اُن طلبار کو کہتے ہیں ۔ جو مندروں میں گرو یا مہنت کے زیر نگرانی رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ یعنے مندروں سے باہر نہیں جاتے اور وہیں رہ کر گرو کی سیوا کرتے ہوئے پڑھائی میں مشغول رہتے ہیں ۔ کئی سیامی سادھو سنسکرت اچھی جانتے ہیں ۔ کیونکہ پالی زبان سنسکرت کا ہی تو بگاڑ ہے ؛

عام مینڈیوں دسیوں کو بحالت حصول تعلیم زرد لباس مانند سادھوؤں کے استعمال کرنا پڑتا ہے ؛

۱۸۹۷ء سے بنگ کوک میں ایک قانونی کالج قائم ہے ۔ علاوہ اسکے ایک رائل میڈیکل کالج بھی ہے ۔ جس کے سپرنڈنٹ ایک انگریز صاحب ہیں ؛

خاص بنگ کوک میں پانچ رومن کیتھلک چرچ (گرجا ۔ گرجے) ہیں ان گرجوں کے ساتھ سکول بھی ہیں ۔ اور امریکن مشن کے تین چرچ ان کے ساتھ بھی سکول اور ہسپتال موجود ہیں ۔ امریکن مشن کا "بنگ کوک کرسچن ہائی سکول" جس میں لڑکے (مرد) تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ بڑا

مشہور ہے - ایک اور گرلز سکول بھی ہے - جس کا نام "ہیبرٹ مشن ہوس سکول" ہے - اس میں لڑکیاں پڑھتی ہیں ۔

تعلیم نسواں

کئی سیامی مستورات (عورتیں) لکھنا و پڑھنا جانتی ہیں - ابتداء میں ان کو لڑکوں کی نسبت بہت کم تعلیم دیجاتی تھی - اور یہ تعلیم بھی زیادہ تر گھروں ہی میں لڑکیوں کو حاصل کرنی پڑتی تھی - کیونکہ اُن کو مندروں میں بہت کم بھیجا جاتا تھا - بلکہ ایک لحاظ سے تو اُن کو مندروں میں تعلیم حاصل کرنا منع تھا - اب سیامی گورنمنٹ کیطرف سے بھی زنانہ تعلیم کے لئے خاص پربندھ کیا گیا ہے - اور اُن کے لئے الگ بورڈنگ ہوس بھی تیار کئے گئے ہیں - علاوہ بریں مشن کے گرلز سکول بھی اس کام کے لئے مفید ثابت ہوئے ہیں - مختصراً یہ کہنا پڑتا ہے - کہ دن بدن ہر ایک قسم کی علمی ترقی کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے ۔

میڈیکل سائنس یا علم طب

علم طب کی سیامی کتابیں پالی کتب کا ترجمہ ہیں - اوپر کئی جگہ کہا جا چکا ہے - کہ پالی علم سنسکرت کا بگاڑ ہے پس ان کا تعلق قدرتی ہے - ان طبی کتب میں سے سیامی خیال متعلقہ علم طب اس طرح پر ظاہر ہوتا ہے کہ یعنی تمام سلسلہ قدرت (کائینات - موجودات) چار عنصروں (اربعہ عناصر) کا مرکب یا جوڑ ہے - یعنی مٹی (خاک) - پانی (آب) - ہوا (باد) اور اگ (آتش) کا - تمام انسانی اور حیوانی اجسام (بناوٹ) کا مدار یا بنیاد ان

ہی چار عنصروں کی باہم ملاوٹ (اخلاط) پر ہے یا یہ کہو۔ کہ جانوروں کے
جسم ان ہی اربعہ عناصر سے بنتے ہیں۔ خاک اور پانی کا وجود یا کہ موجودگی
تو گوشت۔ خون اور استخوان سے صاف ظاہر ہے یا یہ کہ ماس۔ لہو
اور ہڈیوں میں مٹی اور پانی کا جز صاف طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر
مشاہدہ و تجربہ بتلا رہا ہے۔ کہ ان ہر دو عناصر کا بڑا بھاری جز گوشت اور
حرارت (حرارت غریزی) میں برابر موجود ہے۔ اور کام کرتا ہوا دیکھا جاتا
ہے۔ مٹی جس سے سب اجسام بنائے جاتے ہیں۔ چھبیس اقسام کی ہے
پانی کی بارہ اقسام۔ ہوا (باد) کی چھ۔ اور آگ کی چار اقسام ؞

انسانی جسم (بدن۔ سریر) میں تو چھ قسم کی ہوا (باد) برابر موجود
ہے۔ پہلی قسم کی ہوا۔ سر سے پاؤں تک دورہ کرتی ہے۔ اور دوسری
پاؤں سے سر تک۔ تیسری معدہ یا پیٹ کے حلقہ میں گردش کرتی
ہے۔ چوتھی نبض (ہاتھ کی نبض یا ناڑی) کے اندر کام کرتی ہے۔
پانچویں پھیپھڑوں میں موجود رہتی ہے۔ چھٹی (چھیویں) انتڑیوں میں
کام کرتی ہے۔ چار اقسام کی ہواؤں میں سے دُو (جو زیادہ تر لطیف یا
سوکشم ہیں) تو ہمیشہ انسانی جسم کی بناوٹ کو باقاعدہ (تندرست) رکھنے
میں بڑی ضروری و مفید۔ بلکہ ممد حیات سمجھی جاتی ہیں۔ اور ان ہی کے ذریعے
جسم تندرست رہ کر مناسب کام کر سکتا ہے۔ ان سے ہاضمہ وغیرہ درست
رہتا ہے۔ باقی دو مضر تصور کیجاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ایک تو بخار
(بیماری) کا گھر ہے اور دوسری بڑھاپے میں جسم کو گھٹانے والی یا کمزور
کر دینے والی ہے۔ جسم (بدن) بتیس جزو (حصوں) سے مرکب ہے یا یہ کہ جسم

ہیں مختلف تینیس حصے ہیں - اور سارا جسم چھپا لو بیں بیماریوں سے گھرا رہتا ہے۔ جس قسم کی بدپرہیزی وغیرہ کی جاوے - اُس سے اُسی بیماری کے جزو میں بیشی ہو جاتی ہے کہ جس سے بدپرہیزی والا اجزُ (عنصر) تعلق رکھتا ہے - آگ (حرارت غریزی) میں کسی قسم کی زیادتی بباعث بدپرہیزی ہو جانے کے مختلف اقسام کا بخار ہو جاتا ہے۔ جسم میں پانی کی مقدار زیادہ ہو جانے سے بیماری جالندھر (استسقاء - یعنے وہ بیماری جس سے پیاس زیادہ لگتی ہے) اور اسی قسم کی دیگر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ باقی تمام ایسی بیماریاں جن کا باعث یا سبب معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ ہوا کی زیادتی سے منسوب کی جاتی ہیں ؞

کئی بیماریوں سے شفایاب ہونے کے لیئے جنتر منتر بھی کیئے جاتے ہیں - اور بعض دفعہ کئی لوگ بیماری ٹالنے کے لیئے بیمار کا بُت - مٹی یا کہ آٹے کا بنا کر اُس کے سامنے کئی عجیب عجیب جادو ولُوٹنے کر کے بہت سی اشیاء جلا دیتے ہیں - اور اس قسم کی رسومات ادا کر کے اُس بُت کو جنگل وغیرہ میں گاڑ دیا جاتا ہے - خلاصہ مطلب یہ کہ اہل ہند کی طرح بیماری سے شفایاب ہونے کے لیئے دوائی وغیرہ استعمال کرنے کے بجائے بہت سی فضول رسومات کو ادا کیا جاتا ہے - جن سے بیماری ہرگز دور نہیں ہو سکتی ؞

کئی سیامی حکیم جڑی بوٹیوں وغیرہ سے دوایاں (ادویہ) تیار کرنے کا اچھا علم رکھتے ہیں - ان میں سے بعض حکیم بہت ہوشیار اور تجربہ کار ہوتے ہیں - کسی سخت بیمار کا علاج کرنے کے لیئے حکیم اکثر بیمار یا اُس

کے لواحقین سے اپنی فیس یا اجرت کا پہلے ہی فیصلہ کر لیتا ہے۔ اور بعض
اوقات یہ فیصلہ یا عہد و پیمان تحریری کیا جاتا ہے۔ جس میں یہ تحریر ہوتا ہے
کہ اگر بیمار شفایاب ہو جاوے۔ تو حکیم اجرت لینے کا مستحق ٹھیرے۔
ورنہ نہیں۔ جب حکیم علاج معالجہ شروع کرنے لگتا ہے۔ تو سب سے
پہلے دو موم بتیاں سیامی ساخت کی بیمار کے گھر والوں سے طلب کرتا
ہے۔ اور یہ بتیاں حکیم صاحب بدست خود "دوائی کے دیوتا" کو خوش
کرنے کے لیے جلا دیتا ہے۔ اور علاوہ اسکے دوائی کے اخراجات کے
لیے حسب حیثیت پیشگی قیمت طلب کر لی جاتی ہے۔ حکیم دو چار روز
تک بدستور علاج معالجہ کے لیئے روزانہ بیمار کے پاس جاتا رہتا ہے۔
اگر اسکو بیمار کی حالت رو بہ صحت معلوم ہو۔ تو جانا جاری رکھتا ہے ورنہ
بحالت دیگر یعنے جبکہ ثابت ہو جاوے۔ کہ بیمار کا تندرست ہونا محال ہے
تو اُس کے پاس جانا چھوڑ دیتا ہے کہ شاید بیمار اُسکی موجودگی میں ختم
ہو جاوے۔ اور جس سے ندامت اُٹھانی پڑے ۔ ان دیسی حکیموں کو جراحی
کا تجربہ بہت کم ہے۔ پہلے سیامی لوگ ٹیکہ (ویکسی نیشن) لگوانے سے
عار کرتے تھے۔ مگر اب عام لوگ بخوشی اپنے بچوں کو ٹیکا لگواتے ہیں۔
اب کئی سیامی صاحبان ولایت سے ڈاکٹری کا امتحان پاس کرکے
ملک کی خدمت میں مشغول ہیں۔ اور علاوہ اسکے بنگ کوک کا میڈیکل کالج
بھی ہر سال کئی ڈاکٹر تیار کرتا ہے۔
دو تین انگریزی کتب میں بعض سیامی نیم حکیموں کے ایک خاص نسخہ
کی بابت کہ جس سے اُن حکما کے خیال کے مطابق تپ وتی و دیگر سخت

بخار وغیرہ دور ہو سکتے ہیں - کچھ لکھا ہوا دیکھا گیا ہے - اور جس سے اُس نسخہ کی تشریح اس طرح پر کی گئی ہے - یعنے ایک حصہ گینڈے کا سینگ ایک حصہ ہاتھی دانت - اور ایک ایک حصہ چیتے - گھڑیال (نہنگ ایک دریائی جانور ہے) اور ریچھ کے دانتوں کا - ایک حصہ جس میں گدھ - جنگلی کوّے (زاغ دشتی) اور راج ہنس کی ہڈیاں (ہر سہ برابر وزن یا مقدار میں ملی ہوئی ایک حصہ ہو -) ایک حصہ جس میں تین برابر وزن کی جز ہو - یعنے ایک جز جنگلی بھینسے (سانڈ) کے دانت کی - دوسری بارہ سنگے کے دانت کی - اور تیسری چوب صندل یا چوب چندن کی جز - ان تمام اشیاء کو ایک صاف پتھر کی سِل پر باریک کوٹ کر بعد اُس کے تازے وصاف پانی میں اُس سب پاوڈر (میدہ) یعنی پسی ہوئی دوائی کو حل کر لیا جاوے - اُسکا نصف تو چاٹ جاوے - یعنے پیٹ کے حوالے کرے - اور آدھا تمام جسم پر مَل (مالش کرنا) لیا جاوے - پس اس عمل سے بخار بالکل دور ہو جاویگا - یہ ایک حکمی نسخہ ہے - اگر کوئی ہندی حکیم چاہے تو آزمالیوے ٭

سیامی مذہب وعقائد -

گو اس کتاب کے ورق ورق سے اہل سیام کے مذہبی عقائد کی بو ٹپکتی ہے - مگر یہاں بھی مختصراً اس کے بارے میں کچھ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے - اسلیئے چند سطور تحریر کیجاتی ہیں ٭

سیام کا راج مت (شاہی مذہب) بدھ ہے - مگر عام لوگ اس

دھرم کے ٹھیک ٹھیک پابند نہیں ۔ کیونکہ اوپر جگہ جگہ پہ بتلایا جا چکا ہے
کہ اہل سیام جنوں (جنات) بھوتوں ۔ اور چڑیلوں کے پکّے قائل (معتقد)
ہوتے ہوئے اُن کے سایہ سے محفوظ رہنے کے لیئے کئی اقسام کی فضول
رسومات ادا کرنے میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ اُن کا خیال ہے ۔ کہ جنات انسان
پر ہر ایک قسم کا غلبہ و دباؤ رکھتے ہیں ۔ اور انسانوں کو ہر ایک قسم کا کشٹ
دینا جنات (جن ۔ بھوت) کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے ۔ اسی لئے
گنڈے ۔ تعویذ وغیرہ جسم میں لٹکاتے ہیں ۔ کیونکہ سیامیوں کے خیال
میں گنڈے ۔ تعویذ ۔ منتر جنتر میں اتنی طاقت ہے ۔ کہ جس سے آدمی
سے مکھی اور مکھی سے کیڑی (چیونٹی) اور کیڑی سے ہاتھی ۔ اور ہاتھی
سے گوسفند (لیلا ۔ دنبا) اور گوسفند سے شیر اور شیر سے شغال (گیدڑ)
بن سکتا ہے ۔ قربان جایئے ۔ اس بھوری (خیال) پر ۔ یہی نہیں ۔
بلکہ جس شخص نے کوئی تعویذ یا گنڈا (دھاگا ۔ گٹ وغیرہ) باندھا ہے ۔
شیر ۔ بھیڑیا ۔ سانپ وغیرہ اُس شخص کے نزدیک نہیں آ سکتے ۔
بلکہ تلوار یا کہ بندوق کی گولی تک اُس شخص کے جسم پر کارگر نہیں ہو
سکتی ۔ اسی پر اکتفا نہیں ۔ بلکہ بخار اور دیگر بیماریاں اُسکو ستا نہیں سکتیں
محض اسی خیال سے بعض اہل سیام گنڈے ۔ تعویذ وغیرہ زیب تن (گلے
بازو یا کہ کمر کے گرد لٹکانا) نہیں کرتے ۔ کیونکہ گرجانیکا خطرہ ہے پس
ان تعویذوں کے اصلی منتروں جنتروں کو اپنے جسم پر گودوا لیتے ہیں
کہ جس عمل سے وہ منتر جنتر ہمیشہ اُن کے ساتھ رہیں ۔ اور وے لوگ
ہر ایک طرح کی آفات سے بری رہیں ۔

اسی پر خاتمہ نہیں - بلکہ ستاروں اور گرہوں کا منحوس سایہ اور راہو و کیتو کا خوف بھی اہل سیام کے دلوں پر خاص جذبہ رکھتے ہیں - پس ایسی صورت میں ان کی مدد گر سے تو کون - ہاں رملی لوگ (فال گو) اور بعض بدھی مہنت و براہمن صاحبان ایسی حالت میں خاص مددگار و رفیق تصور کیے جاتے ہیں - کیونکہ ان کی صلاح و مہورت سے ضعیف الاعتقادوں کا خوف کم ہو جاتا ہے - نہیں نہیں - بلکہ یار لوگوں (رملی لوگ یا نجومی لوگ وغیرہ) کی چاندی ہو جاتی ہے - زمین میں ہل جوتنا اور تخم ریزی کرنا بھی بغیر مہورت سُدھائے کے شروع نہیں کیے جاتے - سفر میں جانے کے لیے بھی شگن منانا وغیرہ ضروری ہے +

الغرض ہر ایک کام کے لیے مہورت کا سدھانا لازمی خیال کیا جاتا ہے آہ! کہاں وہ کرم (عمل - فعل) کی فضیلت کے اعلےٰ خیال جو زمانہ قدیم میں

نوٹ :- جس مہورت کو سیامی زبان میں "نامت" کہتے ہیں - یوروپین محققین اس لفظ کو سنسکرت کے لفظ ناتھ (بمعنے مالک - بزرگ وغیرہ) کا بگاڑ بتلاتے ہیں - اور یہ بالکل ٹھیک ہے - کیونکہ سنسکرت سے پالی میں بدلکر تھ کی جگہ ت مشہور ہوا +

ہائے شوک! قریباً تمام آریاورت بھی اسی ضعیف الاعتقادی کا شکار ہو گیا - وہ سچے براہمن اب کہاں گئے - جو مکاری - ریاکاری - اور دیگر اس قسم کے اندھکار کو صفحہ ہستی سے معدوم کرنا پرم دھرم اور اپنا فرض سمجھتے تھے +

بدھ ازم اور ہندو ازم کی جان سمجھا جاتا تھا - نہیں نہیں - بلکہ ابھی تک یہ
پکا اور نہ چھوٹنے والا یعنے دائمی خیال ہر دو فریقین کے دلوں پر کام کر رہا
اور کہاں یہ موجودہ ضعیف الاعتقادی - گرہ پرستی - عنصر پرستی - اور جنات
پرستی کہ جس واہیات اور فضول خیال نے صرف اہل سیام یا اہل ہند ہی کو
نہیں بلکہ تمام صفحہ ہستی کے ساکنین کو کسی نہ کسی پیرایہ میں اپنا غلام بنا
رکھا ہے ٭

برہمن ازم یا کہ سیام کا قدیم دھرم

اس کتاب کے شروع میں اور دیگر
مواقع پر بتایا گیا ہے - کہ کمبودیا اور
اور ان کے تعلقات مثلاً جزیرہ نما
ملایا وغیرہ کا اصلی اور قدیم دھرم یا یاں
دیگر راج دھرم - برہمن ازم تھا ٭ چنانچہ موجودہ شاہ سیام گو بدھ دھرم
سے پیوستہ ہیں - مگر دراصل ان کا جنم برہمن نسب (خاندان) سے تعلق رکھتا
ہے - موجودہ دم تک سیام کے تمام قومی تیوہاروں اور دیگر رسومات (مثلاً
تخم ریزی - فصلوں کی پیداوار اور کاٹ وغیرہ وغیرہ) کی ادائیگی ہمیشہ صرف
برہمنوں کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے - اس سے بڑھ کر قابل وقعت
بات یہ ہے کہ تمام شاہی و عدالتی رسومات (شاہی خاندان کے بچوں کے
مونڈن سنسکار - راج تلک براہ سنسکار وغیرہ وغیرہ) برہمن لوگ ہی
ادا کرواتے ہیں - بدھی مہنتوں کا ان میں کچھ دخل نہیں ہوتا ٭

اہل سیام بھی ہندوؤں کی طرح کل یگ (جُگ) کے قائل ہیں - اور
ان کا بڑا پکا اعتقاد ہے کہ اس یگ میں منشوں (بنی نوع انسان) کے

اور آیو (عمر) دن بدن کم ہوتے جاوینگے - اور ایک وقت ایسا آویگا - جبکہ انسان کا قد چوہے (موش) کے برابر ہو جاوے گا - اور ایسا ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد پرلے (قیامت) آجاویگی ٭

پس ان واقعات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک برہمن ازم کا سایہ سیامیوں کے دلوں پر کام کر رہا ہے ٭

بدھ ازم

ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں - کہ بدھ ازم (بدھی دھرم) کمبودیا اور اُس کے تعلقات (سیام وغیرہ) داخل یا رائج ہوا - مگر انگریزی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے - کہ شاید سنہ ۴۰۰ء کے قریب قریب ایسا ہوا - مگر بدھ ازم کا زیادہ تر غلبہ ان علاقجات میں سنہ ۱۱۰۰ء اور سنہ ۱۲۰۰ء کے مابین ہوا - بدھ ازم اور اُس کے بانی مہاتما بدھ دیو کی نسبت پبلک بخوبی واقف ہے - مگر تاہم اتنا جتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ بدھ دیو کا جنم (پیدائیش) قصبہ کپلا واستو میں ہوا تھا - یہ مقام اُسوقت شہر بنارس (کاشی) کے جانب شمال ۱۰۰ میل کے فاصلے پر واقع تھا - بدھ دیو کے پتا (والد ماجد) شریمان راجہ سدھودانا فرقہ ساکیا کے حاکم تھے مہاتما بدھ دیو کا اصلی نام گوتما یا گوتم تھا - مگر بعد میں سدہارتھا مشہور ہوا - اور بلحاظ خاندان ساکیا کے آپ کا اسم مبارک ساکیا منی بھی مشہور ہے - آنجناب کی ولادت کا ٹھیک ٹھیک سن معلوم نہیں ہوسکتا مگر اغلباً سنہ عیسوی سے پانچسو ۵۰۰ برس پہلے آپ کا جنم ہوا مانا جاتا ہے آپ نے راج چھوڑ کر فقیری کیوں اختیار کی - اسکی وجہ ویراگ بتلایا جاتا ہے - جسکی بابت یہاں مفصل لکھنا ضروری معلوم نہیں ہوتا - مگر صرف اتنا

کہا جاویگا۔ کہ بحالت وراگ اور لگاتار چنتن (چن تن۔ دھیان۔ سوچ
غور وخوض) کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ

(۱) ہستی (زندگی) مصیبت یا دُکھ ہے ✦

(2) ہستی کی خواہش (ترشنا) دُکھ کا مول (بنا۔ اصل۔ جڑ) ہے ✦

(3) ہستی کی خواہش کا عدم (دور کرنا۔ نیست کرنا) دُکھ کا عدم ہے

(4) دُکھ کے عدم یا نیست کرنے کا اوپائے (ذریعہ۔ مارگ) صرف
ان آٹھ خوبیوں کو عملی طور پر جیون (زندگی) میں دھارنا ہی ہے ✦ یعنے
ان خوبیوں کو تکمیل تک پہنچانے میں زندگی صرف کر دینی چاہئے۔ بغیر ان
کی تکمیل کے دُکھ کا ناش ہونا ناممکن ہے۔ وہ خوبیاں یہ ہیں ✦

(۱) سچا یا راست اعتقاد (وشواس۔ ایمان) ✦

(2) سچا یا راست مضبوط ارادہ۔ (استقلال) ✦

(3) راست یا سچ گفتاری۔ (بانی سے سچ بولنا) ✦

(4) راست یا سچا کرم (عمل۔ فعل۔ کام) ✦

(5) ٹھیک یا سچی گذران (معاش وغیرہ یا وہ مناسب طریقہ جس سے زندگی
کی قدرتی ضروریات رفع کرنی ضروری ہیں) ✦

(6) سچا یا راست یتن (کوشش) ✦

(7) سچا یا راست خیال (سوچ۔ فکر) ✦

(8) راست تصور۔ (دھیان) ✦

مہاتما بدھ کے آخری الفاظ یا جو کچھ کہ آپ نے اس دنیا سے کوچ کرتے
سمے (وقت) زبان مبارک سے اپنے شِشوں (مریدوں) کو فرمایا۔

بھیجے۔" اپنا اندھکار یا اگیان دور کرنے کے لئے خود سچی روشنی یا گیان کے متلاشی بنتے ہوئے اُس سچی روشنی یا گیان کو اپنے قبضہ میں لانا اپنا فرض سمجھو۔ کسی دوسرے کی شفاعت یا سفارش کی پرواہ مت کرو۔ مگر اپنی ہمت پر پورا اعتماد رکھو"۔ اوہو۔ یہ کیا عجیب اُپدیش ہے کرم (عمل) کی فضیلت کے بارے ہیں۔ مگر کئی کم سمجھ لوگ ان الفاظ سے یہ مطلب نکال لیتے ہیں۔ کہ یہ اُپدیش دہریہ پن (ناستک پن) کی طرف لے جانے والا ہے۔ مگر اس قسم کے لوگوں کا یہ خیال محض فضول و وہمی خیال ہے۔ بزور کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان الفاظ میں وہ برقیانہ طاقت و کشش بھرے ہوئے ہیں۔ کہ جس سے ایک بے تعصب و منصف مزاج شخص اپنی زندگی کو اعلےٰ بنانے کے لئے اپنی ہمت پر کافی بھروسہ رکھتا ہوا اشبھ خیالات راست اقوال، اور نیک افعال کا سہارا لیتا ہوا تمام بنی نوع انسان کے واسطے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اگر خدائی ہستی سے منکر ہو۔ تو ایشور کی سرو ویاپکتا کا دل و جان سے قائل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا کے بعض فرقوں کے اندر مختلف ثالثوں یا شفیعوں کے موہوم سفارش و شفاعت کا خیال کام کرنے لگا۔ تب سے دہریہ پن کے خیالات کا آغاز ہوا۔ کیونکہ خدا کے منصف ہونیکا خیال کم ہوتا گیا۔ اور شفاعت کے میزان کا پلڑا بھاری ہوتا گیا۔ اور انصاف کی جگہ بے انصافی کا قدم جما ہمارے خیال میں جو شخص کرم کی فضیلت سے منکر ہے۔ وہ خدا کی ہستی سے ضرور منکر ہے۔ شیخ سعدی صاحب نے سچ کہا ہے۔ شعر

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است   رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت

اس شعر سے بھی نوکرم (اعلےٰ افعال کرنے کی عادت) کی فضیلت کی خوشبو ٹپکتی ہے ✤

بُدھ دھرم کے پند و نصائح یا عام ہدایات

(۱) کسی جان کی ہنسا مت کرو۔ یعنے کسی جاندار کو بھی مت مارو۔ (مت کھاؤ وغیرہ)

(۲) چوری مت کرو

(3) بے جا وشا بھوگ (زنا کاری) مت کرو ✤

(4) جھوٹھ مت بولو ✤

(5) مدھ یعنے کسی قسم کا نشہ بھی مت استعمال کرو ✤

(6) ناچ۔ ناٹک اور ناواجب تماشوں میں مت جاؤ ✤

(7) عطر۔ پھلیل اور فضول خوشبویات استعمال مت کرو ✤

(8) ہمیشہ نیچے دیکھ کر چلو ✤

بدھی سادھوؤں کے لئے علاوہ مندرجہ بالا ہدایات کے مفصلہ ذیل ہدائتیں بھی ضروری ہیں ✤

(9) حتےٰ المقدور ایک وقت کھانا (خوراک) کھاؤ ✤

(10) رنگین اور شاندار چارپائیوں یا پلنگوں اور نرم نرم بستروں یا گدیلوں پر مت لیٹو۔ (مراد سونے یا نیند کرنے سے ہے) ✤

(11) سونے اور چاندی (مراد نقدی) کو مت چھوؤ ✤

(12) تنگ راستہ میں مت چلو ✤

(13) گھاس وغیرہ پر مت پھرو یا مت چلو ✤

یہی ذرائع بزدانہ پدؔ انگمنی اگو پانے کے لئے کافی ہیں ÷

نوٹ :- اگر انسان ان ہدایات پر بدل و جان عمل درآمد کرے۔ تو دنیا میں اتنی اشانتی کیوں پھیلے۔ افسوس! بدھی اصول تو کچھ کہتے ہیں۔ اور آجکل کے بدھی مُرید بالکل اُن کے برعکس چلتے ہیں۔ پس اصولوں کا قصور نہیں۔ اگر قصور ہے۔ تو اُن کا۔ جو ان اصولوں کو زبان سے مانتے ہیں مگر عملی طور پر اُن کے پابند نہیں۔ آہ ÷ بدھی ہدایت صاف حکم صادر فرما رہی ہے۔ کہ "کسی جان کو مت مارو"۔ لیکن آج بدھی مریدوں کا بے قصور و بے زبان جانوروں کے مارے (کاٹے) بغیر پیٹ تک بھی نہیں بھرتا۔ حیف صد حیف ÷

بدھی سادھو فقیر یا بھرا

بدھی دھرم ذات پات کا لحاظ دور کرنا بتلاتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص بنام اُپالی جو ذات کا حجام ہو اہے بڑا اعلےٰ بدھی مہنت ہو گذرا ہے۔ علاوہ اسکے کئی اور نیچ قوم کے اشخاص بھی بدھی مہنت ہو گذرے ہیں۔ اور یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ داکٹوں (اسلامی درس گاہ یا مندر) کے مبتدی وِسیا (طالب علم یا برہم چاری) ہر ایک کو بحالت حصول تعلیم زرد سادھوانا لباس پہننا پڑتا ہے۔ خواہ کسی عرصہ تک ہو۔ (یاد رہے کہ یہ اوستھا برہم چریہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے)۔ اور یہ لباس اِس خیال سے دھارن کرنا پڑتا ہے۔ کہ بغیر ایسا کرنے کے منش دوسرے جنم میں کسی حیوان مطلق کی یونی (جونی یا جنم) میں جا پڑے گا ÷ ان ہی طالب علموں (سِسیا) میں سے

جن کو نروانہ پد (مکتی) حاصل کرنے کی خواہش دامنگیر ہو جاتی ہے
وے سادھو ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سادھو ہو جانا چاہے۔ تو
اُس کے لئے آٹھ چیزیں ضروری ہیں۔ اور یہ چیزیں اُس کے احباب یا
اقارب میں سے کوئی نہ کوئی اُس (سادھو ہونے والا) کے نذر یا پیش
کرتا ہے۔ تین ٹکڑے (پارچات) زرد کپڑے کے برائے لباس *
ایک بید یا بانس کا بنا ہوا ڈول یا کچرا برائے ڈالنے خوراک۔ اور یہ
ڈول سادھو کو گلے میں ڈالکر لٹکانا پڑتی ہے۔ ایک سوتی ہلکا سا کمربند
ایک اُسترا برائے حجامت۔ کیونکہ سادھو لوگ سر ڈاڑھی۔ وغیرہ سب
چٹ کر کے رکھتے ہیں۔ ایک سوئی آہنی برائے ٹانکنے لباس کے * ایک
پانی صاف کرنے یا چھاننے کی چیز۔ سادھوؤں کو بغیر چھاننے کے پانی پینا
درست نہیں سمجھا جاتا۔ اسلئے کہ کوئی پانی کا جرم (کیڑا) وغیرہ اُس کے
اندر موجود ہوتا ہوا سادھو کی غفلت سے مر نہ جاوے۔ ہر ایک سادھو کے
پاس ایک بڑا اگر ہلکا سا کھجور کے پتوں کا گول پنکھا موجود رہنا ضروری ہے۔
اسکے رکھنے کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ کہیں چلتے پھرتے سادھو کے خیالات
منتشر نہ ہو جاویں۔ بلکہ جونہی اُس کے خیالات کہیں ادھر اُدھر ہوئے۔
اور پنکھا ہاتھ سے گر پڑا۔ تو پنکھے کو اُٹھانے پر جھٹ وہی خیالات یکجا ہو جاتے
ہوئے۔ سادھو کو اپنی نگاہ ہمیشہ زمین کی طرف رکھنی ضروری ہے۔ اور اپنے
سامنے دور تک نظر دوڑانی منع ہے۔ بلکہ قریب پانچ گز کی دوری (فاصلہ)
تک نظر کو محدود رکھے کسی شخص یا طالب علم کے سادھو ہونے سے پیشتر
اُس واٹ (مندر) کے سب سے بڑے مہنت کو اطلاع دیجاتی ہے۔ اور وہ

مہنت اُسکو سادھو بنانے کے لئے ایک خاص دن مقرر کرتا ہے۔ اُس روز شخص مذکور کے سب سمبندھی (مرد و عورات) مندر میں آموجود ہوتے ہیں۔ لیکن مندر میں داخل ہونے سے پیشتر تین دفعہ اُس مندر کے اردگرد پردکھنا دینا ضروری ہے۔ اور اس پردکھنا کے بعد وہ لوگ مندر میں بیٹھ جاتے ہیں۔ مرد الگ اور استریاں الگ ٭ اور کچھ دیر تک پان و سپاری چباتے اور چاء نوش کرتے رہتے ہیں۔ مندر کے سادھوؤں کی پنگت بھی ایک دوسرے کے بالمقابل قطاروں میں جم کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور بڑا مہنت اُن کے درمیان میں یا ایک سرے پر آسن جما کر براجمان ہوجاتا ہے ٭

ایک سادھو جو اُمیدوار (جس نے سادھو بننا ہوتا ہے) کا واقف ہوتا ہے۔ امیدوار کو بڑے مہنت کے حضور میں پیش کرتا ہوا گذارشی ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص سادھو ہونیکا خواہشمند ہے۔ اتنا کہنے پر اُمیدوار ہاتھ جوڑ کر تین بار پیشانی کے بل بڑے مہنت کے آگے ڈنڈوت اور پرنام کرتا ہوا زبان سے بولتا یا گویا ہوتا ہے" کہ اے صاحب کرامات میں آپ کو اپنا ہادی سمجھتا ہوں"۔ اس پر بڑا مہنت کئی ایک سوال اُس سے کرتا ہے۔ یعنے (۱) کیا تم بالکل اروگیہ (اروگ۔ تندرست یا بغیر بیماری کے) ہو۔ (۲) کیا تم کسی کے قرضدار ہو۔ (۳) کیا تم کسی کے غلام ہو۔ (۴) کیا تم اپنے والدین کی رضامندی سے سادھو ہوتے ہو۔ (۵) کیا تمہاری آیو (عمر) بیس ۲۰ برس سے زائد ہے۔ (۶) کیا تمہارے پاس سادھو آنہ لباس اور دیگر ضروری سامان موجود ہیں۔ اس پر امیدوار پھر پرنام کرتا ہوا تین بار مہنت کے سامنے سر

جھکاتا ہے - اور سوالات مذکورہ صدر کا واجبی جواب دیتا ہے - اگر اُس کی عرض منظور ہو جاوے تو اُسکا نام سادھوؤں کی فہرست میں درج کرلیا جاتا ہے - اور اُسکو نیا سادھوآنہ لباس پہناکر بھکشا مانگنے والا ڈول اُس کے گلے میں لٹکا دیا جاتا ہے - اور پنکھا اُس کے ہاتھ میں اس حالت میں وہ نیا سادھو پھر ایک دفعہ اپنے گرو (مہنت) کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہُوا زبان سے یہ جملے بولتا ہے (۱) میں بدھ دیو کی شرن لیتا ہوں (۲) میں بدھ دھرم کا آشرا (سہارا) لیتا ہوں (۳) میں بدھی سادھوں کے حلقہ میں داخل ہوکر پناہ گزین ہوتا ہوں اُس کے بعد وہ یعنے نیا سادھو قسم (خلف) کھاتا ہے - کہ وہ زندگی بھر مذکورہ بالا بدھ دھرم کی ہدایات کے مطابق ہر ایک عمل کریگا - اس پر بڑا مہنت اُسکو آشیرباد دیتا ہُوا کئی ایک ضروری حالات سے اُسکو آگاہ کرتا ہے - اس کارروائی کے خاتمہ پر نئے سادھو کے اقارب و احباب اُس (نئے سادھو) کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہوئے کئی اقسام کے پھول پھل وغیرہ بطور نذرانہ (چڑھاوا) اُس کے پیش کرتے ہیں - اور اُسکا ادب آداب بجالاتے ہوئے گھروں کو واپس ہوتے ہیں -

سادھو لوگوں کو دوپہر کے بعد کثیف غذا (چاول - سبزی وغیرہ) کھانا منع ہے - لیکن وے لوگ چائے نوش کرسکتے ہیں - وپان سپاری چبا سکتے ہیں - اور علاوہ اسکے تمباکو وغیرہ کا بھی حسب ضرورت دم لگاسکتے

نوٹ :- پوترا کے معنے پاک - پوتر - مقدس - بزرگ - عظیم وغیرہ ہیں +

ہیں۔ مگر یاد رہے کہ بہت سادھو تمباکو یا چرٹ (سیگرٹ) کو چھوتے تک بھی نہیں ✦

صبح کیوقت سادھو لوگ گرہستیوں کے گھروں پر بھکشا مانگنے جاتے ہیں۔ دروازے کے باہر جا کر چپ چاپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی کچھ دیدیوے تو آشیرباد کہکر چل دیتے ہیں۔ اگر کچھ نہ ملے تو بغیر کسی شکایت یا حرف بولنے کے دوسرے دروازے پر جا حاضر ہوتے ہیں۔ خاص بنگ کوک وغیرہ میں سادھو لوگ کشتیوں پر بیٹھ کر خود کشتی چلاتے ہوئے دریا کے آرپار ہو کر دریا پر تیرنے والے گھروں سے بھکشا مانگ لاتے ہیں ✦

کئی طالب علم جب واٹ سے تعلیم حاصل کر کے گرہست (آشرم) میں داخل ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنا سادھو آنہ زرد لباس مندر ہی میں کسی کے حوالے کر دیتے ہیں ✦

اگر کسی سادھو کا دیہانت ہونے کو ہوتا ہے تو اُسکا معمولی سادھو آنہ لباس اُتار لیا جاتا ہے۔ اور اُسکو اور لباس پہنایا جاتا ہے۔ کئی اشخاص کچھ مدت تک سادھو رہ کر پھر گرہست میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسے اشخاص دوبارہ سادھو ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کو پھر وہی رسومات از سر نو ادا کرنی پڑتی ہیں۔ کئی سیامی سادھو علم طب میں بھی اچھی قابلیت رکھتے ہیں ✦

سیام میں کئی عمر رسیدہ بیوہ عورتیں بھی سادھنیاں (ابھدھوتنیاں) بن جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو سر کے بال منڈوا دینے پڑتے ہیں۔

اور سفید لباس رکھنا پڑتا ہے۔ سر ہمیشہ منڈا رکھتی ہیں۔ یہ سادھنیاں اُپدیش وغیرہ کا کچھ کام نہیں کرتیں۔ بلکہ مندروں سے اپنا پیٹ پالتی ہیں۔

برہما اور ملک چین میں بھی کئی سادھنیاں نظر پڑتی ہیں۔ بعض سیامی سادھو اسوقت تک اپنے ہاتھوں سے پالی کی کتابیں لکھ کر پبلک کے حوالے کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ افسوس! لوگ بدھی اصولوں کی پیروی کی بجائے بدھی مورتیوں کو پوجنے لگ گئے۔ جو بدھ دیو کے حکم کے بالکل خلاف ہے۔

بدھی مسجد یا مندر

سیام اور برہما (بلکہ سیلون۔ چین وغیرہ) بدھی مندروں کا گھر ہیں۔ جگہ بہ جگہ عالیشان مندر غرور سے بڑھ کر دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن صاحبان نے رنگون (دارالخلافہ برہما) کا بڑا اچھا (بدھی مندر) دیکھا ہے اُن کو اُسکی لاگت وسجاوٹ کا حال بخوبی معلوم ہے۔ سیام میں اور خصوصاً بنگ کوک میں بھی کئی ایسے عالیشان مندر دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ جن پر کسی زمانہ میں زر کثیر صرف کیا گیا تھا۔ بدھی لوگوں کا عام خیال رہا ہے۔ کہ زیادہ تر (بہت) مندر بنانے سے مکتی ملجاتی ہے۔ اور منش دوسرے جنم میں نہیں آتا۔ لیکن اب دن بدن اس خیال میں کمی آ رہی ہے مگر پرانے مندروں کی مرمت میں اس وقت تک خاص توجہ دی جاتی ہے بعض بعض مندر بڑے وسیع موقعوں پر بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ارد گرد پرانے برگد کے درخت عجیب بہار دکھلاتے ہیں۔ کئی مندروں کے باہر پختہ اینٹوں

کی دیواریں بطور فصیل کے چُنی ہوئی نظر آتی ہیں - ان مندروں کے درمیانی
حصّے عموماً مستطیل شکل کے ہوتے ہیں جن کے چوبی اور پختہ (سنگین)
کام سے نہایت ہی عمدہ کاریگری کی شان نظر آتی ہے - بیرونی حصّوں میں
بڑے بڑے دالان (برآمدے) بنے ہوئے ہوتے ہیں - ان برامدوں میں
سے کئی ایک کی چھتیں (سقف ہائے) تو پختہ ستونوں کے سہارے قائم
ہوتی ہیں - اور کئی ایک میں چوب ساگوان کے نہایت ہی مضبوط - طویل
اور بڑے لپیٹ (گولائی) کے ایسے سہارے (ستون) دیکھے جاتے
ہیں کہ جن کی پائداری اور خوبصورتی کا اندازہ لگانا نہایت مشکل ہوتا ہے
ان مندروں کے اندرونی دروازے دریچے اور دیواریں مختلف طرح
کی خوبصورت چیزوں (مثلاً چونیاں - معمولی قیمت کے پتھر یعنے یاقوت
وغیرہ اور زرین یا طلائی پتریاں) سے ایسے آراستہ نظر آتے ہیں
کہ گویا آج اُن کو مزین کیا گیا ہے - ان مندروں کے عین وسطی مقام
میں بدھ دیو کی ایک بڑی مورتی دھیان اوستھا میں آسن جمائے استھاپت
کی ہوتی ہے - کہ جس کا رخ ٹھیک مندر کے بڑے دروازے کے سامنے
ہوتا ہے - جس سے کہ باہر سے درشن ہو سکتے ہیں - اور اس بڑی مورتی
کے آس پاس اور بہت سی مختلف دیوتاؤں کی مورتیاں دھری ہوئی
دیکھی جاتی ہیں - مقام آیوتھیا (سیام کا قدیم پایہ تخت) کے ایک قدیم
مندر میں تو پچیس 25 ہزار کے مورتیاں رکھی ہوتی ہیں - ان مورتیوں
کی بیرونی ساخت میں بے انداز طلائی پتریاں خرچ ہوئی ہوئی معلوم
ہوتی ہیں - بعض کی آنکھوں میں نہایت ہی آبدار موتی جڑے ہوئے ہیں۔

بعض مندروں میں بدھ دیو کے سپن اوستھا (خوابیدہ - یا سوئی ہوئی
حالت) کی مورتیاں دیکھی جاتی ہیں - سیامی مندروں کی ان مورتیوں
سے ایک مورتی کی لمبائی ساٹھ گز کے قریب بتائی جاتی ہے - پاؤں
پانچ گز لمبے - میں نے پہلے پہل اس قسم کی ایک مورتی رنگون کے
پھیا (رگوڈا) میں دیکھی تھی - جسکو دیکھ کر میں حیران تھا - کہ اتنی لمبی
مورتی - مگر وہ مورتی تو صرف بیس گز کے قریب لمبی تھی - یہ مورتیاں
ہیں - گویا اینٹوں کے بت چنے ہیں - پہلے اینٹوں کی چنائی کر کے
(مورتی) کا ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے - اس کے بعد اس پر سیمنٹ
چونے و سرخی کا پلستر کر کے وارنش یا پالش کر دیا جاتا ہے -
اس صفائی اور حکمت سے لگایا جاتا ہے - کہ دیکھنے والے کی عقل
دنگ رہ جاتی ہے - اور پھر اس پالش شدہ مورتی (بت) کو
پتروں سے ڈھانپ دیتے ہیں - خاص بنگ کوک میں کئی قسم کے
اور پتھر کے بت تیار کرنے کی خاص دوکانیں یا کارخانے ہیں
تک کہ بت کے چہرہ (نقش) پر آنکھیں نہیں جما دی جاتی - تب
وہ بت مقدس اور قابل پرستش نہیں سمجھا جاتا - ان بدھی
میں علاوہ مہاتما بدھ کی مورتیوں کے ہزاروں قسم کی دیگر چھوٹی
مورتیاں رکھی ہوتی ہیں - ان میں سے کئی مورتیوں کے ہاتھوں میں
کمان پکڑے ہوتے ہیں - اور کئی ایک کے ہاتھ میں سنکھ اور
وغیرہ - ان مندروں میں نقدی - برتن - پھول - پھل اور خوراک
چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے - جس سے بدھی مہنتوں کے پیٹ پلتے

اور چھت کو مندروں کی ضروری مرمت میں لگایا جاتا ہے ؎

بڑے بڑے بدھی مندروں کے آس پاس بدھی سادھوؤں کے اکھاڑے[1] (رہائش کے مکان) نظر آتے ہیں۔ یہ مکان چوبی اور سطح زمین سے چھ فیٹ اونچے پختہ برجیوں یا کہ چوبی پوسٹوں پر بنائے جاتے ہیں۔ تاکہ رطوبت سے محفوظ رہیں۔ اور علاوہ اس کے یہ مکان یک منزلہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ بدھی سادھوؤں کا خیال ہے۔ کہ دوسری یا کہ تیسری چھت پر رہنے والوں کے پاؤں، نچلے فرش پر نواس کرنے والوں کے سر کی طرف ہوتے ہیں۔ امراد اونچائی یا کہ بلندی سے ہے اور اس قسم کا عمل سادھوؤں کے لئے ناواجب ہے۔ اس لئے مکان عموماً بارکوں کیطرح ایک چھت والے ہی بنائے جاتے ہیں۔ ہر ایک اکھاڑے کے متعلق ایک گھنٹہ گھر یا گھنٹہ برج ضروری ہے۔ یہ برج چوبی اور سہ منزلہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک منزل میں ایک گھڑیال (گھنٹہ آہنی جو بہت وزنی ہوتا ہے) لٹکا رہتا ہے۔ اور جب سادھوؤں کی پوجا کا وقت قریب آتا ہے۔ گھڑیالوں کو زور سے بجوانا (ٹھکوانا) شروع کیا جاتا ہے۔ تاکہ سب سادھو پوجا کے لئے حاضر ہو جاویں۔ ان گھڑیالوں

---

[1] برہمی زبان میں اس قسم کے اکھاڑوں (مکانات) کو "پنگی چاؤ" کہتے ہیں۔ پنگی بمعنے سادھو۔ اور چاؤ (چو) کے معنے جائے آرام یا رہائش۔ سیامی زبان میں ان مکانوں کو واٹ کہا جاتا ہے۔ اور کئی لوگ رونگ پھرا بولتے ہیں ؎

کو آسمانی رنگ (ہلکا نیلا) سے رنگدار کر کے اُن پر طلائی بند چڑھائے جاتے ہیں ‌٭

پھر اچادی داگاباس یا بدھی مینار

تمام سیام برہما اور سیلون (لنکا) میں جگہ بجگہ یہ مینار جن کو داگاباس کہتے ہیں۔ نظر آتے ہیں۔ داگاباس سنسکرت کے الفاظ "دھاتو گربا" سے لئے گئے ہیں داگاباس صرف اُن میناروں۔ لاٹوں یا کہ مزاروں کو کہتے ہیں۔ کہ جو زمانہ قدیم میں بدھ دیو کی یادگاریں بنائے گئے تھے۔ بعض بعض میناروں کی نسبت عجیب عجیب روایات سُننے میں آتی ہیں۔ کہ فلانی مینار یا کہ لاٹ کے نیچے بدھ دیو کے سر کا بال گاڑا ہوا ہے۔ اور فلانے کی نیچے مہاتما ممدوح کا دانت مدفون ہے (جیسا کہ علاقہ سیلون (لنکا) کے مقام کانڈی میں ایک اسی قسم کی یادگار قائم ہے) - اور فلانی لاٹ بدھ دیو کے نقش پا پر نصب کی گئی تھی - یہ درگاباس اینٹوں یا پتھروں کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی بنیاد (کرسی) بڑی وسیع مدور (گول) شکل میں ہوتی ہوئی درجہ بدرجہ بلندی پر پہنچتی ہوئی کم ہو جاتی ہے۔ حتےٰ کہ ان کی چوٹی بہت ہی کم پیٹ میں لشکل گاؤدم رہ جاتی ہے۔ بعض کے درمیانی حصوں میں نہایت ہی عمدہ قسم کی چھوٹی چھوٹی اینٹوں کی سیڑھیاں یا پٹڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ جو کہ ان درگاباسیوں کو پلستر کرنے کے وقت کام دیتی ہیں۔ کل درگاباسوں کی چوٹیوں پر

طلائی کلس لگائے جاتے ہیں - عموماً ہر سال بڑے بڑے داگا - باسون پر میلہ ہوا کرتا ہے - میں نے پہلی دفعہ اپر برہما کے مقام یا واٹانگ (یوٹانگ) میں اپنے ایک عزیز مترکے ہمراہ ایک بہت ہی بڑے داگا باس کا درشن کیا تھا - اُس وقت اُسکا درشن مجھے اچنبا معلوم ہُوا مگر دوسرے مقامات میں اسی قسم کے داگا باس دیکھنے پر میری پہلی حیرانی جاتی رہی - بنک کوک کے شاہی مندر کا درمیانی داگا باس بھی قابل دید ہے - لفظ داگا باس علاقہ سیلون یعنے لنکا (بدھی گوردوارہ) میں استعمال ہوتا ہے - سیام میں پھراچادی بولتے ہیں - غیر زبانوں میں پگوڈا یا پگوڈا کہتے ہیں ۔

مقام الوتھیا سے چودہ میل کے فاصلے پر کوہ پھراباٹ (سیامی میں پھرا کے معنے مقدس - باٹ یا بت کے معنے پاؤں یا کہ پاؤں کا نشان جو پاد یا پدا کا بگاڑ ہے) پر ایک بڑی بھاری بدھی زیارت گاہ یا مقام تیرتھ واقع ہے - اہل سیام کا عقیدہ ہے - کہ اس پہاڑ (کوہ) پر بدھ دیو کے پاؤں کا نشان (نقش پا) موجود ہے - اس مقام پر ایک عالیشان عمارت اور ایک بدھی داگا باس موجود ہیں - دُور دُور سے بیشمار لوگ (خلقت) پیدل چلکر ننگے پاؤں اس پہاڑ پر چڑھ کر تیرتھ یاترا کرنا بھاری اُتم (اُتّم) خیال کرتے ہیں - چڑھاوے کا اندازہ لگانا مشکل ہے یہ مقام قابل دید ہے - شمالی سیام کے دارالخلافہ شہر چینگ مئی کے نزدیک بھی ایک اسی قسم کا مقام تیرتھ پایا جاتا ہے ۔

سیام میں عام لوگ سفید ہاتھی کی بھی پرستش کرتے ہیں سفید

ہاتھی کو مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ مگر دن بدن اس رسم میں کمی ہو رہی ہے۔ پہلے برہما میں بھی یہی حال تھا +

مسافر خانے

{ سیام کے گاؤں گاؤں میں مسافروں کے آرام کے لئے مسافر خانے موجود ہیں

سیامی زبان میں ان کو ساآلہ (سالا۔ شلله) کہتے ہیں۔ سالوں کا بنانا بڑا پن (ثواب) تصور ہوتا ہے۔ یہ مکان بھی سطح زمین سے اونچے اور چوبی ہوتے ہیں۔ بعض تو چاروں طرف سے کھلے۔ اور بعض دو طرف سے بند اور دو طرف سے کھلے ہوتے ہیں۔ ان مسافر خانوں میں پینے کے واسطے پانی کے دو گھڑے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اور کئی مسافر خانوں کے ساتھ ہی کھوئی (کنواں۔ چاہ) بھی ہوتی ہے۔ کسی زمانہ میں دھرماتما لوگ مسافروں کو چاول بھی کھانے کے لئے دیتے تھے مگر آجکل ایسا حال نہیں۔ کیونکہ کئی مسافروں کی خرابی اس پاک رسم کی بندش کے واسطے کافی ثابت ہوئی +

اپر برہما میں بھی بجنسہٖ یہی حال ہے۔ بلکہ مسافروں کی پیاس بجھانے کے لئے ہر ایک گلی۔ کوچہ۔ یا کہ۔ سڑک کے موڑوں اور ناکوں پر درختوں کے سہارے پانی کے دو گھڑے ہر وقت پڑے رہتے ہیں۔ جو آوے پیوے۔ آرام کرے۔ اور چلا جاوے۔ ملک چین کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اسی طرح چاء کے مٹ بھرے (امرد) ہوئے سڑکوں کے موڑوں پر مسافروں کی پیاس بجھانے کے لئے پڑے ہوئے اپنی آنکھ سے دیکھے۔ نہایت ہی عمدہ رسم ہے +

ہند کے بعض مقامات میں "مسافروں" کو مانگنے پر بھی پانی نہیں ملتا۔
ہائے کٹھورپن اور چھوت چھات تمہارا ستیاناس ہو ۔

سیامی کُتب مقدّس

اہل سیام کی کُتب مقدس بھی وہی ہیں۔ جن کو تمام بُدھی حلقہ (بدھی کے پیرو) اپنا دھرم شاستر قرار دیتا ہے۔ وہ کتب مقدس ترپی پٹاکا (اصل پٹینکا) کہلاتی ہیں۔ جن کے نام ونیا پٹاکا (ونی یا پٹاکا)۔ سوترا پٹاکا۔ ابھی دھرما پٹاکا ہیں۔ جو کہ پالی زبان میں تحریر ہیں۔ علاوہ ان کے کئی سیامی سادھو راماین کو بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں۔ اب سے قریباً پچاس برس پہلے کل سیامی کتابیں دستی لکھی جاتی تھیں۔ کیونکہ چھاپہ (پریس) موجود نہ تھا گو اس وقت تک کئی سادھو لوگ دستی لکھی ہوئی کتابوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ مگر عام خلقت چھاپہ کو ترجیح دیتی ہے ۔

پہلے زمانہ میں تحریری کام میں کاغذ کی نسبت بھوج پتر۔ تاڑ کے پتر اور کئی قسم کے درختوں کی چھال کو ترجیح دیجاتی تھی۔ کیونکہ آخر الذکر کاغذ کی نسبت زیادہ دیرپا ہوتے ہیں۔ اور اُن کو گھُن یا دیمک نہیں لگتے ۔

خاص سوبات تیوہار سیامی

(۱) کٹھیب چینگ چا۔ یا۔ لوچینگ چا جس کے اُردو معنے "جھولا" یا "ہنڈولا" ہیں۔ یہ رسم اُس موقع پر ادا کی جاتی ہے۔ جب کہ چاولوں

کا فصل کاٹ کر انبار یا کہ غلہ خانوں میں بھرنے کی تیاری ہوتی ہے۔
اس کا مطلب اُس دھان شکتی کا شکریہ (دھن یاد) ادا کرنا ہوتا ہے
کہ جس کی عنایت سے غلہ صحیح وسلامت تیار ہوا ۔ یہ رسم براہمنوں کے
ذریعے ادا کیجاتی ہے ۔ یعنے شاہی محل کے نزدیک شاہی مندر میں براہمن
لوگ ایک قسم کا جھولا (جھولنے کی چیز یا ہنڈولا) تیار کرتے ہیں ۔ اور
خاص مقررہ دن کو محکمہ زراعت یا کہ مالیہ کے افسر اعلےٰ (سیامی وزیر)
کو اُس جھولے میں جھلا کر خاص رسوم ادا کی جاتی ہیں ۔ جو دو روز تک
بدستور جاری رہتی ہیں ۔ اور اس میں کل شاہی خاندان کے لوگ اور
وزرا شامل ہوتے ہیں ۔ یہ رسم سال بھر میں دو دفعہ پوری کرنی ضروری
ہوتی ہے ۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں یکم اور تیسری جنوری اور اکیس اور تیئیس دسمبر
کو یہ رسومات ادا ہوئیں ÷

کھاؤ واسا اور عوک واسا

لفظ واسا پالی ہے ۔ اور سنسکرت کے لفظ
ورشا (یعنے برسات ۔ بارش ۔ سال ۔ برس)
کا بگاڑ ہے ۔ چونکہ بدھی حکم کے بموجب بدھی
سادھوؤں کو برسات کے مہینے میں باہر
دوسرے مقامات میں پھرنا منع ہے ۔ اور اپنے مندروں میں رہنا واجب
اسلئے یہ دستور یا رسم بدھی روزہ یا برت کہلاتا ہے ۔ یہ برت تمام قوم
سیام اور نیز بڑے بڑے شاہی حکام کو بھی رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔
اس عرصہ برت یا روزہ میں کئی اقسام کی نفس کشی کے سادھن کئے
جاتے ہیں ۔ اوپر کہیں ذکر کیا گیا ہے ۔ کہ موجودہ ولیعہد تخت سیام جب

ولایت سے واپس آئے۔ تو ماہ اگست میں اس برت کے پورا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ یہ برت عموماً ماہ اگست اور ستمبر کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس برت کی ٹھیک ٹھیک پابندی دوسرے جنم میں خوشحالی کا باعث ہوتی ہے۔ اس برت کا آغاز کھاؤ واسا کہلاتا ہے اور آخیر عوک واسا۔ ۱۹۵۵ء میں یہ برت چھ جولائی کو شروع ہوا۔ اور تین اکتوبر کو ختم ؂

(ی) لوئی کراتھونگ یا لوئی کاتھونگ

اس تیوہار کا سرکاری نام کرن لوئی پھرا پراتھیپ ہے۔ لوئی کے معنے "تیرانا۔ پانی میں بہانا" وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور کاتھونگ یا کراتھونگ کے معنے روشنی۔ چراغ۔ وغیرہ۔ پراتھیپ یا پادیپ پالی زبان کے الفاظ۔ اور سنسکرت کے لفظ دیپ (بمعنے چراغ لیمپ وغیرہ) کا بگاڑ ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں یہ رسم پہلی۔ دوسری تیسری اکتوبر۔ تیئیس و اکتیس اکتوبر اور یکم نومبر کو پوری کی گئی۔ اس تیوہار کو دریائی روشنی کا تیوہار یا دیپ مالا کہنا چاہئے۔ کیونکہ اس تیوہار پر رات کے وقت عام سیامی لوگ قسم قسم کے کاغذی چراغ۔ بتیاں اور کاغذی کشتیاں بنا کر اور دھوپ (لوبان) جلا کر دریا میں بہاتے ہیں۔ دریا کے کنارے پر پٹاخے بھی چھوڑتے ہیں۔ اسکا مطلب دریائی دیوتا

ؔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ یہ رسم پنجاب کے بہت سے حصّوں اور خاص کر

(جند پیر) کو خوش کرنیکا ہوتا ہے۔ کیونکہ دریا کے ذریعے اُن کے فصلات کو پانی ملتا ہے۔ اُن کی اپنی پیاس بوجھتی (بجھتی) اور کل تجارت کشتیوں و اگن بوٹوں پر دریا ہی کے ذریعے سرانجام ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ بھی مطلب ہوتا ہے۔ کہ دریا کی طغیانی سے بے خطر رہیں۔ شاہی خاندان کے لوگ اس رسم کی ادائگی میں خاص حصّہ لیتے ہیں۔ یعنے اگن بوٹوں کو جھنڈیوں اور چراغوں (لیمپوں) سے مزین کر کے دریا میں سیر کرتے اور کئی اقسام کے پھل۔ پھول وغیرہ دریا میں بہاتے ہیں +

(۴) **پھراباٹ** } اس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنے یہ وہی تیوہار ہے۔ جو کہ وہ پھراباٹ (آیو تھیا سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) کی یاترا سے تعلق رکھتا ہے۔ سات آٹھ۔ و نو فروری ۱۹۵۶ء کو یہ تیوہار منایا گیا +

(۵) **"تو نام"۔ یا "تو نام پھرا کھی کھٹ سنچا (سنتیا)"۔**

(پانی۔ آب) { پانی دِوادھا یعنے / اقبال مندی + } (راست سچا) +

یہ رسم سال میں دو دفعہ ادا کیجاتی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ستائیس مارچ اور پندرہ ستمبر کو ادا کی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام سیاحی ملدران

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۷) + ڈیرہ جات و سندھ کے علاقوں میں بھی بڑی شان سے پوری کی جاتی ہے۔ اور ناریل وغیرہ دریا میں بہائے جاتے ہیں۔ تا کہ جند پیر خوش رہیں +

(حاکمان - وزرا - و دیگر ذی اقتدار لوگ) و اہل کاران کو سیامی راج کی خیر خواہی و روز افزوں ترقی یا کہ عظمت کے ثبوت میں خاص سوغات ادا کر کے وفاداری کا چرنامت (جل) پینا پڑتا ہے۔ یہ رسم شاہی محل میں خاص شان و شوکت سے منائی جاتی ہے۔ اُس روز سب سیامی سادھو بھی مندروں میں ملکہ خاص مذہبی پوجا وغیرہ کرتے ہیں ۔

(6) **ریک ناہ** } یہ رسم اراضیات میں چاول (غلہ) کی تخم ریزی کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسکا مہورت وغیرہ براہمن لوگ ہی سودھتے ہیں۔ کیونکہ یہ رسم ادا کئے بغیر بیج نہیں بوتے۔ ایک خاص جگہ میں محکمہ زراعت کا اعلےٰ آفیسر سیامی اپنے دستِ مبارک سے ایک گھنٹے کے لئے معمولی طور پر براہمن پجاریوں (پجاری لوگ) کے حکم کے بموجب ہل کو تھامے رکھتا ہے۔ اور دو بیل اُس ہل کو اُس خاص جگہ پر کھینچتے ہیں۔ ان بیلوں کو براہمن لوگ اچھی طرح سے سجاتے ہیں۔ اور ہل بھی خوبصورت ہوتا ہے۔ (ملک چین میں بھی یہی رواج ہے) ماہ اپریل کے قریب یہ رسم انجام دی جاتی ہے ۔

(7) **کروٹ تھائی**[1] } عام سیامی نیا سمت۔ یہ تیوہار عموماً مارچ کے آخیر میں بڑی کروفر سے منایا جاتا ہے۔ کل سیامی باشندے خاص طور پر اس تیوہار کو مناتے ہیں۔ اس تیوہار پر سرکاری توپیں بھی چھوڑی (داغی) جاتی ہیں۔ یہ تیوہار تین روز تک بدستور جاری رکھا جاتا ہے ۔

[1] کئی لوگ اسکو [illegible] تھائی کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ ترودٹ تھائی اسلئے کروٹ اور ترودٹ یکساں معنوں [illegible] لفظ ہا ہیں ۔

(8) **کروٹ چین** } اہل چین کا (چینی) نیا سمت۔ اس پر بھی اکثر سیامی لوگ خوشی مناتے ہیں۔ یہ سمت عموماً ماہ ضروری میں شروع ہوتا ہے ۔

(۹) سیامی سرکاری سال ہمیشہ یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے آغاز پر بھی خاص جلسے منائے جاتے ہیں ۔

(10) **سونگ کران** } یہ تیوہار اُن دنوں (ایام) میں منایا جاتا ہے۔ جبکہ سورج (آفتاب) راسی مین (راس) کے گھر سے راسی میت (میش) میں داخل ہوتا ہے۔ اصل میں یہ تیوہار سیام کا جوتشی یا سدھانتی نیا سمت سمجھا جاتا ہے سنہ ۱۹۵۶ء میں یہ تیوہار تیرہ (۱۳) سے سولہ (۱۶) اپریل تک منایا گیا ۔

(11) **کان وساکھا پوجا** } لفظ پوجا بگاڑ ہے "پوجا" کا یہ ایک قسم کی سالانہ پوجا ہے۔ جس کو وساکھا (وی ساکھا) کہتے ہیں۔ اور یہ پوجا مہاتما بدھ کے جنم دن کے متعلق ہے۔ یہ پوجا عموماً اُن ایام میں کیجاتی ہے جبکہ چاند وساکھا (وشاکھا) نکشتر میں داخل ہوتا ہے۔ اس تیوہار پر سیامی لوگ اپنے گھروں کو اچھی طرح منور کرتے اور عام پُن دان (خیرات) کرتے ہوئے خوب آنند مناتے ہیں۔ یہ تیوہار عموماً ماہ مئی کے شروع میں منایا جاتا ہے ۔

(12) **کھوٹ کاٹھین** } یہ سالانہ رسم (تیوہار) یا فرض بھی برابر ایک ماہ تک بڑے

کروفر سے تمام سیام دیش اور خاصکر بنگ کوک میں منایا جاتا ہے۔
یہ وہ رسم یا فرض ہے۔جس کے پورن کرنے کے لئے شاہ سیام کو اپنے
دست مبارک سے سیامی سادھوؤں کو سالانہ لباس (پوشاکیں) پیش
کرنی پڑتی ہیں۔گو کل سیام میں بیشمار بدھی مندر ہیں۔لیکن بڑے بڑے
مندروں میں شاہ سیام خود تشریف لے جاکر اس فرض کو خوشی سے
نبھاتے ہیں۔اور باقی مندروں میں شاہی خاندان کے ممبر اور خاص
وزرا اس کام کو سرانجام دیتے ہیں۔اس فرض کے ادا کرنے کی غرض
سے بعض مقامات کو جو دریائی کناروں پر واقع ہیں۔شاہ ممدوح
بذریعہ اگن بوٹ تشریف لے جاتے ہیں۔ایسے مواقع پر شاہی اگن
بوٹ کے سجانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا جاتا۔اور اس شاہی
اگن بوٹ کے پیچھے پچاس ساٹھ اور بوٹ وکئی کشتیاں جن میں شاہی
عملہ اور دیگر خلقت سوار ہوتے ہیں۔دریا پر چلتے ہوئے ایک عجیب
بہار دکھاتے ہیں۔کئی مقامات کو پہنچنے کے لئے شاہ سیام خشکی کے
راستے تشریف لے جاتے ہیں۔سب سے بڑے مندر کے دروازہ پر
جب آنحضور پہنچتے ہیں تو باہر سے سادھو آنہ لباس کا ایک جوڑا اچھی
طرح سے سجا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھ کر مندر میں داخل ہو کر
ایک میز (ٹیبل) پر جو خاص اُسی مطلب کے لئے رکھا ہوتا ہے۔دھر
دیتے ہیں۔اور باقی سب جوڑے (لباس) الگ دھر دئے جاتے
ہیں۔یہ لباس زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔اُس میز پر پھولوں سے
سجائی ہوئی سونے کی (طلائی) پانچ صراحیان۔پانچ طلائی تھالیاں

(ریکابیاں) بھوسنے ہوئے چاولوں سے پُر - پانچ طلائی بتی دان جن میں مومی بتیاں رکھی ہوتی ہیں - اور پانچ دھوپ (لوبان) کی بتیاں بعد جود ہوتی ہیں - شاہ موصوف اپنے ہاتھ سے موی اور لوبانی بتیوں کو روشن کرتے ہیں - اور اسکے بعد بدھ دیو کی مورتی کے آگے نمسکار کرتے ہوئے کتب مقدّس کے سامنے سر جھکاتے ہوئے سادھوؤں کی منڈلی کو پرنام کرتے ہیں - اس پر بڑے مہنت شاہ پانچ بدھی احکام کی سدیو کال (ہمیشہ) پالن کرنے کا وعدہ لیتا یا کراتا ہے - (۱) کہ وہ شاہ بلا وجہ کسی جاندار کی جان نہ لیویگا - (۲) وہ کسی پر ظلم نہ کریگا (۳) کسی عورت کے ساتھ بلا اُس (عورت) کی اور اُسکے متعلقین کی مرضی (رضامندی) اور اجازت کے تعلق پیدا نہ کریگا - (۴) جھوٹھ نہ بولیگا - کسی انسان کے ساتھ دھوکا (دھوکا) نہ کریگا - بدزبان نہ بولیگا (۵) نشہ وغیرہ سے پرہیز کریگا - خاص خاص حالتوں میں دو تین اور شرائط بھی کیجاتی ہیں - لیکن مذکورہ بالا پانچ لازمی ہیں - اسکے بعد شاہ سیام اپنے ہاتھ سے چڑھاوا وغیرہ چڑھاتے ہوئے سادھوؤں کو لباس تقسیم کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں - اس پر پھر لوگ (سادھو) پالی زبان میں "سادھو"... "سادھو" بولتے ہیں - پالی میں "سادھو" کے معنے شاباش - مبارک وغیرہ کے ہیں - اس کے بعد بڑا مہنت شاہ کی تشریف آوری اور تقسیم لباس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہے - اس رسم (فرض) کے خاتمہ پر شاہ سیام مندر سے واپس آجاتے ہیں - اور اُن کے باہر آنے پر بدھی سادھو اُن کی (یعنے شاہ کی)

عمر درازی اور اقبال کے لئے بُدھ دیو کی مورتی کے سامنے دست بدُعا ہوتے ہیں۔ موجودہ شاہ کے والد بزرگوار شرکہان دہاموں گک کُٹ اُن سادھوؤں کو جو پالی زبان میں خاص مہارت رکھتے ہوتے تھے زائد لباس وغیرہ عطا کرتے تھے۔ یہ رسم (فرض) عموماً ماہ اکتوبر میں ادا کیجاتی ہے۔ نیز ماہ اکتوبر کے آخر میں پھُوکھا و کھونگ یعنے مہاتما بدھ کی ایک یادگار کا تیوہار بھی منایا جاتا ہے۔ کشتیوں کی دوڑ بھی اسی مہینے میں کیجاتی ہے۔

شاہ سیام کا جنم دن بیس واکیس ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ اور آپ کی تخت نشینی کا تیوہار نومبر میں۔

علاوہ مذکورہ بالا رسومات و تیوہاروں کے سورج گرہن و چاند گرہن کے موقعوں پر بھی کئی قسم کی پوجا کیجاتی ہے۔

بنگ کوک

بنگ کوک کے معنے تجارتی وسط یا درمیانی حصہ (سنٹر) کے ہیں۔ یعنے بنگ (نبج) کے معنے بیوپار یا تجارت۔ کوک نعنے وسط درمیان یا بیچ۔ بنگ اور کوک کے الفاظ سے سنسکرت کی خوشبو ٹپکتی ہے بنگ کوک وہی مقام ہے جو ۱۷۶۷ء سے پایۂ تخت سیام کہلاتا ہے۔ یہ عالیشان شہر دریائے مینام کے دہانہ سے تیس میل کے فاصلے پر دریائے مذکور کے دونوں کناروں پر میلوں تک آباد نظر آتا ہے۔ ۱۷۶۷ء سے پیشتر

یہ مقام ایک معمولی گاؤں تھا۔ اوّل ہی اول جب بنگ کوک صدر مقام مقرر ہوا۔ تو اُسوقت زیادہ تر آبادی موجودہ شہر کے غربی جانب دریا کے کنارے پر قایم ہوئی۔ مگر سنہ ۱۷۸۲ء میں دریا کے شرقی کنارے پر بنگ کوک کی بنا ڈالی گئی۔ اور تب سے اس شہر نے تجارتی اُمور وغیرہ میں نمایاں ترقی کی۔ دریائے مینام کے دہانہ کے قریب بجانب سمندر ایک ریتلا اور کیچڑ کا حلقہ (سمنٹ رک) میل دو میل تک پھیلا ہوا ہے۔ اور ایک خاص موقع پر اس میں ایک ٹیلہ (چٹان) سا نظر آتا ہے۔ لہر کے آنے پر تو اُس حلقہ کا کوئی نشان معلوم نہیں ہوتا۔ مگر لہر کے اُترنے پر کئی جگہ پر اُس کے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ غرضیکہ بھاری جہازوں کو اس مقام کے قریب دریا میں داخل ہونے کی بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر سنہ ۱۹۵۱ء سے اُس موقع کیحالت کو بہت کچھ درست کیا گیا ہے۔ اور یہاں لائٹ ہوس (وہ مقام جہانکہ روشنی کی بتی نصب ہوتی ہے) بھی بنا دئے گئے ہیں۔ تاکہ اندھیرے میں جہازوں کو اُس مقام کا پتہ رہے۔ اس تنگ حلقہ سے گذر کر جہاز کے سواروں کو دریا کے دونوں بند و بر گھنے دہر سبز جنگل نظر آتے ہیں۔ شہر بنگ کوک کے نزدیک پہنچنے سے کئی مندروں کے سنہری کلس نظر آنے سے جہاز کے سفر کی تکلیف بھول جاتی ہے۔ شہر میں داخل ہوکر کئی عالیشان عمارتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ کسی وقت یہ شہر فصیلوں سے گھرا ہوا تھا۔ اور ان فصیلوں میں بڑے بڑے گیٹ (دروازے) قایم تھے۔ مگر اب کچھ حصہ فصیلوں کا اور کئی ایک دروازے مثلاً پتو سام یوٹ

پتو بھی گرا دئے گئے ہیں۔ (پتو[1] کے معنے بڑے دروازے یا گیٹ کے
ہیں)۔ شاہی محلات وعمارات۔ سرکاری دفترات اور فوجی بارکیں بھی
ایک پختہ فصیل سے محیط ہیں۔ جس کا احاطہ قریباً ایک میل ہے +
سینکڑوں نئی اور ولایتی فیشن کی عمارتیں دن بدن بنتی جاتی
ہیں۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں بجلی کی روشنی رات کے اندھیرے
کو دور کرتی ہے۔ شہر کے درمیان میں کئی جگہ دریائی نالے بہتے ہیں
جن کے دونوں کناروں پر پرانے فیشن کے اور نئی طرز کے سینکڑوں
مکانات دیکھے جاتے ہیں۔ تمام غلاظت وغیرہ ان ہی نالوں میں بہادی
جاتی ہے۔ دریا کے شرقی کنارے پر بڑی بڑی تجارتی کوٹھیاں۔ مال گودام
اور مال اتارنے کے گھاٹ۔ نیز چاولوں کے صاف کرنے اور لکڑی چیرنے
کی فیکٹریاں (کارخانے) واقع ہیں۔ ممالک غیر کی کونسلوں کے عمارات
کسٹم ہوس (محصول خانہ) اور چارٹرڈ بنک بھی اسی کنارے پر بہار دکھاتے ہیں
دریا پر تیرنے والے مکانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شہر کے دو تین حصوں
میں بجلی کی طاقت سے چلنے والی ٹرام دے (گاڑی) بھی ہیں۔ ان میں سے
ایک تو مقام بنگ کولم سے لے کر بڑے بازار سے ہوتی ہوئی شہر کے شاہی
محلات تک دن بھر چلتی رہتی ہے۔ یہ فاصلہ قریباً چھ میل ہے۔ اور شہر
بنگ کوک کا طول بھی قریباً اتنا ہی بتایا جاتا ہے۔ مگر دریا کے شرقی کنارے
کی آبادی کا رقبہ بارہ مربع میل کے قریب ظاہر کیا جاتا ہے۔ اہل سیام

[1] اصل لفظ پراتو ہے +

ذات پات یا کچی۔ پکی کا فضول وہم نہیں رکھتے۔ اس لیئے تمام شہر میں جگہ بجگہ کھانے پینے کا سامان بافراط نظر آتا ہے *

آب و ہوا دریا کا پانی عموماً میلا کچیلا رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے کناروں پر جائے ضرورت وغیرہ بنائی ہوئی ہیں۔ اور تمام شہر کی غلاظت بھی اسی میں بُردکیجاتی ہے۔ اس لیئے بغیر صاف یا فلٹر کرنے کے پینے کے کام میں بہت کم آسکتا ہے۔ بہت لوگ مٹوں۔ پیپوں وغیرہ میں پانی بھر کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور پھٹکڑی وغیرہ سے صاف کر کے پینے کے استعمال میں لاتے ہیں۔ مگر بہت سی آبادی بارانی پانی کو پینے کے کام میں لاتی ہے۔ برسات عموماً پڑتی رہتی ہے۔ پس لوگ بڑے بڑے پیپے (بیرل) برساتی پانی سے بھر رکھتے ہیں۔ بعض بعض جگہ کنوئیں (چاہ) بھی ہیں۔ مگر اب اس وقت انکلیف کو بہت کچھ دور کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں میں آرٹیزن ویل بنا دئے گئے ہیں۔ اور جن سے مقطر پانی شہر میں بھی بہم پہنچایا جاتا ہے۔ ہوا خوشگوار ہے *

قابل دید مقامات شاہی عمارات۔ شاہی باغات۔ شاہی عجائب خانہ شاہی مندر اور کئی دوسرے پرانے مندر جن میں پرانے زمانے کی مورتیاں اور دیگر سیامی دستکاری کے عجائبات دیکھنے میں آتے ہیں۔ کئی یوروپین کوٹھیاں بھی قابل دید ہیں *

بنک:- (۱) ہانگ کانگ شنگھائی بینکنگ کارپوریشن *

(2) چارٹرڈ بنک اوف انڈیا - آسٹریلیا اینڈ چائینا * (3) ہنگ ڈی ایل
Bangue de h In do China.
انڈو چائین - ان تین بنکوں کے نوٹ بھی چلتے ہیں۔ (4) مرکنٹائل بنک اوف انڈیا
لمیٹڈ کی شاخ جس کے ایجنٹ میسرز وونڈ سور اینڈ کمپنی ہیں * (5) نیشنل
بنک اوف چائنا لمیٹڈ کی شاخ جس کی ایجنسی میسرز کلارک اینڈ کمپنی
کے زیر اہتمام ہے * (6) دی انٹرنیشنل بنکنگ کارپوریشن جسکی
ایجنسی دی اراکان کمپنی لمیٹڈ کے متعلق ہے - یہ سب بنک بنگ کوک
میں ہیں *

اخبارات

(1) دی بنگ کوک ٹائمز انگریزی و سیامی * - - روزانہ *
(2) دی " ویکلی میل * انگریزی * - - ہفتہ وار
(3) سیام فری پریس * انگریزی و فرنچ * - - "
(4) سیام آبزرور * " و سیامی * - - روزانہ
(5) سیام ویکلی میل * انگریزی * - - ہفتہ وار
(6) بنگ کوک سے * (Sman) * سیامی * - - "
(7) سیام مینزی * (Maizi) " * "
بنگ کوک کی موجودہ آبادی چار لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے
جس میں ایک لاکھ چینی آبادی ہے *

خاص بنگ کوک میں ہر ایک ولایت کا آدمی دیکھا جاسکتا ہے۔ بنگ کوک کی بندرگاہ میں آسٹرین۔ برٹش۔ دانش۔ ڈچ۔ فرنچ جرمن۔ ناروے گی عن۔ سویڈش جہازان برائے تجارت موجود دیکھے جاسکتے ہیں +

بنگ کوک سے ساٹھ میل۔ یا کہ مذکورہ بالا ریٹ اور کیچرڈ کے تنگ حلقہ سے بیس میل کے فاصلے پر جزیرہ و بندرگاہ۔ کوہ سی چانگ بھی قابل دید ہے +

سیام کا قومی یا شاہی جھنڈا (نیشنل فلیگ) بنگ کوک میں نصب ہے۔ اس فلیگ کا رنگ سُرخ اور اس پر سفید ہاتھی کی صورت (نقش) ہے +

آیو تھیا

اصل لفظ آیودھیا ہے۔ اور اُسکا پالی بگاڑ آیُوتھیا ہے۔ یہ مقام قدیم آریاؤں نے مہاراجہ رامچندرجی کی یادگار میں قائم یا آباد کیا تھا۔ مدت دراز تک آرین مسایہ میں رہا۔ کسی وقت یہ شہر خوشحالی کا گھر ہو گذرا ہے + ۱۷۶۷ء کے آغاز تک یہ شہر کل سیام۔ کمبودیا ملایا۔ کا دارالخلافہ تھا + مگر اسی سال میں برہمی لوگوں نے یورش کر کے اس کے قدرتی نظارے کو برباد کر دیا۔ اور تب سے بنگ کوک پایۂ تخت سیام بنا۔ سولھویں صدی (۱۶۰۰ء) میں اس شہر کا گردا محیط

نومیل کے قریب تھا۔ شہر آیوتھیا دریائے مینام پر واقع اور بنگ کوک سے جانب شمال ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ فاصلہ ایک ریل گاڑی کے ذریعے طے ہوتا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے یہ شہر اب بھی مشہور ہے ہر سال ماہ اپریل کے قریب آیوتھیا میں ہاتھیوں کا ایک باڑا بنایا جاتا ہے۔ اور نزدیک نزدیک کے جنگلوں سے جنگلی ہاتھی گھیر کر اس باڑے میں بند کئے جاتے ہیں۔ ایک خاص مقررہ دن کو شاہ سیام معہ تمام عملہ اور دیگر بے شمار خلقت کے اس باڑے کے ہاتھیوں کا تماشہ دیکھنے کے لئے جا موجود ہوتے ہیں۔ بلکہ جو تماشبین باڑے کے زیادہ نزدیک جا کر تماشہ دیکھتے ہیں۔ اُن کو مقررہ فیس دے کر ٹکٹ لینا پڑتا ہے۔ اس موقع پر جو جو ہاتھی شاہ سیام شاہی خدمت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اُن کو تو باڑے میں بند رکھا جاتا ہے۔ اور باقی تمام ہاتھیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو کچھ جنگلوں میں بھاگ جاتے ہیں۔ جو ہاتھی بند رکھے جاتے ہیں۔ اُن کو سدھا کر فوجی کام وغیرہ میں لایا جاتا ہے۔ یہ تماشہ قابل دید ہوتا ہے۔ آیوتھیا کی قدیم عمارات میں سے ایک خاص مندر جس کا سنہری کلس زمین سے ڈیڑھ سو گز کے قریب اونچا ہے دیکھنے کے لائق ہے۔ کئی قدیم عالیشان عمارتوں کے کھنڈرات بھی انسانی عقل کو چکر دلاتے ہیں ؛

چانتابون

چانتابون بھی شرقی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے۔ اور بلحاظ تجارت

ہنگ کوک سے دوسرے نمبر پر شمار ہوتا ہے۔ یہاں جہاز بنانے کا کارخانہ
اگو دی ا ہے۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی چینی و برہمی ہے۔ اس کے نواحی
پہاڑیوں میں جواہرات و سونا پایا جاتا ہے۔ اس مقام کی کالی مرچ اور
کوفی (قہوہ) بہت ہی مشہور و اجناس نکاس (برآمد) ہیں۔ مدت تک
یہ شہر فرنچ تخت میں رہا۔ مگر آٹھ جنوری ۱۹۰۵ء سے شاہ سیام کے
تحت میں ہو گیا ۔

چنگ مئی

چنگ مئی شمالی سیام کا دار الخلافہ اور پہاڑی علاقہ میں واقع ہے۔ اس
کے نواح میں اس وقت تک بڑے گھنے جنگل موجود ہیں۔ جن میں ساگوان
کے درخت بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ جگہ بڑی سرسبز ہے۔ کئی بدھی پگوڈے
اس علاقہ میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنگ مئی بڑی بھاری تجارتی
منڈی ہے۔ جہاں کہ سیامی۔ برہمی اور چینی پیداوار کا تبادلہ ہوتا ہے۔
بنگ کوک سے چنگ مئی تک ریل پہنچ جانے سے تجارتی سلسلہ بہت
بڑھ جاویگا۔ کیونکہ چنگ مئی برہما کے حدود پر واقع ہے۔ یہاں کی
آبادی باون ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے۔ یہاں ہندی روپیہ
چلتا ہے ۔

کورات

یہ مقام بنگ کوک سے ۲۶۰ میل کے فاصلے پر بجانب شمال مشرق
واقع ہے۔ کورات ایک تجارتی مقام ہے۔ کیونکہ شمالی لاؤس اور کمبودیا
کے جنوب مشرقی علاقوں کی تجارت زیادہ تر کورات سے تعلق رکھتی ہے
کورات اور بنگ کوک کے درمیان ریلوے جاری ہے ٭

پیچاپوری

یہ شہر بنگ کوک سے بجانب جنوب مغرب پہاڑیوں کے درمیان میں
واقع ہے۔ اور کسی وقت شاہی رہائش کا مقام ہو گذرا ہے۔ بنگ کوک
اور پیچاپوری کے درمیان ریلوے کا کام جاری ہے۔ یہاں ایک عالیشان
بدھی مندر ہے جس میں بدھ دیو کی ایک ایسی مورتی موجود ہے جس کی
لمبائی پچاس گز کے قریب ہے۔ علاوہ اسکے یہاں پہاڑ کے کھوہ (کھپا۔ غار)
میں ایک مندر ہے جس میں بیشمار بدھی مورتیاں رکھی ہیں۔ اور اسی لئے
یوروپین لوگ اس مندر کو مورتیوں (بتوں) کی گپھا (غار) کہتے ہیں ٭

سنگورا

سنگورا جزیرہ نما ملایا کے شرقی ساحل پر واقع اور ایک مشہور شہر ہے۔
گو یہ مقام حدود ملایا میں ہے۔ مگر سیامی راج کے تحت میں ہے۔ ایک سیامی

حاکم یہاں کا ناظم مقرر ہے - یہ علاقہ ٹین کی کانوں سے پُر اور سیام کے صوبہ کڑا (کڈا یا گڈا) نزد پنانگ ہے سے ملحق ہے ۔

کمبودیا

گو اس کتاب کے شروع ہی میں کمبودیا (جس کو کمبوج بھی کہتے ہیں) کے متعلق کچھ حال بیان ہو چکا ہے ۔ مگر یہاں تھوڑا سا زائد حال لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ اس طرح پر شروع کیا جاتا ہے ۔

کمبودیا (کمبوج) - یہ ریاست جزیرہ نما ہند چینی میں سیام دیش کے جنوب مشرق میں واقع ہے - زمانہ سابق میں اسکو سلطنت کھمر کے نام سے پکارا جاتا ہے - آریا لوگوں نے اسکو آباد کیا تھا - مدت تک آرین تحت میں رہا - بعد میں بدھ لوگوں کے زیر حکومت ہوا - سنہ 1865ع کے قریب سے گورنمنٹ فرنچ کی حفاظت میں ہے - اسکا رقبہ قریباً 62,000 مربع میل ہے - ریاست کا بڑا حصہ بالکل خوشگوار اور میدان کی صورت میں نظر پڑتا ہے - ایک بڑا دریا بنام می کونگ اس ریاست کی سرسبزی و شادابی کے لئے اتنا ہی مشہور ہے - جتنا کہ دریائے نیل ملک مصر اور اُس کے علاقہ جات کے لئے - اس ریاست میں چاول - لوبیا - کالی مرچ - الائچی - گلاب بیل - کپاس - مکی - گنا (جس کی کھانڈ یا شکر تیار ہوتی ہے) تمباکو - چوب آبنوس و صنوبر بکثرت پیدا ہوتے ہیں - سیسہ - لوہا - چاندی - سونا وغیرہ بھی اس دھرتی میں عام ملتے ہیں - یہاں ایک بڑی جھیل جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے - بنام تالے سپ یا تالے سب (اصل لفظ نیچے ہے)

بجانب غرب واقع ہے۔ خشک موسم میں سینکڑوں جنگلی ہاتھی اس کے کناروں پر منگلاچار مناتے نظر آتے ہیں۔ پہاڑیوں کے دامن میں گینڈے بھی عام پائے جاتے ہیں کمبودیا کے یابو (چھوٹے گھوڑے) نہایت خوبصورت و طاقتور ہوتے ہیں۔ اور سیام دیش کے عام علاقوں میں بڑی قدر سے فروخت ہوتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی شکل و شباہت قدرتی طور پر یہ جتلاتی ہے۔ کہ وہ کسی بہادر اور ایماندار قوم کی نسل سے ہیں۔ مگر ان کے موجودہ طریقہ زندگی سے ایسے ایسے آثار پستی نمایاں ہیں جو کہ کسی عروج سے گری ہوئی قوم کی حالت میں پائے جانے لازمی ہیں۔ سر کے بال چھوٹے مگر چوٹی دار۔ عموماً دھوتی پہنتے ہیں +

اس علاقہ کو خاندان کورؤں کے لوگوں نے آباد کیا تھا۔ یوروپین تحقیقات بتاتی ہے۔ کہ وادی گنگا سے نقل مکان کردہ لوگوں نے اسکو آباد کیا تھا کسی وقت یہ سلطنت نہایت زبردست اور دانائی حکمت و شائستگی کے جواہرات سے مالا مال ہو گذری ہے۔ برہما۔ سیام و ملایا اس کے ماتحت تھے۔ انگریزی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بارھویں صدی (۱۱۵۵ء) کے قریب سیلون (لنکا) کے راجہ بنام پراکرما باہو نے پانچ سو جہازوں کا بیڑا اور بے انداز فوج راجہ کمبودیا کے ساتھ لڑائی کرنے کو روانہ کئے اور اس جنگ عظیم میں راجہ کمبودیا کام آیا۔ اور اسکو شکست ہوئی اس جنگ کا سبب یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ راجہ کمبودیا نے راجہ لنکا کے ایلچی کی ہتک کی تھی اس زمانہ سے بدھ ازم کا عروج اس ملک میں شروع ہوا +

قدیمی کھنڈرات :- اس ریاست کے از کم چالیس مقامات

ہیں جو اسوقت اُجڑے پڑے ہیں۔ راج محلوں۔ قلعوں۔ مندروں اور ستونوں
کی فصیلوں کے کھنڈرات موجود پائے جاتے ہیں۔ جن کی بناوٹ سے اُن کے
معماروں کی اعلیٰ دسترس تعمیر کے نشانات از خود دیکھ پڑتے ہیں۔ کئی جگہ
نہایت عمدہ مصنوعی جھیلیں اور پتھر کے پختہ پُل و سیڑھیاں بھی نظر پڑتی
ہیں۔ مذکورہ بالا بڑی جھیل کے اُتر (شمال) کیطرف پندرہ میل کے فاصلہ
پر اس ریاست کا قدیمی دار الخلافہ شہر انگ کور واقع ہے۔ انگ بمعنے
حصّہ۔ اور کور مخفف کورَوْں کا۔ یعنے کورَوْں کا حصّہ۔ جس کے نواح
میں عجیب عجیب کھنڈرات ملتے ہیں۔ شہر انگ کور کا قدیمی نام اندر پرستھاپوری
ہے اس شہر کی چوگوشہ (مُربع) شکل بنائی گئی تھی۔ یعنے اس کے
چاروں طرف دس گز بلندی کی سیدھی فصیلیں تھیں۔ جن کا احاطہ نو میل
کے قریب تھا ان فصیلوں میں پانچ عالیشان دروازے (گیٹ) رکھے تھے۔
فصیلوں کی حدود کے باہر ایک بڑی کشادہ خندق تھی۔ شہر انگ کور
سے پانچ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب ایک بڑا مندر نظر آتا ہے۔
جو دنیا کے عجائبات میں سے شمار ہوتا ہے۔ اس مندر میں 1532 پتھر
کے پختہ ستون ہیں۔ ان ستونوں اور فرش کے پتھروں میں جوڑ تک بھی
معلوم نہیں پڑتے۔ اس مندر کی تعمیر دیکھنے والے کی عقل کو حیرانی
میں ڈالتی ہے۔ کہ کس کاریگری سے اس کو بنایا گیا تھا۔ اس میں کئی ایک
ہندو دیوتاؤں (خاص کر وشنو) و بدھی مہاتماؤں کی مورتیاں (بُت)
بھی ملتے ہیں۔ یہ مندر بھی ایک چوکونہ فصیل سے محیط ہے۔ جس کا
احاطہ دو میل کے قریب ہے۔ فصیل کے چاروں طرف ایک کشادہ خندق

ہے۔ اس ریاست کے موجودہ راجہ کا اسم مبارک ہز مجسٹی سوم دت
پریہ مہاعوب باراج ہے۔ پایہ تخت مقام جینوم پینہ میں واقع ہے۔
آبادی ریاست پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ سلسلہ تار برقی نے
اس علاقہ کو مقام تاوائی (Tay Ninh) علاقہ برہملسے ملایا ہوا ہے
کمبودیا کا موجودہ مذہب بُدھ ہے۔

فرنچ کوچین چائنا

کمبودیا کے ساتھ لگتا ہوا علاقہ کوچین چائنا کہلاتا ہے۔ اور یہ علاقہ
کمبودیا کی جانب جنوب واقع ہے۔ کوچین چائنا کا رقبہ قریباً ۲۳۰۰۰
مربع میل ہے۔ اور کل آبادی بیس۲۵ لاکھ کے قریب۔ یہ کل علاقہ دریائے
میکونگ سے سیراب ہوتا ہے۔ اور تجارت کے لئے مشہور ہے۔
دارالخلافہ کا نام شہر سیگون Saigon جو دریائے سیگون (جو دریائے
میکونگ کی شاخ ہے) پر سمندر سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
یہ مقام نہایت خوبصورت۔ صاف ستھرا اور قابل دید ہے۔ کئی عالیشان
عمارات دیکھنے میں آتی ہیں۔ یہاں کا حاکم اعلےٰ ایک فرانسیسی لفٹننٹ گورنر
ہے۔ سیگون کی آبادی ۳۵۰۰۰ کے قریب ہے۔ جس میں زیادہ تر انامی
لوگ ہیں۔ سیگون میں ایک بڑا جہازی کارخانہ (ڈوک یا گودی جہازاں)
بھی ہے فرنچ اخبار موسومہ Journal officiel
جورنل اوفی شی ایل سیگون سے ہفتہ میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔
ایک بنک بنام Banque de l'Indo Chine

مشہور ہے۔ علاقہ کوچین چائنا سنہ 1869ء سے اہل فرانس کے تحت میں ہے جنہوں نے سنہ مذکور میں شاہ انام سے لیکر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ یہاں کی اجناس برآمد چاول۔ کالی مرچ۔ تیل ناریل۔ سپاری۔ روئی تمباکو۔ جوار۔ گنا۔ شہتوت۔ نیل۔ زعفران۔ سنکونا اور کئی ایک دیگر اشیاء وغیرہ ہیں ٭

فرنیچ انڈو چائنا

ٹانکن۔ ہانوئی۔ ہائی پھونگ۔ صوبہ ہائے ڈوٹانکن۔ انام۔ ہیو اور صوبہ ہائے ڈی لا انام کے مجموعے کا نام فرنیچ انڈو چائنا ہے ٭ اہل انام کے مذہبی عقائد۔ چینی و کمبودین مذہبی عقائد کی کھچڑی ہیں انامی لوگ بھی جن۔ بھوت وغیرہ کے قائل ہیں ٭

پچیس 25 ہزار کے قریب فرنیچ سپاہ اِن علاقجات میں مقیم ہے۔ آبادی کا ٹھیک حساب نہیں۔ صرف انام ہی کی کل آبادی قریباً دو کروڑ بتائی جاتی ہے۔ لیکن سب انام فرنیچ تحت میں نہیں ہے۔ فرنیچ کے ماتحتی حصہ انام کی آبادی پچاس لاکھ کے قریب ہے۔ ان سب علاقجات کی فرانسیسی تحت کی آبادی ایک کروڑ پچھتر 75 لاکھ کے قریب ہے ٭

آر۔ ڈی۔ ایس

باب دوئم

جزو پہلی نمبر ۱

آغازِ حالاتِ زبانِ سیامی

باب دوئم

(۱) پہلے باب میں کہیں ذکر کیا گیا تھا۔ کہ کمبودیا کے زوال کے بعد انڈوچائنا وسیام کی زبان ایسی مقرر ہوئی۔ جس میں سنسکرت و پالی کے بگاڑ میں تھائی کا بگاڑ بھی شامل کردیا گیا۔ اور جس سے کہ سیامی زبان ایک عجیب قسم کی کھچڑی بن گئی ؛ پس ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل ہند کی واقفیت کے لئے سیامی زبان کے چند الفاظ بھی اُردو زبان میں درج کئے جاویں۔ تاکہ مذکورہ بالا بیان کی تائید کے علاوہ پڑھنے والے کا شک بھی مٹ جاوے۔ خاص محنت و خاص ذرائع سے اس زبان کے تھوڑے سے حصے کو قلم بند کیا گیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس زبان میں کوئی اعلےٰ و خاص دسترس نہیں (۲) اگرچہ لغات کا بہت سا حصہ یا کہ قریباً کُل کے کُل وہ الفاظ جو کہ لغات میں درج کئے گئے ہیں۔ اس باب دوئم کے پہلے حصہ میں لکھے جا چکے ہیں۔ اور جس وجہ سے کہ کتاب کی ضخامت بھی کسیقدر بڑھ گئی ہے۔ مگر ایسا ہونا لازمی خیال کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر کسی غیر زبان کے الفاظ کے اظہار یا تحریر میں کہیں زیر زبر یا پیش وغیرہ رہ جاوے۔ جو کہ انسانی لکھائی میں ضروری ہے۔ تو مطلب بالکل غرق ہوجاتا ہے۔ محض اس نقص کو دور کرنے کے لئے الفاظ دوہرائے گئے ہیں۔ کہ اگر پڑھنے والے کو کسی لغات کے کسی

لفظ میں شک ہو۔ تو پہلے حصّہ میں دیکھ لے۔ اور پہلے حصّہ کا شک لغات سے دور کرے +

(۳) بول چال کے فقرات میں عام اور موٹی زبان کے الفاظ درج ہیں +

خادم

آر۔ ڈی۔ ایس۔

چند الفاظ و فقرات جو متواتر روزانہ بول چال میں آتے ہیں

اُردو	سیامی
نہیں ٭	مَیلاؤ ٭ مے چایَ ٭ میمی ٭
ہاں ٭	چا ٭ یا ٭ کھوراپ ٭
یہ ٭	نِی ٭ عی ٭
وُہ ٭	نُون ٭ کھونگ نُون ٭ نوٗ ٭
یہاں آؤ ٭	مانِی ٭ مانِی سِی ٭
جلدی آؤ ٭	مازِیو ریو ٭ (مارے عورے عو)
چلے جاؤ ٭	پایَے ٭ پایَے سِیاتو ٭ ڈول پایَے ٭
فوراً چلے جاؤ ٭ فوراً جاؤ ٭	رِیپ پایَے ٭
جلدی کرو ٭ جلد ہو ٭	تھام ریو ٭ ریو ریو لوکہا وسِی ٭ (رٹے عو) ٭
اس کو اُٹھاؤ ٭ (یہ اُٹھاؤ)	ھوک بِی ٭
اسکو لیجاؤ ٭ (یہ لیجاؤ) ٭	عاوَن پلایَے نِی ٭ عاوَن نِی پایَے سیاسی ٭
اُسکو لے آؤ ٭ (وہ لے آؤ)	عاوَمن ناما ٭ عاوَن ناما نِی سِی ٭
پرواہ نہیں ٭ (مضایقہ نہیں)	مَیِن رائَے ٭ مے پن رائَے ٭ مے پن رائَے ڈوک نا ٭
مجھے دو ٭	ہائِیں کو ٭ ہائِیں چَن ٭ ہائِیں چھَن ٭
مجھے کچھ اور دو ٭	ہائِیں کو عیک ٭ ہائِیں چَن ایک ٭ ہائِیں چھَن عیک ٭
میں نہیں مانگتا ہوں (میں نہیں چاہتا)	کومیاوُن ٭ چَن مِی عاوُن ٭ چھَن مِی آوُن ٭

سیامی	اُردو
کومی عاؤن عیک ۔ چن مِی عاؤن عیک ۔ چھن مِی عاؤن عیک ۔	میں اور نہیں مانگتا ۔ (میں اور نہیں چاہتا)
کے آؤن رائے ۔ کے عاؤن رائے ؟ حاؤن آرائے ۔ تن چا عاؤن آرائے ؟	آپ کیا چاہتے ہیں
پلاؤ ۔	کچھ نہیں ۔
پھولیئو ڈِی لیولا ۔ چائی ڈائے لا ۔ (ھیئے عا) ۔	بس یہ کافی ہے ۔
کھونگ نن چھن چھوپ ۔ کھونگ نن چن چوپ ۔	میں وہ پسند کرتا ہوں ۔
چن مے چوپ ۔ چھن مے چھوپ ۔	میں وہ پسند نہیں کرتا ۔
ریک روٹ ۔	گاڑی بلاؤ ۔
ہائے ڈون روٹ ۔ پائے روٹ ۔	گاڑی چلاؤ ۔
رعوانگ ڈِیڈی ۔ روانگ ڈی ڈی ۔ رعانگ سی ۔	خبردار رہو ۔ (ہوشیار رہو)
یُڈی عو ۔ یوٹ ۔ یوٹ نوئے ۔ (نوعے)	ٹھہر جاؤ ۔ کٹھیرو ۔
ڈِی عو چائی ۔ کھوئی کون ۔ کھوعی کون ۔	ذرا صبر کرو ۔ ذرا ٹھیرو ۔
کھوپ چائے ۔	آپکی مہربانی ۔
متھام ریو ریو ۔ (رے عو) ۔	بہت جلدی بناؤ ۔

نوٹ "تی عاؤن" ایک ہی آواز میں پڑھنا چاہیئے ۔

نوٹ ۔ چینی زبان میں مانگنے اور چاہنے کو "عاعین" یا "آن عین" کہتے اور نہ مانگنے یا نہ چاہنے کو "نا یَن" یا "باں عین" بولتے ہیں ۔ پس عاں عون اور عاں عین اور ماں عاؤن وغیرہ سب ملتے ہیں ۔

اُردو	سیامی
جواب کا انتظار کرو ÷	پڈی عوبلئے رُو ÷ کھوئی راپ توپ ÷
جواب نہیں ہے ÷	مے ہلئے رُو ÷ مہائے رُو ÷ مے مِی توپ ڈوک ÷
واپس جاؤ ÷	کلب پائے ÷ کلاپ پائے ÷
اُسکو میرا اسلام کہو ÷	ہیَن کم نپ کھوننَ ÷ ہیَن کم نپ کھون ننَ ÷
سلام ÷ بندگی ÷ رام رام ÷ گڈبائی	کم نپ ÷ آدائے ÷
کیا حال ہے ؟ کیا خبر ہے ؟	عِنگائے کنَ ؟ عنگ آئے کنَ ؟
کیا معاملہ ہے ؟ کیا بات ہے ؟	پین آرائے ؟ پین عارائے ؟
یہ کیا ہے ؟	آرائے نی ؟ نی عارائے ؟
وہ کیا ہے ؟	آرائے ننَ ؟ ننَ عارائے ؟
کون ہے ؟ وہ کون ہے ؟	کھرائے یوُتِی ننَ ؟
سیامی میں اس کا کیا نام ہے ÷	پھسا٭ تھائے نِی چھو آرائے ؟ پھسا تھائے نِی ریک عارائے ؟
آپ انگریزی جانتے ہو ؟	کے رُو پھسا انگ کرت ؟ تنَ پھوٹ انگریس پین رُد ؟
بہت تھوڑی ÷ (کچھ کچھ) ÷	سکِمبت ÷ لیک نرئے ÷ پھوٹ پین بانگمہ لیگ نوئی ÷
چراغ میں تیل ڈالدو ÷	نمن سلئے نکی عنگ ÷
چراغ جلدو ÷	چُت تکی عنگ ÷
چراغ بجھادو ÷	داپ تکی عنگ ÷

٭ پالی میں سنسکرت کے لفظ "بھاسا" یا "بھاشا" کا بگاڑ پھسا پرچلت ہوا ÷ تھائے کی بجائے عام لوگ تھائی بولتے ہیں۔ پھسا تھائی نی چھو آرائے ÷

سیامی	اُردو
کوفائی * نیت فائی *	آگ جلادو *
ڈُرپ فائی *	آگ بجھادو *
ریک روٹ چیک *	ایک رکشا بلاؤ *
لچپا مالی نام *	پانی بھر لاؤ *
کھونام * ہائیں نام *	پانی پینے کے لئے دو *
رکین نام *	پانی پیو *
رکین کھاؤ * رکین آہان *	کھانا کھاؤ *
پائے باؤ باؤ - ڈون چھا *	آہستہ آہستہ جاؤ *
نون سی *	سو جاؤ *
ٹک کھون * ٹک کھن *	اُٹھو *
یُوٹ کان تو * یُوٹ نگان تو *	کام بند کرو
پے تھام کان * پے تھام نگان *	کام کرو *
چنگ رُونا ؟	کیا یہ سچ ہے ؟ کیا وہ سچ ہے
چنگ ری * چنگ ری * پین ناع *	یہ سچ ہے ، وہ سچ ہے *
مے چنگ * مے ع *	یہ جھوٹا ہے ، وہ جھوٹا ہے
تک لارڈ * تھوک لارڈ *	کیا یہ ٹھیک ہے ؟ کیا وہ ٹھیک ہے

رک شا بمعنے رتھ * مگر پورا لفظ جن رکشا ہے - جن بمعنے آدمی اور رکشا کے معنے رتھ یعنے آدمی کے کھینچنے والی گاڑی یا رتھ *

چینی زبان میں اس گاڑی یا رتھ کو لانگ چھا کہتے ہیں - لانگ بمعنے آدمی - اور چھا بمعنے گاڑی *

سیامی	اُردو
مے تُک ◆ مے ٹھوک ◆	یہ غلط ہے وہ غلط ہے ◆
تُک ٹیولا ◆ ٹھوک لے عولا ◆	یہ ٹھیک ہے وہ ٹھیک ہے ◆

گنتی

سیامی	اُردو
نِنگ ◆ نُونگ ◆ نُنگ ◆	ایک ۱ (اکائی)
سونگ ◆	دو ۲
سام ◆	تین ۳
سِی ◆	چار ۴
ہان ◆ ہا ◆	پانچ ۵
ہک ◆ ہوک ◆	چھ ۶
چیت ◆ چیٹ ◆	سات ۷
پیٹ ◆ پیَیٹ ◆	آٹھ ۸
کاؤ ◆	نو ۹
سِپ ◆ سِیپ ◆	دس ۱۰
سِپ ٹَیٹ ◆ سِپ ایٹ ◆	۱۱
سِپ سونگ ◆	۱۲
سِپ سام ◆	۱۳
سِپ سِی ◆	۱۴
سِپ ہان ◆	۱۵

اُردو	سیامی	اُردو	سیامی
۱۶	سِپ ہک ؛	۲۳	جی سِپ سام ؛
۱۷	سِپ چیت ؛	۲۴	جی سِپ سی ؛
۱۸	سِپ پیٹ ؛	۲۵	جی سِپ ہاں ؛
۱۹	سپ کاؤ ؛	۲۶	جی سِپ ہک ؛
۲۰	جی سِپ ؛ ڑی سِپ ؛	۲۷	جی سِپ چیت ؛
۲۱	جی سِپ ہیٹ ؛ جی سِپ ایٹ ؛ ڑی سِپ ہیٹ ؛ ڑی سِپ ایٹ ؛	۲۸	جی سِپ پیٹ ؛
		۲۹	جی سِپ کاؤ ؛
۲۲	جی سِپ سونگ ؛	۳۰	سام سِپ ؛

باقی اسی طرح پر یعنے سِی سِپ ۴۰ (40) ہاں سِپ ۵۰ (50) ہک سِپ ۶۰ (60) چیت سِپ ۷۰ (70) پیٹ سِپ ۸۰ (80) کاؤ سِپ ۹۰ (90) سب کے آگے نِنگ ؛ سونگ ؛ سام ؛ سی ؛ ہاں ؛ ہک ؛ چیت ؛ پیٹ ؛ کاؤ ؛ زیادہ کر کے کاؤ سِپ کاؤ ۹۹ (99) پر پہنچو ؛

نوٹ :۔ سیامی گنتی یا شمار چینی گنتی سے بہت کچھ مِلتی ہے ؛ اس کی وجہ اِن دونوں ملکوں کی قرابت ہے ؛ سیام دیش کسی وقت آریہ ورت (انڈیا) کا ایک حصہ تھا ؛ لیکن آجکل کی جاگیرفیکل تقسیم کے لحاظ سے سیام ایک غیر ملک شمار ہوتا ہے۔ مگر وہ ملکی حصہ کہ جس کی حدود میں سیام دیش واقع ہے۔ اس وقت تک اِنڈو چاینا کہلاتا ہے۔ خیر اس سے کچھ زیادہ مطلب نہیں ؛

(ہندوؤں کی جگہ یا انڈیا کا علاقہ) چین

چینی گنتی دس تک درج کرتا ہوں +

اُردو	چینی	اُردو	چینی
۱	چِت - اِت - یت +	۶	لکست لُک +
۲	نِنگ - جی +	۷	چِھت +
۳	سام +	۸	پَ - پو ہے +
۴	سِی +	۹	کاؤ +
۵	گو +	۱۰	سِپ +

اس سے سیامی و چینی گنتی کا ملاپ صاف عیاں ہے +

اُردو	سیامی
۱۰۰ (100) سینکڑہ	روئے ننگ + روئے ننگ +
۲۰۰ (200)	سونگ روئے +
۳۰۰ (300)	سام روئے +
۴۰۰ (400)	سِی روئے +
۵۰۰ (500)	ہاں روئے +
۶۰۰ (600)	ہک روئے +
۷۰۰ (700)	چِیت روئے +
۸۰۰ (800)	پیٹ روئے +
۹۰۰ (900)	کاؤ روئے +
۱۰۰۰ (1000) ہزار	پن ننگ + پن ننگ + * نوٹ پان ننگ بان ننگ + دوت (کا صفر یہ)

اردو	سیامی
۱۰۰۰۰ (15000)	مُون مُنگ ۔ مُون ہنگ ۔ نوٹ مُن مُنگ مُن ہنگ ۔

اردو	سیامی	اردو	سیامی
پہلا ۔	فی نَنگ ۔ تی ہنگ ۔	بارھواں	تی سِپ سونگ ۔
دوسرا ۔	تی سونگ ۔	تیرھواں	تی سِپ سام ۔
تیسرا ۔	تی سام ۔	چودھواں	تی سِپ سی ۔
چوتھا ۔	تی سی ۔	پندرھواں	تی سِپ ہان ۔
پانچواں ۔	تی ہاں ۔	سولھواں	تی سِپ ہُک ۔
چھٹا ۔	تی ہُک ۔	سترھواں	تی سِپ چیت ۔
ساتواں	تی چیت ۔	اٹھارھواں	تی سِپ پیٹ ۔
آٹھواں	تی پیت ۔ تی ہیٹ ۔	انیسواں	تی سِپ کاو ۔
ناواں	تی کاو ۔	بیسواں	تی جی سِپ ۔ تی ژی سِپ ۔
دسواں	تی سِپ ۔	اکیسواں	تی جی سِپ ہیٹ ۔ تی جی سِپ اَیٹ ۔ تی ژی سِپ ہیٹ ۔ تی ژی سِپ اَیٹ ۔
گیارھواں	تی سِپ ہیٹ ۔ تی سِپ اَیٹ ۔ * عیٹ ۔	تیسواں	تی سام سِپ ۔

* نوٹ :- اصل میں یہ لفظ پن ہیک ہے۔ مگر نئے شخص کو بجائے پن کے پان استعمال کرنا چاہئے کیونکہ پن کی تعداد پوری پوری ظاہر نہیں ہو سکتی ۔ سلہ نمبر ۔ مبتدی کو مون یونہ نہایت بہتر ہوگا ۔

اُردو	سیامی
چالیسواں ٭	تی سی سِپ ٭
پچاسواں ٭	تی ہاتی سِپ ٭

باقی اِسی طرح پر سمجھنا چاہیئے ٭

سیامی دِن

آیتوار ٭	وَن آتِت ٭ وَن آتھِت ٭	ا
سوموار ٭	وَن چَن ٭ وَن چان ٭	ب
منگلوار ٭	وَن عانگ کہان ٭ وَن انگ کھن ٭ وَن عانگ کان ٭	
بدھوار ٭	وَن پھوٹ ٭ وَن پُت ٭ وَن پُوٹ ٭	پ
ویروار (جمعرات)	وَن پراہت ٭ وَن براہت ٭	ت
شکروار (جمعہ)	وَن سُک ٭ وَن سُوک ٭	ٹ
سینچروار ٭	وَن ساؤ ٭ وَن سا ٭	ث

نوٹ :-

ا ٭ یہ سنسکرت کے لفظ تھِتھ یا تِھت کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے

ب ٭ چن اِختصار چندرمان کا ہے ٭

پ ٭ پُت لفظ بُدھ کا بگاڑ ہے ٭

ت ٭ برہسپت سے پراہت بنایا ہوا ہے ٭

ٹ ث } سُک اور ساؤ شکر و سینچر کا بگاڑ ہیں ٭

ہفتہ (Week) کے لیے سیامی زبان میں لفظ آتھت یا اِتست استعمال ہوتا ہے ❖

انگریزی مہینوں کے سیامی نام

اردو	سیامی	شمارِ روز	راسیں
جنوری ❖	مکرا کھوم ❖ ماکارا کھوم ❖	31	مکر
فروری ❖	کُم پھا پھن ❖ کُمپا پن - کُم پا پن ❖	28	کمنبھ
مارچ ❖	مِنا کھوم ❖ مینا کھوم ❖	31	مین
اپریل ❖	مے سا یون ❖ مِسا یون ❖	30	میش
مئی ❖	پھری سا بھا کھوم ❖ پرس پا کھوم ❖ پِرِسپ پا کھوم ❖	31	ورش
جون ❖	مِتھُنا یون - مِتُھنا یون - می تُونا یون ❖	30	متھن
جولائی ❖	کارا کا وا کھوم ❖ کرک آدا کھوم ❖	31	کرک
اگست ❖	سِنگھا کھوم ❖	31	سنگھ
ستمبر ❖	کنیا یون ❖ کن یا یون ❖	30	کنیا
اکتوبر ❖	تُلا کھوم ❖	31	تُلا
نومبر ❖	پِرِس چکیا یون - پھرِس چکیا یون ❖	30	برسچک
دسمبر	تن وا کھوم ❖ تنو اکھوم ❖ تھن ما کھوم دھَن دا کھوم ❖	31	دھن

مذکورہ بالا مہینوں کے نام بارہ راسیوں (چکروں) کے بگاڑ ہیں۔
جن مہینوں کے نام کا آخری لفظ کھوم ہے۔ اُنمیں سے ہر ایک کی تعداد
۳۱ دن اور جن کا آخری لفظ یون ہے۔ اُن کی تعداد فی ماہ ۳۰ دن ہے۔
چونکہ فروری ۲۸ دن کا ہے۔ اسلیئے اس ماہ کا نام کھوم اور یون سے بالکل
نرالا ہے۔ یہ مہینے عام طور پر عوام میں بہت کم پرچلت ہیں۔ مگر سرکاری
کارروائی میں یہی مہینے استعمال کیئے جاتے ہیں ٭ چونکہ سیامی سال و مہینے
چاند کے حساب پر (قمری) شمار ہوتے تھے۔ اور اب بھی عام خلقت میں
ویسے ہی شمار کیئے جاتے ہیں۔ لہذا مہینوں و سالوں کی شمار میں بڑا
فرق پڑنے کی وجہ سے مہینوں و سال کے ایام کی تعداد مقرر کی جانی ضروری
معلوم ہوئی۔ پس یکم اپریل ۱۸۸۹ء سے مندرجہ بالا مہینوں کی ترتیب
انگریزی مہینوں کے مطابق قرار دیگئی ٭ اور سرکاری کاغذات میں عام
طور پر عمل میں لانی شروع ہوگئی ٭ ہر ایک سیامی سرکاری سال کا آغاز یکم اپریل
(پہلی سایون) سے ہوتا ہے اور خاتمہ ۳۱۔ مارچ (مینا کھوم) کو ٭

نام اُن قمری مہینوں کے ذیل میں درج ہیں

جو عام طور پر کل سیام دیس میں مروج ہیں

ڈوعَن آئے ٭ ڈوعَن آئے ٭ پہلا مہینہ ٭

ڈوعَن ژِی ٭ ڈوعَن جی ٭ دوسرا ،، ٭

ڈوعن سام ÷	ڈوعن سہم ÷	تیسرا - مہینہ »
ڈوعن سی ÷		چوتھا »
ڈوعن ہان ÷	ڈوعن ہان ÷	پانچواں »
ڈوعن ہک ÷		چھٹا »
ڈوعن چیت ÷		ساتواں »
ڈوعن پیٹ ÷	ڈوعن پیت ÷	آٹھواں »
ڈوعن کاؤ ÷		نانواں »
ڈوعن سپ ÷		دسواں »
ڈوعن سپٹ ÷	ڈوعن سپ عیٹ ÷	گیارھواں »
ڈوعن سپ سونگ ÷		بارھواں »

نوٹ :- ڈوعن بمعنے مہینا - ماہ ÷

چونکہ قمری مہینہ تقریباً ½ ۲۹ دن کا ہوتا ہے - اس لئے سیامی لوگ چھ مہینے جو طاق یا مفرد ہوتے ہیں یعنے (پہلا - تیسرا - پانچواں ساتواں - نانواں و گیارھواں) انتیس ۲۹ انتیس دن کے خیال کرتے ہیں اور باقی چھ یعنے جفت تیس تیس دن کے ÷ اس طرح سے سال 354 دن کا ہوتا ہے ÷ پس سیامی لوگ اس کمی کو پورا کرنے یا کہ سال کو 365 دن کا بنانے کے لئے انیس سال کے عرصہ میں سات ماہ ایزاد کرتے ہیں - یہ ایزادی عموماً کسی ایک خاص سال میں خاص شمار کے ذریعہ ایک ماہ کا زیادہ کیا جانا ہوتا ہے ÷ یہ آٹھواں قمری ماہ ہوتا ہے - اسی سبب سے اس سال کا آٹھواں مہینہ ڈبل (دگنا) ہوتا ہے ÷ یعنے اس سال میں آٹھ ویر مہینے

دو ہوتے ہیں۔ اور وہ سال تیرہ ماس کا کہلاتا ہے (چینی سالوں میں بھی عموماً ایسا ہی حال واقع ہوتا ہے)۔ انمیں سے پہلا آٹھواں مہینہ "پُورب آدھ سہنت" (پُورب آدھ سہنت) یا "پت ادّھ ماسہنت" کہلاتا ہے۔ اور دوسرا آٹھواں "اُتارہ سہنت" یا "تت یا سہنت" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ سیامی لوگوں کے مہینے سال و موسم وغیرہ بلحاظ سالانہ گردش (حرکت) زمین (سورج کے گرد) وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ تاریخ وغیرہ کے ظاہر کرنے کے لئے اُس دن کے ساتھ لفظ بدی (کاہنگ کاعن) و سُدی (کاہنگ راعام) استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تاریخوں کے شمار میں بجائے دن کے "کہام" (کیم) کا عام استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مہینے کے دنوں کی تعداد مسلسل (سلسلہ وار) ایسے 29 یا 30 تک شمار نہیں کیجاتی۔ بلکہ مہینہ کا نصف (پہلا پکش یا پکھ) ایسے ۱۵ تک شمار کرکے دوسرا نصف پھر ایسے چودہ یا پندرہ تک (دوسرا پکش) گنا جاتا ہے۔ یعنے ایک مہینے کے دو پکشوں کی الگ الگ گنتی کیجاتی ہے۔

یاد رہے کہ اہل سیام انگریزی طریق پر دن کا شمار آدھی رات یعنے ۱۲ بجے (12 P. M.) کے بعد (A. M.) سے نہیں کرتے۔ بلکہ طلوع آفتاب سے دن کو شمار کرتے ہیں۔ اس لئے طلوع و غروب آفتاب کا درمیانی عرصہ دن کہلاتا ہے۔ اور اسکو سیامی زبان میں وَن [illegible] کہتے ہیں۔ دن یعنے وَن wan کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو سیامی میں مونگ [illegible] (mong) کہا جاتا ہے۔ اسلئے بارہ مونگ کا ایک وَن کہلاتا ہے۔ بعض لوگ مونگ کے بجائے تی بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ طلوع آفتاب سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک جو درمیانی وقت یا کہ ۱۲ گھنٹے

کے قریب ہوتے ہیں۔ اس کے بھی مختلف تقسیم و مختلف نام ہوتے ہیں جو ذیل کے نقشہ سے معلوم ہونگے ٭

سیامی نام	وقت دن
چاؤ ٭	طلوعِ آفتاب سے $\frac{1}{2}$ ۱۱ بجے تک
تی عینگ ٭ تی عِنگ ٭ بعض لوگ صرف تی بھی بولتے ہیں ٭	$\frac{1}{2}$ ۱۱ بجے سے قریباً $\frac{1}{2}$ ۱۲ بجے تک
بائے ٭	$\frac{1}{2}$ ۱۲ بجے سے 4 بجے تک ٭
یِن ٭ ژِن ٭	4 بجے سے چھ 6 بجے تک ٭

کئی لوگ ۱ بجے سے 6 بجے تک لفظ بائے ہی بولتے ہیں ٭

غروب آفتاب سے لیکر طلوعِ آفتاب کے درمیانی عرصہ کو کعام یا کاعام یا کیم لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے ٭ رات کے گھنٹہ یا گھنٹوں کو توم یا کتوم پکارا جاتا ہے۔ اور بارہ کتوم کا ایک کاعام (کیم) ہوتا ہے ٭ کعام یا کاعام یعنے رات کا وقت بھی چار حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ اس فی حصہ کو یہم ٭ یام (جو یم کا بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے) کہتے ہیں ٭ یہم بمعنے پہر ٭ یہم تین گھنٹہ کا ہوتا ہے اور 12 گھنٹوں کے چار یہم (یام) اس طرح پر فرض کئے جاتے ہیں ٭

غروبِ آفتاب سے 9 بجے رات تک ٭ ۔ ۔۔ ۔ پہلا یہم ٭ (یام)

9 بجے سے 12 بجے تک ٭ ۔ ۔۔ ۔۔ دوسرا 〃 ٭ .

12 بجے سے 3 بجے تک ٭ ۔ ۔۔ ۔۔ تیسرا 〃 ٭

3 بجے رات سے لیکر 6 بجے (صبح) ٭ ۔۔ ۔۔ چوتھا 〃 ٭ (یام)

اس ملک میں سورج عموماً چھ بجے نکلتا ہے - اور چھ بجے کے قریب غروب ہوتا ہے ٭

بموجب حکم تاریخی ۹ ۲ جولائی ۱۹۵۵ء سرکاری کارروائی میں وقت کی تقسیم اس طرح پر کی گئی تھی - جو نقشۂ ذیل میں درج ہے ٭

وقت		سیامی نام
۶ بجے صبح	6 - a.m.	یُم روُنگ ٭ یوم رُوُنگ ٭
۷ "	7 -	مونگ چاؤ ٭ چاؤ مونگ نونگ ٭ *
۸ "	8 -	سونگ مونگ چاؤ ٭
۹ "	9 -	سام مونگ چاؤ ٭
۱۰ "	10 -	سی مونگ چاؤ ٭
۱۱ "	11 - a.m.	ہان مونگ چاؤ ٭
۱۲ " دوپہر	12 - noon	تی عینگ ٭ یُم تی عینگ ٭ یُم تی عِنگ ٭
۱ بجے	1 - p.m.	بائے مونگ ٭ بائے مونگ نونگ * ٭
۲ "	2 -	بائے سونگ مونگ ٭
۳ "	3 -	بائے سام مونگ ٭
۴ "	4 -	بائے سی مونگ ٭
۵	5 -	بائے ہان مونگ ٭
۶ " شام	6	یُم گمسام ٭ یُم یمیم ٭

* نونگ کی جگہ ننگ بھی آسکتا ہے ٭

سیامی نام		وقت
تُہم ژُونگ ÷ بھتوم ننگ ÷	7-	، بجے شام
[illegible] ÷ سونگ تھتوم ÷	8-	"
یام ژُونگ ÷ یہم ننگ ÷	9-	"
سی تھتوم ÷	10-	"
ہاں تھتوم ÷	11-P. m.	۱۱ " (رات)
سونگ یام ÷ سونگ یہم ÷		۱۲ " آدھی رات ÷
چیت کتتوم ÷	1 A. m.	۱ بجے
پیسٹ لھتوم ÷	2- " -	۲ "
سام یہم ÷ سام یام ÷	3- " -	۳ "
سپ لھتوم ÷	4- " -	۴ "
سپ اَبٹ لھتوم ÷ تی سپ ایٹ ÷	5- " -	۵ "
یُم رُونگ ÷ یوم رونگ ÷	6- " -	۶ "

ایک گھنٹہ برابر دس باہت ۔ کو باٹ بھی لبلاجاتا ہے ÷ ایک باہت برابر چھ ناتی + { ناتی برابر ۔ ٹ کے ہے ÷ }

موسم

سیامی لوگ موسم کو راڈُوہ Radoo کہتے ہیں ۔ اور وہ سال میں تین موسم قرار دیتے ہیں ۔ فی موسم چار مہینے کا ÷ نام تین موسموں کے

یہ ہیں:-

راڈُو رون ؛ یا راڈُو کِم بُن ؛	}	موسم گرما ؛
راڈُو فون ؛ یا راڈُو وسن ؛	}	موسم برسات ؛
راڈُو ناوُ - یا راڈُو ہی مُن ؛	}	موسم سرما ؛

بعض جگہوں میں ایک خشک موسم بھی قرار دیتے ہیں - جسکو راڈُو لاعنگ یا راڈُو لینگ بولتے ہیں ؛

نوٹ :- لفظ راڈُو یا رڈُو سنسکرت کے لفظ رِتُو کا بگاڑ ہے ؛

نام نشانات سمتی

اُردو	سیامی
شمال ؛	تت نوآ ؛ تت نُوعا ؛
جنوب ؛	تت تائے ؛ تت تے ؛
مشرق ؛	تت تاوَن عوک ؛ تت تاوَن عوک ؛

اُردو	سیامی
مغرب ؞	تِیت تاوان توک ؞ تِیت تاوَن عوک ؞
شمال مشرق ؞	تِنت تاوان عوک چی عینگ نوعا ؞ تنت تاوَن عوک چی عینگ نوعا ؞
جنوب مشرق ؞	تِینت تاوان عوک چی عینگ تائے ؞ تِنت تاوَن عوک چی عینگ تائے ؞
شمال مغرب	تِیت تاوان توک چی عینگ نُوعا ؞ نِت تاوَن توک چی عینگ نوعا ؞
جنوب مغرب	تِینت تاوان توک چی عینگ تائے ؞ تِیت تاوَن توک چی عینگ تائے ؞

مخلوقات

تعلقات حیوانات ناطق

اردو	سیامی
آدمی ؞ انش ۔ اِنسان	کھون ؞ کھَن ؞ منُوٹ ؞ (بگاڑ ہے منش کا) ؞
مرد ؞ (مذکر)	کھون پوچائے ؞ کھَن پھُوچائے ؞ پھوچائے ؞
عورت (مونث)	کھون پُوژِینگ ؞ کھَن پُوجِینگ ؞ پھوجِینگ ؞
لڑکا ؞	ڈیک پُوچائے ؞ لُک کُھوچائے ؞ (کئی لوگ مُک کو لُوک بولتے ہیں) ؞

اُردو	سیامی
لڑکی ۔	ڈیک پُو زِینگ ۔ ڈیک پھُو جِینگ ۔ لُک پھُو جِینگ ۔
بیٹا ۔	بُوت چائے ۔ بُوٹ چائے ۔ (اصل پُوت چائے ہے) ۔ لُوک چھائے ۔
بیٹی ۔	بُوت زِینگ ۔ بُوت جِینگ ۔ لُوک جینگ* ۔
بچہ (درمیانی عمر کا)	ڈیک پُو لُونگ (اُنگ) ۔ (واحد ۔ ایک)
بچے (جمع) ۔	ڈیک لائے کھون[۱] ۔
بچہ (شیر خوار) ۔	ڈیک عون ۔
جوڑا بچوں کا (توام)	بُوت فیت ۔ بُوت فاعدت ۔
متبنّیٰ ۔	لُوک لینگ ۔ لُوک[۲] لی عینگ ۔
باپ ۔	بیڈا ۔ بڈا ۔ پُو ۔ پھُو[۳] ۔ (پِتا کے بگاڑ ہیں) ۔
باپ سوتیلا ۔	بیڈالینگ ۔
ماں ۔ (مائی) ۔	ما ۔ مندا ۔ منڈا ۔
ماں سوتیلی ۔	منڈا لینگ ۔
بھائی بڑا ۔	پی چائے ۔ پھی چائے ۔ تی چائے ۔
بھائی چھوٹا ۔	نونگ چائے ۔ نونگ چھائے ۔

نوٹ *:- تذکیر انسانی کی عام علامت چائے یا چھائے ہے۔
* تانیث ۔ " ۔ ۔ " زِینگ یا جِینگ ہے۔

نوٹ [۱]:- کئی لوگ کھوق اور کئی کھُن بولتے ہیں ۔ یہ الفاظ علامتِ انسانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں ۔ [۳] سیامی لوگ پُو کو عموماً پھُو بولتے ہیں ۔ مگر خواندہ لوگ ضرور پُو کہتے ہیں ۔ [۲] لُک یا لُوک کے معنے پھل (فروٹ) ہیں ۔

اُردو	سیامی
بہن بڑی ٭	پی ساؤ ٭ پھی جینگ ٭ پھی ژینگ ٭
بہن چھوٹی ٭	نونگ ساؤ ٭ نونگ جینگ ٭ نونگ ژینگ ٭
جوائی (داماد) ٭	بُوت کھوئے ٭ بُوٹ کھوئے ٭
نوں ٭ (بہو) ٭	بُوت ساپائے ٭
بہنوئی ٭ (وسالہ وغیرہ)	لونگ کھوئے ٭
سالی ٭	نونگ ساپائے ٭
پچیرے ٭ (چچا تایا زاد بھائی وغیرہ)	لُوک پی لُوک لُونگ کن ٭ نگ پی لُوک لُونگ کن ٭
تایا ٭	لُنگ ٭ لونگ ٭
چچا ٭	آہ ٭ آ ٭
پھوپھی ٭ (باپ وغیرہ کی بڑی بہن کیلیے)	پا ٭
پھوپھی ٭ (,, چھوٹی ,,)	نا ٭
بھتیجا ٭	لان چائے ٭ لن چائے ٭ (چائے کو چھائے بھی کہتے ہیں) (بلکہ چھائے کا استعمال بہتر ہے)
بھتیجی ٭	لان ساؤ ٭ لان بھوجینگ ٭
خاوند ٭ شوہر ٭	پُوآ ٭ پُوعا ٭ سامی ٭ (بگاڑ ہے سوامی کا) ٭
پوتا ٭ (پوترا) ٭	لان ٭
پڑوتا ٭	لانے ٭ لین ٭
دادا ٭	پُو ٭
نانا ٭	تا ٭

اُردو	سیامی
دادی ؛	یا ؛
نانی ؛	یائے ؛
شادی ؛	کن وِداہ مونگ کھون ؛
دُولہا ؛	چاؤ بَو ؛ چاؤ باؤ ؛
دُلہن	چاؤ ساؤ ؛ ،
شادی شُدہ (بیاہا ہُوا مرد)	چائے می میار لیاؤ ؛
شادی شُدہ (بیاہی ہوئی عورت)	ینگ پُومی سامی لیاؤ ؛ (ژنگ پُومی سامی لیاؤ) ؛
کنوارا ؛	چائے تی ینگ مائے می پن رایا ؛
کنواری ؛	ژنگ ینگ مائے می سامی ؛
یتیم ؛ (لاوارث) ؛	بُوت کمپرا پُوتسکم پرا ؛
جناب ؛ صاحب ؛ مسٹر ؛ (شریف اشخاص کیلئے) ؛	نائے ؛ عام معزز اشخاص کیلئے نائے بولتے ہیں۔ کھوراپ ؛ عام زبان میں کھراَب بولتے ہیں جسکے معنے حضور انور وغیرہ کے ہیں ؛
جنابہ - صاحبہ - میم ؛ (شریف مستورات کیلئے) ؛	میم ؛
مَیں (ضمیر واحد متکلم) مجھے ؛ مجھکو	چَن ؛ کھاپاچاؤ ؛ عام زبان میں چھن بولتے ہیں ؛
میرا ؛ میرے ؛ میری ؛	کھونگ چَن ؛ کھوکھاپاچاؤ ؛
ہم ؛ (ضمیر جمع متکلم) ہمیں ؛ ہمکو	راؤ ؛ راؤتنگ لائے ؛
ہمارا ؛ ہمارے ؛ ہماری ؛	کھونگ راؤتنگ لائے ؛

اُردو	سیامی
تم، آپ - تمہارا - آپکا - تمہارے، آپکے - تمہاری ۔	تان ۔ تن ۔ چاؤ ۔ عینگ ۔
وہ مرد (ضمیر واحد غائب) اُس مرد کو، یا کہ مذکر کے لیئے یا کہ دیگر مذکر جانداروں کے لیئے ۔	کھاؤ پُوچاے - کھاؤ پھوچھاے ۔
اُسکا (مذکر کیلیئے)	کھونگ کھاؤ پُوچاے ۔
وہ عورت (ضمیر واحد غائب)	کھاؤ پُوینگ* ۔ کھاؤ پُوژینگ ۔ (کھاؤ پُوژینگ اور کھاؤ پُوجینگ یکساں ہیں) ۔
اُس عورت کو (یا کہ دیگر مونث جانداروں کے لیئے) ۔	کھاؤ پوجینگ ۔
اُسکا ۔ (مونث کے لیئے)	کھونگ کھاؤ پُوینگ ۔ کھونگ کھاؤ پُوژینگ ۔
وہ ۔ (ضمیر جمع غائب) اُنکو اُنہیں ۔ وے ۔	کھاؤ تنگ لائے ۔
اُنکا ۔	کھونگ کھاؤ ۔
بڈھا شخص (عمر رسیدہ آدمی)	کھون چارا ۔ کھون کے ۔
لمبا آدمی (دراز قد) ۔	کھون سُونگ ۔
پست قد آدمی ۔	کھون تیا ۔ کھون تام ۔
گنجا شخص ۔ (جسکی سر میں بیماری گنج ہو)	کھون سیالن ۔ کھن سالن ۔

* عام زبان میں بجائے پُو کے پھو کا زیادہ استعمال ہوتا ہے - جیسے کھاؤ پھوجینگ ۔

اُردو	سیامی
بہرہ شخص (ڈورہ آدمی) ÷	کھون ہُو نُو عک ÷
گُونگا شخص (جسکی زبان میں لکنت ہو یا بتھتلاتی ہو) ÷	کھون بائے ÷
موٹا شخص ÷	کھون یُوعن ÷ کھون یُوان ÷

مخلوقات

حیوانات مطلق

اُردو	سیامی
حیوانِ مُطلق (جانور۔ پشو) ÷	تُو آ ÷ تو عا ÷ عام طور پر جانور یا پشو کے لئے لفظ تُو بولا جاتا ہے ÷
شیر (ببر) ÷	سنگ تو ÷ سنگھ تو ÷
چیتا ÷	*: سُوآ ÷ سُوآ کھرونگ ÷ *: سُوآ کا آخری الف حلق میں بولو ۔ اور سُو پر زور دو ÷

عام طور پر سور (خوک) کو مُوُن یا مُو بولتے ہیں ÷

*۔ تو آ جتنے جانور ÷ پُو (مذکر کیلئے) اور اکثر اسکو پھو بھی بولتے ہیں ÷

* میا (مونث کے لئے) ۔ میا کی جگہ میاں بھی بولتے ہیں ÷ بلکہ میاں کا استعمال بہتر ہے ÷

اردو	سیامی
ہاتھی ✤	چھانگ ✤ چانگ ✤
ہاتھی کا سونڈ ✤	گوعِنگ چھانگ ✤ نگوعِنگ چھانگ ✤
ہاتھی دانت ✤	نگا چھانگ ✤ فن چھانگ ✤
ریچھ ✤	می ✤ مے ✤
اونٹ ✤	عُوٹ ✤ اونٹ ✤
سور جنگلی ✤ (خوک) ✤	مُون توعَن تو آپو ✤
سور (پالتو) ✤	مُون تو آپو ✤
سورنی ✤	مُون تو آمیا ✤
گینڈا ✤	راعَت ✤ رَعت ✤
ہرن ✤	نو آتو آپو ✤
ہرنی ✤	نو آتو آمیا ✤
بھینس ✤ گاؤمیش ✤	کھوعائے مِیان ✤ کھوآئے مِیا ✤
بھینسا ✤	کھوعائے پو ✤ کرابو ✤ کربو ✤
گائے ✤	وعاتو آمیا ✤ وآتمیاں ✤
(گاؤ مادہ) ✤	نگو آتو آمیاں ✤ (مرکب توآ اور میاں کا)
گائے کا سینگ ✤	کھاؤ وآ ✤
سانڈ (گاؤنر) ✤	وعاتو آپو ✤ نگوآتو آپھو ✤ وآتو آپھو ✤
بیل ✤	وآتو آپو نم ✤
بچھڑا (گائے کا) ✤	لوک وآ ✤ لک نگوآ ✤

اُردو	سیامی
گھوڑا ٭	ما ٭ ماں ٭ ماتیت ٭
گھوڑے کا سُم ٭ (کھُر)	کِپ ما ٭
گھوڑی ٭	ماتو آمیا ٭ ماں تو آمیاں ٭ ٭※
	※ کئی لوگ ما کہتے ہیں اور کئی ماں ٭
یابو ٭	ماں تھائے ٭ ماتھائی ٭
گدھا ٭	لا ٭ ٭ ※ لو ٭ بلکہ لو استعمال کرنا بہتر ہوگا۔ کیونکہ لا کے معنے گدھی ہیں
بھیڑ (دُنبی ٭ بھیڑی) ٭	کا ٭ کاع ٭ پھے ٭
بکری ٭	پا ٭ پاں ٭ پھے میاں ٭
بکروٹے ٭	لُوک پا ٭ لُوک پاں ٭
کُتا ٭	ماہاؤں ٭ سُونک ٭
کُتے کا بچہ ٭	لُوک ماہاوَں ٭ لُوک سُونک ٭
بلی ٭ (گربہ) ٭	میاؤں ٭ میوں ٭ ×
بلونگڑا ٭ بلی کا بچہ ٭	لُوک میاؤں
چوہا ٭ چوہے کا بچہ ٭	لو ٭ تون۔ لوک۔ تُون
گلہری ٭	کاروک ٭ کارو ٭
سانپ ٭	نگوں ٭ نگو ٭

نوٹ :۔ انسانی اور حیوانی خورد سال بچوں کے لیئے لُوک یا لُک آتا ہے ٭

※ چینی زبان کی شاخ ہو گی جن میں گدھے کو لو سا کہتے ہیں چینی زبان میں گدھے کو لو اور گھوڑے کو ما کہتے ہیں ٭ مخلوط ہونے کا بڑا ثبوت ہے ٭ × بلی (گربہ) کو چینی میں میانوں کہتے ہیں ٭

سیامی	اُردو
نگوُن پت ؛ نگوُپیت ؛	سانپ زہریلہ ؛
نگوُن ہاوَ ؛	سانپ پھنیرا (چھجلی دار)
نگوُن کھی او ؛ نگوکھیو ؛	سانپ سبز ؛
چِنگ چوک ؛	چھپکلی (گھر یا مکان کے اندر رہنے والی)
چِنگ لان۔ چِنگ لین ؛	چھپکلی (گھاس وغیرہ کے اندر رہا ئیشی ؛
کِنگ کا ؛	گِرگٹ ؛
تاکھپ ؛ تاکھاپ ؛	کن کھجورا ؛
مالینگ پونگ ؛ مالِونگ پونگ ؛	بچھو ؛
چورلکھے ؛	گھڑیال (نگرمچھ) ؛

مخلوقات

پرند وغیرہ

سیامی	اُردو
نوک ؛	پرند ؛
نوک کراچوک ؛	چڑیا ؛

اُردو	سیامی
مور (طاؤس) ÷	نُوک یُنگ ÷ نوک یُونگ ÷
کوا ÷	کا ÷ کاں ÷
کوے کی آواز ÷	کھَن ÷ کھاں ÷
کبوتر ÷ (پالتو) ÷	نوک پراپ چُوعانگ ÷ نوک پیراپ چوُعنگ ÷
کبوتر ÷ (جنگلی) ÷	نوک پراپ پا ÷ نوک پیراپ پا ÷
طوطا ÷	نُوک کےعو ÷ نوک کاؤ ÷
مُرغ ÷	کائے تُو آپُو ÷ کائے تو آپھو ÷
مُرغی ÷	معاکائے ÷ ماع کائے ÷ ماکائے ÷
مُرغی کے بچّے (چوزے)	کائے ÷ کاعے ÷
اُلو ÷	نوک ہُوک ÷
عُقاب ÷	نوک اِنسی ÷ نوک عن سی ÷
فاختہ ÷	نوک کو ÷ نوک کعو ÷
چمگادڑ ÷	کنگ کھاؤ ÷ کانگ کھاؤ ÷
مرغابی ÷	پیٹ نام ÷ پیت نام ÷
فیل مرغ (پیرو) ÷	کائے نگوُعنگ ۔ کائے گوُعینگ ÷
راج ہنس ÷ (نر) ÷	ہَن تو آپُو ÷ ہاں تو آپھو ÷
راج ہنسنی ÷ (مادہ)	ہَن تو آمیا ÷ ہان تو آمیاں ÷
ہنس کے بچّے ÷	لُک ہان ÷ لُک ہَن ÷
بطخ (مادہ) ÷	پیٹ تامیا ÷ پیت تامیاں ÷

سیامی	اردو
پیٹ تو آپو ٭ پیت تو آپھو ٭	بطخ ٭ (نر) ٭
پک نوک ٭ پیک نوک ٭	پرندکے بازو (پرکلان)
کھون نوک ٭	کھمب (چھوٹے بال پروغیرہ)
رنگ نوک ٭ رانگ نوک ٭	گھونسلہ پرندوں کا ٭
کرونگ نونگ ٭	پنجرا ٭
تاکھائے ٭ ناکھے ٭	جال پرندکے پکڑنے کا ٭
بِین ٭ وِین ٭	اُڑنا ٭ (پرند وغیرہ کا) ٭
رونگ ٭	گانا ٭ (پرند وغیرہ کا) ٭

مخلوقات

کیڑے مکوڑے

سیامی	اردو
مالینگ وَن ٭ مالنگ وان ٭	مکھی ٭
تو آپوننگ ٭ تو آپنگ ٭	مکھی (شہد کی) ٭
لیک نائے تو آپونگ ٭	مکھی شہد کا ڈنگ ٭
موٹ ٭ مُٹ ٭	چیونٹی (کیڑی) ٭
موٹ تانوی ٭	چیونٹی لال رنگ کی ٭
بلوعک ٭ موٹ کھاؤ ٭	چیونٹی سفید (دیمک)
مینگ مُم ٭ ماعِنگ مُوم ٭	عنکبوت ٭ (مکڑی جالا تننے والی)

اُردو	سیامی
عنکبوت کا جالا *	یائے مینگ مُم * ژاسے ماعِنگ مُومم *
مکڑی (ٹنڈی وَل پٹیری)	چِک کاچن * چاک کاچان *
تیتری *	پی سُوآ * پیے سُوآ *
مچھر *	یُونگ * ژُونگ * جونگ *
کھٹمل *	تُوآ لُوعت *
جُوں جو سِر میں پڑتی ہے	تُو آرائے * تُو آرے *
پِسو *	تُوآمت ۔ توآمات *
کیڑا مکوڑا (کرم) *	تُوآلون * نون *
کیڑا ریشم کا *	تُو آمائے * تو آمے *
جُگنو * (کرمک شب تاب)	ہنگ ہوئی * ہینگ ہوئی *
گھُن (جو غلہ وغیرہ میں پڑ جاتا ہے)	تُو آڈُوعنگ * تُو آڈُوعانگ *
جونک * (علم)	پَلبینگ * پَلبِین *

اعضائے جسمانی (حیوانات ناطق و مطلق)

جسم (شریر۔ بدن)	رانگ کائے * (رنگ کائے * تُوعا *)
گوشت *	نُوآ * منگ سانگ * منگ سنگ * نُوعا *
چربی *	یُوعِن * یُوِان *
چمڑا * (کھال۔ پوست)	پیونانگ * تاچو *

سیاہی	اُردو
کلام کلیبو لوُ آ ،	پٹھے ،
سین لوہت ڈعانگ ، سین لوہت ڈینگ ،	شاہ رگ ،
این ، عین ، ناہارو ،	نس ،
سین لوہت دم ، سین لوہت دم ،	ناڑی ،
سِسا ، ہوآ ،	سر ،
پوم ، کیا ،	بال (سر کے) ،
لوما ، کھون ہیگ توُآ ،	بال ، (جسم کے) ،
کراموم سِسا ،	چوٹی ، (فرق - چاند) ،
سِساکرالوک ،	کھوپڑی ، (سر کی)
سامونگ ،	مغز ، (سر کا بھیجا)
ناپک ، ناپا ،	پیشانی ، (ماتھا) ،
کھامپ ،	کنپٹی ، (کان پٹی ، شقیقہ)
چامُوک ، چانگ ، عام زبان میں تانگ اور تلموک بھی بولتے ہیں ،	ناک ،
رُدچامُوک ، رُوتامُوک ،	ناک کے سوراخ ، (نتھنے) ،
پک ، پاک ، پا ، (پاک عام طور پر سمجھ میں آتا ہے) ،	منہ ، (دہان) ،
نام لائے ، کھیلو ،	تھوک ، (لعاب دہن) ،
رِم فی پک ، رم فی پاک ،	ہونٹھ ،
ڈوعنگ نا ، ڈوعینگ نا ،	خال ،

اُردو	سیامی
چہرہ ۔ (رُخ) ۔	نا ۔ ناں ۔
آنکھ ۔	چک سُو ۔ (چکسُو) ۔ تا ۔
آنکھ کا گولا ۔ (آنکھ کا آئینہ) (یا ڈھیلا)	لُوک تا ۔ ٹک تا ۔
آنکھ کی پتلی ۔	لُوک تادَم ۔
بھون ۔ (ابرو) ۔	کِھیو ۔
پلک ۔	نانگ تا ۔ ننگ تا ۔
پلک کے بال ۔	کھون تا ۔
آنسو ۔ (اشک) ۔	نام تا ۔ آسُو ۔ (اصل آنسو) ۔
رُخسار ۔	کاعم ۔ کیم ۔
کان ۔ (گوش) ۔	ہُو ۔
آواز ۔	سام نی عنگ پُوت ۔ سی عِنگ ۔ (عام موٹی زبان میں پوت کی جگہ پھوٹ بولنا بہتر ہے جیسے سام نینگ پھوٹ)
دانت ۔	کھران فن ۔ کھوعاں ۔ تان تا ۔ (تان تا یا تشا۔ (دانت کا بگاڑ ہے)
تالُو ۔	پیڈان نائے پاک ۔
زبان ۔ (جیبھ) ۔	لِین ۔
جبڑا ۔	کھاکن کرائے ۔
مسوڑے ۔	نگوعک ۔ نگوعاک ۔ (بعض دفعہ آخری ک بولنے میں حذف ہو جاتا ہے)
گلا ۔ (حلق) ۔	نائے لام کھو ۔

اردو	سیامی
سانس ٭	لوم ہائے چائے ٭
ٹھوڈی ٭ (زنخدان) ٭	ٹوک کھانگ ٭
گردن ٭	کھو ٭
داڑھی ٭ (ریش) ٭	نُوعت کھانگ ٭ نوٹ ٭
مُوچھ ٭	نُوعت رِم فی پَک بون ٭ نوعت رِم فی پاک بون ٭
سینہ ٭	نُوعا ٭ سائے تو ٭
خُون ٭ (لہو) ٭	نُوعت ٭ لُوہِت ٭
ہڈی ٭	کراڈُوک ٭ کراڈُوک ٭
پیٹھ ٭	لانگ ٭ کھنگ لانگ ٭
پیٹھ کی ہڈی ٭	کراڈُوک سَن لانگ ٭ کراڈُوک سان لانگ ٭
چھاتی (سینہ) ٭	سوعانگ عوک ٭
پھیپھڑا ٭	پُت ٭ پوٹ ٭ پاپ پا سانگسا ٭
بلغم ٭	سامے ہا .. سمیہا ٭
تھن ٭ (استھن ٭ پستان)	نوم ٭
پیٹ ٭ (شکم) ٭	کھتونگ ٭ تونگ ٭ ناپی ٭ (اصل ناکھی ٭)
ناف ٭ (دھنی پیٹ کی)	ساڈو ٭ ساڈو ٭
دل ٭	ہُوآ چائی ٭ ہُوآ چائے ٭ چائی کھون ٭
کلیجہ ٭	تاپ ٭ تپ ٭
معدہ ٭	کرا پُو آہان ٭

سیامی	اردو
واکانگ ٭ مَم ٭	تلی ٭
کھوکراڈدک ٭	جوڑ (اعضا وغیرہ کے)
با ٭ باہُو ٭	کندھا ٭ (مونڈھا ٭ باہو)
کھین ٭	بازو ٭
مُو ٭	ہاتھ ٭
فامُو ٭ تاسے مُو ٭	ہتھیلی ٭ (ہاتھ کی)
نِیُو مُو ٭	اُنگلی ٭
کھونیو مُو ٭	اُنگلی کا جوڑ ٭
سعامُو ٭ (مَ آمُو) ٭ میمُو ٭	انگوٹھا (ہاتھ کا) ٭
ہُوٓ ہما تاوَ ٭ ہوُ آمے تاوُ	انگوٹھا پاؤں کا ٭
لیپ مُو ٭	ناخن (ہاتھ کی اُنگلیوں کے)
لیپ تاوُ ٭	ناخن (پاؤں کی اُنگلیوں کے)
لیپ ٭	ناخن ٭ (عام طور سے)
راک را ٭ رَک رعا ٭	بغل ٭
کھوسوک ٭	کہنی ٭
کھومُو ٭	کلائی ٭
تاپے پاچون ٭ تپے پاچون ٭	نبض ٭
کام ست ٭ کام بات ٭	مٹھی ٭ (گھونسا) ٭
عُت چارا ٭ عوت چارا ٭	آلائش ٭ (فضلہ غلیظ غلاظت پاخانہ وغیرہ) ٭

اُردو	سیامی
پیشاب ٭	پاس ساوا ٭ پس ساوا ٭ جی عو ٭
پیشاب کرنا ٭	جی عو ٭ تائے پس ساوا ٭
ران ٭ (جانگھ) ٭	تاپوک ٭
ٹانگ ٭	کھا ٭
پسلی ٭	سی کھرونگ ٭
گوڈا ٭ (گھٹنا) ٭	ہُوا کھاؤ ٭
ٹخنا ٭ (گِٹا) ٭	کھونتاؤ ٭ کھوتین ٭
پاؤں ٭	تین ٭ تاؤ ٭ تو ٭ کھا ٭
پاؤں کا تلا ٭	فاتین ٭ فاتاؤ ٭ تلئے تین ٭ تائے تاؤ ٭
پاؤں کی ایڑی ٭	سون تین ٭ سون تاؤ ٭

حرکاتِ اعضائے جسمانی

اُردو	سیامی
بولنا ٭	پھوٹ ٭ پوٹ ٭ بوک ٭
دیکھنا ٭	ڈو ٭ ئے ٭
چلنا ٭ (پھرنا) ٭	ڈون تاؤ ٭ ڈون ٭
دوڑنا ٭ (بھاگنا) ٭	وِنگ ٭ وینگ ٭
بیٹھنا ٭	نانگ ٭
کھڑا ہونا ٭	یون ٭ جون ٭

اُردو	سیانی
کھڑا کرنا +	ہائے جُوکھون +
لیٹنا +	نون نونگ + نون +
اُٹھنا +	ٹک کھُن + جوکھُن + جوک کھُن +
اُٹھانا +	جوک +
اُٹھا کر لیجانا + (کندھے پر) +	باعک + بعک + باعا +
اٹھا کر لیجانا + (ہاتھوں پر یا بازوؤں پر) +	اُم + عُم + عوم +
سونا + (خواب کرنا) +	نون +
کھانا +	رکن آہان +
کھانا کھلانا + (خوراک دینا)	ہائیں رکن آہان +
پینا +	رکن نام +
بلانا +	ریک +
چیخنا + (چلانا) +	رونگ ہائی +
آنکھ کھولنا +	لُم تا + لُوم تا + (پوٹ تا +)
آنکھ بند کرنا +	لپ تا + لاپ تا + پٹ تا +
جُھکنا + (سر وغیرہ جُھکانا)	کوم تو آنونگ +
چھلانگ مارنا + (کودنا)	کراڈوٹ لیں +
رینگنا + (رینگ کر چلنا) +	کھلاق + (اڈون)
تیرنا +	وائے نام +

اُردو	سیامی
تیرنا ٭ (کشتی وغیرہ کا پانی پر)	لوئی نام ٭
دھکیلنا ٭	پالک آؤ ٭ ڈان ٭ پلک عو ٭
کھینچنا ٭	لاک، پائے ٭ لاک مُنی ٭
سُوجنا ٭ (اُبھرنا ٭ سوزش ہونا)	پوئنگ کھن ٭ بے اُم کھن ٭
انگڑائی لینا ٭	ہاؤنون ٭
بغل گیر ہونا ٭ (گلے لگانا)	کوٹ ٭ کوت ٭
چُومنا ٭ (بوسہ لینا) ٭	چوُپ ٭ چُپ ٭
اُترنا ٭	لوئنگ پائی ٭ لونگ ٭
چڑھنا ٭ (درخت وغیرہ پر)	پین ٭ پن ٭ کھون تُن مائے ٭
چڑھنا ٭ (جہاز پر) ٭	کھی رُو ہا فائی ٭
چڑھنا ٭ (کشتی پر) ٭	کھی رُو عا ٭
چڑھنا ٭ (گھوڑے پر سوار ہونا)	کھی ما ٭
چڑھنا یا سوار ہونا عام طور پر	کھی ٭
چڑھنا ٭ چھت پہاڑ یا درخت پر	کھون ٭
غوطہ لگانا ٭	ڈم نام ٭ ڈام نام ٭
لڑنا ٭	توسُو ٭ تھلوکن ٭
ٹیکنا و سہارا لگانا ٭ تکیہ لگا کر آرام کرنا ٭	پینگ ٭ پنگ ٭
آرام کرنا ٭ (سر نیچے ہاتھ کا سہارا دیکر)	تاؤ کھین ٭ تاؤ کھاعن ٭

اُردو	سیامی
آرام کرنا یا آرام پانا (عام طور پر) ÷	جوسنگ سبائے ÷ جو سوک سبائے (اصل سنکھ سوک کا)
محسوس کرنا ÷ (حس کرنا)	کھلام ÷
ناچنا ÷	لکھون ÷ ہتین رام ÷ تن رم ÷
کانپنا ÷ تھرتھرانا ÷	توعاسن ÷ تو آسن ÷
سانس لینا ÷	ہائے چائے ÷ ہائی چائے ÷ لوم ÷
خراٹے مارنا ÷	لون کرون ÷
کھنگارنا یا کھانسنا زور سے	ایم ÷ عیم ÷ آعم ÷
کھانسنا ÷ کھانسی ÷	آئے ÷ عائے ÷
چھینکنا ÷ (چھینک مارنا) ÷	چام ÷
ڈکارنا ÷	لوم ÷ رو ÷
ہچکی لینا ÷	ساعُمک ÷ ساعُوک ÷
سِسکنا ÷ (سِسکی لینا)	ساعُن ÷ ساعُون ÷
تالی بجانا ÷	توپ مُو ÷ اُپ مُو ÷
چوسنا ÷	ڈُوت ÷ ڈُوٹ ÷
پھونکنا ÷ (پھونک مارنا منہ سے ÷)	پاؤ ÷

وہ تمام اشیاء یا سامان جو جسم ڈھانپنے یا اسکو سجانے یا محفوظ رکھنے کے کام میں آتے ہیں۔ یعنی لباس۔ پوشش اور وغیرہ

اُردو	سیامی
کُرتا ۔	سُوآ ۔ سُوعا ۔
قمیض ۔	سُوآچوٹ ۔ سُوآکھو ۔
کوٹ ۔	سُوآکھوٹ ۔
کُرتا ۔ قمیض یا کوٹ ہم (سفید) ۔	سُوآکھاؤ ۔
واسکٹ ۔	سُوآکاک ۔
پائجامہ ۔	کونگ کین ۔ کانگ کانگے ۔
جراب ۔	تُنگ تاؤسن ۔ تُونگ تاؤسان ۔
رومال ۔ دستمال ا	پاچیت نا ۔ پھاچھت نا ۔ پھاچھت مو ۔
دستانہ ۔	تُنگ مو ۔ تُونگ مو ۔
ٹوپی ۔	موعک ۔
جُوتا ۔ (جوتی ۔ پاپوش)	رونگ تاؤ ۔ کوعک ۔
ایک جوڑہ جوتا ۔	رونگ تاؤ کھونگ ۔

اردو	سیامی
بُوٹ ÷ (ولایتی جوتا) ÷	رونگ تاؤ سُونگ ÷
بٹن ÷ (بوتام) ÷	ڈُوم سُوآ ÷ لُک ڈُوم ÷ ڈُوم سُوآ ÷
چھید ÷ (سوراخ جسمیں بٹن لگایا جاتا ہے ÷	رانگ ڈُوم کھوا ÷
دھوتی ÷ (مچھلا - لک بند)	سارونگ ÷
کمربند ÷ (پیٹی) ÷	کھیم کھاٹ ÷ کھیم کھات ÷
سفید لباس (پوشاک) ÷	سُوآ کانگ کانگے پا کھاؤ ÷
لباس ÷ (پوشاک) ÷	سُوآ یٹھم لوٹ و بلاڑین ÷ تینگ تُوآ ÷
لباس پہننا ÷ (کپڑے پہننا)	سُوعم سُوآ ÷ تینگ تُوآ ÷
لباس یا کپڑے اُتارنا ÷	لُوٹ سُوآ ÷ تھوٹ سُوآ ÷ تھوٹ پھا ÷
کپڑا ÷	پھا ÷ فا ÷
کپڑے بدلنا ÷	پلین پھا ÷
چھاتہ ÷ (چھتری) ÷	روم ÷
چھڑی ÷ (لاٹھی ہاتھ کی)	مائے تاؤ ÷ مائے تُو ÷
گھڑی ÷ (جیبی) ÷	نالیکا پوک ÷ نرکا نوے ÷
گھڑی کا زنجیر ÷	سائے نالیکا پوک ÷ سونر کا ÷
گھڑی کی چابی ÷	لُک کُنجا نالیکا پوک ÷ لُک چیہ نرکا ÷
جیب ÷	کا پاؤ سُوآ ÷ کپاؤ سُوآ ÷
عینک ÷	وین تا ÷ دعن تا ÷ کھوک تا ÷

سیامی	اُردو
ٹم ہو ۔ کُم ہو ۔ ٹُوم ہو ۔	بالی ۔ (کان کی مُرکی) ۔
وین ۔	چھاپ ۔ (چھلا ۔ مُندری) ۔
کام لائے مُو ۔ کم لائے ۔	کڑا ۔ (کنگن ۔ چوڑی ۔ نمبرہ)
کراچوک ستونگ نا ۔ کچوک ۔	شیشہ ۔ (آئینہ) ۔
وی ۔ وسے ۔	کنگھی ۔ (شانہ) ۔
پراعنگ پوم ۔ پرانگ پوم ۔ پرینگ پوم ۔	بُرش ۔ (بالوں وغیرہ کو صاف کرنے والا)
پراعنگ طوفان ۔ پرینگ توفان ۔	برش ۔ (دانتوں کو صاف کرنیوالا)
مِیت کون لیم ۔ مِیت کون یِیم ۔	اُسترا ۔
کون ۔	حجامت کرنا ۔
ٹاٹ پوم ۔ ٹٹ پوم ۔ تاٹ پوم ۔ عام طور پر تاٹ پوم استعمال کرتے ہیں ۔	بال کاٹنا ۔

نوٹ: ت و ٹ کا فرق زیادہ تر گفتگو سے معلوم ہوتا ہے ۔

کھانے پکانے کے متعلق سامان

سیامی	اُردو
پِھنی کن نام ۔ پھنی تک نام ۔	گھڑا ۔ (گھڑا پانی ڈالنے والا)
موکھاؤ ۔	ہانڈی ۔ دیگچی (دھات کی)
موڈِین ۔	ہانڈی (مٹی کی) ۔

اردو	سیامی
کیتلی چاء پکانے والی	کاژائے توم نام رون + کا یائے تھام نام رون
چمچہ	چھوان + چون ژنگ ژاسے + چونگ یائے
تھالی + (دھات کی)	تھاٹ
رکابی	جھام + جام
بالٹی	تھونگ تونگ
ڈکری + (ڈوکرا)	کراھٹ + کراچت
کڑاہی	کرانا
چولہا + (آہنی)	تاؤ
چولہا + (تنور) مٹی کا	تھی ہن کھاؤ
لکڑی + (سوختنی) جلانے کی	فون + ملسے فون
کوئلہ + (لکڑی کا)	تھان فائی + تان
کوئلہ + (پتھر کا)	تھان ہین
آگ + (آتش)	فائی + پائی
آگ جلاؤ	کو فائی
توا + (تابہ)	یک ریت پا
روٹی	کھنوم پانگ
روٹی پکانا	تھام کھنوم پانگ

(لغت) سیامی لوگوں کے حلق سے کچھ موٹی بات نکلتی ہے۔ اسلیئے عموماً بولتے وقت ت کی بجائے تھ - پ کی جگہ پھ اور ج کی جگہ چھ سمجھ میں آتے ہیں مگر اسمیں کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا۔

اردو	سیامی
ماچس ٭ (دیا سلائی) ٭	ملسئے کھیت فائی ٭
لمپ ٭ (چراغ) ٭	تکی عنگ ٭ تاکی عنگ ٭
بتی چراغ کی ٭ (فتیلہ) ٭	سائے تکی عنگ ٭
چراغ میں تیل ڈالنا یا ڈالدو	کمن سائے تکی عنگ ٭ نامن سائے تکی عنگ ٭
چراغ جلا دینا- یا جلادو ٭	چُت تکی عنگ ٭
چراغ بجھادو- یا بجھا دینا ٭	ڈاپ تکی عنگ ٭

نوش کرنے یا پینے والی چیزوں کے نام

اردو	سیامی
پیاس ٭	راہائے نام ٭ جاک نام ٭ کراہاں ٭
پیاسا ٭	کھن راہائے نام ٭ کھُن (کھون) جاکب نام ٭ کراہان نام ٭
پانی ٭	نام ٭
پانی تازہ ٭ پانی اچھا ٭	نام جُوٹ ٭ نام چیوٹ ٭
پانی گندھلا ٭ (میلا) ٭	نام کھُون ٭ نام میڈی ٭
پانی نمکین ٭	نام کھیم ٭
پانی چشمہ کا ٭	نام لوٗ ٭
پانی بارانی ٭ (برساتی) ٭	نام فون ٭ نام پھون ٭
پانی کنوئیں کا ٭	نام بو ٭
پانی گرم ٭	نام رون ٭

سیامی	اُردو
نام جبین ٭ نام ژین ٭	پانی سرد ٭
نام نوم ٭	دُودھ ٭
نام کاتی ٭ نام کینتی ٭	ناریل کادُودھ ٭
نام مپھراؤ ھون ٭	ناریل کاپانی
نام چائے ٭	چاء ٭ (پانی) ٭
بے چا ٭ بائے چا ٭ بے چھا ٭	چاء کی پتی ٭
ثوّعے نام چار ٭ توّے نام چا ٭	چاء پینے کی پیالی ٭
کافا ٭ کافج ٭ کوپی ٭	قہوہ ٭
کھوٹ ٭ کھوعٹ ٭	بوتل ٭
کھوٹ لیک ٭	بوتل چھوٹی ٭ (خورد) ٭
کھوٹ تو ٭	بوتل بڑی ٭ (کلان) ٭
کھون تو نام ٭	پیالہ ٭ (پیتل کا کٹورا) ٭
ٹھوئی ٭	پیالہ ٭ (مٹی کا) ٭
ٹھوئی کاؤ ٭ ٹھوئی کاؤ کرالوک ٭	گلاس ٭
نام سوڈا ٭	پانی سوڈا ٭ (سوڈا واٹر) ٭
نام مانیت ٭ نام لمنیڈ ٭	پانی لیمنیڈ ٭ (لیمنیڈ واٹر) ٭

تھام کے معنے بنانا - ہر ایک چیز کے بنانے کے واسطے آتا ہے ٭
جیسے تھام نام چار بنگ - چاء بنانا ٭
کئی لوگ تھام کو تام بولتے ہیں ٭

اُردو	سیامی
شربت ٭	نام وان ٭
شراب ٭	لاؤ ٭ سُورا ٭ سُرا

جسمانی بیماریاں یا مختلف روگ ٭ (علالتیں) ٭

اُردو	سیامی
بیماری ٭	چیپ ٭ کھوام پوچے ٭
بیمار ٭	چیپ ٭ کھن چیپ ٭
بیمار ہونا ٭	سبے سبائے ٭ بائے سبائے ٭
دردِ آنکھ ٭	چیت تا ٭ چیپ چکسو ٭
دردِ دانت ٭	پُوعت غان ٭ پُوعت فن ٭ پوعت (کیان تا) (نشا) ٭
	چیپ کھوعان ٭
دردِ پیٹھ ٭	چیپ لانگ ٭
دردِ سر ٭	پُوعت سیسا ٭
بیماری گنج ٭ (سر کی بیماری) ٭	سیالن ٭ سیالان ٭ (گنجے شخص کو کھون سِالن کہتے ہیں)
دردِ پیٹ ٭	پُوعت تونگ ٭ پُوعت تھونگ ٭
دردِ کان ٭	پُوعت ہو ٭
بیماری قولنج ٭	چُک ٭ چوک ٭
بیماری دمہ (سانس کی بیماری)	ہُوٹ ٭ ہٹ ٭
بیماری جگر ٭ (دق سِل) ٭	دن نا روگ ٭ رِتت سی ڈوعنگ. ہاعنگ ٭ رت سی ڈو معنگ ہنگ ٭

اُردو	سیامی
بخار ٭	چپ کھاسے ٭ کھائے چپ ٭ اکھائے چیپ ٭
سر کا چکرانا ٭	ڈِنگ دین سِسا ٭ ڈنگ دِی عِن سِسا ٭
غش ٭ (بیہوشی) ٭	پین لوم عون را ہُو عے ٭
غش طاری ہونا ٭ (غشی ہونا) ٭ چیچک	نی ڈاٹ ۔ اچیپ فی ڈاٹ ٭ پین لوم تالوپ پاسے ٭
ہیضہ ٭	آہوا تاروک ٭ (روک بگاڑ ہے روگ کا) ٭
قبض ٭	٭ تونگ پوک پین پان را ڈوت ٭
جریان شکم ٭ (سنگرہنی) ٭	لونگ تونگ ٭ لونگ تھونگ ٭
پیچش ٭	پین بیٹ ٭
کوڑھ ٭ (جذام) ٭	کھی رُوعن ٭ کھے رُوعن ٭
سمندری بیماری ٭ جو جہاز وغیرہ میں ہو جاتی ہے	ماؤ کھلون ٭
لنگڑا ٭	کھون سِیا کھا ٭ کھا کھے یک ٭
اندھا ٭	تاموت ۔ بوت ٭ تاموٹ ٭
بہرہ (ڈورا) ٭	ہُو نوعِک ٭
گنگا ٭	یاہے ٭
کھانسی ٭	تَسئے ٭ عائے ٭
حاملہ ۔ بچہ پیٹ میں ٭	می کھران ٭
چوٹ چپیٹ ٭ (رگڑ ، گھیٹ)	لوب چام ٭ بوپ چم ٭

٭ تونگ کی بجائے تھونگ بھی بولتے ہیں ٭

اردو	سیامی
چھالا (آبلہ) ٭	فی تان یائے ٭
پیپ (غلاظت جو زخم وغیرہ سے برآمد ہوتی ہے) ٭	لونگ ٭
زخم ٭ (ہتھیار وغیرہ کا) ٭	٭پلے تگ فن ٭ پلے توک فان ٭
زخم ٭ (پھٹ) پھوڑا۔ ناسور وغیرہ کا	پلاغ چیپ پوعت ٭ پلے چیپ پوعت ٭
سوج ٭ (سوزش ٭ ابھراؤ) ٭	بوعم نن کون ٭
قے کرنا (ابکائی ٭ الٹی) ٭	راک ٭
تتھلانا ٭ (ککنھلانا) (ہکلانا) ٭	پین عینگ ٭ پین عنیگ ٭ پین عانگ ٭
مرنا ٭ مرگیا ٭ موت ٭	تائے ٭
بیماری آتشک ٭	روک سام رپ بروت ٭ روک سام راپ بو ہوت ٭
دوائی ٭ (دوا) ٭	جا ٭ یا ٭
دوا کی گولی ٭	لگ جا ٭ لگ یا ٭ مت جا ٭ مت یا ٭ (بعض لگ کی بجائے لوک بولتے ہیں)
علاج بیماری وغیرہ کا ٭	رک تو آ ٭
ہسپتال ٭	رونگ پھیابان ٭ رونگ پیابان ٭ رونگ کھائی جا ٭

٭ بعض لوگ پلے اور بعض پلاغ کہتے ہیں ٭

سیامی	اُردو
جارائے تین ٭ یارائے تین ٭	جُلاب ٭
سان سوم ٭	پھٹکڑی ٭
نام پراسان ڈلی گوک ڑیواُوت ٭	نسادر ٭
نام پراسان تونگ ٭	سہاگا ٭
پاروٹ ٭ پاروت ٭ جاک روٹ ٭	پارہ ٭ سیماب ٭
یافین ٭	افیم ٭ (افیون) ٭

خشک زمین کے تعلقات

پِتھی بھُومی ٭ لوک ٭	روئے زمین ٭ (دنیا جہان عالم ٭
لوک ٭	زمین ٭ (خشکی) ٭
پَن ہین ڈِین ٭	سطح زمین ٭
پراتاتے ٭ پرانات ٭	مُلک ٭
مُوعنگ ٭	علاقہ ٭ ( ) ٭
پُوکھاوُ سُونگ ٭	پہاڑ ٭ (کوہ)
پوکھاوُ فائی ٭	پہاڑ آتش خیز (جوالا مکھی کوہ آتش فشاں) ٭
کھاوُ نوئی ٭ کھوک ٭	پہاڑی ٭

سیامی	اُردو
ہِن ٭ چین ٭ سِلا ٭ (سِل ٭ پتھر) ٭	چٹان ٭
چین تائے نام ٭	چٹان ٭ (بحری یا سمندری) ٭
تُنگ راپ ٭ تُونگ راپ ٭	میدان ٭
ونگ کھاؤ ٭ وانگ کھاؤ ٭	وادی ٭
کھلونگ جائی ٭ مانام ٭	دریا ٭
رونگ نام ٭	دریائی گذر ٭ (دریائی راستہ)
لُم تَن ٭ لام تَن ٭	چھوٹی ندی ٭ (نالا) ٭
تا نام ٭ نام پُو ٭	چشمہ ٭ (سوت) ٭
تالے سَپ ٭ تلے سپ ٭	جھیل ٭
کھلونگ ٭	نہر ٭
سا ٭	تالاب ٭ (کُنڈ ٭ جوہڑ) ٭
ٹونگ ٭ بُونگ ٭	دلدل ٭
بونام ٭	کُنواں ٭
نام تُوعیم ٭	پانی کا طوفان ٭ (پانی کا سیلاب یا چڑھاؤ ٭
پاعن ڈین وائی ٭ پین ڈین وائی ٭	بھونچال ٭
ست ٭	جاندار (عام جاندار چیز) کیلئے
لوک ٭	پرند ٭
پلا ٭	مچھلی ٭

اُردو	سیامی
کیچڑ ٭	کھلون ٭ توم ٭
گرد ٭ (دھول مٹی کی) ٭	لا عمونگ ٭ فُون ٭ لینگ ٭
ریت ٭	سے ٭ سائے ٭
غار ٭ (پہاڑ وغیرہ کی) ٭	تھَم ٭ تام ٭
مٹی کا ڈھیلا ٭	کوَن ڈھین ٭
کوئلہ ٭ (پتھر کا) ٭	تن ہِبیں ٭ تان ہین ٭
درخت ٭	تون مائے ٭ تون مائی ٭
گھاس ٭	جاٹیا ٭ ژا ٭
کھیت ٭	رائے نا ٭ رنا ٭ (اِنگاڑ ہے رن کا (سنسکرت))
باغ ٭	سُوعَن ٭ سُوعِن ٭

سمندر

اُردو	سیامی
سمندر ٭ (بحر) ٭	مہا سموت ٭ مہا سامُوت ٭ (اِنگاڑ ہے سمندر کا)
سمندر ٭ (ساگر خورد) ٭	تلے ٭ تالے ٭ تھیلے ٭
خلیج ٭	عَو ٭ اَو ٭
خاکنائے ٭	چونگ کھا عَب تنگ نام ٭
آبنائے ٭	عُوتلے ٭ عَوتالے ٭
راس	لاعام ٭ لائم ٭ لیم ٭

اردو	سیامی
جزیرہ ٭	کو ٭
ساحِل ٭ (کِنارہ) ٭	فنگ ٭ تالِنگ ٭
ساحِل سمندری ٭	چلئے تایے ٭ فنگ تالے ٭
لہر ٭ (پانی کی) ٭	کھلُون (تلے) ٭ کراساعانم لائے ٭
ہوا ٭ (باد) ٭	لوم ٭
ہوائی طوفان ٭	پالیُو کلا ٭
ہوائی گرداب ٭ (بادبگولہ)	لوم کوعِن ٭
بحری ڈاکو ٭	چھونے پورائے ٭ سالت ٭
ٹلا ٭ (گھرنائی ٭ بیڑا) ٭	پاعا ٭
گھر ٭ (گہرائی) ٭	رِک ٭
پانی کا چڑھاؤ ٭	نام کھُون ٭ نام کھُن ٭
پانی کا اُتار ٭	نام لونگ ٭
قلعہ ٭	پوم ٭ وِی چاپوم کھائے ٭ وِچاپوم کھائے ٭
جنگی خانہ ٭	رونگ پِسی ٭ رونگ پاسی ٭ (عام زبان میں رونگ پھسِی کہتے ہیں) ٭
گھونگا ٭	ہُوئی تالے ٭ ہوئی تلے ٭
مُونگا ٭	جین کارانگ ٭ جین کارنگ ٭
جھاگ سمندری ٭	فونگ نام ٭
جال ٭ (دام)	ہے ٭ ہا ٭ ہا آ ٭ ہا عا ٭

سیامی	اُردو
رُوعا ÷ رُوآ ÷	کِشتی ÷
چالاعَن باسے رُوعا ÷	کشتی چلانا (بذریعہ بادبان) ÷
تی کن چی عینگ ÷ چاعاوُ رُوعا ÷	کشتی چلانا ÷ (بذریعہ چپا) ÷
چالونگ رُوعا ÷	کشتی میں سوار ہونا ÷
رُوعا کون فائی ÷ رُو آفائی ÷	جہاز دُخانی ÷
روعا کم پن باسے ÷ روُعا باسے ÷	جہاز چوبی ÷ (پنکھے والا) ÷
رُوعا روپ ÷ رُو آروپ ÷	جہاز جنگی ÷
لاعَن باسے ÷ لین باسے ÷	جہاز چلانا ÷ (جہاز رانی کرنا) ÷
کالاسی (اصل خلاصی) ÷ نُوک رُوعا ÷ ٹک رُوعا ÷	ملاح ÷
کھیم ڈون رُوعا ÷	کمپاس ÷
کھوان ÷ فوعان ÷	دُھوآں ÷
آئے نام رون ÷ آئے نام رون ÷	بھاپ
چُوعِک ÷ چُوعیک ÷ چھی عک ÷	رسی ÷
ساوُ کرا وڈنگ ÷	مستُول جہاز کا ÷
سامو ÷ سمو ÷	لنگر جہاز وغیرہ کا ÷
توت سامو ÷ توت سمو ÷	لنگر ڈالنا (گرانا) ÷
تون سامو ÷ تون سمو ÷	لنگر اُٹھانا ÷
بائے رُوعا ÷	بادبان ÷
کان چی عِنگ ÷ چا آعو ÷ چا عاعو ÷	چپا ÷ (کشتی وغیرہ کا) ÷

اُردو	سیامی
بندرگاہ ٭	کھانگ سائے لام رُدعا ٭
ڈولنا ٭ اِدھر اُدھر لڑھکنا جیسے جہاز یا کشتی	رُوعاکھونگ ٭ رُوعاکلوک کھلاعنگ ٭ رُوعاکھلینگ
جہاز میں سوار ہونا } جہاز پر بیٹھنا ٭	کھُون بون کم پَن ٭ کھن بون کم پن ٭
کنارے لگنا ٭ کنارے پر جانا ٭	کھُون پائے بون لوک ٭ کھُن پائے بون لوک ٭
سمندر میں نہانا ٭ (غسل کرنا) ٭	عیپ نام تلے ٭ عیپ نام تلے ٭
پانی میں پایاب چلنا ٭	چالُوعانام ٭

آکاش اُسکے تعلقات

اُردو	سیامی
آسمان ٭	فا ٭ تونگ فا ٭ بُن ٭
سورج ٭	پرا آتت ٭ پھرا آکھت ٭
سُورج گرہن ٭	سُوریاکھاٹ ۔ سُوریاکھٹ ٭
سورج کا چڑھنا ٭ طلوع آفتاب	پرا آتت کھُون ٭ پھرا آہِتت کھُون ٭
سورج کی کرنیں ٭	ساعنگ پرا آتت ٭ سینگ پھرا اَیتت ٭ (بعض لوگ سائنگ پھرا اتھت بولتے ہیں)
سورج کا غروب ہونا ٭	پرا آتت توک ٭ پھرا اَتِت توک ٭
چاند ٭	پرا چان ٭ پھرا چان ٭

اُردو	سیامی
چاند آدھا + (نصف چاند)	گھُرونگ ڈُھنگ* + کھرنگ دُوعن +
چاند پورا +	تیم ڈُوعنگ + تیم ڈُوعینگ +
چاند کی روشنی +	ساعِنگ پراچان + ڈُوعِن گائے +
	سینگ پھراچان +
چاند گرہن	چانتاکھٹ + چانتاکھاٹ +
ستارہ (تارہ) +	ڈاؤ لُرُوعنگ +
ستارا دُمدار + (سیارۂ دُمدار)	ڈاؤ ہانگ +
قوس قزح +	رُونگ کِن نام + رُنگ کِن نام +
بادل +	ہاک + فا +
دھُندلاپن +	موک +
بجلی + (برق) +	فالیپ + فائے فا +
بجلی کی کڑاک + (گرج) +	فارونگ +
شکر (زہرہ ستارہ + گرہ) +	ڈاؤ پراسوک + ڈاؤ پھراسُوک +
برہسپت + (مُشتری) +	ڈاؤ پرا پروہت + ڈاؤ پرا براہت + ڈاؤ پھرا پروہت +
بُدھ +	ڈاؤ پرا پُوت + ڈاؤ پرا بُوت + ڈاؤ پھرا بُوت +
منگل + (مریخ) +	ڈاؤ پراعنگ کھن + ڈاؤ پراعانگ کھان +
سنیچر + (زحل) +	ڈاؤ پرا ساؤ + ڈاؤ پھرا ساؤ +

* ڈُھنگ بھی بولتے ہیں + کھرنگ کی جگہ خرنگ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(نصف) (نصف)

اُردو	سیامی
کہکشاں ۔ (آسمانی ستاروں کی راہ)	تنگ چنگ پوعک ۔ تانگ چانگ پوک ۔

اجناس یا اشیاء برامد (نکاس)

اُردو	سیامی
چاول ۔	کھاؤ سان ۔ کھاؤ ۔
چاول چھلکا دار (دھان ۔ پاڈی) ۔	کھاؤ پلوعک ۔
ساگوان (لکڑی)	مائے ساک ۔ مائے سک ۔ مائے لونگ ۔
گوند بن جامن ۔	کم ین ۔ کم ژن ۔
گمبوج ۔	رونگ ۔
الائچی ۔	پون کراوان ۔ پون کراون ۔ مک وان تھیت ۔
ہاتھی دانت ۔	نگا چانگ ۔ نگا چھانگ ۔
ریشم ۔	ڈائی مائے ۔ مائے ۔
ریشم کچا ۔	مائے لا ۔
کپاس (روئی) ۔	فائے ۔ فائی ۔ سمبلی ۔
سن ۔	پن ۔ پان ۔
سن (ہندوستانی) ۔	کن چا ۔ کان چا ۔
تمباکو ۔	یاسوپ ۔ جاسوپ ۔

اُردو	سیامی
افیم * افیون *	فِین * یا فِین *
تِل *	نگاؤ ڈُم * نگا ڈام *
نیل *	کھرام تون * کھرام *
ادھرک *	کِھینگ * کِھنگ * ہُوا کھینگ *
اِملی * (تمر ہندی) *	نگھام * ناکھام *
لونگ *	ڈوک کن پلُو * ڈوک کان پلُو *
مرچ سیاہ - کالی مرچ *	پریک تھائی * پھریک تھائی *
سُپاری *	ماک * ماکھ *
ہلدی *	ہُوا کھامین * کھمین *
پیاز * (بصل - گنڈھا) *	ہُوا ہوم *
لہسن (ثوم) *	ہُوا کھیتی عَم *
سابُودانہ *	ساکھو * سابُو *
شورا *	ڈِین پراسیو *
موم *	کھی پُونگ * کھی پھُونگ * کِھی فونگ *
پیپرمنٹ *	سارانارع * سارانے *
تیل ناریل *	نمن ماپراؤ * نمن فراؤ * نام من پھراؤ *

اشیاء خوردنی یا کہ خوراک کے متعلق چیزوں کے نام یعنے غلہ سبزی وغیرہ

اُردو	سیامی
[illegible]ل ✤	آہان ✤ کھونگ کِن ✤ کپ کھاؤ ✤
چاول ✤	کھاؤ سان ✤
چاول اُبلے ہوئے ✤	کھاؤ سُک ✤ کھاؤ سُوے ✤
آٹا گندم کا (میدہ) ✤	پین سلی ✤
دال ✤	تھُوآ ✤
دال چنہ ✤ (چھولا) ✤	تھُوآ آمان ✤
دال مونگ ✤	تھوآ کھے عو ✤
روٹی ✤	کھنوم پانگ ✤ کھانوم پانگ ✤
بھُوکھ ✤	ہیُو ✤
بھُوکا ✤ بھُوکھا ✤	کھون جاک کھاؤ ✤
پیاس ✤	راہائے نام ✤ ھاک نام ✤ رہائے نام ✤
پیاسا ✤	***نوٹ:*** کھون جاک نام ✤ کھُن راہائے نام ✤
دُودھ (تازہ) ✤	نوم نگوآ ✤ نام نوم ✤ نوم ✤

نوٹ: بعض لوگ کھُن اور بعض کھون کہتے ہیں ✤

اُردو	سیامی
دودھ (منجمد یعنے ٹین والا) ÷	نام لوم کا پونگ کھون ÷
ملائی ÷	ہُوا لوم نگوا ÷
مکھن ÷	نوئے ÷ نوعے ÷
گھی ÷	نمن نوعے ÷ نام من نوعے ÷
تیل ÷	نمن ÷ نام من ÷
پنیر ÷	نوئے کھاعنگ ÷ نوئے کھینگ ÷
مصالح ÷	کھرونگ کینگ ÷
نمک ÷	کلوا ÷
نمکین ÷	کھیم ÷
ہلدی ÷	ہُوا کھیمن ÷ کھامین ÷
مرچ سُرخ ÷	پھریک ÷ پریک ÷
مرچ کالی ÷	پریک تھائی ÷ پھریک تھائی ÷
سابو دانہ ÷	ساگو ÷ ساکھو ÷
شکر { سُرخ چینی / سرخ کھانڈ }	نمتان ڈینگ ÷ نم تان ڈینگ ÷
شکر ÷ (کھانڈ ÷ سفید چینی) ÷	نم تان ÷ نم تان سائے ÷ نم تان کھاو ÷
شہد ÷ (ماکھو) ÷	نام پونگ ÷ نام فونگ ÷
میٹھا ÷	وان ÷
مٹھائی ÷	کھنوم ÷ کھا نوم ÷

اردو	سیامی
اچار ٭	پک ڈونگ ٭
کھٹا ٭ (کھٹائی) ٭	پری عو ٭
کھانا ٭ خوراک (فعل مصدر وغیرہ)	آہان کِن ٭ کھونگ کِن ٭
کھانا کھلانا ٭	ہائیں کِن ٭ آہان ہائیں کِن ٭
پینا ٭	کِن نام ٭ کِن ٭
پلانا ٭	نام ہائیں کِن لہا ٭
خوشبو ٭ (خوراک وغیرہ کی) ٭	روٹ ٭ روت ٭
ذائقہ دار ٭ (مزیدار) ٭	اُرودی ٭
بے ذائقہ ٭	چُوت ٭ چُت ٭
کڑوا ٭ (کوڑا ـ تلخ) ٭	کھوم ٭ پھِیت ٭
گرمی ٭ گرم ٭ (آگ ـ دھوپ وغیرہ کی) ٭ گرمی ٭ (حرارت عزیزی)	رون ٭ رون لھتے ٭
گرم ٭ گرمی کپڑے کی ٭	عُون ٭ اُون ٭
گرم کرنا ٭	تھم رون ٭ تھام رون ٭
برف ٭ (مصنوعی) ٭	نام کھینگ ٭
سرد ٭ (سردی) ٭	جین ٭ ژین ٭ ناؤن ٭
سرد کرنا ٭	تھم جین ٭ تھام جین ٭
شربت ٭	نام وان ٭
سِرکہ ٭ (سرکہ) ٭	نام سوم ٭ نم سوم ٭

سیامی	اُردو
بے چھا ٭	چاء ٭ چا ٭
کوپی ٭	قہوہ ٭ (کوفی) ٭
پھلوُ ٭ پلوُ ٭	پان ٭
پُون ٭	چونا ٭ (پان کیساتھ کھانیوالا)
ماکھہ ٭	سُپاری ٭
لُک وان تھیت ٭ پون کراوان ٭	الائچی ٭
کن پھلوُ ٭ ڈوک کن پلوُ ٭	لونگ ٭
پک ٭ پھک ٭	عام سبزی ٭ (ترکاری) ٭
ہُوآ مان فرانگ ٭ مان نائے ٭	آلو ٭
فک چھی ٭	دھنیا ٭
ہُوآ کھمین ٭	ہلدی ٭
کھُوآ کھاوَ ٭	مٹر ٭
تھُوآ لن تاوَ ٭ تھوآلان تاوَ ٭	لوبیا ٭
لُوکھُوآ ٭ ماکھُوآ کھاوَ ٭	بینگن ٭
ہُوآ پک کٹ ٭ ہُوآ پھک کاٹ ٭	شلغم ٭ (گونگلو ٭ ٹپر) ٭
پھکات ہُوآ ٭	مولی ٭
تینگ ٭ تینگ کوا ٭	کھیرا ٭
ہُوآ کھینگ ٭	ادھرک ٭
تینگ تائے ٭	خربوزہ (خرپُزا) ٭

اُردو	سیامی
تربوز +	تینگ مُو +
کدو + (لوکی) +	نم تاؤ +
گوبھی +	کیلم پلی + کائے لم پلی +
پیاز +	ہُوآ ہوم +
لہسن +	ہُوآ کِھنی عم + کاتھی اَم +
عام میوہ +	ٹُک مائے +
آم +	مُمُو عنگ + مامُو عنگ +
انار +	ٹک تھپ تھیم + لوُتھاپ تھیم +
شریفہ (سیتا پھل) +	نوی نا +
کٹار +	کِھنُون + کھانُون +
امرود +	پلون فرانگ + لُوجمُو + لُوپھرانگ +
دُریاں + (ملائی پھل) +	دُرین + تری عن +
نیبو + (لیموں) +	مَناؤن + سوم مناؤن + سُم مناؤن +
مانگنی + (منگُستین) + (ملائی پھل)	منگ کھُٹ + منگُستِین +
نارنگی +	سوم + سُم +
کیلا +	کلوے + کلُوئی +
اناناس +	سَم پاردٹ + سم پَرُوٹ + کئی لوگ سب رُوٹ کہتے ہیں
ناریل + (کھوپرا) +	ماپراؤ + مپھراؤ - مافراؤ +

اُردو	سیامی
رمبوتن ÷ (ملائی پھل) ÷	پون نگو ÷
پپیا ÷	مالاکو ÷ کملاکو ÷
لیچی ÷	لن چی ÷
کھجور (خرما) ÷	پون تاپالم ÷ پون عِن تاپالم ÷
بادام ÷	پون آہمن ÷ پون آہ من ÷
بیر ÷	ماپرانگ ÷ مپرانگ ÷
انجیر ÷	ماڈوعیت ÷ ماڈوآعیت ÷
جائفل ÷	لک چن ہنگ ÷ لوک چان ہاعِنگ ÷
املی (تمرہندی) ÷	ماکھام ÷ نکھام ÷
کشمش (میوہ ساوگی) ÷	پون آہن گن ہنگ ÷ پون آہن گن ہاعِنگ ÷
گنا (نیشکر) ÷	عوے ÷ اوعے ÷
تربوز ÷	تینگ مو ÷
کچا ÷ (پھل۔خوراک وغیرہ) ÷	ڈیپ ÷
پکا (ایضاً) ÷	سُک ÷ سُوک ÷
توڑنا (پھل۔پھول وغیرہ) ÷	کیپ ÷
تخم ÷ (بیج) ÷	لی عَت ÷ لی عتٹ ÷ لیٹ ÷

کاریگران پیشہ وران مزدور وغیرہ

اردو	سیامی
نانبائی (نانوائی) +	کھون تھام کھنوم پانگ + چانگ پنگ کھنوم +
حجام +	کھون کُن ہُوآ + چانگ تاٹ پوم کون لُدعت +
لوہار +	چانگ لیک + کھون تھام لیک +
جولاہا +	کھون تھام پھا + چانگ تھام پھا +
ترکھان (بڑھئی) +	چانگ مائے +
درزی +	چانگ ٹریپ + چانگ جپ + کھون جپ سُوآ +
حلوائی +	کھون تھام کھونگ وان + کھون تھام کھنوم +
بہشتی (ماشکی۔ سقا) +	کھون پھاناں نام +
ڈاکٹر + (طبیب حکیم) +	مو + پیت (اصل بید یا وید) + مورکسا کھون +
سُنار + (زرگر) +	چانگ تونگ + چانگ کھتونگ +
سناد (چاندی کا کام کرنیوالا)	چانگ نگن +
معمار + (راج + اینٹ بنانیوالا)	کھون تھام رونگ + چانگ ایٹ پُون + چانگ ایٹ یُن +
گوالا + (شیر فروش) +	کھون کھائے لوم نگوآ +

نوٹ :- کھون بمعنے شخص ایک شخص + بعض لوگ کھون اور بعض کُن بولتے ہیں + یہ الفاظ مذکر و مونث ہر دو کے لیے آتا ہے +

اردو	سپاہی
رنگ ساز ٭	چانگ تاسی ٭ کھون تھاسی ٭
پشمینہ یا اچکن بنانیوالا ٭	کھون تھا اچکن ٭ چانگ تھا اچکن ٭
کمہار (مٹی کے برتن بنانیوالا)	چانگ موڈین ٭ کھوت تھام موڈین ٭
گاڑی ساز ٭	چانگ روٹ ٭
موچی ٭	کھون تھام کھوعک (زکوعک) ٭ چانگ تھام رونگ تار ٭
دھوبی ٭	کھون سک پچا ٭ چانگ سک ڈوکپا ٭ کھون سک [illegible]
گھڑی ساز ٭	چانگ نالیکا ٭ (چانگ نالی کا) ٭ کھون تھام رنگا ٭
چھاپنے والا ٭	چانگ پچم ٭ کھون پچم ٭ چانگ پچم ٭
کتب فروش ٭	کھون کھانے تنگ تھوپچم ٭
مالی ٭ باغبان - زمیندار ٭	کھون تھام سرعن ٭ کھون تام سدعن ٭ کھون کسانی [illegible]
خزانچی ٭	پو تھام کن بشک ٭ ٭
ٹھیکہ دار	پھر، پچ ماؤ تھام کن ٭ پھپ ماؤ تام کن ٭
دوکاندار ٭	کھون کھانے کھونگ ٭ کھون ٭ کھانے کھونگ نگ
باورچی ٭	کھون تھام کھروا ٭ کھون نام کھروا ٭
گاڑی بان ٭	کھون کب روٹ ٭
سائیس ٭	کھون لی عنگ ٭
خدمتگار ٭ (گھر کا ٹہلیا وغیرہ)	کھون چاسے ناسہ بن ٭ کھون چائی نائی بان ٭
دایہ ٭ (خدمتگارنی) ٭	کھون لی عنگ ڈیک ٭

٭ نوٹ: اس کو بنگ بھی بولتے ہیں ٭

اردو	سیامی
دایہ ÷ (دودھ پلانیوالی) ÷	ناں نوم ÷ ناعالوغم ÷
نوکر ÷ (عام طور پر) ÷	کھون چانگ ÷ کھُن چنگ ÷
محرر ÷ (کلرک - کرانی - بابو) ÷	سمی حن ÷
داروغہ ÷ مہتمم ÷ نگہبان اور سپر	چاؤ پانگ نگن کام کاپ ÷ جاؤ پانگ گن کم کپ ÷
دربان ÷ (دواچمین چوکیدار - پاسبان)	کھُن جام ÷ کھون جام ÷
قلی ÷ (مزدور جو کسی جگہ میں ملازم ہو)	کھُن گن تو ÷ کھون گن تو ÷ قلی ÷
قُلی ÷ (عام)	کھون گن تری ÷ کھون نگن تری ÷
مزدوری ÷ تنخواہ وغیرہ ÷	کھاچانگ ÷ نگون ڈُمن ÷ گنڈون کھاچانگ ÷

محکمجات کے نام

اردو	سیامی
اعلےٰ یا انتظامیہ لوکل گورنمنٹ	کرا سُو عنگ نا کھون بن ۔ یکرا سُو عنگ ناکھون بان ÷
اعلےٰ یا انتظامیہ محکمہ انصاف ÷	کرا سُو عنگ یُوتی تام ÷ کرا سُونگ یُوتی تھام ÷
" " محکمہ پبلک ورکس ÷ (تعمیرات)	کرا سُو عنگ یوتا کھتی کن ÷
" " " مالگذاری ÷	کرا سُو عنگ پرا کھلانگ ÷
" " " جنگ ÷	کرا سُو عنگ کلاہوم ÷
" " " سررشتہ تعلیم ÷	کرا سُو عنگ سُک ساتی کن (شوک) ÷
" " " پیمائش ÷ سروے ÷	کردم پین تھی ÷ کردم پاعمن کھتی ÷
" " " جہاز رانی ÷ (جہازی)	کردم تھاہان رُوا ÷

سیامی	اُردو
کردم پھَپیا بان ؛	اعلیٰ یا انتظامیہ محکمہ ہسپتال ؛
کردم پَرائے سانی لاکھور الیک ؛ کردم پَرائے سانی لاکھو لالیک ؛	" " " ڈاک و تار ؛
کردم روٹ فائی ؛	" " " ریلوے ؛
کردم سُنگ کھاپی بان ؛ (سُنکھ)	" " " حفظانِ صحت سینٹری ڈیپارٹمنٹ
کردم راع لو ہاکِت ؛ کردم رے لو ہاکت ؛	" " " تشخیص جمادات زمین کان وغیرہ
سان بورِیس ساپا ؛	مجسٹریٹی عدالت ؛ (کچہری) ؛
سان پرارات آیا ؛ سان پرارت آیا ؛ سان پرانتیا ؛	عدالت فوجداری ؛
سان پینگ ؛	عدالت دیوانی ؛
سان ڈِیکا ؛	عدالت اعلیٰ ؛ (سوپریم کورٹ)

دھات ہائے

سیامی	اُردو
تونگ کھام ؛ تھونگ کھام ؛ تھونگ ؛	سونا ؛
گن ننگون ؛	چاندی ؛
تونگ ڈینگ ؛ تھونگ ڈینگ ؛	تانبا ؛
تونگ لوعنگ ؛ تھونگ لوعنگ ؛	پیتل ؛
لیک ؛	لوہا ؛

سیامی	اُردو
تاکوُآ ٭ تاکوُ عا ٭	سیسہ ٭ سکّہ ٭
لیک کلا ٭	فولاد ٭
لیک ولیت ٭ لیک وِلاٹ ٭	ٹین ٭
ڈِی بک ٭ ڈِی بُوک ٭	ٹین کی کچّی دھات ٭
سنگ کاسِی ٭	جست ٭

طولانی پیمائش

چار کابیت ٭ (کابی ات) = (برابر) ا رنیو ٭

بارہ رنیو ٭ = ا کاعُپ (کھُپ)٭

دو کاعُپ یا کھپ ٭ = ا سوک ٭

چار سوک ٭ = ا واہ ٭

بیس واہ ٭ = ا سین ٭

چار سو سین ٭ = ا یوٹ ٭

بیس مربع واہ ٭ = ارائے ٭ رے ٭

نوٹ :-

اکابی ات (کابیت) ٭ = (برابر) $\frac{13}{64}$ اِنچ انگریزی ٭

ا نیو ٭ = $\frac{13}{16}$ انچ ٭

اکاعُپ ٭ = $9\frac{3}{4}$ انچ ٭

اسوک ÷	=	1 فٹ — 7 ½ انچ ÷
اواہ ÷	=	6 ½ فیٹ ÷
اسین ÷	=	130 فیٹ ÷
ایوٹ ÷	=	قریباً دس میل انگریزی ÷

خشک چیزوں کے ماپ (پیمانے)

آتانن۔ (تنن) یا ناریل کا کھوکھا ÷ وزن قریباً ⅓ 1 پونڈ ÷ (⅔ 2 چھٹانک)

بیس تانن ÷ = (برابر) آتنگ (تانگ) ÷

سَو تانگ ÷ = اکیان یا کوبان ÷

ایک کیان = بیس پکل ÷

ایک پکل = ⅓ 133 پونڈ وزن انگریزی ÷ پکل ماپ نہیں بلکہ وزنی چیز ہے ÷

عام تول یا وزن کرنے کی چیز کاٹی ہے۔ جس کو سیامی میں چانگ یا چھانگ کہتے ہیں۔ جس کا وزن 80 ٹکل (باٹ یعنے سیامی روپیہ) یا ⅔ 2 پونڈ انگریزی ہوتا ہے ÷ افیون (چنڈو) یا سونا وغیرہ کے تول یا وزن کرنے کے لئے باٹ (ٹکل) استعمال کیا جاتا ہے ÷ ہَن اور چی بھی سونے کے تولنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ (ہَن اور چی) چینی وزن ہیں ÷

سنہ ۱۹۰۵ء سے اس بات کی کوشش درپیش ہے کہ سیام میں یورپین تول (پونڈ) وغیرہ رائج کر دئے جاویں کیونکہ موجودہ سیامی تول قابل اطمینان شمار نہیں ہوتے۔ مگر ابھی تک اس معاملہ میں کچھ فیصلہ نہیں ہوا۔

جواہرات

اردو	سیامی
ہیرا	پیٹ۔ پیت
نیلم۔ (یاقوت)	ٹین۔ ٹن
لعل	تپ تیم۔ تاپ تیم۔ نم ڈی۔ نام ڈی
زمرد	مراکوٹ۔ موراکوت۔ مراکٹ
پکھراج	بُوسارکھم۔ بُسارا کھام
موتی	ٹُک ڈا۔ ٹوک ڈا

رنگ (کلر)

اردو	سیامی
رنگ۔ (کلر)	سی
سبز	سی کھوعو۔ کھی عو۔ کھیو
سرخ۔ (لال)	سی ڈینگ۔ ڈینگ

اُردو	سیامی
گلابی رنگ ⁘	چُوم پُو ⁘
نیلا ⁘ (رنگ) ⁘	نم نگون ⁘ نام نگون ⁘
نیلا (نیل ⁘)	کھرام ⁘
زرد ⁘ (پیلا) ⁘	سی لوعنگ ⁘ سی لُوعانگ ⁘
سیاہ (کالا) ⁘	سی ڈام ⁘ ڈام ⁘
سفید (چٹا) ⁘	سی کھاؤ ⁘ کھاؤ ⁘
ابلق رنگ ⁘	پن کھاؤ ⁘ پان کھاؤ ⁘
بھُوسلا ⁘	ڈام ڈینگ ⁘

تول یا وزن کرنے کے باٹ وغیرہ

اُردو	سیامی
اکاٹی ⁘ (دس چھٹانک وزن)	چھانگ ⁘ حانگ ⁘
$\frac{3}{4}$ کاٹی ⁘ (پونی کاٹی) ⁘	سام سکو چھانگ ⁘
$\frac{1}{2}$ کاٹی ⁘ (آدھی کاٹی) ⁘	خرنگ چانگ ⁘ خرُونگ چھانگ ⁘ کھہ نگ چھانگ ⁘
$\frac{1}{4}$ کاٹی ⁘ (چوتھائی کاٹی) ⁘	سکُو چھانگ ⁘
وزن ⁘ (بوجھ) ⁘	نم نک ⁘ نک ⁘
نصف اونس ⁘ ($\frac{1}{2}$ اونس) وزن سوا تولہ ⁘ $\frac{1}{4}$ چھٹانک	کھرنگ عون ⁘
ایک لوٹا ⁘ (آدھ سیر یا آٹھ چھٹانک)	ٹونگ پون ⁘ نینگ پون ⁘

اُردو	سیامی
ایک پکل ÷ (ایکسو کاٹی یا $33\frac{1}{3}$ پونڈ وزن) ÷	ہاپ ÷

عضیکہ اسی طرح دو پکل سونگ ہاپ ÷ تین پکل سام ہاپ وغیرہ وغیرہ سمجھو ÷

نقدی وغیرہ

اُردو	سیامی
نقدی ÷ (زر) ÷	نگون ÷ گن ÷ نگوں سوت ÷
ڈالر ÷ رنگی ÷ (چاندی کا) ÷	گن ری عن ÷ نگون ری عن ÷
ڈالر ÷ (سونے کا طلائی) ÷	ری عن تھونگ کھام ÷ نگون تھونگ کھام ÷
پونڈ ÷ اسٹرلنگ طلائی قیمتی وعہ روپیہ ہند وستان ÷	نگون پون انگ کرت ÷ گن پون انگرس ÷
ٹکل ÷ گول سکہ چاندی کا یا لفرہی	نگون باٹ کلوم ÷ گمن باٹ کلوم ÷
ٹکل ÷ چپٹا یعنی چوڑا چاندی کا	نگون ری عن ÷
ٹکل کھوٹا ÷ (قلب) ÷	نگون ڈینگ ÷ گن میڈہی ÷ گن مے ڈہی ÷
ٹکل کھرا ÷	نگون ڈہی ÷ گن ڈہی ÷
ٹکل ÷ (عام طور پر) ÷	نگون باٹ ÷
چار ٹکل کا ایک سکہ	تم لنگ ÷ تم لونگ ÷
پیسہ تانبا کا ÷	آت ÷ عات ÷
سینٹ ÷	سین ÷

سیامی	اُردو
نگوں پلیک ٭ گن پلیک ٭	بھنان ٭ ریزہ نقدی کا پیسہ وغیرہ کا ٭
ڈیکا لیک پلی عن نگوں ٭	ہنڈوی ٭
بائے سانگ چلئے ٭ بے سنگ چائے ٭	چیک ٭ (بنک وغیرہ کا)
لوٹ ٭ ڈی بمعنے اچھا۔ مے ڈی (نہیں اچھا) امیڈی) خراب ٭	
باٹ ٭ ٹِکل ٭	روپیہ سیامی (سیام کا روپیہ)
روپیہ ٭ روپیہ باٹ ٭	روپیہ ہندوستان کا ٭
نگوں توں تن ٭	مول ٭ (اصل رقم) ٭
ڈوک بیا ٭	بیاج ٭ (سود) ٭
نی ٭ کوُگن ٭	قرضہ ٭ (نقدی) ٭
نگوں تینت ٭ چوُآ ٭	اودھار ٭ اسامان وغیرہ اودھار پر لینا یا دینا ٭

سیامی روپیہ کو باٹ یا ٹکل کہتے ہیں۔ یہ بھی 64 پیسے کا ہوتا ہے ٭

سیامی	اُردو
ٹنگ اَت ٭ (تانبے کا سکہ) ٭	1 ٭ پیسہ ٭
سونگ آت (اعات) ٭ " ٭	2 ٭ " ٭
سام اَت ٭ " ٭	3 ٭ " ٭
سی اَت ٭ " ٭	4 ٭ " ٭
ہاں اَت ٭ " ٭	5 ٭ " ٭
ہُک آت ٭ سام پھائی ٭ سام فائی ٭	6 ٭ " ٭

سیامی	اُردو
چیت آت ٭ (تانبے کا سکہ) ٭	7 ٭ پیسہ ٭
فونگ نِنگ ٭ (فوعنگ نِنگ) ٭ چاندی کا سکہ	8 ٭ 〃 ٭
کاؤ آت ٭	9 ٭ 〃 ٭
فونگ فائی ٭ ہان فائی ٭	10 ٭ 〃 ٭
فونگ سام آت ٭	11 ٭ 〃 ٭
فونگ سونگ فائی ٭	12 ٭ 〃 ٭
فونگ سونگ فائی آت ٭	13 ٭ 〃 ٭
فونگ سونگ فائی سونگ آت ٭	14 ٭ 〃 ٭
فونگ سونگ فائی سام آت ٭	15 ٭ 〃 ٭
سلنگ نِنگ ٭ (قریباً چار آنہ) ٭	16 ٭ 〃 ٭
سِلنگ آت ٭	17 ٭ 〃 ٭
سِلنگ سونگ آت ٭	18 ٭ 〃 ٭
سِلنگ سام آت ٭	19 ٭ 〃 ٭
سِلنگ سونگ فائی ٭	20 ٭ 〃 ٭
سِلنگ ہان آت ٭	21 ٭ 〃 ٭
سِلنگ ہُک آت ٭	22 ٭ 〃 ٭
سِلنگ چیت آت ٭	23 ٭ 〃 ٭
سِلنگ فونگ ٭ سِلنگ فوعنگ ٭	24 ٭ 〃 ٭
سِلنگ فونگ آت ٭	25 ٭ 〃 ٭

اردو	سیامی
26 پیسہ	سِلنگ فونگ فائی
27 "	سِلنگ فونگ سام آت
28 "	سِلنگ فونگ سونگ فائی
29 "	سِلنگ فونگ ہاں آت
30 "	سِلنگ فونگ ہُک آت
31 "	سِلنگ فونگ چیت آت
32 "	سونگ سِلنگ
33 "	سونگ سِلنگ [illegible]
34 "	سونگ سلنگ فائی
35 "	سونگ سِلنگ سام آت
36 "	سونگ سِلنگ سونگ فائی
37 "	سونگ سِلنگ ہاں آت
38 "	سونگ سِلنگ ہُک آت
39 "	سونگ سِلنگ چیت آت
40 "	سونگ سِلنگ فونگ
41 "	سونگ سلنگ فونگ آت
42 "	سونگ سلنگ فونگ فائی
43 "	سونگ سِلنگ فونگ سام آت
44 "	سونگ سِلنگ فونگ سونگ فائی

سیامی	اُردو
سونگ سانگ فونگ ہان آت ✤	45 ✤ پیسہ ✤
سونگ سِلنگ فونگ ہُک آت ✤	46 ✤ 〃 ✤
سونگ سِلنگ فونگ چیت آت ✤	47 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ ✤	48 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ آت ✤	49 ✤ 〃 ✤
سام سلنگ فائی ✤	50 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ سام آت ✤	51 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ سونگ فائی ✤	52 ✤ 〃 ✤
سام سلنگ ہان آت ✤	53 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ ہُک آت ✤	54 ✤ 〃 ✤
سام سلنگ چیت آت ✤	55 ✤ 〃 ✤
سام سانگ فونگ ✤	56 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ فونگ آت ✤	57 ✤ 〃 ✤
سام سِانگ فونگ فائی ✤	58 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ فونگ سام آت ✤	59 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ فونگ سونگ فائی ✤	60 ✤ 〃 ✤
سام سلنگ فونگ ہان آت ✤	61 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ فونگ ہُک آت ✤	62 ✤ 〃 ✤
سام سِلنگ فونگ چیت آت ✤	63 ✤ 〃 ✤

سیامی	اُردو
باٹ رِنگ ÷ روپیہ ایک چاندی کا سکہ ہے	64 ÷ پیسہ ÷

غیر ممالک کے لوگ اور خاص کر اہل یورپ اس سیامی روپیہ کو جسکو سیامی زبان میں باٹ کہتے ہیں اٹکل کہتے ہیں۔ اس کا وزن ہندوستان کے ایک روپیہ چھ آنے کے قریب ہوتا ہے۔ مگر اس کا موجودہ نرخ قریباً ہندوستان کے روپیہ کے برابر ہے ÷

سیامی	اُردو
باٹ فونگ ÷	۱۸ آنہ ÷ (اٹھارہ) ÷
ہاں سلنگ ÷	20 آنہ ÷
ہُک سِلنگ ÷	ڈیڑھ روپیہ ÷ $1\frac{1}{2}$ ÷
چیت سلنگ ÷	پونے دوروپیہ $1\frac{3}{4}$ ÷
سونگ باٹ ÷	دوروپیہ 2 ÷
کاؤ سلنگ ÷	سوا دوروپیہ $2\frac{1}{4}$ ÷
سپ سِلنگ ÷	اڑھائی روپیہ $2\frac{1}{2}$ ÷
سیٹ سِلنگ ÷	پونے تین روپیہ $2\frac{3}{4}$ ÷
سام باٹ ÷	تین روپیہ 3 ÷

باقی ایسا ہی سمجھو ÷
آٹھ آنے کا چاندی سِکّہ نہیں ہے ÷

اہل سیام غیر ممالک کے سکّہ (ضرب) کو گن کھیکھ یا نگون کھیکھ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے دیسی یعنے سیام کے راج سکّہ کو گن تھائی یا نگون تھائی کہتے ہیں ÷

یادداشت دربارہ ضرب یا سکہ مروّج در سیام

ڈُوآت = برابر ایک پائی ۔ (عام زبان میں پائی کی جگہ فائی بولتے ہیں ۔)
چار پائی = " ۱ فونگ ۔ فونگ ۔
دو فونگ (فائی) = " ۱ سُلنگ یا سلِنگ ۔
چار سلنگ = " ۱ باٹ (ٹکل) ۔
چار باٹ (ٹکل) = " ۱ تام لُنگ ۔ تملُنگ ۔
بیس تام لُنگ = " ۱ چانگ یا چھانگ ۔
چانگ یا چھانگ جس کو کاٹی بھی کہتے ہیں ۔ اور جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ اس کا وزن قریباً $2\frac{2}{3}$ پونڈ یا کہ ۸۰ ٹکل ہوتا ہے ۔

سیامی ہتھیار وغیرہ

اُردو	سیامی
ہتھیار ۔	آؤت ۔ عاوت ۔ (Awoot)
بندوق ۔	پُون ۔
بندوق وغیرہ چلانا ۔	جینگ پُون ۔ ژینگ پُون ۔
گولی بندوق کی ۔	لُک ڈوٹ ۔ لُک پون ۔ کراسُن پُون ۔ کراسو پون پُن
کارتوس ۔	کراسن پٹ ساتن ۔ کراسون پٹ ساتان ۔
بارود ۔	ڈِین پُون ۔ ڈِین ڈام ۔

سیامی	اُردو
پُون جائی ٭ توپ ٭	توپ ٭
کراسُون تیک ٭	توپ کا گولہ ٭
سَیلُوپ پُون ٭ سے لُوپ پُون ٭ پراچُو پُون ٭ تی مائے ٭	بندوق وغیرہ بھرنا ٭
لینگ ٭ جینگ ٹھوک ٭	نشانہ ٭
بیت ڈاپ ٭ ڈاپ ٭	نشانہ باندھنا (شِست)
فاک کرابی ٭	تلوار ٭
پلائی ڈاپ ٭	تلوار کا میان ٭ (نیام) ٭
ہوک ٭ لاو ٭	سنگین ٭
لُک سون ٭	برچھا ٭ (نیزہ ٭ بھالا)
سون ٭ تانو ٭ ٹانو ٭	تیر ٭
کن سُوک ٭ کن یُوٹاسونگ کھرام ٭ (بگاڑ یدُھ سنسکرت لفظ کا ٭)	کمان ٭
کن روپ کن ٭ روپ کن ٭	جنگ ٭ (جو میدان میں لڑائی وغیرہ ہو ٭
پلے روپ ٭	لڑائی ٭ (معمولی) ٭
سُوآتاہان ٭ سُوآتاہن ٭	جنگ یا لڑائی کرنا ٭
کھم کھاٹ ٭ کھم کھات ٭	وردی ٭ (سپاہیانہ لباس) ٭
	کمر بند ٭ (پیٹی) ٭

سیامی وقت (زمانہ)

سیامی	اُردو
ڈِلیونی * ڈِی عونی * باٹ نی *	اب *
تھِنگ ڈِی عونی * تھنگ ڈِلیونی *	اب تک * (تاحال) *
جانگ *	اب تک نہیں *
مین کی * مُوآتاکی * مُوآنگی *	ابھی * (عین اسی وقت) *
تی ڈِے عو * تی ڈِلیو *	فوراً * (ایک لخت) *
مُرائے * مُوآرائے *	کب * (کس وقت) } جب *
دیلاکیم نوئے * نَن تاؤ ڈائے *	کب تک * (کتنا عرصہ) *
مُوآنن * مُعانن * دیلانن *	تب *
مُوآکون نی *	پہلے * (پیشتر) *
تی ریک * تکون *	پہلے پہل * (اوّل اوّل) *
تاکھرانگ کون نی *	کسی زمانہ میں *
نائے دیلانن * سے نُو دیلانن * کھانگ نن *	ٹھیک اُسوقت * } اُس زمانہ میں *
ہون نِنگ * نِنگ ہون * کون نِنگ *	ایک دفعہ *
کون نی ماکھرانگ نُو نگ * (نِنگ و نُو نگ یا نِنگ میں کچھ فرق نہیں) *	ایک دفعہ پہلے * (پیشتر) *

اُردو	سیامی
دو دفعہ ؂	سونگ ہون ؂ سونگ کون ؂
کبھی کبھی ؂ (بعض اوقات) ؂	بانگ ویلا ؂ بانگ تی ؂ مرائے مرائے ؂ بوئی بوئی ؂ (بنگ)
کبھی نہیں ؂ (ہرگز نہیں) ؂	ہامے لوئے ؂ ہلکے لوئی ؂ نہیں چھنگ ؂
بہت عرصہ ؂ (زمانہ دراز) ؂	چانن ؂ چنن ؂
بہت ہی عرصہ دراز ؂	چانن نک ؂
اس دفعہ ؂ (ایک بار) ؂	کھراتگ نی ؂
دوسری دفعہ ؂	کھراؤنا ؂
جلدی ؂	ریو ؂ رعو ؂
جلدی جلدی ؂	رعو رعو ؂ ریو ریو ؂
ہمیشہ ؂	سامو یائے ؂ تھک ویلا ؂ سمعہ سپے ؂
ایک گھنٹہ ؂	چوآمونگ ننگ ؂ مونگ ننگ ؂ ؂
آدھا ½ نصف گھنٹہ ؂	کھرنگ چوآمونگ ؂ خرنگ چوآ سونگ ؂
چوتھائی گھنٹہ ؂ (5 منٹ)	سپ ہاں منیٹ ؂ سپ ہاں کھنت ؂
پونا گھنٹہ (¾) ؂	سی سپ ہاں منیٹ ؂ (منٹ کو عام زبان میں کھینت بولتے ہیں)
ایک دن ؂	ون ننگ ؂ ون لونگ ؂
ایک ہفتہ ؂	آتت ننگ ؂ آتھت لونگ ؂
اس ہفتہ ؂	آتت نی ؂ آتھت نی ؂

؂ کئی لوگ ننگ ۔ اکثر لونگ اور بعض ننگ بولتے ہیں ؂

اِن سب کے معنے ایک ہیں ؂

اُردو	سیامی
دوسرے ہفتہ ✣	آتِت تا ✣ آتھت نا ✣
دو ہفتہ ✣	سونگ آتِت ✣ سونگ آتھت ✣
ایک مہینہ ✣ (ماہ) ✣	ڈوسن نیگ ✣ ڈوعن نونگ ✣
ایک سال ✣ (برس) ✣	پی نینگ ✣ پی نونگ ✣
ایک صدی (سو برس) ✣	رودسے پی ✣
ہر روز ✣ (ہر دن ۔ روزانہ) ✣	تنگ ون ✣ ٹک وَن ✣ (عام طور پہ تھک وَن) ✣
پو پھٹنی ✣ (صبح ہونا) (روزمرہ) ✣	یم رُنگ ✣ یام رُونگ ✣
[illegible]	[illegible] چاوَ ✣ رُنگ چاوَ ✣
دن کے وقت ✣	ویلا کلانگ وَن ✣ ویلا کنگ وَن ✣
دوپہر سے پیشتر کا وقت (یعنے چھ بجے صبح سے لیکر بارہ بجے دن تک ✣	چاوَ توں تی عنگ ✣
دوپہر ✣	ویلا تی عِنگ ✣ ویلا تینگ ✣
دوپہر کے بعد شام تک ✣	ویلا بے ✣ ویلا بائے ✣
تمام دن ✣ (سارا دن) ✣	تنگ ون ✣ وَن ینگ کھم ✣ وَن ژنگ کھام ✣
آج ✣ (آج کا دن ✣ امروز) ✣	وَن نی ✣
کل آنیوالا ✣ (فردا) ✣	پرونگ نی ✣ پیتھرو ✣
کل گذرا ہوا ✣ (دیروز) ✣	تیو اسے ✣ [illegible] ✣
کل گذری ہوئی صبح ✣	چاوَ وَن نی ✣

اُردو	سیامی
پرسوں آئیوالا • (آئندہ) •	مَرُوئی • مارُدنی •
پرسوں گذرا ہُوا • (گذشتہ) •	وَن سُون نی • ون سُن نی • تے سُو •
شام •	ویلا ژین • ویلا جین • وَن ژین • ون جین •
آج شام •	ژین وَن نی • جین وَن نی •
کل شام • (آئیوالی) •	ژین پرُونگ نی • جین پرُونگ نی •
کل شام (گذری ہوئی) •	ژین وَن نی • جین ون نی •
رات •	کنگ کھُون • کلا نگ کھُون • کلنگ کھُون •
رات بیوت •	ویلا لنگ کھون • ویلا کلا نگ کھون •
آدھی رات • (نصف رات)	ویلاتی عنگ کھُون • ویلا تینگ کھُون •
بہت رات گئی ہوئی • } گذری ہوئی •	ویلا ڈُوک • ویلا ڈُوک • *
ساری رات • (رات بھر)	کھُون یَنگ رُونگ •
سنیچر آئندہ • (آئیوالا) •	وَن ساؤنا •
سوموار گذشتہ • (گذرا ہُوا) •	وَن چان کون نی •

شہر کا چکر

بازار	تلاٹ • تی تالاٹ •

* نوٹ :- ڈُوک لفظ دُکھ کا بگاڑ ہے •

سیامی	اُردو
تانون ٭ تھنوں ٭ ٭٭	سڑک ٭
تنون ثرائے ٭ تانون یائے ٭	سڑک بڑی ٭
تنون ترونگ ٭	سڑک سیدھی ٭
تنون راپ ڈمی ٭	سڑک صاف و اچھی ٭
تنون پہو ٭	سڑک کیچڑ والی ٭
تروک ٭ کروک ٭	گلی ٭ (کوچہ) ٭
پتھان جائی ٭ سپان جائی ٭	پُل بڑا ٭
پتھان نوئے ٭ سپان نوئے ٭	پُل چھوٹا ٭
پراتو ٭ پتو ٭ (عام طور پر پتو بولتے ہیں) ٭	بڑا دروازہ ٭ (گیٹ) ٭
کام پینگ ٭ کم پینگ ٭	فصیل ٭
کھلون ٭ لین ٭	کیچڑ ٭
پونگ ٭ فون ٭	دھول ٭ (گرد) ٭
کھوم فائی فا ٭	بجلی کی بتی ٭ (لمپ) ٭
ساؤ کھوم فائی فا ٭	بجلی کی بتی کا کھمبا ٭
سائے تورالیک ٭ سائے تھلالیک ٭	تار برقی ٭
ساؤ تورالیک ٭	تار برقی کا کھمبا ٭
توپرائے سانی ٭ توپر یسانی ٭ لیٹر بکس ٭	چیٹھی ڈالنے کا صندوق (لیٹر بکس)

٭ نوٹ :۔ بعض لوگ تانون اور بعض لوگ تنون بولتے ہیں ٭

اُردو	سیامی
ڈاک خانہ ٭ (پوسٹ آفس)	آفت پرائے سانی یا وفت پرائے سانی ادپس پراسانی ٭
تارگھر ٭ (ٹیلیگراف آفس)	ادفت تورالیک ٭ آفت تھلالیک ٭ (علم ملاکو لویس)
سائیں، لورڈ ٭	کراڈان پائے ٭ کراڈن پائے ٭
دوکان ٭	ران ٭
گودام ٭ (سٹور) ٭	ہانگ کھائے کھونگ ٭ گوڈانگ ٭ گڈان ٭
مندر ٭ (بدھ کی [illegible]) ٭	واٹ ٭
مندر ٭ (اہل چین کا) ٭	سان چاؤ ٭ سن چاؤ ٭
مندر ٭ (اہل ہنود کا) ٭	واٹ کھیکھ ٭
مارکیٹ ٭	تی تالاٹ ٭ تلاٹ ٭
پولیس کا سپاہی ٭	کھن پولت ٭ کھون پولیت ٭ پون ترادین ٭
پولیس سارجنٹ ٭	نائے موعت پون ترادین ٭ پولت سارجنٹ ٭
پولیس کا تھانہ ٭	تی پک پون ترادین ٭ تی پاک پون ترادین ٭
فوجی سپاہی ٭ (سولجر) ٭	تاہان ٭ تھان ٭ سولجر ٭ تاہن ٭
گاڑی ٭	روٹ ٭ روٹ گوپ ٭
گاڑی میں سوار ہونا یا چلانا ٭	تیھو روٹ ٭ نی عورروٹ ٭
بیل گاڑی ٭	روٹ نگو آ ٭
رکشا یعنی رکشا ٭ (آدمی کے کھینچنے والی گاڑی رکشا)	روٹ چیک ٭ روٹ چیک لا ٭

سیامی	اُردو
روٹ رانگ ❖ روٹ رنگ ❖	ڈاموے گاڑی ❖
کھون کھابیا روٹ رانگ ❖	ڈاموے گاڑی چلانیوالا ڈرائیور ❖
کھاڈوہی سان ❖ چھپاؤ ❖	کرایہ گاڑی وغیرہ کا ❖
کھاڈوہی سان سونگ تاؤ ❖	دُگنا کرایہ ❖ (ڈبل) ❖
بان رُوعن ❖ بن رُوعن ❖	جائے رہائش (گھر وغیرہ)
ران چانگ جیپ سُو آپھا ❖	درزی کی دُکان ❖
ران ٹاٹ پوم ❖ ران تات پوم ❖	حجام کی دُکان ❖
رونگ کھاؤ کینگ ❖ ران کھاؤ کینگ ❖	کھانے کی دُکان ❖
رونگ چانگ مائے ❖	بڑھئی (ترکھان) کی دُکان ❖
چانگ تام روٹ ❖ چانگ تھام روٹ ❖	گاڑی بنانیوالے کی دُکان ❖
رُونگ تی لیک ❖	لوہار کی دُکان ❖
رونگ تام رونگ تاؤ ❖ رونگ تھام رونگ تاؤ	موچی کی دُکان ❖
رونگ لیون ❖	جوا خانہ ❖ (جہاں جوا کھیلا جاتا ہے)

ضمیروں کا استعمال

مَیں ❖ ضمیر واحد متکلم ❖

(۱) مَیں ❖	چن چیَن ❖ کھا ❖ کو ❖	اپنے سے کم رتبہ شخص کے ساتھ تحریر و تقریر میں استعمال کرتے جاتے ہیں ❖

اردو	سیامی	
(2) میں ۔	راؤ ۔ چن ۔ چھن ۔ دی چن ۔ کھاپا چاؤ ۔ کھپا چاؤ ۔	برابر کی حیثیت رکھنے والے کے ساتھ تحریر و تقریر میں مستعمل ہوتے ہیں ۔
(3) میں ۔	کھاپا چاؤ ۔ کراپوم کلاؤ کراپوم ۔	اپنے سے بزرگ و بلند پایہ کے لیئے ۔
(4) میں	موم چن ۔ موم چھن کراموم چن ۔ کراموم چھن ۔	عام شاہزادہ یا راج پتر کیلیئے
(5) میں	کلاؤ کراموم ۔ کھاپت تا چاؤ ۔ کھاپوت تا چاؤ ۔	ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ پائل پرنس یا دیس کے راج پتر سے تحریر و تقریر میں استعمال ہوتے ہیں ۔
(6) میں	کھاپراپت تا چاؤ ۔ (پوت)	ہز میجسٹی دی کنگ ۔ (مہاراجہ ادھیراج) کے القاب کے اظہار میں ۔

عام زبان میں الفاظ چن ۔ چھن ۔ کو ۔ راؤ ۔ کا استعمال ہونا چاہیئے ۔

تو ۔ تم ۔ آپ ۔ (واحد حاضر و جمع حاضر) کیلیئے ذیل کے الفاظ عام بول چال میں استعمال کرنے چاہیئے ۔

(1) کارع ۔ توآ ۔ چاؤ ۔ عینگ ۔ } کم رتبہ شخص کے لیئے ۔

(2) نلئے ۔ تان ۔ تو ۔ برابر والے کے لیئے ۔

(3) تان ۔ تلئے تو ۔ تے تو ۔ کھون ۔ چاؤ کھون ۔ تلئے تاد کرونا چاؤ ۔ } بزرگ و بلند رتبہ کے لیئے ۔

(4) فاپرابت ؛ مہادیتا تاں ؛	عام شاہزادہ ؛ راج پتر کے لئے ؛
(5) فاپرابت ؛ پرادیت پراکھون ؛	ملکی شاہی خاندان کے شاہزادہ یا راج پتر کے لئے ؛
تے فلاعونگ تلی پرابت ؛	ہز میجسٹی دی کنگ ؛
(6) تاسے فلاعونگ توکی پرابت ؛	(مہاراجہ ادھیراج) کے لئے ؛

عام گفتگو میں الفاظ کا ع ؛ کا ؛ توا ؛ چاؤ ؛ میگست آتے ہیں ؛

اُردو	سیامی

وہ ؛ (ضمیر واحد غائب انسانی مذکر) کے لئے عام گفتگو میں مفصلہ ذیل الفاظ کام میں لاؤ ؛

(1) کھاؤ ؛ من ؛ مان ؛	کم رتبہ شخص کے لئے ؛
(2) کھاؤ ؛ تان ؛	برابر کے لئے ؛
(3) تان ؛ چاؤ کھون ؛	بزرگ و عالی مرتبہ کے لئے ؛
(4) تان ؛ ثائے کروم ؛ تان پرا عونگ ؛	ملکی یا دیسی شاہزادہ یا راج پتر کے لئے ؛
(5) تان ؛ تو ؛	عام شاہزادہ و راج پتر کے لئے ؛
پراچاؤ یوہوآ ؛ (6) پرابت سوم دیت پراچاؤ یوہوآ ؛ چاؤ چی وت ؛ نائے لوعانگ ؛ پراچاؤ پین ڈین ؛	ہز میجسٹی ۔ دی کنگ ؛ (مہاراجہ ادھیراج) کے لئے ؛

عام طور پر انا کھدک ؛ مان ؛ تان ؛ استعمال ہوتے ہیں ؛

لفظ ہاں (کسی امر - حکم سوال یا دریافت کا مثبت جوابی لفظ) کا استعمال اس طرح پر ہونا چاہیئے ÷

(۱) عو ÷ او ÷ ہُو ÷ ہو ÷ کم رُتبہ کے لئے ÷

(2) چا ÷ کھا ÷ برابر کے لئے ÷

(3) کھولپ ÷ کھورپ ÷ کھوراپ پلوم ÷ کھوراپ کرالوم ÷ چاؤ کھا ÷ } بزرگ عالی رُتبہ کے لئے ÷

(4) کھوراپ کرامومہ ÷ کھوراپ ÷ کرامومہ ÷ } عام شاہزادہ یا راج پُتر کے لئے ÷

(5) چاؤ کھا کھوراچ ÷ پتا چاؤ کھا کھوراپ ÷ پُوتا چاؤ کھا کھراپ ÷ } دیسی یا ملکی شاہزادہ یا راج پُتر کیلئے ÷

(6) پرا پُوتا چاؤ کھا کھوراپ ÷ پرا پُتا چاؤ کھا کھراپ ÷ پرا پُوتا چاؤ کھا کھوراپ سائے کلاؤ سائے کرامومہ ÷ } ہز میجسٹی دی کِنگ کے لئے ÷

علیحدہ مرہٹی زبان میں کھوراپ کو کھراپ و کھرپ کہتے ہیں ÷

لفظ نہیں - نہ ٭ (کسی امر ٭ حکم ٭ سوال یا دریافت کا نفی جوابی لفظ) ٭ کا استعمال ٭

(۱) پلاؤ ٭ مے (ہامے) چائی ٭ مے چائے ٭ — کم رُتبہ کے لیئے ٭

(۲) پلاؤ چا ٭ مے چائی چا ٭
مے چائے چا ٭ — برابر کے لیئے ٭

(۳) پلاؤ کھوراپ ٭ ہامی ڈائے
کھوراپ ٭ مے می کھوراپ
می ڈائے کھوراپ ٭ — بزرگ و بلند پایہ کے لیئے ٭

می ڈائے کھوراپ موم ٭
(۴) مے می کھوراپ موم ٭
مے چائی کراموم ٭ — عام شاہزادہ یا راج پتر کے لیئے ٭

ہامی ڈائے پوتا چاؤ کھاراپ ٭
(۵) مے می چاؤ کھاراپ ٭
مے چائی مے ڈائے پوتا چاؤ کھا کھا
راپ ٭ — دیسی یا ملکی شاہزادہ یا راج پتر کے لیئے ٭

الیبامے ڈائے پرا پوتا چاؤ کھا
(۶) کھوراپ مساسے کلاؤ
سائے کرملوم ٭ — ہز میجسٹی دی کنگ کے لیئے ٭

چند ملکوں کی فہرست اور اُنکے سیامی نام

ملک کا اصل نام	نام سیامی زبان میں
افریقہ ✤	پراتات افرلیقہ ✤ پراتیت افریقہ ✤
امریکہ ✤ (پاتال دیش) ✤	پراتات اُمے ریکا ✤ پراتیت اَمیریکا ✤
آسٹریلیا ✤	اوسٹریلیا ✤
انگلینڈ ✤ (انگلستان) ✤	✤ مونگ انگ کرت ✤ موُغنگ انگرس ✤
یوروپ ✤	پراتات یُوروپ ✤ پراتیت یُوروپ ✤
فرانس ✤	مونگ فرانگ ست ✤ موغنگ فرانس ✤
جرمنی ✤	مونگ یرامن ✤ مونگ جرمن ✤
ہالینڈ ✤ (ولندیز) ✤	مونگ ہلانڈا ✤ مونگ ہولانڈا ✤
اٹلی ✤	مونگ اٹالی ✤ مونگ اِٹلی ✤
پرتگال ✤	مونگ پوٹرگیت ✤ مونگ پرتگال ✤
روس ✤	مونگ رُوسیا ✤
سپین ✤ ہسپانیہ ✤	مونگ سپین ✤
ٹرکی ✤	مونگ تورکی ✤ موُنگ ٹرکی ✤
مصر ✤	مونگ اِی ژپ ✤ مونگ عجی یپ ✤

✤ نوٹ: کئی لوگ مونگ کی بجائے موُغنگ بھی بولتے ہیں ✤

ملک کا اصلی نام	نام سیامی زبان میں
بورنیو ٭	کوبونیو ٭
چین ٭	مونگ چن ٭ مونگ چین ٭
جاپان ٭	مونگ ٹی پن ٭ مونگ جی پن ٭
برہما ٭	مونگ پاما ٭ مونگ پما ٭
کمبودیا ٭	مونگ یوعن ٭ مونگ ژواین ٭
سیلون ٭ (لنکا) ٭	کولنکا ٭
ہندوستان ٭ (انڈیا) ٭	مونگ انڈیا ٭
جاوا ٭	کویاوا ٭ کوجاوا ٭
سماٹرا ٭	کوسماٹرا ٭ کوسمترا ٭
سیام ٭	مونگ تائی ٭ موھنگ تھائی ٭

چند ملکوں کے باشندوں کے نام

باشندۂ امریکہ ٭ (امریکن) ٭	چاؤ میریکن ٭ چاؤ اے ری کن ٭
״ انگلینڈ ٭ (انگلشمین)	چاؤ انگ کرت ٭ چاؤ انگرس ٭
״ یوروپ ٭ (یوروپین) ٭	چاؤ یوروپ ٭
״ جرمنی ٭ (جرمن) ٭	چاؤ جرمن ٭
״ ہالینڈ ٭ (ولندیز ڈچ مین	چاؤ ہولانڈا ٭ چاؤ بلانڈا ٭
״ جاپان ٭ (جاپانی) ٭	چاؤ ٹی پن ٭ چاؤ جی پن ٭

باشندۂ ہندوستان * (ہندوستانی اِنڈین) مدراس *	کھیکھ بن کھول * کھیکھ انڈیا * کھیکھ بنگالہ * کھیکھ مادرات * کھیکھ مدرات *
" مدراس * (تامل - کلنگ * مدراسی)	
" برہما * (برمی * برہمی) *	چاؤ پما *
" کمبودیا * (کمبودین) *	یُوعن ژُواِن *
" چین * (چینی) *	کُوک چِن * پُوک چین *
" جاوا * (جاوانی) *	چاؤ یادا * چاؤ جاوا *
" ملایا *	کھیکھ ملایو *
" سیام * (سیامی) *	تائی * سھائی *
ہندو *	کھیکھ ہندو *
مسلمان *	کھیکھ اِسلام *
یُوریشین *	کھرنگ چات * ※ خِرنگ جات *

※ کھرنگ بمعنے نصف - آدھا - چات لفظ جات یا جاتی کا بگاڑ ہے - یعنے نصف ذات والا *

※ بعض "کھرنگ" بولتے ہیں اور بعض لوگ "خِرنگ" *

باب دوئم
جزو دوسری نمبر ٢
لغات

مختصر لغات

سیامی	اُردو
	الف
ڈیونی ٭ ڈے عونی ٭	اب ٭
پھلنگ ٭ پھونگ ٭ تان ٭	اُبالنا ٭
کے ٭ عینگ ٭	آپ ٭ آپکا ٭ آپکے ٭ آپکی ٭
عوت تون ٭ عت تون ٭	اپیل ٭
لونگ پائی ٭ لونگ ٭	اُترنا ٭
ہن کن ٭	اتفاق ٭
ہتونن ٭ ہاتونن ٭	اتنا ٭ اتنے ٭ اتنا ٭ اُتنے ٭
ٹک کھن ٭ جوک کھن ٭ جو کھن ٭	اُٹھنا ٭
جوک ٭	اُٹھانا ٭
ون نی ٭ ون عی ٭	آج ٭ (امروز) ٭
لاجٹ ٭ لاجوٹ ٭	اجازت ٭
ہائیں لاجٹ ٭	اجازت دینا ٭
کھولاجٹ ٭	اجازت لینا ٭
تی ڈیو ٭ تی ڈے عو ٭ تی ڈے او ٭	اچانک ٭
ڈی ٭	اچھا ٭
ڈی عناسے ٭ ڈی اناسے ٭	اچھا جناب (حکم کے جواب میں)

سیامی	اردو
رواںگ ٭ راوانگ سی	احتیاط کرنا
چھو ئے ٭	احسان کرنا
نمّے چار (اصل میں سمے چار ہے)	احوال (حال)
تاکی ٭ اُدکھتا ٭ تاتیں	اجبار
کھون ٭ کھن ٭ مُنتوٹ (بگاڑ ہے منش کا)	آدمی ۔ (انسان)
مے سوڈی ٭ پیسوڈی ٭	ادنےٰ ٭ ادنے
کھرُنگ ٭ خرنگ ٭	آدھا (نصف)
تلائی ٭	اِدھر ٭
مائی ٭ مائی سی ٭	اِدھر آؤ ٭
تلا تو ٭	اُدھر
پے تو ٭	اُدھر جاؤ
نمک ٭	ارادہ ٭ ارادہ کرنا
سبائے لیو ٭ سبائے لعو ٭	آرام پانا (بیماری وغیرہ سے)
جُہ سُنگ سبائے ٭ (دسنگ)	آرام کرنا
بین ٭ دین ٭ ڈنگ ٭	اُڑنا ٭
لونگ ڈو ٭	آزمایش کرنا ٭
مے لمباق ٭ مے لم باک ٭	آسان ٭

٭ لیکن اس کو بہت کم شخص سمجھتے ہیں ۔ عام طور پر جنگ آئے بولتے ہیں ٭

اردو	سیامی
اسباب (سامان)	کھونگ
اُسترا	مِرٹ کون ÷ مِریت کون ÷
اِستعفا دینا	پلَوئے ÷ پلوئے ÷
استعمال کرنا	چھائے ÷ [illegible]
اِس طرح	جانگ فی ÷ جانگنی ÷
اُس طرح	جانگ نان ÷
آسمان	فا ÷ تونگ خا ÷ بن ÷
اسواسطے (اس لئے)	چھَب فِی ÷ چھَب نُو ÷ (چھَب بگاڑ ہے سبب کا)
اِس وقت	ویلانِی
اُس وقت	ویلانَن ÷ ویلانن ÷
اِشتہار	ہائے پرکاش ÷ پراکاس ÷ پرا کات ÷
اِشتہار (سرکاری نوٹس)	کِن کھوٹ سانا ÷ کن کھوٹ سنا ÷
اِشتہار دینا	ہائے پراکاس ÷ ہائے پراکات ÷
اِصطبل گھوڑوں کا	روتگ ما ÷
اصطبل مویشی	رونگ تُو آ ÷
اصل	چِنگ ÷
اِطلاع دینا	ہائے رُو ÷
اطلاع ÷	رُد
اِعتبار اعتبار کرنا	چُوآ ÷

اردو	سیامی
افسوس کرنا ؛	لجبائی چاق ؛ پیسے ہنت چائی ؛
اقرار نامہ ؛	نہنگ سُوسن یا تانگ پرارات چاماے تری ؛ سنجالیاؤ ؛ (رسان یا لیاؤ) (رنیپا)
اقرار کرنا ؛	سنجا ؛ سن جا ؛ سن یا ؛
اکٹھا ؛	رَوم ؛
اکٹھا کرنا ؛	ہائے رَوم کن ؛
آگ ؛	فائی ؛ پپائی (چینی زبان میں آگ کو فو یا پھو کہتے ہیں)
آگ جلانا ؛	تِت فائی ؛ کو فائی ؛
آگ بجھانا ؛	ڈاپ فائی ؛
امانت } امانت میں رکھنا	پاک عوائے ؛
امتحان کرنا ؛	پَرپکساکن ؛ پرپیک ساکن ؛
امید کرنا ؛	آسا ؤہی مونگ ؛ رہنڈاے ؛
آنا ؛	ما ؛ مان ؛
انتخاب کرنا (پسند کرنا چُننا)	چھوپ ؛
انتظاری کرنا ؛	کھوئی کھون ؛ پڈیو ؛ پڈی عو ؛
انتظام کرنا ؛	چت چیتاب ؛
اندر (عرصہ وجگہ کیلئے)	کھنگ نائی ؛
اندر جانا ؛	پے کھنگ نائی ؛ کھاؤ کنگ نائی ؛
اندر جاتے دینا ؛	ہائے پے کھنگ نائی

اردو	سیامی
اندر رکھنا ÷	حوائے کھنگ نائی ÷
اندھا ÷	تابوتب ÷
آندھی ÷ (اندھیری)	لوم چیٹ ÷
اندھیرا ÷	مؤط ÷ مؤت
انڈا ÷	کھائی
اِنصاف ÷	چمرا ÷ چم را ÷
اِنصاف کرنا ÷	ہائے چم را ÷ ہائے چمرا ÷
انعام (عوض) ÷	رنگ وال ÷
اِن کا ÷ اُن کا ÷	کو نگ نن ÷
اِنکار ÷	مے یوم ÷ پاتِی سیت ÷ پتی سایت ÷
اِنکار کرنا ÷	پتی سایت
آنکھ ÷	تا ÷
آنکھ بند کرنا ÷	پٹ تا ÷ پت تا ÷ لپ تا ÷
آنکھ کھولنا ÷	پوٹ تا ÷ لم تا ÷
انگوٹھی	وین ÷
آنسو (اشک) ÷	نام تا ÷
آوارہ ÷	کھون چُون ÷ کھن چُون ÷
آواز ÷	سی ِعنگ ÷
اوپر ÷	بُن ÷

سیامی	اردو
کھُن بُن	اُوپر جانا ٭
ہیسے نت چائی ٭ مے سے نت چائی ٭	اوداس (غمگین)
آرائے اِک ٭	اور کتنے ۔ اور کیا ٭
کھو تاک	اوزار ٭
پن گرو ٭	اُستاد ٭
سُو تنگ ٭	اونچا ٭ اونچائی ٭
سے عو ٭ یسعو ٭	انجام ٭ اخیر ٭
ہاوَ ٭	آہستہ ٭
باوٗ باوٗ ٭	آہستہ آہستہ ٭
مَن کن ٭	ایسا ٭ ایسی ٭ ایسے
نِنگ ٭ نُنگ ٭	ایک ٭
ہون نِنگ ٭ ہون ٭	ایک دفعہ ٭
چھُوآ ٭ بسواس ٭ کھُنڈی	ایمان ٭ اِعتقاد ٭ بشواس
ایٹ ٭ عیٹ ٭	ایماندار ٭
تھام ایٹ ٭ تام عیٹ ٭	اینٹ ٭
	اینٹ بنانا ٭

اردو	سیاحی
(ب)	
بابت ؛	رُوعنگ ؛
باپ ؛	بھُو ؛ بپاڑا ؛ ربڈا ؛
بات (معاملہ) ؛	بھُوٹ ؛
بات کرنا ؛	بھُوٹا کن ؛ بوک ؛
بادام ؛	یون آہمن ؛ یون آہمان ؛
بادل ؛	خا ؛ ماک ؛
بادشاہ ؛	چاوُچھُوعِت ؛ راجہ ؛
بادشاہزادہ ؛	لُوگ چاوُچھُوعت ؛ لُگ چاوُچھوعت ؛ لُوگ چکھُون ؛
بادشاہزادی ؛	رمیال چاوُچھُوعِت ؛
بادشاہی	گُرنگ تقیپ ؛
باریک (مہین) ؛	بانگ ؛
بازو ؛	کھین ؛
باسی ؛	کھونگ کاوُ ؛
باغ ؛	سُوعن ؛
بانس ؛	ماے بھاے ؛
بانٹنا ؛	بینگ ؛ بینگ کن ؛ پان کن ؛
باندھنا ؛	پھُوک ؛
باہر ؛	کھنگ نوک ؛

اردو	سیامی
بائیاں (چپ۔ کھبا) ؞	مُوسا یے ؞
بتانا (ظاہر کرنا) ؞	چھیت ہائیں ؞ تے ہائیں ؞
بجھانا (آگ روشنی وغیرہ کا)	ڈاپ ؞
بُجھانا (پیاس کا) ؞	کِن نام ؞
بچانا (حمایت کرنا) ؞	رفی ؞
بچانا (بچت کرنا) ؞	گیپ آوا ئے ؞
بچہ ؞	ڈیک ؞
بدبو ؞	مین ؞
بدخلق ؞	کھون میدی ؞ کھُن مے ڈی ؞
بدکار (بدمعاش) ؞	کھون کونگ ؞ کھُن کونگ ؞
بدلنا ؞	پلین ؞
بدلی (عوض) ؞	چھاپے ؞
بدن (جسم۔ شریر) ؞	تُوعا ۔ تُوآ ۔ رانگ کائے ؞
برابر ؞	سمکو ؞ سامو ؞
برسات (برسات ہلو ۔ بارش	پھُن توک ؞
برف ؞ (مصنوعی) ؞	نام کھینگ ؞
بڑا ؞	جائی ؞ تو ؞
بس ؞	پھولیو ؞ پھولے عو ؞
بتانا ؞	تھام ؞ تام ؞ (عام زبان ہیں تھام ا بتے ہیں)

اردو	سیامی
بنانا (ایک منزلہ مکان)	تھام رونگ ؛
بنانا (دو منزلہ مکان)	تھام رُدعن ؛
بنانے والا ؛	تھام ہین ؛ چانگ ؛
بندر (لوزنہ) ؛	لِینگ ؛
بندر (بن مانس) ؛	کھون پا ؛ کھُن پا ؛
بند کرنا ؛	رِپت ؛
بندگی (ملنے کے وقت)	کم نپ ؛
بندگی (روانہ یا جدا ہونے کے وقت)	لاتھی ؛ کھولا پائے کمن ؛
بُننا (کپڑا وغیرہ) ؛	دِپاتھو ؛
بُو (گندھ) ؛	من ساپ ؛ من سپ ؛
بوتل ؛	کھوٹ ؛
بونا (بیج وغیرہ) ؛	پلُوک ؛ پالوک ؛
بُوڑھا ؛	کھون کے ؛ کھُن کے ؛ کھون چارا ؛
بوجھ ؛	نک ؛
بولنا ؛	بوک ؛
بھاپ ؛	اے نام رون ؛ آئے نام رون ؛
بھاری (وزنی) ؛	نک
بھاگنا ؛	وِنگ ؛ وِینگ ؛
بھائی بند (سمبندھی)	پھی نونگ کن ۔ پی نونگ کن ؛

اردو	سیامی
بھائی بڑا	فی ؛ پھی ؛ پی پھی چاے ؛ (چاے کو چھاے بھی بولتے ہیں)
بھائی چھوٹا	نونگ ؛ نونگ چاے ؛
بہت (زیادہ، بسیار)	ماک ؛ نک ؛
بہت اچھا (بہتر۔ زیادہ اچھا)	ڈی کوعاث ؛
بھتیجا	لان پھوچھاے ؛ لان چاے ؛ لان پھو جینگ ؛ لان پھو ژنگ ؛
بھتیجی	لان ساو ؛
بھرنا ؛ (پر کرنا)	تماک
بھرا ہوا ؛ (پر)	تیم ؛ ہونک ؛ ہونوعک ؛
بہرہ ؛ (ڈورا)	کھون ہونوعک ؛
بھروسا رکھنا ؛	حچھوآ ؛ حچھوعا ؛
بہشت ؛ (سُرگ)	بن ساوان ؛ بن سوان ؛ سرگا ؛
بہنا ؛ (جیسے پانی)	لائے ؛ لائے تام ؛
بھوکھا (بھوکا) ؛	جاک کھاو ؛
بھونکنا (کتے وغیرہ کا)	ہاؤث ؛ ہاث عوث ؛
بھول (غلطی۔ بھولنا)	ٹوم ؛
بھول گیا ؛	ٹوم لے عو ؛ ٹوم لیعو ؛

اردو	سیامی
مت بھولو ۞	جالوم ۞ ژالوم ۞
نہ بھولونگا ۞	مے لوم ۞ مے لوم ۞
بھیجنا ۞	شونگ ۞
بھگونا (ترکرنا) ۞	ڈونگ ۞
بھیگا ہوا (تر) ۞	پی عک ۞
بہین بڑی (ہمشیرہ کلاں)	پھی جینگ ۞ پی ژرینگ ۞ پی ساؤ ۞
بہین چھوٹی (ہمشیرہ خورد)	نونگ جینگ ۞ نونگ ژرینگ ۞ نونگ ساؤ ۞
بے ادب ۞	کھون پاماک ۞ کھون پاماک ۞
بیاج (سود) ۞	ڈوک بیا ۞
بیٹا ۞	لوک چھائے۔ لک چھائے بوت چائے ۞ بوت چھائے ۞
بیٹی ۞	لوک جینگ ۞ لک جینگ ۞ بوت جینگ ۞ (جینگ کو ژرینگ بھی بولتے ہیں ۞
بیٹھنا ۞	نانگ ۞
بیچنا (فروخت کرنا)	کھائے ۞
بیچنے والا ۞	کھون کھائے کھونگ ۞
بیڑی (جولان)	سائے سو ۞
بے گناہ ۞	مائے پھیت ۞
بے ذائقہ ۞	مے روئے ۞ مے روے ۞

سیامی	اردو
کھُن میروچاک ؛ کھون میروچاک ؛	بے سلیقہ ؛
ماک ؛	بے شمار ؛
چھائے میڈائے ؛	بے فائدہ ؛
روٹ نگوآ ؛	بیل گاڑی
چھائے روٹ ؛	بیل گاڑی ہانکنا وغیرہ ؛
کھون چیپ ؛ کھُن چیپ ؛	بیمار ؛
مے سَبائے ؛	بیمار رہنا ؛
چیپ ؛ کھوام پوعے ؛	بیماری ؛
کھاکھائے ؛	بیوپار کرنا ؛

(ردیف پ)

سیامی	اردو
کوٹنگ کھَن ؛	پاجامہ ؛
پاروٹ ؛ پاروت ؛ جاکروٹ ؛	پارہ (سیماب) ؛
کھام ؛ کھام کسلونگ ؛	پار ہونا ؛
رمی ؛	پاس ہونا (قبضہ میں ہونا)
کھون با ؛ کھُن با ؛	پاگل (دیوانہ) ؛
نام ؛	پانی ؛
رتین ؛ کھا ؛	پاؤں ؛

اردو	سپاہی
پتا (برگ درخت)	بائے مائے ؛
پتا (کاغذ کا ورق)	کاڑاٹ ؛
پتہ (نشان) ؛	سَم کھن ؛
پتھر (سنگ) ؛	رہین ؛ رحین ؛
پست قد ؛	کھون تام ؛ کھن تام ؛ کھون رتیا ؛
پسینہ	نوعا ؛ سائے تو ؛ سیتو ؛
	ہُہ آ ؛
پکانا (روٹی وغیرہ) ؛	ہونگ کھاؤ ؛
پکڑنا ؛	چاپ ؛
پُل ؛	سایان ؛ سپان ؛ پُتھان ؛
پنجہ ؛	کام ؛
پنچ (ثالث) ؛	آنویا تو تُلاکن ؛ انوآیا تو تُولاکن ؛
پنکھا بڑا (چھت وغیرہ کا)	پٹ کھواعن ؛ پٹ کھوین ؛ بچاٹ جالی ؛ کھوئن ؛
پنکھا چھوٹا ؛	بچاٹ لوم ؛ پٹ لوم ؛
پوچھنا (دریافت کرنا) ؛	تھام لے ؛ تھام ڈو ؛
پونچھنا (جھاڑنا)	کوعاٹ ؛ کوعات ؛
پونچھنا	تھنگ رہیو ؛ تھنگ لے عو ؛
پھاٹک (بڑا دروازہ)	پیتو ؛ پاتو ؛ پراتو ؛
پھاڑنا ؛	چھیک ؛

اردو	سیاہی
پھانسی۔ پھانسی دینا ؛	پھُگاک کھاؤ ؛ پھُگک کھوَ ؛
پہچاننا ؛	چام ؛
پھپھر	رعیاک ؛
پہلا۔ پہلی ؛	تھی ننگ ؛ تھی نُنگ ؛
پہلو (بغل) ؛	کھنگ ؛
پہلے ؛	مُوآکون فِی ؛ تکون ؛
پہننا (جیسے کپڑا وغیرہ)	تینگ ٹُوآ ؛
پھوڑا (دُنبل)	رِفی ؛
پھُونکنا۔ پھُونک مارنا مُنہ سے	پاؤ ؛
پھُول	ڈوک ؛
پھُولنا ؛ (پھیلنا)	ڈوک لیو ؛ ڈُوک لے عو ؛
پھینکنا ؛	تھِنگ سی ؛
پیار کرنا ؛	رک ؛ رق ؛
پیاس ؛	جاک نام ؛ کراہان ؛
پیاسا	کھون جاک نام ؛ کھُن جاک نام ؛
	کراہان نام ؛
	کھن نام ؛
پیالہ (پیتل کا)	

نوٹ۔ اس مُلک میں پھانسی کا رواج نہیں۔ خونی مجرموں کا سر تلوار سے جُدا کیا جاتا ہے ؛

اردو	سیامی
پیالہ (مٹی کا) ؛	ٹھوئی ؛
پیپہ (لکڑی کا)	تھونگ ؛ ٹھوم ؛
پیٹ ؛	ٹھونگ
پیٹ بھر گیا (بھرا ہوا) (سیر ہوا)	عِم لیاؤ ؛ اِم سے عاؤ ؛
پیٹھ (پشت) ؛	لانگ ؛
پیٹی (کمر بند) ؛	کھم کھاٹ ؛ کھم کھات ؛
پیٹی (صندوق)	ہیپ ؛ ہپ ؛
پیچھے (بعد)	تھلانگ ؛ کھوئے ؛
پیچھے آنا ؛	کھوئے مان ؛
پیچھے جانا ؛	تم لانگ ؛
پیدا کرنا (کمانا)	ہاں کن ؛
پیدا کرنا (موجود کرنا) (ایجاد کرنا)	مِی ؛ ہائے حی ؛
پیدا ہونا ؛	کیٹ ؛
پیدل جانا یا چلنا ؛	ڈون تھانگ ؛
پینا ؛	
پیشاب ؛ پیشاب کرنا	جی عو ؛ پیس ساوا ؛ پیساوا ؛
پیشگی ؛	چام آوا ئے ؛
پینا ؛	کن ؛

اردو	سیامی
	ت
تار بھیجنا ؛	تی سائے ؛
تاریخ ؛	ون تھی ؛
تازہ ؛	کھونگ مائے ؛
تالہ (قفل) ؛	لُک چے ؛
تالہ لگانا ؛	سائے لُک چے ؛
تالہ کھولنا ؛	پِٹ لُک چے ؛
تالی بجانا ؛	تُھپ مُو ؛
تب ؛	ویلا نن ؛ مُو آنن ؛
تجربہ ؛	پریکسا ڈو ؛ پریکسا لے ؛
تختہ (تختی) ؛	کڈان کھین ؛
تخم ؛	ملی عرطے ؛ لِی لرٹ ؛
تخم لگانا ؛	پلوک ؛
ترازو (ترکڑی) ؛	تاچھو ؛
ترجمہ کرنا ؛	پلے ؛ پلاع ؛ پلا آ ؛
ترجمہ کرنیوالا (مترجم)	سونگ پھیسا ؛
تربوز ؛	تینگ مو ؛
ترش	پری عو ؛

سیامی	اردو
پھک ؛	ترکاری (سبزی) ؛
موراڈوک ؛ مراٹوک ؛	ترکہ (میراث)
رُوپ ؛	تصویر ؛
چھاک رُوپ ؛	تصویر کھینچنا ؛
تھورائے ؛ تورائے ؛	تعداد ؛
تھلو بپاد ؛ تھلو لپاد ؛	تکرار ؛ تکرار کرنا ؛
ہائے لمباق ؛ ہائیں لم باک ؛	تکلیف دینا (تنگ کرنا)
نگاث ؛	تل ؛ (کنجد - غلہ) ؛
تائے ییتن ؛ تائے ییتن ؛ فاییتن ؛	تلا (تلوا پاؤں کا)
تھی نون ؛	تلائی (توشک - گدیلا)
پھت تمن ؛	تلنا (بھوننا کڑاہی وغیرہ میں)
عینگ ؛ کے ؛ تان ؛	تُم ؛ تو ؛ تمہارا ؛ تمہاری ؛ تمہارے ؛
لین ؛	تماشہ - کھیل (نمایش)
جاسوپ ؛ ژراسوپ ؛	تمباکو ؛
گنڈوعن ؛	تنخواہ ؛
ہائے گنڈوعن ریٹو (ہ۔ ے عو)	تنخواہ دینا ؛
کھو گنڈوعن ؛	تنخواہ لینا ؛
سبائے ڈی ؛ ساباے ڈی ؛	تندرست (تندرستی - صحت)

اردو	سیامی
تنگ (راہ۔ کپڑا وغیرہ)	کھیپ
تنوُر ÷	یتھی ہُن کھاؤ ÷
توڑنا (ٹکڑے ٹکڑے کرنا)	نک ÷ خق ÷
توڑنا (پھول یا میوہ وغیرہ)	کیپ ÷
تولنا (وزن کرنا) ÷	چچانگ ÷ چانگ ÷
تھن ÷ استھن (پستان)	نوم ÷
تہوار (عید) ÷	دَن ہپرا ÷
تھوڑا ÷	سکھیت ÷ نوے ÷
تھوک (لعاب) ÷	بون ÷
تھوکنا ÷	بون نام لاگھ ÷
تیار کرنا ÷	چییت پھینگ
تیرنا ÷	وائے نام ÷
تیز (چرپرتیلا) ÷	رینگ ÷
تیز (جیسے چاقو وغیرہ)	میت کھوم ÷
تیز کرنا ÷	لب میت ÷
تیل	نمن
تیل تل	نمن نگاں
تیل ناریل	نمن فراؤ ÷
تیل ارنڈ	نمن ہوم ÷

اردو	سیامی
تیل مٹی ؛	نمن کات ؛
تیل سرسوں ؛	نمن پھکاٹ ؛

(ٹ)

اردو	سیامی
ٹانگ ؛	کھا ؛
ٹپکنا (گرنا) ؛	پھلاٹ ؛
ٹوپی ؛	مُومک ؛
ٹھگ	چھلات ؛
ٹھگی ؛ ٹھگنا ؛	عُوک ؛
ٹھیرنا (انتظاری کرنا)	پُڈی عو ؛ پُڈی او ؛
ٹھیرنا (رہنا) ؛	مُجو ؛ یُو ؛ ٹوو ؛ یُوٹ ؛
ٹھونکنا ؛	پاک ؛
ٹھیک (درست)	چنگ ؛ ٹھوک ؛
ٹیڑھا	کموٹ ؛
ٹیکا (ٹیکا لگانا یا لگوانا)	چو ؛

(ث)

اردو	سیامی
ثابت کرنا ۞	موب ۞
ثبوت ۞	ہَم کھَن ۞

(ج)

اردو	سیامی
جاپ تاپ کرنا - پوجا کرنا / بندگی کرنا ۞	وائے پھرا ۞ ٹھم پؤجا ۞
جاگنا ۞	مِی لَپ ۞ روانگ ۞
جان (زندگی - حیات)	جُون ۞ آیُو ۞ یوَن ۞
جانا ۞	پیئے ۞ پائے ۞
جانب (طرف - رُخ)	کھننگ ۞
جاننا (معلوم کرنا)	رُوپک ۞
جاننا (کسی شخص کو)	چام ۞
جانور (حیوان مطلق)	تُوآ ۞ تُوعا (عام جاندار چیزوں کے ست آتا ہے)
جائے ضرور (پاخانہ ہی)	ہتّی کھی ۞ رائے متین ۞

اردو	سیامی
بائے ضرور جانا ⁖	پپے کھی ⁖ رائے یمین ⁖
جمپ ⁖	مر۳ ئے ⁖ مورا سئے ⁖
جتانا (ہدایت کرنا)	رِی عَن ⁖
جتانا (یاد دلانا)	ہے رَد چاک ⁖ ہائے رو چاک ⁖
جتنا۔ جتنے۔ جس قدر ⁖	تھو رائے ⁖ تو را سے ⁖
جُرمانہ ⁖	پِلِ نا سیے ⁖ فِنا سئے ⁖
جرڑ ⁖	جوٹ ⁖
جگانا ⁖	ہائے ملک کھن ⁖
جلانا ⁖	فاؤ ⁖ بھاؤ ⁖ کو ⁖
جلدی ⁖	رِیو ⁖ رِعو ⁖ (رے عو) ⁖
جلدی جلدی ⁖	رِعو رِعو ⁖ (رے او رے او) ⁖
جلدی کرنا ⁖	تھم رِعو ⁖
جمع کرنا (جوڑنا۔ مِلانا۔ اکٹھا کرنا)	رُو عَم ⁖
جمع ہونا ⁖	رُو عَم کن ⁖
جن (بھوت۔ بلا) ⁖	پھی ⁖ پریت ⁖
جناب ⁖	نائے ⁖
جنتری ⁖	پرتی دِن ⁖
جنگ ⁖	روپ کن ⁖ رُوپ ⁖
جنگ کرنا ⁖	پپے رُوپ ⁖

سیامی	اردو
جٔ ÷	جنگل ÷
آرائے ÷ کھرائے ÷	جو۔(حرف) ÷
ہاسے رُو ÷	جواب ÷
ہاسے رو ÷	جواب دینا ÷
لین فائے ÷ لین پہائے ÷ لین سوئے	جوا ÷ جوا کھانا ÷
کیھوٹ ÷ کابھُوٹ ÷	جوار (کی غلہ) ÷
کھتِ نوم ÷ کھون نوم ÷	جوان ÷ جوانی ÷
کوٗک ÷	جوتا (جوتی-پاپوش)
کھو ÷ تیت ÷	جوڑ (بند) ÷
کھوکرا دوک ÷	جوڑا (عقاب وغیرہ کے)
کھونِنگ ÷ کھو ÷ (اصل میں کھو نیک ہے) (کھونِنگ کے معنے ایک جوڑا ہے)	جوڑا ÷
تیت ÷ تیت کن ÷	جوڑنا ÷
ہاؤں ÷ ہاعوں ÷	جوں (جو سر میں پڑ جاتی ہے)
پلین ÷ پالین ÷	جونک ÷ (جلم) ÷
کھونگ آرائے ÷	جو کچھ ÷
تن ÷ توُن ÷	جھاڑ (درخت) ÷
کوحاٹ ÷ کوآٹ ÷	جھاڑنا (صاف کرنا)

سیانی	اردو
کوعاٹ (کواٹ ؛	جھاڑو ؛
روآپائی ؛	جہاز (ریل) (پنکھے والا)
رُوآ خانی ؛ رُوعانائی ؛	جہاز (دُخانی)
لوک ؛ بھُومی ؛	جہان (دُنیا) ؛
رتھی ناۓ رتھی نا سے ؛	جہاں جہاں ؛
لون ؛	جھڑنا (جیسے میوہ ـ بال ـ پتے وغیرہ)
تھلو ؛ تھلوہ کن ؛	جھگڑنا ؛
کوہک ؛	جھوٹھ (جھوٹ)
کھتن کوہک ؛ کھون یاں کوہک ؛	جھوٹھا ؛
بوک کوہک ؛	جھوٹ بولنا ؛
کاپاؤ سوآ ؛ کپاہ سوآ ؛	جیب ؛
بیت ؛	جیبھ (زبان) ؛
جینا ؛ جین نا ؛	جیتنا ؛
کھتن جین نا ؛ کھون جینا نا ؛	جیتنے والا ؛
من کن ؛	جیا ؛
کھوک ؛ ترانگ ؛	جیلخانہ ؛
جون ؛ آیو ؛ یون ؛	جینا ؛
پا ؛	جی ـ (ہاں جی) ؛

چ

اردو	سیامی
چابک ؛	چم تی ؛ چمتی ؛ چاٹوک ؛ کین ؛ کبن ؛
چابی ؛	لگ پچے ؛ لک ؛
چاچا (چچا)	آ ؛ آہ
چادر	پھاہوم ۔
چاروبی ؛	پھتی نون ؛
چاقو ؛	میت ؛ میت بانگ ؛
چاند ؛	پھراچان ؛ ڈوعن ؛ چانتا ؛
چاند کی روشنی ؛	ڈوعن سوا ہانگ ؛ ڈوعن چینگ ؛ سینگ پھراچان ؛ ڈوعن سو پنگ ؛ ڈوعن گاسے ؛
چاندگرہن ؛	چیپ ڈوعن ؛ چانتا کھاٹ ؛ چانت کھٹ ؛
چاندی ؛	گن ؛ نگون ؛
چاول ؛	کھاؤسان ؛
چاول اُبلے ہوئے ؛	کھاؤ سک ؛
چاہنا (خواہش کرنا)	عاؤن ؛ آث عوق ؛ آث آؤل ؛
چاء (چائے) ؛	بے چھاء ؛ چاء ؛

اردو	سیامی
چبانا ۔ چباکر کھانا	کبھی عو : کبھی او :
چپ چاپ چپ چاپ رہنا چپ چاپ رہو	ننگ رہی :
چٹائی :	ساٹ سات :
چٹھی ۔ خط ،	ننگ سو
چٹھی کا جواب دینا :	ہائیے رو ننگ سو
چراغ	تکی عنگ : تاکی عنگ :
چراغ کی بتی :	سائے تکی عنگ
چڑھنا :	کھون
چڑھنا جہاز پر :	کبھی رُو آفای : رُوا فامی :
چڑھنا درخت پر :	کھون تن مائے :
چڑھنا کشتی پر :	کبھی رُو آ : کبھی رُو عا :
چڑھنا گھوڑے پر :	کبھی ما :
چڑیا (پرندہ) :	نوک :
چلنا :	دُون :
چلانا :	ہائے ڈون :
چمچہ (کرچھی) :	چیون :
چھڑا :	ہنگ :

سیامی	اردو
کیپ ؞ کیپ کھونگ ؞	چننا (اکٹھا کرنا) ؞
توعک عاؤں ؞	چُننا (انتخاب کرنا۔ پسند کرنا)
تھواماں ؞ تھوآ ماں ؞	چنا (نخود۔ چھولا) ؞
رونگ بآی ؞ رونگ پھ ہی ؞	چُنگی خانہ (محصول گھر)
تھی سی ؞	چوتھا ؞
ہوا ؞ ہُوعا ؞	چوٹی پہاڑ۔ چھت وغیرہ کی)
پھورسے ؞	چور ؞
کھموبے ؞ لک ؞	چوری ؞ چوری کرنا ؞
کوعانگ ؞ کوآنگ ؞	چوڑا ؞ چوڑی ؞
تھام کوعانگ ؞	چوڑا کرنا ؞
سوپ ؞	چوسنا (جیسے تمباکو یا حقہ پینا)
تی یہیم ؞	چوگوشہ (چوکونہ)
پُوون	چومنا ؞
ہُنو ؞ نُون ؞	چُوہا (مُوش) ؞
کَرَا ؞	چھاپ (مُہر)
تی کَرَا ؞	چھاپ لگانا (مُہر لگانا)
وِین ؞	چھاپ (چھلا۔ مُندری)
پھیم ؞ تی پھیم ؞ تی ؞	چھاپنا چھاپہ میں ؞
کھرنگ پھیم ؞ تھام پھیم ؞	چھاپہ ہڑا ؞

سیپاہی	اردو
ھُو اچپای ÷ ہُوم چپائی ÷	چھائی ÷
کلن ÷ ترد نگ ÷ کرد نگ ÷ کلات ÷	چھپ نا ÷
ندیں ÷ نی ÷	چھپنا (غائب ہونا) ÷
کونگ سیم سون ÷ سُم سون ÷	چھپنا (گھات میں)
نکینا ÷ لن کھا ÷	چھت ÷
روجم ÷	چھتری (چھاتہ) ÷
تا ÷ ال ÷ رُوب ÷	چہرہ ÷ کھڑا ÷
	چھلکا ÷ پوست
پھُوعک ÷	چھلکا اُتارنا (چھیلنا)
ڈیک ÷	چھوٹا (خورد)
لِک ایک (ایک لیک دیک لفظ ہے)	بہت چھوٹی ÷
دیک ÷ ڈیک ÷	چھوٹا ÷ (انسان وغیرہ)
پادسے ÷	چھوڑنا (آزاد یا رہا کرنا)
چیم ÷ ریب ÷	چھونا (مس کرنا)
رو ÷	چھید سوراخ ÷
تھام رد ÷ تام رو	چھیدنا (سوراخ کرنا)
چام ÷ چم ÷	چھینکنا ÷
موٹ ÷	چیونٹی (کیڑی) ÷
نتن ÷ نم تان	چیز (اسکرسانہ)

ح

اردو	سیامی
حاصل کرنا ⁘	ڈائے لیو ⁘ ڈاحئے سے عو ⁘
حاکم ⁘	ناسئے سان ⁘ ناحئے سانگ ⁘
حال (حالت)	نیمے چپا ⁘ عنگ آئے ⁘
حجام ⁘	کھن کن ہنو آ ⁘ کھون کن ہو آ ⁘
حجامت کرنا ⁘	کمن ہو آسے ⁘
حد ⁘	ڈین ⁘
حساب ؛ حساب کرنا	کیت سے ⁘
حصہ ⁘	پان ⁘ ہون ⁘
حصہ کرنا ⁘	پان کن ⁘
حق ⁘	ہون ⁘
حقارت ؛ حقیر جاننا ⁘	لاموت ⁘ لاموٹ ⁘
حکمت ⁘	پنجا ⁘ پن جا ⁘
حکم ⁘	سانگ ⁘
حکم کرنا ⁘	سانگ ہ سے ⁘
حکم عدولی کرنا ⁘	پھوٹ مے دھانگ ⁘ پھرت مے فانگ ⁘
حکومت ⁘	سانگ ٹو عنگ ⁘

اردو	سیامی
حکیم (ڈاکٹر ۔ طبیب) ÷	کھُن مو ÷ کھون مو ÷ پہَیت ÷
حلق ÷	ؑنالے لام کھو ÷
حملہ ÷ حملہ کرنا ÷	ځُن وائے ÷
حواس ÷	کھلام ÷ کھلام اِندریہ ÷
حوالہ کرنا ÷	پا آوائے ÷
حیادار ÷	کھُن آئین ÷ کھون عائیں ÷
حیوان مطلق (جانور ۔ پشو	تواَ ÷ توعا ÷
حیوان ناطق ÷ نسان)	کھُن ÷ کھون ÷ مَنوٹ رہگاڑ نَنشیہ سکا) ÷

خ

اردو	سیامی
خاتمہ (انجام)	ریو ÷ ریو ÷ موٹ سے عو ÷
خارش (کھجلی)	کھُن تو آ ÷ کاؤ ÷
خالی (جگہ ۔ مکان ۔ برتن یا کوئی چیز)	اوعانگ ÷ عوعانگ ÷
خالی (صرف ۔ فقط)	پَپ لاؤ ÷ پپ لاؤ ÷
خبر دینا (خبر کرنا)	ہائے رُو چاک ۔ ہائے رُو چاک ÷
خبردار رہنا یا ہونا ۔ خبردار رہو	رواَنگ ڈیڈی ÷ روانگ ڈے دی ÷

اردو	پیامی
ختم کرنا ؛	نتہام ہاۓ سے نو ؛
ختم شدہ ؛	موٹ سے عو ؛
خدا (پرمیشور) ؛	تھیے ہڑا ؛ نھے عوڈا ؛
خراب (بدمعاش) ؛	کھڈن کرنگ ؛ کھون کونگ ؛
خراب (گلا سڑا۔ بدبودار)	رسیا ؛ سی آ ؛
خراب حال ؛	لمباق چای نو
خراب کرنا ؛	لمباق ؛
خرچ ؛ خرچ کرنا ؛	لونگ ٹھون ؛ لونگ ٹھون ؛
خریدار ؛	کھن سُو کھونگ ؛ کھون سو کونگ ؛
خریدنا ؛	سُو کھونگ ؛ سُو کونگ ؛
خزانہ ؛	گن کوس ؛ تی واۓ گن ؛
خصی (آغتہ) ؛	تون ؛
خشک ؛	ہینگ ؛
خشک کرنا دھوپ میں ؛	تاک آو اۓ ؛
خشک کرنا ہوا میں ؛	ہاۓ تھوک لوم ؛
خشکی ؛ زمین ؛	تھی ؛
خط (چٹھی) ؛	تنگ سُو ؛
خطرہ ؛	ساکنو آ ؛ ساک اُد علہ ؛
خلق ؛	پھوٹ ڈی ؛

اردو	سیامی
خلیق ؛	کھٹن ہمیوٹ ڈی ؛ کھون کھپوٹ ڈی ؛
خندق ؛	کھٹ لوم ؛
خواہش ؛	چھن چھوپ تھے ؛ جاک ڈاسے ؛
خواہش کرنا ؛	عاؤن ؛ عان عوث ؛
خوبصورت ؛	سوے تھے ؛
خودغرض ؛	کھرن لو با ؛ کھون میڈی ؛
خوراک (غذا) ؛	کھونگ کن ؛ آہان ؛
خوش ؛	چھوپ چای ؛
خوش کرنا ؛	ہا سے چھوپ کن ؛
خوش ہونا ؛	چھوپ ؛
خوشبو ؛ خوشبودار ؛ عمدہ بو	ہوم ؛
خوشی ؛	چھوپ ؛
خون (لہو) ؛	لوعت ؛ لوہت ؛
خیال (خیالات)	نک ؛

(د)

اردو	پیاشی
داخل کرنا (اندر رکھنا)	کھاؤ ؛
داخل ہونا ؛	کھاد کنگ نامی ؛
داغ (نشان - دھبہ) (زخم چوٹ یا چیچک)	ڈِیا ؛ پِٹی ؛
دال ؛	ڈھوآ ؛
دال چنہ (نخود)	دھوآ مان ؛
دال مونگ ؛	ٹھو آکھے عو ؛
دام (جال) ؛	ہے ؛ ہے ؛ حے ؛
دام (قیمت) ؛	راکھا ؛ رکسا ؛
دام دینا یا ادا کرنا ؛	ہائیں راکھالیو ؛ (لے عو)
دانا (عقلمند) ؛	کھن رمی پنجا ؛ کھون رمی پنجا ؛ پن جا ؛
دانائی (عقلمندی)	پن با ؛ پنجا ؛
دانت ؛	کھوعن ؛ کھوعان ؛
دانت کا درد ؛	چیپ کھوعان ؛
دائیاں (راست - سجا)	ڈوکوعا ؛
دُبلا ؛	چھوم ؛ چھوم
درخت ؛	تنز ؛ ترما ئے ؛

اردو	سیانی
دربان (پاسبان۔ چوکیدار)	کھون جام ∴ کھن جام ∴ کھن یام ∴ کھون یاما ریا ∴ جام بگا۔ ہے یم کا ∴
درخت کا پتا ∴	بائے مائے ∴
درخواست (پٹیشن)	کھام نرنگ ∴
درد۔ پیڑ درد کرنا۔ دکھنا	چیپ ∴
درزی ∴	کھون جپ سوعا ∴ کھن جپ سوعا ∴ (جپ کو ژپ بھی بولتے ہیں)
درست	رچنگ ∴ ٹھوک ∴
درست کرنا ∴	تھام ٹھوک ∴
درمیان ∴	مدا ∴ کھنگ نائی ∴
دروازہ ∴	پہ اتو ∴ پیتو ∴ پاتو ∴
دریا ∴	مانام ∴ کھلونگ جائی ∴
دریا کا کنارہ ∴	رم کھلونگ ∴ رم مانام ∴
دریافت کرنا ∴	ریکیسالے ∴ تھام لے ∴ تھام ڈو ∴
دستخط دستخط کرنا دستور ∴	تونگ مو ∴ سین چھو ∴ سین چھو تھم نی یم ∴ تھم نی عم ∴
دشمن ∴ دشمنی	ست تو ∴ سترو ∴ چیپ چائی ∴

سیامی	اردو
وائے ڈیرا ÷ تھم پُوجا ÷	دُعا مانگنا (پرارتھنا وغیرہ)
کھوعام ÷ کھاڈی ÷ کھوام ÷	دعوےٰ (مقدمہ) ÷
فوتگ ÷ فوٗعنگ ÷	دعوےٰ کرنا (نالش کرنا)
عُوک ÷	دغا (دھوکا) دغا دینا (دھوکا کرنا)
ہون ÷	دفعہ (بار۔ مرتبہ) ÷
ماترا ÷ ماترا ÷	دفعہ (مقدمہ کی سیکشن)
دفاک ڈین ÷ پھاک ڈین ÷	دفن کرنا ÷
ران ÷	دُکان ÷
کھون کھائے کھونگ ÷ کھون کھائے کھونگ ÷	دُکاندار ÷
رچھیت ÷ نے مارییں ÷ نے ہائیں ÷	دِکھلانا ÷
جائی کھون ÷ ہُوآ جائی ÷	دِل ÷
کھون کھیننگ ریناگ ÷	دِلاور ÷
نونگ ÷ بونگ ÷	دلدل ÷
لین ÷	دل لگی (شغل۔ دل لگی کرنا)
ترک ÷ ورک ÷ (ترک سنسکرت اے۔ عام لوگ کم سمجھتے ہیں)	دلیل ÷
یوم ÷	دَم ÷ دم لینا (سانس)
ہانگ ÷	دُم (پونچھ)

اردو	سیامی
دِن ؛	ون ؛ وان ؛
دِن کی روشنی ؛	ون چینیگ ؛
دُنبا (گوسفند)	پھے ؛
دنگہ (فساد)	تقلوگن ؛ تی کن ؛ عُن واسے ؛
دوا ؛ دوائی ؛	جا ؛ یا ؛ ثرا ؛
دوات ؛	ناموک ؛
دواخانہ ؛	رثونگ رپھیا بان ؛ رونگ کھائی جا ؛
دودھ ؛	نوم ؛
دُودھ دُوہنا ؛	رِٹ نوم ؛ ریت نوم ؛
دُور ؛	کلائی ؛
دوزخ (نرک یا جہنم) ؛	نرک ؛ تونگ نرک ؛
دوست ؛	فون ؛ فو عَن ؛
دوستی ؛	چھیوپ ؛ فو عَن ؛
دوسرا ؛ (دوئم)	تھی سونگ ؛
دوسرا شخص ؛	کمن عُن ؛ کھون عُن ؛
دولت ؛	گن ؛ نگون ؛
دونوں ؛	سونگ ؛ (ایک لفظ ہے)
دھاگا ؛	ڈائی ؛
دھان (دھانج ۔ چاول)	کماؤ پلوغک ؛

اردو	سیامی
دھکیلنا ؛	پالک آؤ ؛ ڈان ؛ پلک عو ؛
دھمکانا (دھمکی دینا)	ہائے کلوحا ؛
دھنک (قوس قزح)	رثونگ گن نام ؛ رُنگ گن نام ؛
دُھواں ؛	فوحان ؛ پھوحان ؛
دھولی ؛	کھُن سُک پھا ؛ کھون سک پھا ؛
دُھوپ ؛	رون ؛ رون پھرا آتھت ؛ سعلن شوریے ؛
دھونا ؛	سک ؛
دیاسلائی (ماچس) ؛	کھیت فائی ؛ لک فائی ؛ مے کھیت ؛
دیمک ؛	مُرٹ کھاؤ ؛ موٹ کھاؤ ؛
دیوا (چراغ) ؛	تکی عنگ ؛
دیوا جلانا ؛	جُٹ تکی عنگ ؛
دیوا بجھانا ؛	ڈاپ تکی عنگ ؛
دیوا کی بتی ؛	سائے تکی عنگ ؛
دیوانی - (کار روائی)	پینگ ؛
دیری کرنا ؛	چیچا ؛
دیس ؛	موعنگ ؛ مونگ ؛
دیکھنا ؛	ڈو ؛ لے ؛ ہین ؛ چین ؛
دینا ؛	ہائیں ؛
دیوار (پتھر یا اینٹ کی)	تاک ؛
دیوار (تختے کی یعنی چوبی)	تاک کڈان ؛

ڈ

اردو	سیامی
ڈاڑھی (ریش) ؞	نوٹ ؞ نوعٹ ؞ نوعت کھا ناگ ؞ (لیکن عام زبان میں نوٹ بولتے ہیں) ؞
ڈاکو ؞	کھن پھورائے ؞
ڈاکو (بحری)	چونتے پورائے ؞ سالت ؞ چھونے پھورا سے ؞ ؞ کئی لوگ چون اور چھون بھی بولتے ہیں ؞
ڈالنا ؞ (رکھنا)	سائیے ؞ ساعے ؞
ڈامر (رال) ؞	تائی ؞
ڈرنا ؞	کلونا ؞
ڈرانا (دہشت دینا)	ہائے کلوعا ؞
ڈکارنا ؞ (ڈکار لینا) ؞	لوم ؞ رو ؞
ڈنگ (کیڑے وغیرہ کا) ڈنگ مارنا	لیک تائے ؞
ڈوبنا ؞ ڈبونا ؞	چوم
ڈوری (رسی) ؞	چھی عاک ؞
ڈھال (بالٹی وغیرہ)	ڈھتونگ ؞ نونگ ؞
ڈھونڈنا ؞	ہاں ؞ ہال سے ؞

اردو	سیامی
ذات ؛ (قوم ؛ بنس)	جاتی ؛ جاتی پھی نونگ ؛
ذائقہ (سواد) ذائقہ چکھنا ؛	روسے ؛ روسے ؛ رس ؛
ذریعہ (وسیلہ۔ سبب)	چھبپ ؛ (دیگاڑے سبب کا)
ذریعہ معاش (گذران)	چھبپ تاث کن ؛
ذریعہ (مال واسباب جائداد)	رمی کھونگ ؛
ذکر کرنا (بیان کرنا)	پر کاٹ ماسے ؛ پڑ اکات سے ؛
ذہن (عقل)	پن جا ؛ پنجا ؛
ذہین ؛	کھن رُوناک ؛ کھن پنجا ؛

(ر)

اردو	سیامی
رات ؛	کنگ کھون ؛ کلنگ کھون ؛
رات آج کی ؛	کھون نی ؛
رات پچھلی۔ گذشتہ۔ کل رات	کمھون وا ؛
رات اور دن (شب و روز)	کنگ وان ؛ کنگ کھون ؛
راست (سیدھا)	کرونگ ؛
راست (دانیان)	مُوکو عا ؛
راست (سچ۔ راستی)	رچنگ ؛ تھوک ؛

یساجی	اردو
تھانگ ڈوُن ؛	راستہ (راہ) ؛
ہائے سابائے کون ؛	راضی کرنا (چنگا کرنا)
چھوپ کن ؛	راضی کرنا (خوش کرنا)
تھام چھوپ ؛	راضی (رضامند) ہونا ؛
تاپوک ؛	ران (جانگھہ) ؛
ربڑ ؛ گتا ؛	ربڑ ؛
چائی ڈی ؛ چھوئے ؛	رحم (ترس ؛ رحم کرنا)
لاجُٹ ؛	رخصت (چھٹی)
تھم نی عم ؛ (نی یم)	رسم ؛ عادت ؛
وائے پھرا ؛	رسوم مذہبی ؛
وائے پھرا ؛ تھم پوجا ؛	رسوم مذہبی ادا کرنا
چھی عک ؛	رسّی ؛
جُسٹ ؛	رک جانا ؛ (رکنا) ؛
آوائے ؛ عادائے ؛	رکھنا ؛
سین ؛	رگ ؛ (ناڑی) ؛
ربیب ؛	رگڑنا ؛
تھا ؛	رگڑنا (مالش کرنا تیل وغیرہ سے)
ہی ؛	رنگ (جیسے نور یا چیز کا)

اردو	سیامی
رنگ ٭ (چیزوں کے رنگنے کا جیسے مکان یا لکڑی وغیرہ) رنگنا یا رنگ کرنا ٭	نمن تھا ٭ نامن تھا ٭ تھا ٭
روانہ ہونا ٭ (چلنا) ٭	پا ئے ٭ پا ئے ٭
رُوپ ٭ (شکل)	نا ٭ ناٹ ٭ رُوپ ٭
روٹی ٭	کھنوم پانگ ٭ کھانوم پانگ ٭
روٹی والا (نانبائی) ٭	کھن تھام کھنوم پانگ ٭
روح (جیو)	جیو ٭ آتما ٭ جیوا ٭
روشن کرنا ٭	کو ٭ بت ٭ چُت ٭
روشنی ٭	سینگ ٭ ساعنگ ٭ ساینگ ٭
روکنا (منع کرنا) ٭	ہام ٭
رومال (دستمال) ٭	بجا چھت مُو ٭
رونا ٭	رونگ ہائین ٭
روئی (کپاس)	سیمبلی ٭ سیم بلی ٭
روئی کا دھاگا ٭	ڈائی ٭ ڈائی
رہائی (آزادی) ٭	پکوئے ٭ کے ٭ پلوئے ٭
رہنا (بسنا) ٭	جُو ٭ یُو ٭
رہنا (ٹھہرنا) ٭	ناٹنگ ٭
ریت ٭	ڈِن سائے ٭

اردو	سیامی
ریشم ؛ ریشم کا دھاگا ؛	ڈای ماۓ ؛ ماۓ ؛ ڈوای ماۓ ؛
ریل گاڑی ؛	روٹ فای ؛
ریل کا انجن ؛	انجن ؛ روٹ فای انجن ؛
رینگنا (رینگ کر چلنا جیسے سانپ)	ڈون ؛ کھلان ؛

(ز)

اردو	سیامی
زاغ (کوا ؛ کاگ)	کا ؛ توک کا ؛
زانو (گوڈا)	ہوآ کھاؤ ؛ کاؤ ؛ ہوآ کاؤ ؛
زانو کے بل بیٹھنا ؛	کھوک کھاؤ ؛ کھوک کاؤ ؛
زاویہ (گوشہ)	یم ؛
زبان ؛ (جیبھ)	لین ؛
زبان (بولی) ؛	پھسا ؛ پچاسا ؛ (بگڑے ہے بھاسا کا)
زخم ؛ زخمی ہونا ؛ زخمی کرنا	پلے تک فن ؛ پلے توک فان ایضاً ؛
زر (نقدی - روپیہ پیسہ وغیرہ)	گن ؛ نگون ؛
زر برباد کرنا ؛	تھمنگ گن پلو ؛ سیا گن پلو ؛

اردو	سیامی
زکام (نزلہ) ؛	چیپ آئے ؛ چیپ عائے ؛
زمین ؛	بھی ؛ بُومی ؛
زنجیر ؛	سو ؛
زندہ ؛ زندہ رہنا ؛	جُرن ؛ آئیہ ؛ یُون ؛
زور ؛	رینگ ؛
زورآور (طاقتور) ؛	کھُن کھینگ رینگ ؛ کھون کھینگ رینگ ؛
زہر ؛	بَیسا ؛ وِسا ؛
زیادتی (کثرت. بڑھتی) زیادہ ؛ زیادہ ہونا	ماک ؛

(س)

اردو	سیامی
سابو دانہ ؛	ساگو ؛ ساکھو ؛
ساتھ ؛	فردم ؛
ساتھ جانا ؛	پئے فردم کن ؛
ساتھی	فون ؛
ساز (گھوڑے کا)	تینگ تو آمان ؛ تینگ تو آ ؛
ساگ پات ؛	پھک ؛ فک ؛

اردو	سیامی
ساگوان (لکڑی)	مائے تونگ ؛
سال بستہ ۶۰ برس ؛	پی ؛
سامان ؛	کھونگ ؛
سامان باندھنا یا بند کرنا	ہُوک کھونگ ؛
سامنے ؛	کھنگ ناں ؛
سانپ ؛	نگُوں ؛ نگو ؛
سائیس ؛	کھُن کھپ روٹ ؛ کھون کھپ روٹ ؛ سائیس ؛
سایہ ؛	روم ؛
سب ؛	تھم پھیے ؛
سبب (باعث)	چھبب ؛
سبز (ساوا) ؛	کھی عو ؛ کھی او ؛
سپاری (چھالیا)	مالھم ؛
سپاہی	کھُن پولت ؛ کھون پولیت ؛ تاہان ؛
سپاہی (خفیہ پولیس)	فُن توعین ؛
سپرد کرنا ؛	پاکوائے ؛ پاکواسے ؛
سپنا (خواب) ؛ سپنا (دیکھنا) ؛	فان ؛
ستارہ ؛	ڈاؤ ڈوعنگ ؛
ستانا (تنگ کرنا) ؛	ہائے لمباق ؛ لم باق ؛

سیامی	اردو
ساعُو ۃ	سُتون پتھر یا اینٹ کا ۃ
ساعُوماے ۃ	سُتون چوبی ۃ
چنگ ۃ تھُوک ۃ	سچ ۃ سچائی ۃ
کھینگ ۃ	سخت ۃ
ہُڑآ ۃ ہُوعا ۃ سِسا ۃ سِیا ۃ	سر ۃ
ٹونگ ہُوآ ۃ	سر جھُکانا ۃ
ڈینگ ۃ	سُرخ ۃ
پھُوجای ۃ	سردار ۃ (نمبردار)
جین ۃ ناوں ۃ ژین ۃ	سرد ۃ سردی ۃ
پھُوکاٹ ۃ	سرسوں ۃ رائی ۃ
سانگ تُوعنگ ۃ	سرکار ۃ
پری عو ۃ	سرکہ ۃ
مون ۃ	سرہانہ ۃ
تِت کھُوک ۃ تِت تراانگ ۃ	سزا ۔ سزا دینا ۃ
کھی کھران ۃ	سُست ۃ
ڈتھوک ۃ	سستا (ارزاں)
پیوت ۃ تا پوت ۃ	سطر (لکیر)
کھاو ۃ	سفید (چٹا)
تھام و اے ۃ چا ۃ	سکنا (کرسکنا ۔ جا سکنا)

اردو	سیامی
سِکو سلانا ؛	سوان ؛
سلام ؛ سلام کرنا ؛	کم نپ ؛ کمنپ ؛
سُلگانا (آگ وغیرہ)	فاؤ ؛ پچاؤ ؛
سمجھنا ؛	رُوچاک ؛ کھاؤ چاے ؛
سمجھانا	ہائیں کھاؤ چاے۔ ہاے کھاؤ چاے ؛
سمن ؛	ہاے رِی عک ؛ ہاے رِی اک ؛
سمندر ؛	تھلے ؛
سمندر کا کنارہ ؛	رِم تھلے ؛
سنگ مرمر ؛	ہِین کھاؤ ؛ ہِین کھاؤ ؛
سُننا ؛	ڈاے جین ؛ ڈاے جیں ؛
سُوت ؛	ڈائی ؛
سُوت کاتنا ؛	تھم ڈائی ؛
سوچنا ؛ (فکر کرنا)	فکروے ؛ فکر ؛
سُود ؛ (بیاج)	ڈوک بیا ؛
سوداگری ؛ سوداگری کرنا تجارت ؛	کھا کھاے ؛
سُور ؛ (خوک)	مُوش ؛
سُورج ؛	پھرا آتھت ؛ پھرا آتت ؛ سُوریا ؛ سُوریہ ؛
سورج کی کرنیں ؛	سیناگ پھرا آتھت ؛ سینگ سوریا ؛

سیامی	اردو
چیپ پھرا آہقت ؛ چیپ پھرا آرِت ؛ سوُریا کھاٹ ؛ سوُریہ کھٹ ؛	سوُرج گرہن
ون توک لیو ؛ ون لوک لی عو ؛ پھرا آہقت توک ؛	سوُرج غروب ہونا
وَن عوک ؛ پھرا آہقت کھوُن ؛	سوُرج نکلنا ؛
ہینگ ؛	سوُکھا ؛
تھونگ ؛	سونا (دھات) ؛
نون ؛	سونا (نیند کرنا) ؛
کھیم جیب پھا ؛ کھیم زیپ پھا ؛ (چاک)	سوئی (سینے کی)
	سے ؛
ڈام ؛	سیاہ ؛
کڈاٹ سوُپ ؛	سیاہی چوٹ کاغذ ؛
ناموک ؛ نام عوک ؛	سیاہی لکھنے کی ؛
ٹک ویٹ ؛ ویٹ ؛	سیٹی ؛
پاؤ ٹک ویٹ ؛	سیٹی بجانا ؛
کرونگ ؛	سیدھا ؛ سیدھا کرنا ؛
کڈای ؛	سیڑھی ؛
جیپ ؛ زیپ ؛ جب ؛	سینا ؛
کھاعو ؛	سینگ ؛

ش

اردو	سیامی
شاباش (آفرین)	ڈی تھے ٭
شاخ (ٹہنی - ڈالی)	جرٹ ماٹے ٭
شادی - شادی کرنا - بیاہ کرنا ٭	ٹینگ کن ٭ تینگ
شادی شدہ ٭ بیاہا ہوا ٭	ڈائے میاں لیو ٭ ڈائے میاں لیو ٭
شام ٭	ون جین ٭ ون ژین ٭
شاہد (گواہ - ساکشی)	کھون پی جان ٭ کھون ہیی جان ٭ کھون پایان
شراب ٭	لاؤ ٭ سوُرا ٭ سرا ٭
شراب خانہ ٭	رونگ لاؤ ٭
شرابی ٭	کھُن کِن لاؤ ٭ کھون کِن لاؤ ٭
شراکت ٭	کوُن کن ٭ کن کھاؤ ہوُن سوُعن ٭
شرط لگانا ٭	آدائے گان ٭ جاوائے گان ٭
شرم ٭	عائیں ٭ عال عین ٭
شرمندہ ٭	کھُن عاعیں تھے ٭ کھون آئین تھے ٭
شروع ٭ شروع کرنا ٭	لوُنگ ٭
شریف ٭	کھُن ڈی ٭ کھون ڈی ٭

اردو	سیامی
شک ٭ (شبہ) ٭	سؤنگ سای ٭
شک شبہ کرنا ٭	سؤنگ سائی ٭
شکایت کرنا ٭	تی عنگ سو ٭
شکر (کھانڈ) ٭	نم تان ٭ نمتان ٭
شکر (شکریہ) ٭	کھوپ چای نھے ٭
شکرگذار (مشکور) ٭	کھون کھوپ چای تھے ٭
شکریہ ادا کرنا ٭	کھوپ چای ٭
شکست ٭ شکست دینا	پھے ریئو ٭ پہاے لی عو ٭
شکل ٭	رُدپ ٭ رانگ ٭
شور و غل	رسی عنگ ٭
شور و غل کرنا	
شہد ٭	نام تھونگ ٭
شہد کی مکھی ٭	موٹ نام فوتگ ٭
شیخی مارنا ٭	پھوٹ ماک ٭
شیخی بگھارنا ٭	
شیر ٭	بَو سُوا ٭
شیشہ (کانچ)	کچوک ٭ کاچوک ٭
شیشہ منہ دیکھنے کا (آئینہ)	

(۱) سُو کے بعد انف حلق میں ڈبو ٭

ص

اردو	سیامی
صابر ۞	کھُن پڈِی عہ ۞
صابن ۞	صبُو ۞ سُبو ۞ سالُو ۞
صاحب (مالک - آقا) ۞	نا ئے ۞
صاحبہ (بیگم - بیوی) ۞	مے ۞ (لیکن مے کی بجائے نائے بولنا بہتر ہے کیونکہ مے بہت سے معنوں میں آتا ہے - اس لئے بخوبی سمجھا نہیں جاتا)
صاف (ستھرا ۞ اُجلا)	سوئے ۞ سوعے ۞
صاف کرنا (آہنی چیز وغیرہ)	کھاٹ ۞
صاف کرنا (کپڑے وغیرہ)	سَکاس نام ۞
صُبح ۞	وَن چھاوُ ۞
صبح سویرے (نُور کا تڑکا)	چھاؤ چھاوُ ۞
صبر ۞	پڈی عو ۞
صبر ۞ انتظار کرنا ۞	ڈیہی عو ۞
صحت (تندرستی) ۞	سُوک سبائے ڈائی ۞
صحیح ۞	چنگ ۞ دھُوک ۞
صفر ۞ (نقطہ) ۞	بنڈ ۞ پنڈی ۞ ونڈی ۞

اردو	سیامی
صُلح کرنا ؛	پُرانی ؛ پرانوم ؛
صلاح کرنا ؛	
صندل ؛	چان ؛ مائے چان ؛ (چان بگاڑ ہے چندن کا)
صندوق ؛	رہیپ ؛ رحیپ ؛
صُورت ؛	رُوپ ؛ رانگ ؛

ض

اردو	سیامی
ضمانت ؛	پرَاکن ؛
ضامن ؛	پرَاکن تو ؛ کھون پرَاکن ؛
ضرور ؛	چا ؛ یا ؛
ضرورت ؛	جاک ؛
ضلع ؛	ناکون ؛ موان توَن ؛ موان کھون ؛ کھونیاگ ؛ کھاوئینگ ؛
ضیافت (دعوت) ؛	کِن جائے ؛

(ط)

اردو	سیامی
طاقت (زور) ॰	می رینگ ॰
طاقتور ॰	کھن می رینگ ॰ کھون می رینگ ॰
طبیعت ॰	چای ॰
طرف ॰	کھنگ ॰ بلانی (اس طرف) ॰ ینا تو (اس طرف)
طور (طریقہ) ॰	جنگ ॰ جانگ ॰
طوطا ॰	نوک کے عو ॰ نوک کاعو ॰
طوفان ॰	پائیو کلا ॰ پایو ॰
طول ॰	جاؤ ॰ جاعو ॰

(ظ)

اردو	سیامی
ظالم ॰	کھن کونگ ॰ کھون کونگ ॰
ظلم ॰ ظلم کرنا ॰	کونگ ॰

(ع)

سیامی	اردو
کھوئے لے عو ۔ کھوئے یعو ۔	عادت ۔
کھُن مِی اِچھیاؤ ۔ کھون مِی اِچھ آؤ ۔ کھون مِی عجھ عاؤ ۔	عالم ۔ فاضل ۔
کھام ۔	عبور کرنا (پار ہونا)
ادُعت ۔ اوھوعت ۔ اھوُعت ۔ (بگاڑ ہے ادبھُت کا)	عجب ۔ عجیب ۔
رچپ چای ۔ چیپ چای ۔	عداوت ۔
کھونگ ۔ انگا ۔ عنگا ۔	عدد (رقم ۔ انگ)
مےوا ۔ ہیت کاع توآ ۔ ہیت کے توآ ۔	عذر ۔
ویلا ۔ بیلا ۔	عرصہ ۔
کھئو ۔ کھوآ ۔	عرض کرنا ۔
تن سُو ۔ پٹیشن ۔	عرضی (درخواست)
پنجا ۔ پن جا ۔	عقل (سمجھ ۔ بدھی)
کھن مِی پنجا ۔ کھوان مِی پن جا ۔	عقل مند (عاقل)
رکسا توآ ۔ رک سا توآ ۔ (رک سا توآ) (رکسا توآ) ۔	علاج (بیماری کا)

اردو	سیامی
علامت ؛	سَم کھَن ؛
عِلم ؛	وِچِھا ؛ (وِچھا بگاڑ ہے وِدّیا کا)
عمارت ؛	رونگ ؛
عُمر ؛	آیُو ؛
عمل (فعل ؛ کرم)	تھَم کان ؛ کان ؛ نگان ؛
عورت (عام انسانی مانیث کیلئے)	پھُوجینگ ؛ پُوژینگ ؛
عورت (جورو ۔ زوجہ ۔ استری)	میاں ؛ مِی آں ؛
عید (تہوار) ؛	وَن پھَرا ؛ ؛
عینک ؛	کچھ رک تا ؛ کاچرک تا ؛

نوٹ۔ صرف سیامی لوگوں کے تہوار کے لئے وَن پھرا بولا جاتا ہے ؛

وَن پھرا کھیکھ اسلام ؛ عید مسلمانوں کی (اہل اسلام کی) ؛

وَن پھرا کیکھ ہندو ؛ تہوار اہل ہنود کا ؛

وَن پھرا کھیکھ کلِنگ ؛ تہوار اہلِ تامل کا (اہل مدراس کا)

وَن پھرا فرانگ ؛ تہوار اہلِ فرنگ (فرنگیوں) کا ؛

غ

اردو	سیامی
غافل ؛	مؤت ؛ کھون موت ؛
غالب (فتحمند) ؛	کھن چھنا ؛ کھون چھین آ ؛
غائب ہونا ؛	ہائیں پہلے ؛
غذا ؛	آہان ؛ کھنگ کن ؛
غرور (تکبر- آمیزکار)	چونگ ہونگ ؛
غریب ؛	کھن جون ؛ کھون جون ؛
غسل کرنا (نہانا) ؛	آپ نام ؛ عَپ نام ؛
غسل خانہ ؛	ہتی آپ نام ؛
غصہ ؛ غصہ کرنا ؛	کرودھ ؛ کرد ؛
غفلت ؛ غفلت کرنا ؛	مؤت ؛ مُوٹ ؛
غل ؛ غل مچانا ؛	ہی عنگ ؛
غلاظت ؛	پون ؛ عُت چارا (عُت چار عمیا فضلہ کیلئے آتا ہے)
غلام ؛	باد ؛ باعہ ؛
غلط ؛ غلطی ؛	مے تقوک ؛
غلیظ ؛	پون ؛
غم کرنا ؛	سیا ؛ سیا چای ؛

اردو	سیامی
غیر حاضر ؛	کھاٹ کان ؛ کھاٹ کن ؛ کھاٹ ؛
غیر ملک ؛	مُونگ عون ؛ موُ عنگ عوُن ؛
غیر ملک کا آدمی ؛	کھُن تا نانگ پرتھیت ؛ کھون تا نگ پرتھیت ؛
غیر ملک کی چیز ؛	کھونگ تانگ پرتھیت ؛

ف

اردو	سیامی
فارغ ؛	واثنگ ؛
فالتو ؛	جُو پلاؤ ؛ جُو پلا عوُ ؛
فائدہ ؛	کم لائے ؛ کم لائے ؛
فایدہ مند ؛	رمی کم لائے ؛
فتح کرنا ؛	چھنا ؛ چھن آ ؛
فتحمند ؛	کھن چھن آ ؛ کھون چھن آ ؛
فتنہ (تہمت) ؛	شونگ سائے ؛
فجر ؛	وَن چھاؤ ؛
فحش کلامی کرنا ؛	ڈا ؛
فرش ؛	ہونگ ؛
فریاد کرنا ؛	فو عنگ ؛
فریادی ؛	کھن رپن کھو عام ؛ کھون رپن کھو عام ؛

اردو	سیامی
فساد (جھگڑا) ؛	تھَلو ؛ تھَلوہ ؛
فساد (بلوہ) ؛	تی کن ؛ ہتیکن ؛
فصیل ؛	کونگ مُن ڈیئن ؛ مُنگ ؛
فضول ؛	چھَا ئے میڈ ا ئے ؛ چھا ئے میڈاے ؛ مے ڈائے
فعل (کام) ؛ فعل کرنا ؛	تھَم کان ؛ کان ؛
فکر ؛ اندیشہ ؛ سوچ ؛	ریا چیائی ؛
فلاں ؛	کھونان ؛ کھُونن ؛
فوج (لشکر) ؛	تاہان ؛ تاہن ؛
فوجداری ؛ (کاروئی)	آیا ؛ عیا ؛
فوراً ؛	ریو ریو ؛ رے عو رے عو ؛
فیاض (سخی) ؛	کھُن چائی بُن ؛ کھون چائی بُن ؛
فیاضی (سخاوت)	چائی بُن ؛
فیصلہ کرنا ؛	چمرا ؛ چم را ؛ پراتی پرانوم ؛

ق

اردو	سیامی
قانون (قواعد - آئین)	کھونبگ کھب ؛
قانون (عدالتی)	کوٹ مائے پکٹ مائے ؛

سیامی	اردو
نی تا ÷ نیتا (بہت کم لوگ سمجھتے ہیں) ٹک ÷	قایم کرنا
چیپ کھونگ ÷ کھونگ پوکپین پان راوٹ ہا	قبض (بیماری)
جوم ÷	قبول کرنا ÷
ٹوآلیاک ÷ ٹوعالیاک ÷	قد چھوٹا ÷
ٹوآجای ÷	قد بڑا ÷
لنگ کھا ÷	قدم ÷
کاؤ ÷ کاعو ÷	قدیم ÷
کوگن ÷	قرض (قرضہ) ÷
ہائیں گن ریو (رلے عو)	قرض ادا کرنا ÷
کھن تت گن جو ÷ کھون تت گن جو ÷	قرضدار (مقروض)
کوگن ÷	قرضدار ہونا ÷
ہائیں گن ÷	قرض دینا ÷
توآپت چای نگون ÷ توآپات چای نگون ÷ ٹوآپت چای نگون ÷ ٹوآپات چای نگون	قرضہ کی چٹھی (تمسک)
کھے ÷ کھ ÷	قریب (عنقریب، لگ بھگ)
کھاؤ کھے ÷ کھاعو کھے ÷	قریب آنا ÷ قریب ہونا ÷
جانگ ÷	قسم (نوع، جنس، طرح)
سابان	قسم (حلف، سوگند)

اردو	سیامی
قسم کھانا ∴	سَبوٹ سابان ∴ سابوٹ سابان ∴
قسم جھوٹھی کھانا ∴	سابان کوُھک ∴ توُن سابان ∴
قسم کھلانا (حلف دینا)	ہائیں سابان ∴
قصور (جرم۔ گناہ۔ خطا)	رپھت ∴
قطرہ (بوند) ∴	یوٹ ∴
قلعہ	وِیچا یوم کھائے ∴ وی چا یوم کھائے ∴ نا ئے وانگ ∴ مُن تھوعن ∴
قلم ∴	پکہ ∴ پیکا ∴
قمیض ∴	سوآ کھو ∴ سوآ فرانگ ∴
قمیض (نصف آستین والی جو عموماً سیامی لوگ استعمال کرتے ہیں)	سوآ اقتائی ∴ سوآ کمعو ∴
قہوہ ∴ (کافی) ∴	کھوفی ∴ کوفی ∴ کوپی ∴
قے قے کرنا (اُلٹی یا اُبکائی کرنا)	راک ∴ راک ∴
قیدخانہ	ترانگ ∴ کُکُوک ∴ کونگ ہاہن تالوت ∴ کونگ ہاہن تاخلوت ∴ کونگ ہاہن تاکھو کھد ∴
قید ∴	ترانگ ∴ کونگ لاہو تھوکھد ∴
قید کرنا ∴	تیت ثہ انگ ∴

سیامی	اردو
کھُن تھوتھہ ؛ کھون تھوتھہ ؛	قیدی ؛
راکھا ؛	قیمت ؛
ٹُیک لوتاگ راکھا ؛	قیمت مقرر کرنا ؛
تک کرائی ؛	قینچی (مقراض)
تاٹ ؛ ٹاٹ ؛	قینچی سے کُترنا یا کاٹنا ؛

ک

سیامی	اردو
چا ؛	کا ؛ کے ؛ کی ؛
تاٹ ؛ ٹاٹ ؛	کاٹنا ؛
کھُن کھاو چاسئے تھام ؛ کھون کھاؤ چلئے تھام	کاریگر
چانگ ؛	
کڈاٹ ؛	کاغذ ؛
کڈاٹ سُوپ ؛	کاغذ سیاہی چوس (بلاٹنگ پیپر)
کرپُن ؛ کربون ؛	کافور ؛
ڈام ؛	کانا ؛
تام کھیم ؛	کانا پانی ؛
کان ؛ تھورا ؛	کام ؛

سیامی	اردو
ہیسٹا چاک تھم کان ؛	کام بند کرنا ؛
تھام پائے ؛	کام چلانا ؛
رچی کم لائے ؛	کام کا (پیشہ) ؛
تھام ہیی ؛	کام کرنا ؛
تھی نائے ہئی نائے ؛	کال کال کرنا ؛
ہُو ؛	کان (گوش) ؛
تُرآسن ؛ تُرعاسن ؛	کانپنا (تھر تھرانا)
نام تام ؛ *	کانٹا (خار) ؛
مُراسئے ؛ مُورسئے ؛	کب ؛
وبلاکیم نُرسئے ؛	کب تک (کتنا عرصہ) ؛
مُراسئے ؛	کبھی ؛
مُرائے مُرائے ؛	کبھی کبھی ؛
مہین جنگ ؛ ماہین چنگ ؛	کبھی نہیں ؛
پھاڑ فا ؛	کپڑا ؛
تھوٹ پھا ؛	کپڑے اُتارنا ؛
تھوٹ سُوآ ؛	کوٹ یا قمیض اُتارنا ؛

* (نوٹ) کانٹے کو صرف تام کہتے ہیں۔ مگر چونکہ یہی لفظ تام پانی کیلئے بھی آتا ہے۔ اسلئے تام کے بعد تام (بمعنی لگانا) زیادہ کرنے سے ٹھیک مطلب نکلتا ہے ؛

اردو	سیامی
کپڑے پہننے کے (لباس)	پھا ؛ فا ؛
کپڑے بدلنا ؛	پلین پھا ؛
کپڑے سکھانا (خشک کرنا) ؛	ہاے تک سُوآ کنگ کینگ ؛
کتا ؛	ماں ہاؤں ؛ ماں ہال عوں ؛ ماں ؛
کتاب ؛	سُموٹ ؛ نِنگ سُو ؛ ساموٹ ؛
کتنا ؛ کتنے ؛ کتنی ؛	تھورا ئے ؛ تُورا ے ؛
کتنی دفعہ ؛	کی ہھون ؛
کتنی قیمت ؛	راکھا کیم توئے ؛ راکھا کی متوئے ؛
کتیا (کُتی)	ماں تمیاں ؛ ماں تمی عاں ؛
کٹورا (پیتل کا) ؛	کھن نام ؛
کٹورا (پیالہ مٹی کا) ؛	تھوئی ؛
کچا (میوہ ۔ پھل ۔ نوراک وغیرہ)	ڈیپ ؛
کچلنا ؛	تھاپ ؛ جیپ ؛
کچھ ؛	آر ائے ؛
کچھ نہیں ؛	پلا وٗ ؛
کدو (لوکی ۔ سبزی) ؛	تینگ مُو ؛
کدو (پیٹھا ۔ کاشی پھل)	نم تا وٗ ؛
کرایہ ؛	چھاؤ ؛
کرسی	کاڈ عی ؛ کاوِی ؛

اردو	سیامی
کرنا ؛	تھام ؛ تام ؛
کڑا (زیور ہاتھ کا)	مٹو ؛ مو ؛
کڑا (سخت)	کھینگ ؛
کر (کوٹ) ؛	بنگ آ ؛ سوعا ؛
کڑوا (تلخ)	پھیت ؛
کشتی ؛	رُوآ ؛ رُوعا ؛
کشتی ـ کشتی کرنا ؛	توئے موئے ؛ توئے موئے ؛
کل (گذرا ہوا ـ دیروز)	تیبوا تے وا ؛ تے وا تے وا ؛
کل (آنیوالا ـ فردا) ؛	پیتھ رُو ؛ پچھرُو ؛ ٹھیکنی ؛ پرُونگ نی ؛
کل (جملہ ـ بالکل) ؛	رُوعم ؛
کلائی ؛	ہُو ؛ کھومُو ؛
کلہاڑی ؛	کھوعان ؛
کلیجہ ؛	ہُوآ پیای ؛ تپ ؛ تاپ ؛
کم (کمتی ـ گھٹ)	کھاٹ ؛
کم کرنا	کھاٹ ؛
کمان	سون ؛
کمر	گگ ؛ کاک ؛
کمزور ـ کمزوری ؛	رینگ نوتے ؛ رینگ نوعے ؛ میمی رینگ
کم بخت ؛	کھن تگون ؛ کھون تگوش ؛

اردو	سیامی
کم عقلی ؛	نگوش ؛
کمل ؛	پھا ہوم ؛
کملانا (مرجھانا) ؛	لون ؛
کنارہ ؛	رِم ؛
کُنجی (چابی) ؛	لُک چے ؛ لُک ؛
کُند (کھُنڈ) ؛	مے کھوم ؛ کھوم توئے ؛ (نوعے)
کندھا	با ؛
کنکوا ؛	واؤ ؛ واعو ؛
کنکوا اُڑانا ؛	لین واعو ؛
کنگھی (شانہ) ؛	ہوی ؛ وے ؛
کنوارا (مجرّد) ؛	جُوتے سُوعُن ؛
کو (کسی طرف یا کسی کو)	کھنگ ؛
کوّا ؛	کا ؛ کاگ ؛
کُودنا ؛	کرا ڈوٹ لین ؛
کوشش کرنا ؛	لونگ سے ؛
کون ؛	کھرائے ؛
کونہ (زاویہ ۔ گوشہ)	لیم ؛
کونہ (کنارا ۔ سرا)	ہُو آنون ؛
کوہ (پہاڑ) ؛	پُھوکھاؤ ؛

اردو	سیامی
کوئلہ پتھر کا ؛	تھان ہین ؛ تھان ہین ؛ تان ہین ؛
کوئلہ (لکڑی کا)	تھان ماہی ؛ تان ؛
کھارا پانی ؛	نام کھیم ؛
کہاں ؛	تھی نا ئے ؛
کہاں سے ؛	چاک نا ئے ؛
کھانا ؛	کن ؛ کن آہان ؛
کھانا کھلانا ؛	ہائیں کن ؛
کھانسی ؛	حائے ؛ آئے ؛
کھائی ؛ کھائی (خندق)	کھو ؛
کھٹمل ؛	ٹوآ ٹوعت ؛ ٹوآ ٹوہت ؛
کھجور (خرما) ؛	پھون تا پالم ؛
کھڑا کرنا (اٹھانا) ؛	ہائے جو کھون ؛ ہائے جون کھون ؛
کھڑا ہونا ؛	جون ؛ یون ؛
کھڑکی (دریچہ) ؛	ہاننگ ؛ پٹتو نوئے ؛ پیتو نوعے ؛ پراتو نوسے
کہنا (بولنا)	بوک ؛
کھوپری ؛	سساکراٹوک
کھودنا ؛	کھوٹ ڈین ؛ کھوٹ ؛
کھولنا ؛	پیوٹ ؛
کھیت ؛ (میدان)	تھی نا ؛

اردو	سیامی
کھیت (زراعت کی)	سُوعن ؛
کھیرا (سبزی) ؛	تینگ ؛
کوّں آں (کنواں) (کھوہ - کھوئی)	بونام ؛
کھینچنا ؛	راک منی ؛ لاک منی ؛
کیا ؛	آرائے ؛
کیڑا (کیڑے - مکوڑے - کرم)	مُوٹ ؛
کیسا ؛	جنگ نائے ؛ جانگ تائے ؛ ینگ تائے ؛
کیل (میخ آہنی)	تپُو ؛ تاپُو ؛
کیل (کھونٹی چوبی)	یک لک ؛
کیلا (پھل)	کلوئے ؛ سکلوئے ؛
کیوں ؛	تھمائے ؛ تھام مائے ؛ تام مائے ؛
کیونکہ ؛	پرووا ؛
کینہ ؛	چیپ چائی ؛

گ

اردو	سیامی
گا۔ گے۔ گی ٭	چا ٭ چاؤ ٭ چو ٭
گانا ٭	رؤنگ ڑوآ ٭
گاڑی ٭	روٹ ٭
گاڑی میں سواری کرنا ٭	نیوۓ روٹ ٭ (رتی عو روٹ)
گالی ٭	ڈا ٭
گالی دینا ٭	ہامیرہ ڈا ٭
گانٹھ (گرہ) ٭	چھنوک ٭
(گانٹھ باندھنا) ٭	
گاؤں ٭	بان ٭ تمبل ٭
گاہ گاہ ٭	ہرائے ہرائے ٭
گائے (گاؤ مادہ) ٭	نگو آتمیاں ٭ نگو آتھی آں ٭
گٹھڑی (کپڑے یا نان وغیرہ کی)	ہع ٭
گٹھڑی (لکڑی کی)	مت ٭ منٹ ٭
گدھا ٭	لا ٭ لو ٭
گدھی ٭	لاتمیاں ٭ لاتھی آن ٭ لوتمیاں ٭
گذرنا (وقت۔ عرصہ کا)	لوے ویلا ٭

اردو	سیاہی
گذرنا (شہر یا پاس سے)	ڈون کھے ؛
گرانا (گرا دینا) ؛	پھلاٹ ؛
گرد (اردگرد)	رُوعم کن ؛ تلوٹ ؛ تل عوٹ ؛
گرد (دھول۔خاک) ؛	ڈین سائے ؛
گردن ؛	کھو ؛
گرم (گرمی) ؛	رون ؛ رون تھے ؛
گرم کرنا ؛	تھم رون ؛ تہام رون ؛ تام رون ؛
گرنا ؛ (گر پڑنا) ؛	ٹھاب ؛ پھلاٹ ؛
گروی (رہن) ؛	چھم نام ؛
گروی رکھنا یا کرنا ؛	ہائیں چھم نام لیو (سے عو) ؛
گروی سے نکالنا ؛	کے چھم نام ؛
گرہن (گہن) ؛	گرہنا ؛ (دیکھو فہرست "آکاش و اسکے تعلقات")
گڑھا (گڈھا) ؛	لُوم ؛ لم ؛
گز ؛	لا ؛
گفتگو کرنا ؛	لوک ؛ پھوٹ ؛
گلا ؛ (حلق) ؛	نامے لام کھو ؛
گلاب ؛	گلاب ؛ (گلاب کو ڈینگ بھی کہتے ہیں۔ مگر یہ لفظ بہت کم سمجھا جاتا ہے)
گلاب کا پھول ؛	ڈوک گلاب ؛

سیامی	اردو
نام گلاب ؛	گلاب کا عرق ؛
ہتھی رکن نام ؛	گلاس کانچ وغیرہ کا ؛
کرکہ ؛ کارد ؛ کاروک ؛	گلہری (جانور)
ہا ہیں ریو ؛ ہا ہیں لے عو ؛	گم کرنا ؛
ہا ہیں ہپے ؛	گم ہونا ؛
ہپت تھانگ ؛	گمراہ ہونا (راستہ بھولنا)
اوسے ؛ ھوسے ؛	گنا (پونڈا - نیشکر) ؛
باپ ؛ پاپ ؛	گناہ (پاپ - دوش)
تھام باپ ؛	گناہ کرنا ؛
ہنی واسے گن ؛ گن کوس ؛	گنج (خزانہ) ؛
سسالن ؛ سسالان ؛	گنج (سر کی بیماری)
کھون سسالن ؛ کھن سسالان ؛	گنجا (آدمی یا شخص)
کھاوسلی ؛	گندم (کنک - غلہ) ؛
سکم ہاتن ؛ کم ہاتان ؛	گندھک ؛
پاسے ؛	گنگا ؛
ناپ ؛	گننا ؛
کھن تھوتھو ؛ کھون تھوتھو ؛	گنہگار (پاپی) ؛
کھون پایان ؛ کھون ہپی جان ؛	گواہ ؛
پہی بان ؛ پایان ؛ پاوان ؛	گواہی ؛

اردو	سیامی
گواہی دینا ؛	ہائیں پئی جان ؛ ہائیں پایان ؛
گواہی کا سمن ؛	مائے ری عک پایان ؛
گودام ؛	روننگ ہانگ ؛ گدنگ اں ؛
گوشت ؛	نُوآ ؛
گول (مدوّر) ؛	کلوم ؛
گولا ؛	لگ ؛ توک ؛
گولی (بندوق کی) ؛	لگ پوّن ؛
گولی (دوائی کی) ؛	لگ جا ؛ مِت جا ؛ لگ یا ؛ میت یا ؛
گھات میں رہنا ؛	سَنم سون ؛ کوتار سُم سواہ ؛
گھاٹ (خشکی پر اُترنے کی جگہ)	تہچان ؛ تُفان ؛
گھاٹا (خسارہ۔نقصان)	کھست ھثوُن ؛
گھاس ؛	جا ؛
گھر (مکان) ؛	رُونگ ؛ رُوعَن ؛
گھر کے اندر ہوتا یا جانا ؛	کھلپ رُونگ ؛ کلپ بان ؛
گھر میں یا گھر پر ؛	چاک رُونگ ؛
گھر کا کرایہ ؛	چھاؤ رُونگ ؛
گہرا (ڈونگھا۔ عمیق) } گہرائی (عمق)	لِک ؛
گھڑا (صراحی وغیرہ)	ہتھی کی نام ؛ ہِتی کا نام ؛

اردو	سیامی
گھڑی کلاں (کلاک) جو دیوار وغیرہ کے ساتھ رکھی جاتی ہے ؛	نڑکا جائی ؛ نالیکا جائی ؛ (نالی کا)
گھڑی کا زنجیر	سونڑ کا ؛
گھڑی کی چابی	لک چے نڑکا ؛
گھڑی ساز	کھون تھام نڑکا ؛
	لفظ نالیکا ٹھیک ہے ؛ مگر عام و مولی زبان میں نڑکا استعمال ہوتا ہے ؛
گھڑی (جیبی) ؛	نڑکا نوئے ؛ نالیکا پوکیٹ ؛ (لوک کا کاف حلق میں پڑھنا بہتر ہے) ؛
گھٹنا (اندر) ؛	کھاؤ نامی ؛
گھنٹہ (گھڑیال، گھنٹی) ؛	کلّہ ؛ کلاؤ ؛
گھنٹہ بجانا ؛	رنی کلّہ ؛
گھنٹہ (وقت ۱/۲۴ حصہ دن رات کا)	موہنگ، ننگ ؛ رتی ننگ ؛
گھوڑا ؛	ماں ؛ ما ؛
گھوڑا گاڑی ؛	روٹ ماں ؛
گھوڑا گاڑی چلانا ؛	کھپ روٹ ماں ؛ پایئے روٹ ماں ؛
گھوڑی ؛	ماں تمیاں ؛ ماں تھی آں ؛
گھوڑے گاڑی کا ساز	ٹینگ تو آماں ؛
گھوڑے کی سواری کرنا ؛	کھی ماں ؛ کھی ماں تیڈ لین ؛
گھوڑا پھیرنا ؛ گھوڑا ٹہلانا ؛	چوم ماں ؛

اردو	سیامی
گھونسلہ (پرند وغیرہ کا) ؛	ژنگ نوک ؛ رانگ نوک ؛
گھی ؛	نمن توئے ؛ نمن نوعے ؛
گیت ؛	رثونگ رُو آ ؛
گیدڑ ؛ (شغال) ؛	سگالہ ؛ ساگالا ؛

ل

اردو	سیامی
لات (ٹانگ) ؛	کھا ؛
لات مارنا ؛	سونگ کھا ؛
لالٹنی ؛	کھونگ رنی مے سمو (ساسو)
لادنا ؛	تھک کھونگ ؛
لاش ؛	تاسے ؛
لانا ؛	ئیاماں ؛ آؤ ؛ ناؤں ؛ (زیادہ تر استعمال میں آؤ یا آؤں آتا ہے جیسے پانی لاؤ۔ آؤ نام۔ آؤں نام ؛

نوٹ۔ لاش کیلئے عام طور پر لفظ "تاسے" آتا ہے ؛ انسانی لاش کیلئے تاسے کے پہلے لفظ کھن یا کھون لگانا چاہیئے جیسے کھون تاسے بمعنی انسانی لاش ؛ حیوانوں کے لئے بھی اسی طرح مردہ حیوان کا اصلی لفظ تاسے کے پہلے لگا دو۔ جیسے توآماں تاسے ۔ گھوڑے کی لاش ؛

اردو	سیامی
لایق (قابل)	کھٹن مِی پنجا ؛ کھٹن مِی پِن جا ؛
لباس (پوشاک) ؛	تھینگ تُو آ ؛
لپیٹنا ؛	ہِپاپ ؛
لٹانا ؛	آڈنگ ؛ آواڈنگ ؛
لٹکانا ؛	کھواعَن ؛ کھوین ؛
لحظہ (پل ؛ دم بھر) ؛	ڈِی عوچائی ؛ ڈیوچائی ؛ ڈسے عوچاسئے ؛
لذیذ ؛	رودسے تھے ؛
لڑائی ؛	تھکلو بِباد ؛
لڑائی کرنا ؛ لڑنا ؛	تھکلوکن ؛ تِی کن ؛ تونسو ؛
لڑکا ؛	لُک پھوچاسے ؛ لُوک پوچاسئے ؛
لڑکی ؛	لُک پھُوجینگ ؛ لُک پُو ثرِینگ ؛
لشکر ؛	تاہان ؛ تاہَن ؛
لفافہ ؛	کاور ؛
لفظ ؛	کھام ؛
لکڑی ؛	مائے ؛ تن مائے ؛
لکڑی (مکان بنانیکی)	مائے رُو عن ؛
لکڑی (جلانے کی)	مائے فُون ؛
لکھنا (تحریر کرنا) ؛	چوٹ ؛ کھین ؛
لکھنے والا (محرر) ؛	سیمی عن ؛

اردو	سیامی
لکیر (سطر) ۔	پون ۔
لگام ۔	کھاک ماں ۔
لگانا (جیسے پودا یا درخت)	پلوک ۔
لگانا (جوڑنا) ۔	ریتیت کن ۔
لگانا (چسپاں کرنا ۔ چھوڑنا)	رتیت ۔ ترت ۔
لگانا (کام یا روزگار پر)	تھم کان ۔
لمبا ۔ عرصہ و فاصلہ دونوں کیلئے	جاؤ ۔ ثراؤ ۔
لمبائی ۔	جاؤ ۔
لمبائی ناپنا (پیمائش طولانی)	ناپ ۔
لمپ (لیمپ) ۔	تکی عنگ ۔
لمپ کی بتی ۔	سائے تکی عنگ ۔
لمپ کی چمنی ۔	کچوک تکی عنگ ۔
لنگر ۔	سامو ۔ سمو ۔
لنگر اٹھانا ۔	تون سامو ۔ تون سمو ۔
لنگر ڈالنا (گرانا)	توت سامو ۔ توت سمو ۔
لنگڑا ۔	کھون سیا کھا ۔ کھن سیا کھا ۔ کھا کھے یک ۔ کں کھے عنگ ۔
لوبیا ۔ سرخ (از قسم دال)	تھوآ دینگ ۔ تھوا ڈینگ ۔
لوبیا سفید ۔	تھوآ کھاؤ ۔

اردو	سیاحی
لوبیا (سیاہ)	ٹھوا ڈوامہ ؛
لونگ ؛	کمنڈوسٹ ؛
لوہا ؛	لیک ؛
لوہار ؛	کھون تھام لیبک ؛ کھتن تھم لیک ؛ چاپانگ لیک ؛
لہر (موج) ؛	کھلوں ؛ کھلوں ؛
لہرانا ؛	سُن ؛ سان ؛
لہسن (سبزی) ؛	ہوا خینی غم ؛
لیاقت ؛	پن جا ؛ پنجا ؛
لیپ (دوائی کا) ؛	تھا ؛ تھاجا ؛ تھاتھا ؛
لیپ (پلستر گوبری یا سفیدہ کا)	تھامن ؛ تھاگیا ؛
لیٹنا (لیٹ جانا) ؛	تون ؛
لے جانا ؛	آؤں پے ؛ پھاپے ؛
لگن ؛	ہیں ؛ تاپی ؛
لینا ؛	آؤں ؛ عاڈل ؛

م

سیامی	اردو
مئے ؛ نا ؛	ماں (ماں) - مای (والدہ ور)
ماحیں ؛ رنگ قامی ؛ سے مکھت ؛	ماچس ؛
پھوسینگ ؛ پوتوینگ ؛	مادہ (انسانی تانیث)
تمیان - تمی آن ؛	مادہ (حیوانوں کے)
کھا ؛ کھاہ ؛	مار ڈالنا جان سے (قتل کرنا)
تی ؛	مارنا ؛
تھپ ہو ؛ تھوپہاہو ؛	مارنا (تھپڑ یا طمانچہ سے)
تھینگ ہو ؛	مارنا (مکہ یا مٹھی سے)
ینگ کرونگ کن ؛	مارنا (نشانہ کا)
تھا ؛ ببب ؛	مش کرنا (تکنا)
چاؤ ؛ نا سے ؛	ماک ؛
کھو ؛	مانگنا ؛
جونگ سانگ لوعنگ ؛	ماننا حکم کا ؛
جا ؛	مت ؛ نصیحت نہی ؛
نیاتھم ؛	مت کرو ؛
لگ لی عنگ ؛ لوک لیٹنگ ؛	متبنیٰ (زیباپالک) ؛

اردو	سیامی
متوالا (شرابی - نشئی)	ماؤل ؛
متوفی (مرحوم)	تائے ؛
مٹی (خاک) ؛	ڈین ؛
مجبور کرنا ؛	ہائین تھام ؛
مجرا لینا (وضع کرنا)	تات آؤں ؛
مجرم ؛	پھونونگ ہا ؛ پھیتنگ ہا ؛
مچھر ؛	جھونگ ؛
مچھر دانی ؛	مونگ ؛
مچھلی ؛	پلا ؛ پلاہ ؛
محصول ؛	پھاسی ؛ پھاسی ؛
محنت (کام ، مزدوری)	چانگ ؛
محنت کرنا ؛	رپ چانگ ؛
محنتی (ہوشیار) ؛	کھون تھام دائے ؛
محنتی (مزدور) ؛	کھون چانگ
مختیار ؛	ہانا ئے ؛ پوواکھوام تنگ ؛
مدد ؛ مدد دینا یا کرنا ؛	چپوئے ؛ چپوئے ؛
مدعا علیہ (دیوانی)	چام لوئے ؛ چام لولیے
مدعا علیہ (فوجداری مقدمات میں)	پہ لونگ ہا ؛
مدعی ؛	کھون پن کھوآم ؛ چوٹ - چوت ؛

اردو	سپاہی
مذکر (نر) انسانوں کیلئے ؞	پھوچھائے ؞ پوچھائے ؞
ایضاً (حیوانوں کیلئے)	تھیھو ؞ تو پھو ؞
مذہب ؞	پیسا ؞ پاسا ؞
مرچ لال (سرخ)	کیپریک ؞ فریق ؞
مرچ سیاہ ؞	کیپریک تھائی ؞ فریق تھائی ؞
مرد ؞	پھوچھائے ؞
مرد (شوہر۔ خاوند)	کھوا ؞ چھوعا ؞
مردہ ؞	تاسئے ؞
مرضی ؞	چھوپ ؞
مرغ ؞ مرغا ؞	کائی ؞ کائی ؞
مرغی ؞	کائی ممیاں ؞ کامی تھی آن ؞
مرغی کا بچہ (چوزہ)	ٹکہ کائی ؞
مرمت کرنا ؞	تھام تینگ ؞ ہائے تینباب ؞
مرنا (مرگیا) ؞	تاسئے ؞
مزدور ؞	کھوں چانگ ؞
مسافرخانہ ؞	سالہ ؞ سالا ؞
مستول ؞	ساؤ ؞ ساؤ کرا ڈوٹاں ؞
مسجد ؞	واٹ کیکھ ؞ واٹ کیکھ اسلام ؞

اردو	سیامی
مستعد ؞ (مستقل) ؞	کھنگ رینگسا ؞
سامان ؞	کھینگ اسدام ؞
مشکل ؞ مصیبت ؞ تکلیف	لمباق ؞ لم باق رینگ ؞
مشکل (سخت) ؞	کھینگ ؞
مشہور ؞ مشہور کرنا ؞	ماسےکہ سیکاس ؞ ماسےکہ سیہ اکات ؞
مصالح ؞	کرونگ کھرینگ ؞ کرونگ تھیسا ؞
مضبوط کرنا ؞	کھینگ رینگسا ؞
مطلب (مدعا، غرض، مقصود)	تھورا ؞
مطلب ؞ (معنی) ؞	رُدتو عانگسا ؞
معاف کرنا ؞ معافی ؞	کھوتھوت ؞ کھوتھوتھ ؞
معتبر ؞	کھون ڈی ؞ کھن ڈی ؞
معلوم کرنا (محسوس کرنا) ؞	رُوچپک ؞
معلوم کرنا (جاننا، سمجھنا، بوجھنا)	رُد ؞
معلوم ہوتا ہے ؞	چھن رُو ؞
معمار (راج) ؞	کھون تھام توبس ؞
مغرور ؞	چونگ ہونگسا ؞
مغز (بھیجا) ؞	ساموتگ ؞
مقدس ؞	شکات ؞ سفات ؞

اردو	سپاہی
مقدمہ ÷	کھاڑی ÷ کھوجاہم ÷
مقدمہ کرنا - (نالش کرنا)	خونگ ÷
مقدمہ خارج کرنا ÷	یوک گعام ÷ جرک گھام ÷
مقدمہ سے دستبردار ہونا ÷	توں خونگ ÷
مقدمہ کی پیشی ÷	سوپ پایان ÷
مقرر کرنا ÷	رنی تا ÷ بنیتا ÷ تنک ÷
مکان (عمارت) ÷	رونگ ÷ روعن ÷
مکان چوبی (لکڑی کا)	رونگ ماسے ÷
مکان پختہ اینٹ یا پتھر کا	رونگ چاک ÷
مکان بنانا ÷	تھام روعن ÷
مکرنا (انکار کرنا) ÷	سے بوم ÷
مکڑی (مڈی ل ٹیری) ÷	چک کاچن ÷ چک کا چان ÷
مکڑی (عنکبوت) ÷	بینگ مم ÷ ماعنگ موم ÷
مکڑی کا جالا ÷	پاسے مینگ مم ÷ ژاسے ماعنگ موم ÷
مکھن ÷	تمن نوسے ÷ تمن نوعے ÷ توسے ÷
مکھی ÷	موٹ ÷
مکھی شہد کی ÷	موٹ نم پھون ÷ موٹ نام پھون ÷
ملاح (کشتی بان)	ہن گن متک روآ ÷ ہاں کنتاک رُوآ ÷
ملاقات (معاینہ کرنا)	کردٹ ÷ کارنٹ ÷

سپاہی	اردو
پُن کُن ÷	ملانا (آمیز کرنا) ÷
چھُڈسک ÷	ملانا (جوڑنا) ÷
ٹِنت لیک ÷	ملانا (جوڑنا لوہے وغیرہ کا)
توعین پت ÷ توعین پت چارانا ÷	ملتوی رکھنا ÷
کھونگر ÷ مور اڈوک ÷	ملکیت ÷
معوعنگ ÷	ملک ÷
ڈائے لیو ÷ ڈائے لے عو ÷	ملنا (پانا) ÷
کیوپ ÷ لیوپ ÷	ملنا (ملاقات ہونا یا کرنا)
پیب ÷ نخفا ÷	ملنا (مالش کرنا یا رگڑنا)
ڈائے ÷	مکھن ÷
ڈاٹ نخفای ÷ واٹ ÷	مندر ÷
پنگس ÷	مناسب ÷
رسچبم ÷	منتظر رکھنا ÷
ٹاھم ÷	منع کرنا ÷
پاگن ÷ پیک ÷ پا ÷	منہ (دہان - دھن)
ناش ÷ نا ÷	منہ (چہرہ)
ٹی ÷ ٹی تحتے ÷ توعین ÷	موٹا (انسان یا جانور کے لیے)
کھونگم نال ÷	موٹا (دیگر چیزوں کے لیے)

اردو	سیامی
موٹا کاغذ ÷	کڑاٹ ناں ÷
مور (طاؤس) ÷	نوک جُونگ ÷ نوک جُونگ ÷
موچی ÷	کھون تھام کُوعک ÷
مونچھ (مونچھیں)	نوٹ ÷
موسم ÷	نا ÷ راڈور ÷
مول لینا ÷	سُو ÷
مولی۔ (سبزی)	پھکاٹ ہُوآ ÷
موم۔ (موم کی بتی)	رکبی تُونگ ÷
مہنگا (گراں) ÷	پھینگ ÷
مہین (باریک) ÷	باناں ÷
مہینہ (ماہ)	ڈُوعَن ÷
مہینہ رواں (موجودہ)	ڈُوعَن نی ÷ ڈُوعَن نِی ÷
مہینہ آئندہ (اگلا)	ڈُوعَن نا ÷ ڈُوعَن خاہ ÷
مہینہ گزشتہ (پچھلا)	ڈُوعَن ییو ÷
میٹھا ÷	دان ÷
مٹھائی	کنُتھوم ÷
میخ آہنی ÷	تپُو
میرا ÷ میرے ÷ میری ÷	چھن ÷ راؤ ÷ چن ÷
میراث (ترکہ) ÷	مورا ڈوک ÷ مرا ڈوک ÷

اردو	فارسی
مینڑ ⁂ میلا (گندہ) مَیں (ضمیر واحد متکلم) میں (اندر ۔ جگہ و غیرہ کے لیئے) مینا (از قسم چڑیا) ⁂ میوہ ⁂	تو ⁂ پوَن ⁂ پوعَن ⁂ چن ⁂ چھین ⁂ کھا ⁂ کو ⁂ راو ⁂ کھنگ نائی ⁂ نوک کن تھو نگ ⁂ لگ مائے ⁂ لگ (لیکن لگ مائے استعمال کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ حرف لگ کئی اور معنوں میں بھی آتا ہے جیسے اولاد ۔ گینہ وغیرہ وغیرہ ⁂)

ن

اردو	سیامی
ناپنا (پیمائش کرنا) ⁂	ناپ ⁂
ناپنا (زمین کا) ⁂	واٹ تھی ⁂
ناٹا (پست قد) ⁂	کھون تام ⁂ کھون تیا ⁂
ناچنا ⁂	لکھون ⁂
ناخن ⁂	لیپ

نوٹ (نوٹ) ضمیروں کے استعمال کے لیئے الگ فہرست دیکھو ⁂

اردو	سیاہی
ناراض (ناراضگی)، ٭	مِی چھوپ چاپئی ٭ مے چھوپ چاپئی ٭
نارنگی ٭	سوم ٭ سُم ٭
ناریل (کھوپرا)	منراؤ ٭ کھپراؤ ٭
نازک ٭	عوعن ٭ عون ٭
ناسُور ٭ (پھوڑا پھنسی)	رپن فی ٭
ناف (پیٹ کی دُھنی)	ساڈو ٭ سڈو ٭
ناک (بینی) ٭	تاکُ ٭ تاموک ٭ چاموک ٭ چاکُ ٭
ناک کی سوراخ (نتھنیں)	رُوتاموک ٭ رُدچاموک ٭
ناگہاں۔ اچانک ٭	
نالش ٭ نالش کرنا ٭	فونگ ٭ فوغنگ ٭
نالش مفلسی ہیں کرنا ٭	فونگ آناتا ٭ فونگ اناتھا ٭
نالی (موری)، ٭	لُدم ٭
نام ٭	چھُو ٭
ناممکن ٭	میڈاسئے ٭ مے ڈائے ٭
نائی (حجام) ٭	کھون کُن ہوآ ٭
نانبائی (روٹی والا)	کھون تھام کھنتوم اپانگ ٭
نبض ٭	سین ٭
ندی (دریا) ٭	مانام ٭ کھلونگ ٭
ندی چھوٹی (نالہ)	کھلونگ توئے (توئے) ٭

اردو	سیامی
نر (انسانوں کے لیئے)	پُھوچھلئے ؞ پُوچھائے ؞
نر (حیوانوں کے لیئے)	تیچھو ؞ تونچھو ؞
نراس (نا اُمید) ؞	نہنڈائے ؞ ناہن ڈائے ؞
نرم ؞	عون ؞
نزدیک ؞	کھئے ؞ کھ ؞
نشان ؞	سیم کھن ؞
نصیب (بخت) ؞	کنترو ؞
نصیحت ؞ نصیحت کرنا	سِکسا ؞
نظر (نگاہ) ؞	تا ؞
نظر کرنا (دیکھنا) ؞	ڈُو ؞ ـــے ؞
نفاق ؞	چیپ چای ؞ چیپ چیائی ؞
نفرت کرنا (حقارت کرنا)	لاموٹ ؞ لاموٹ ؞
نقد ؞ نقدی	گن ؞
نقصان (خسارہ، گھاٹا)	گاک تھون ؞ سیالیہ ؞
نقل کرنا ؞	تینگ ؞
نکالنا (اُکھاڑنا جیسے جڑ وغیرہ)	تھوٹ ؞
نِکالنا (عام طور پر) ؞	عوک ؞
نِگلنا ؞	کلوُن ؞ کلوُن ؞
نرگس ؞	گلوآ ؞

اردو	سیاہی
نمکین ؛	کھیم ؛
نموتہ ؛	ٹوآجانگ ؛
تنگا ؛	سکے بجا ؛ کھون سکے دیا ؛
نہایت (انتہا) ؛	جاک ؛
نہ ؛ نہیں ؛	پلاؤنے چائی ؛ ماسے جائی ؛ مہی ؛ ہلیں جی ؛
نہ کر سکنا یا نہ ہو سکنا ؛	میڈا سئے ؛ مے ڈاسئے ؛
نہیں چاہتا ؛ نہیں مانگتا نہ چاہنا ؛ نہ مانگنا ؛	} ہیش آؤں ؛ میاؤں ؛
نہیں ہے ؛ نہیں ہے یا ؛	مہی ؛ مے جی ؛
نیا ؛ نو ونتی ؛	کھونگ میئی ؛
نیبو ؛ (لیمو) ؛	سُم تشاؤں ؛
نیچا (پست) ؛	تیاہم ؛
نیچے ؛	ٹھنگار لانگ ؛
نیچے اترنا ؛	لونگ لام ؛
نیل ؛	کھرام تون ؛ کھرام ؛
نیلا ؛	کِھی عو ؛
نیلام ؛ نیلام کرنا ؛	نیلونگ ؛ کھاسے توت تالاٹ ؛ کھاسے نوٹ تلاٹ
نیند ؛ نیند کرنا ؛	تون ؛
نیند بھری ؛	لیپ ؛

سیامی	اردو
ہسے کھون ؛	واپس کرنا ؛
ہائیش گن ؛	واپس کرنا نقدی کا ؛
ونگ کھاؤ ؛ وانگ کھاؤ	وادی ؛
چاؤ کھونگ ؛	وارث ؛
اُرو عنگ نن ؛	واسطے (لیے) ؛
کھو چاپے ؛	واقف (ملاقاتی) ؛
مے پھو ؛	والدین ؛
کھون پا ؛ کھون پا ؛	وحشی (دشٹ) ؛
وُنگ نال ؛ سہنا پتی ؛	وزیر (منتری) ؛
کیپ ؛	[illegible] ؛
سن یا ؛ سن ہا ؛ سچا ؛	وعدہ ؛
سن یاگن ؛ سچاگن ؛ سن حاگن ؛	وعدہ کرنا ؛
کھون چپائی نون ؛	وفادار ؛
ویلا ؛ بیلا ؛	وقت (کال ، زمانہ)
کھونگ من ؛	وہ (ضمیر واحد غائب و جمع غائب) حیوان مطلق و دیگر بیزبان چیزوں کے لیے)
نون ؛ کھنگ نون ؛	وہاں ؛
چپاک تن ؛	وہاں سے ؛

اردو	سیامی
وہ ؛ وے ؛ وہ آپ ؛ وہ خود ؛ وے آپ ؛ وہی (ضمیر واحد غائب و جمع غائب) ان نوں کے لیئے	کھون نن عینگ ؛ کھون نن عینگ ؛

ھ

اردو	سیامی
ہاتھ ؛	موُ ؛
ہاتھی ؛	چھانگ ؛
ہاتھی دانت ؛	نن چھانگ ؛ فان چھانگ ؛
ہاتھی کا سونڈ ؛	گوُ عنگ چھانگ ؛ نگوُ عنگ چھانگ ؛
ہارنا ؛	پھے ؛
ہال ؛	چیا ؛ کھنوراپ ؛ کھورپ ؛
ہانڈی (دیکھو دھات کا)	مو لھاؤ ؛
ہانڈی (مٹی کی) ؛	موڈین ؛
ہانکنا ؛	رجیک لائے ؛
ہتھیار ؛	آورت ؛ عاوُت ؛

سیامی	اردو
تا ئے مو ؛	ہتھیلی ؛
سا ئک ؛ سا عوک ؛	ہچکی ؛ ہچکی لینا ؛
کڈوک ؛ کڈوک ؛ کرا ڈوک ؛	ہڈی ؛
تھم پھے ؛	ہر ایک ؛
ٹھک ہتی ؛	ہر جگہ ؛
سیا لیو ؛ گک تقون ؛	ہرج مرج (ہرجہ) ؛
ٹھک ون ؛	ہر روز ؛
پھان ؛ فان ؛	ہزار ؛
رمی ؛	ہستی (موجودگی) ؛
آٹھت ؛ آتت ؛	ہفتہ (سات روز) ؛
سان ؛	ہلانا (حرکت دینا) ؛
ری غن ؛	ہلانا (پالو کرنا جیسے کتا۔ بلی وغیرہ) ؛
باؤ ؛	ہلکا (کم وزن) ؛
سان ؛	ہلنا (حرکت کرنا) ؛
راؤ ؛ راؤ تنگ لائے ؛	ہم۔ ہم کو ہمیں ؛
گھونگ راؤ تنگ لائے ؛	ہمارا ؛
ٹھک ویلا ؛	ہمیشہ ؛
انکا ؛ عنگا ؛ کھونگ ؛	ہندسہ ؛
کھیکھ ہندو ؛	ہندو ؛

اردو	سیامی
ہنس ؛	راج ہنس ؛
ہنسا ؛	ہورو ؛
ہوا (باد ؛ پون)	لوم ؛
ہوا کرنا (ہوا میں خشک کرنا)	ہائے ٹھوک لوم ؛
ہوسکنا ؛	ڈائے ؛ واسے ؛
ہوش (عقل)	پن جا ؛ پینجا ؛
ہوشیار ؛	کھن می پنجا ؛ کھون می پنجا ؛
ہوگیا ؛	سیت لیو ؛ موٹ لیو (لے عو) ؛
ہونا (موجود یا واقع)	می ؛
ہونٹھ ؛ (لب) ؛	رم فی پک ؛
ہے ؛ ہوں ؛ ہیں ؛	می ؛
ہیضہ (بیماری) ؛	آہواتا روک (روک بگاڑ ہے روگ کا) ؛

ی

اردو	سیامی
یا ؛	آتو ؛ اتو ؛
یا بو (ٹٹو)	ماں ؛ ماں نوسے ؛
یاد رکھنا یا کرنا ؛	جنگ جام ؛ جام دائے سی ؛ چام واسے ؛

اردو	سیامی
یادکرانا ∴	ہائیں رُد ∴
یتیم ∴	بُوت کمپرا ∴ بُوت کم پرا ∴
یقین (اعتقاد۔ ایمان۔ بشواس)	چھچوآ ∴ بسواس ∴ چونگ چوآ ∴
یقین کرنا (اعتبار کرنا) ∴	چھچوآ ∴ چوآ ∴
یقیناً ∴ (یقینی)	پین سے ∴
یقین نہیں یقین نہ تھا نہیں	سے کم تھرت ∴
یکایک	تی ڈیو ∴ تی ڈسے عو ∴ تی ڈسے او ∴
یکساں (شکل و صورت میں)	من کتی ∴
یکساں (برابر۔ متساوی)	سمو ∴ سامو ∴
یہ۔ یہ (واحد و جمع)	نی ∴ عی ∴
یہاں۔ یہیں ∴	کھن نی ∴ کھن عی ∴ کھنی ∴
یہاں سے ∴	جاک تی ∴
یہاں کو (اس طرف ∴ ادھر)	کسنگ نی ∴

لغات ختم شد

خادم
آر۔ ڈی۔ ایر۔

باب دوم

جُز تیسری

بول چال

چند فقرے دربارۂ بول چال درج کئے جاتے ہیں

یامی	اردو
پھوٹ کن	**عام گفتگو**
عینگ کھائے ؟ ننگ کھائے ؟ تان کھرائے[1] ؟ عینگ کھرائے ؟ تان کھرائے ؟	(۱) تم کون ہو ؟ آپ کون ہیں ؟
کو کھیکو انڈیا ؟ چن کھیکو انڈیا چین کسیکو انڈیا ؟	(۲) میں ہندوستانی ہوں ؟
اتھم مائے ؟ ماتھائے ؟ نی سی ہتم مائے ڈائے ما ؟	(۳) یہاں کیوں آئے ؟
ماہان کن ؟ ماہاں کان ؟ ماہان نگان ؟ چھن آئین کان ؟	(۴) نوکری پانا چاہتا ہوں ؟ کام مانگتا ہوں ؟
رین کان آرائے ؟	(۵) کیسی نوکری چاہتے ہو ؟
رین کھن جام ؟ رین کھون جام	(۶) کوئی وردیان کی جگہ ؟
رین سمی عن ؟	(۷) کوئی بابو (کرانی) کی جگہ ؟
می تھی ٹوانگ ؟ می ٹھی عوعانگ ؟	(۸) ایک جگہ خالی ہے ؟
ٹھک نی ماسپ سونگ مونگ ؟ ایرونگ نی ماسپ سونگ مونگ ؟	(۹) کل بارہ بجے آنا ؟

[1] بعض لوگ عام زبان میں کھائے بولتے ہیں اور بعض کھرائے۔ کھرائے ٹھیک ہے۔

اردو	سیامی
(۱۰) یہاں ماہواری تنخواہ کیا ہے ؛	ڈاے گن ڈوعن تھاموا ے ؛ نی ناغ ڈاے گن ڈوعن تاورا ے ؛
(۱۱) بہت تھوڑی ہے - گیارہ روپیہ ؛	مے کیم نوے ؛ سبیت بات ؛
(۱۲) میں نیا ہوں - منظور کرونگا ؛	ماماے ؛ جوم آؤن ؛
(۱۳) یہ تنخواہ اچھی ہے ؛	ڈاے گن ڈوعن ڈی ؛
(۱۴) یہ نوکری کس کے اختیار میں ہے ؛	پے ہاں کھاے ڈاے کان ؛
(۱۵) ایک انگریز کے اختیار میں ہے ؛	پے ہاں کھون فرانگ ؛
(۱۶) پرواہ نہ کرو - میں سفارش کرونگا ؛	ہپن راے پھن چاچھوے ؛ ہپن راے ڈدک تا ؛ چن چاچھوے ؛
(۱۷) میں تو سیامی بات نہیں جانتا ؛	چھن مے رو چاک پھوٹ تھائی ؛ چن میرو چاک ؛ پھوٹ تھائی ؛
(۱۸) سیامی زبان کی کتاب خرید لو ؛	سونگ سو تھائی ؛ سونگ سموٹ تھائی ؛ سونگ سائموٹ پھوٹ تھائی ؛
(۱۹) کہاں سے ملیگی ؛	پے ہاں تھی نائے ؛ پے ہون تی نائے پے ہاں چاک تامے ؛
(۲۰) بڑے بازار سے ؛	پے ہاں تھی تلاوٹ جائی ؛ پے ہاں تھی تالاٹ جائی ؛

سنہ کے بعد کیونکہ اسلئے بگان بھی آتا ہے - یہ سکر بگان بہ آسانی سمجھ میں آ سکتا ہے

اردو	سیامی
(۲۱) آپ کی بڑی مہربانی ہوئی ؛	کھوپ چاپئے تھے ؛
(۲۲) مین آج ہی خرید لونگا ؛	چِن چاسُو وَن نِی ؛ چھن چاسُو کھُونگ وَن نِی ؛
(۲۳) پہلے کہان کام کیا ہے ؛	تکون تھام کان تھِی نائے ؛ تکون تام کان تی نائے ؛ نُو آ کون نِی تھام کان تِی نائے ؛
(۲۴) محکمہ پولیس مین چار برس ؛	سی پی کھنگم نائی پُولیت ؛ سی پی وائی نائی کُرم پورن تراوین کی نَن تُو تھام کان ؛ می سارٹیفکٹ تھام کان ؛ (محکمہ، پولیس)
(۲۵) سارٹیفکٹ ہے ؛	
(۲۶) تین ہین ؛	می سام بائے ؛
(۲۷) کیا لکھنا پڑھنا جانتے ہو ؛	رُو دیاک نَن سُو ؛
(۲۸) جی ہان ؛	رُو چاک ؛ چا
(۲۹) نہین ؛	مے ساپ ؛ میئے چای
(۳۰) ریل کے دفتر مین عرضی دو ؛	ہائیر : سٹیشن اوفِت روٹ فائی ؛ (سلہ)
(۳۱) بڑا دفتر کس جگہ ہے ؛	اوپِس جائی جو تو نگ نائے ؛ اوفِت جائی یُو تِی نائے ؛
(۳۲) قلعہ کے پاس ؛	رکھے تائے وانگ ؛ کھے وی چاپوم کھائے
(۳۳) نوکری (کام) کی کمی ہے ؛	ریمی کان ؛ میمی کان تھام

سلہ اوفِت کی بجائے اوپِس بھی بولتے ہین -

اردو	سیامی
(۳۴) آپ کی عرضی منظور ہوئی ہے یا نہین ؛	عینگ پیٹشن ڈاے رب جھم یا میڈاے ؛ کسے تن سُو ڈاے جوم یا میڈاے ؛
(۳۵) منظور ہو گئی ہے ؛	ڈاے رب جوم ؛
(۳۶) منظور نہین ہوئی ؛	میڈاے ؛ میڈاے رب جوم
(۳۷) مین نوکر ہو گیا ہون ؛	چھن ڈاے کان لیو (لیے عو)
(۳۸) تمہارا بڑا بھائی کہان ہے ؛	عینگ پی جاے جوتھی ناے ؛ تان پی جاے جُوتی ناے ؛
(۳۹) گواہی پڑ گیا ہے ؛	سیے ہن پھی جان ؛ پن پازان ڈاے وے ؛ کھاؤ ڈاے پاے پن پایان ؛
(۴۰) آج میرا سامان چوری ہو گیا ہے ؛	ون عی کھونگ راؤ ڈاے کھموے لیو (لے عو) ؛ ون نی کھونگ چھن کھونگ ڈاے کھموے ؛
(۴۱) تھانہ پولیس مین رپوٹ کرو ؛	ہاے رُوتی پک پون تراوین) ؛ بے فونگ رونگ فک ؛
(۴۲) پولیس سارجنٹ نے میری رپوٹ لکھ لی ہے ؛	(پولیس سارجنٹ) ناے مُوعت پون تراوین ڈاے چوٹ کھونگ چھن رُد ؛ (رپوٹ)

* بے ؛ پلاے ؛ دونون کے معنے جانا
ڈاے ؛ پے ؛ ڈاے ؛ پاے ؛ گیا ؛ گیا ہوا ماضی ہے +
تی پک پون تراوین ؛ دونو کے معنی تھانہ پولیس مین +
رونگ فک ؛ یک ادر فک برابر ہین +

سیامی	اردو
نَمی عَن کھونِن ہُوک چاک کان لیو ؛ کھونِن نَمی عَن یوک چاک کان لیو ؛ (یلے عو)	(۴۳) وہ کرانی (بابو) موقوف ہوگیا ہے ؛
کھونِن بھیست آرانے ؛	(۴۴) اُس نے کیا قصور کیا تھا ؛
مے ساپ ؛ چھن مے سپ ؛	(۴۵) مجھے معلوم نہین ؛
پوپ ؛ پھوپ ؛	**ملاقات ؛**
مانی نائے ؛ کم نپ ؛ مانی کھراب ؛ کم نپ ؛ *مانی کھوراب ؛ کم نپ ؛	(۱) آئیے صاحب ؛ سلام عرض ؛
مانانگ سی - عینگ آئے یو ؛ نانگ سی - تان سبائے رو ؛	(۲) بیٹھئے کیا حال ہے ؛
سبائے جو ؛ سایاسے جو ؛ سوک سبائے رو ؛	(۳) اچھے ہو - بہت خوش ہو ؛
نائے کھوپ چاپی تھے ؛	(۴) آپکی عنایت - نہایت مہربانی ؛
چھن سبائے چا ؛ سبائے چا ؛	(۵) مین اچھا ہون ؛
ماتھی نائے ؛ ماتے نائے ؛	(۶) کہان سے آئے ہین ؛
ماتے بان ؛ مالع بان ؛	(۷) گھر سے آرہا ہون ؛
پئے نائے کن ؛ پائے نائے کن ؛	(۸) کہان جائینگے ؛

* عام لوگ کھراب یا کھرب بولتے ہین - مگر لفظ کھوراپ ٹھیک ہے ؛

اردو	سیامی
(۹) دفتر کو جاتا ہون ؛	ننےاو فِیت ؛ پےسان ؛ ننےاوپِس ؛
(۱۰) بہت دیر ہو گئی ؛	نک* پھالیو ؛ چھون، نک لیو ؛
(۱۱) اجازت دیجئے کہ جاؤن ؛	کھولا پےکھی ؛ کھولا جیٹ پےکھی ؛
(۱۲) آپکا کیا نام ہے ؛	سیے چھُوآر لے ؛ تان چھوآرائے ؛
(۱۳) سوم دیت ؛	سوم دیت ؛ چھُن چھُو سوم دیت ؛
(۱۴) آپکا ضلع کونسا ہے ؛	جُومُونگ نائے ؛ جو مُوعنگ نائے ؛ بُو مون تھمون نائے ؛
(۱۵) کورات ؛	مون تھون کورات* ؛ ناکون راجس ما ؛
(۱۶) کس گاؤن مین رہتے ہو ؛	راجسما بُوبان نائے ؛
(۱۷) آیودھیا کے پاس ہے ؛	جوکھیے آیُوتھیا ؛ جو کھیے آیُودیا ؛
(۱۸) بڑا شہر ہے کہ چھوٹا گاؤن ؛	مُوعنگ جائی یا مُوعنگ نوسے ؛ ناکون آتو بان ؛
(۱۹) چھوٹا ہے ؛	ناکون نوسے ؛ بان نوسے
(۲۰) کیا آپ شادی شدہ ہین ؛	سےکے ڈلے تینگ ؛ تان ڈاسے تینگ : *سےکے ڈائے میان لیو جانگ

* نک = معنے بہت ؛ * کورات کا اصلی نام راجس ما ہے ۔ جو راجہ جسرتھ کے نام پر آباد کیا گیا تھا ۔

* سےکے جینگ ۔ تان وغیرہ کے معنی آپ (تم) ہین ؛

اُردو	سیامی
(۲۱) مَیں نے شادی نہیں کی ÷ (مَیں کنوارا ہوں)	جانگ میڈاے کو بہ کو جانگ میڈاے تینگ ÷
(۲۲) لیکن منگنی ہوگئی ہے ÷	سونگ پھاؤلیو ÷
(۲۳) کیا آپ کا کوئی بھائی ہے ÷	پھی کے جانگ لیو ÷
(۲۴) ایک بڑا بھائی ہے ÷	یھی چھاے کھون ننگ ÷ پی چاے کھون ننگ ÷
(۲۵) ایک چھوٹی بہن ہے ÷	نونگ پھوجینگ کھون ننگ ÷ نونگ پوجینگ* کھون ننگ ÷
(۲۶) بھائی شادی کر چکا ہے ÷	بھی ڈاے میان لیو ÷ پی ڈاے تینگ ÷
(۲۷) اُس کا بیٹا ہے ÷	لوک پی جانگ ÷ لگ امی جانگ ÷
(۲۸) ہاں اُس کی دو لڑکیاں ہیں ÷	ڈاے لوک پھوچینگ سونگ کھون
(۲۹) بڑا دن کب ہے ÷	ون بھرامراے ÷
(۳۰) پہلے ماہ کی آٹھ تاریخ کو ÷	ڈوعن آے ہیت کھام ÷ ڈوعن آے پیت کھام ÷
(۳۱) گھوڑا تیار ہے ۔ لیجاؤ ÷	ہان جینگ توآلیو ÷ عاون پاسے ÷
(۳۲) نہیں میرے پاس بائیسکل ہے ÷	میاؤن ۔ روٹ تھیپ جانگ ÷
(۳۳) موٹر گاڑی سے بچنا ÷	جاہائیں تھوک موٹر روت فرانگ ÷
ریل ڈھوسے گاڑی سے بچنا ÷	جاہائیں تھوک روٹ آنگ ÷
(۳۴) بُہت بہتر صاحب ÷	ڈی ناسے ÷

* تینگ کو تینگ بھی بولتے ہیں ÷

اردو	سیامی
(۳۵) بڑے صاحب کو سلام کہدینا ؛	ہائین کم نپ تا یئے ؛ ہائین کم نپ کھوراب ؛
(۳۶) وہ مدرسہ مین آپ کو ملینگے ؛	کھون پے پھوپ روُنگ ری عن ؛ کھون پے پوپ روُنگ ری عن ؛
(۳۷) وہ مدرسہ مین سکول ماسٹر ہین ؛	کھون پن کھرو روُنگ ری عن ؛ کھون پن گرو روُنگ ری عن ؛
(۳۸) آپ نے مجھے یہان سے بلالینا ؛	سے کے چا ریک پائے چھن ٹو سے ؛ تان چا ریک پائے چھن ٹو سے ؛
(۳۹) وہ کون صاحب آتے ہین (کون آتا ہے)	ن کھائے مان ؛ ن کھائے ما ؛
(۴۰) دھوبی ہے ؛	کھون سک پھا ؛ کھون سک سوآ ؛
(۴۱) آؤ بھائی کپڑے دھولایا ہے ؛	ملی ـ سک سوآمان لیو ؛ دسلے عو
(۴۲) کتنے کپڑے ہین ؛	پھا تھورا ئے ؛ پھا تورا ئے ؛
(۴۳) کتنا ہوے ؛	کاؤسپ کاؤ ؛
(۴۴) کیا مزدوری ہے ؛	جانگ تھورا ئے ؛
(۴۵) پانچ پیسہ فی کپڑا ؛	توآلا ہان آت ؛
(۴۶) بچا صاحب ہماری بچا ست کرو ؛	کھون کن ہوآ ـ کون ہوآسی ؛ چانگ تات پوسہ کون تو عت ـ کون ہوآسی ؛
(۴۷) ہم کو بھی پڑھیئے ؛	ما ـ تانگ کاؤعی ؛ مان نا [illegible]

اردو	سیامی
(۴۸) یہ لو پندرہ پیسہ مزدوری ؛	ہائین چانگ سپ ہان آت ؛
(۴۹) کیا تم کو تنخواہ مل گئی ہے ؛	ہ کے ڈاے گن ڈوعن لیو ؛ (یلے عو) ہینگ ڈاے گن ڈوعن لیو ؛
(۵۰) نہیں پیچھے ملیگی ؛	جانگ میڈ لائے کو ؛
(۵۱) نہیں - نہیں ؛	میسہی ؛ مائین ؛
(۵۲) ذرا ٹھیرو ؛	بڑی عوکون ؛ کھوئی کون ؛
بازار ؛	**تلاٹ ؛ تالاٹ ؛**
(۱) آپ کیا خریدنا چاہتے ہیں ؛	کے سوآرائے ؛ کے سوعارائے ؛
(۲) ایک ٹوپی اور ایک بوٹ ؛	سوموعک ڈام ہائے ننگ - کوحک توآ ننگ
(۳) اِس کپڑے کے ایک گز کی کیا قیمت ہے ؛	پھاقی لار اکھارائے ؛ پھانی لار اکھا آرائے ؛
(۴) سوا روپیہ ؛	لاہان سلنگ ؛ ہان سلنگ ؛
(۵) بہت زیادہ ہے ؛	پھینگ ماک ؛ پھنگ ماک ؛
(۶) ٹھیک ٹھیک کہ دو ؛	بوک چنگ چنگ ؛
(۷) آپ کیا دینگے ؛	جاہائین تھاؤرلئے توسی ؛
(۸) چالیس پیسہ یا دس آنہ فی گز ؛	لاسونگ سلنگ فونگ ؛ لاسونگ پھونگ ؛
(۹) اچھا ہم دوسری دکان سے خرید لینگے ؛	ڈی - پے سوران عن ؛ پے سوران عن ؛

سیامی	اردو
تام چائی پئے سُو ؛	(۱۰) آپکو خوشی جہان سے چاہین خرید لیوین ۔
مُونگ نی پھارون پھنگ تھے ؛ مُوعنگ نی پھارون پھنگ تھے ؛	(۱۱) اس مُلک مین گرم کپڑا بہت مہنگا ہے ؛
پھننگ تھوک ؛ پھاجنین تھوک ؛	(۱۲) سرد کپڑا سستا ملتا ہے ؛
پھانی نائے ؛	(۱۳) یہ کپڑا بہت موٹا ہے ؛
کاؤمی پھاچھت مو ؛	(۱۴) کیا رومال ہین ؛
می ؛ جانگ ؛	(۱۵) جی ہاں ؛ ہین ؛
ماڈو ؛	(۱۶) دکھلایئے ؛
؛ چھن چاسُولونِنگ ؛ چھن چاسُولوع نِنگ ؛ چھن چاسُو ڈوزن نِنگ ؛	(۱۷) مین ایک درجن خریدنا چاہتا ہون ؛
نرکانوسے کھائے تھی نائے ؟ ؛ نرکانوسے کھائے تھی نائے ؟ ؛	(۱۸) جیب گھڑیان کہان سے ملتی ہین ؟ ؛
کھائے تھی ران جائی ؛	(۱۹) بڑی دکان سے ؛
موڈین نی کھائے عنگ کائے ؛ موڈین کھائے عنگ آئے ؛	(۲۰) اس مٹی کی ہانڈی کا کیا مول ہے ؟ ؛
بائے انک آت ؛	(۲۱) چھ پیسہ ؛
پھیئنگ تھائے ؛	(۲۲) بہت مہنگی ہے ؛
	÷ نوٹ ۔ جین کو زین بھی بولتے ہین ۔

اردو	سیامی
(۲۳) تین پیسہ سے لو؟	ہائین سام آت ؛
(۲۴) بس یہ مقرر دام ہے ؛	بوکھاٹ توآ ؛
(۲۵) ایک آئینہ خرید لو ؛	سُوکچوک جان ننگ ؛
(۲۶) اِس بازار کا کیا نام ہے ؛	تلاٹ نی چھوآرائے؟ ؛
(۲۷) بن مو بازار ؛	تلاٹ بن مو ؛
(۲۸) دوکانین کب کھلتی ہین ؛	ران پیٹ مُرائے ؛ ران پاٹ مُرائے ؛
(۲۹) چھ بجے صبح کھلتی ہین ؛	تی ہک تھاؤ ؛
(۳۰) دوکانین کب بند کرتے ہین ؛	ران پیٹ مرائے ؛ ران پٹ مرائے ؛
(۳۱) ساڑھے نو بجے رات کو ؛	سام تھوم خرنگ ؛ سام تھوم کھرنگ ؛
(۳۲) درزی و لوہار کہان بیٹھتے ہین ؛	کھون جیب پھا (درزی) کھون تھام لیک (لوہار) جوتھی نائے؟
(۳۳) بنگ راٹ بازار مین ؛	کھے تلاٹ بنگ راٹ ؛
(۳۴) روٹی کھانے کی دوکان کہان ہے ؛	رؤنگ کھائے کھنوم پانگ (دیوم) نوتھی نائے ؛
(۳۵) بڑے بازار مین تھانہ کے پاس ؛	تلاٹ جائی کھے رونگ فک ؛
(۳۶) ایک روٹی کتنے پر ملتی ہے ؛	ننگ کھنوم پانگ راکھارائے ؛
(۳۷) دو پیسہ ؛	سونگ آت ؛ ننگ فائی
(۳۸) یہ بہت سستی (ارزان) ہے ؛	نی تھوک ستھے ؛
(۳۹) یہ دام میرے حساب مین لکھ لو ؛	راکھانی چوٹ آدائے ؛
(۴۰) میرا حساب ابھی فیصلہ کرو ؛	ہائین ڈیونی راکھا ؛ (ڈے عو)

اُردو	سیامی
(٤١) یہہ لو دس پیسہ باقی چار پھر دونگا ؛	ہائین ڈیونی سپ آت کون - ہسی آت نتت جو ؛
(٤٢) ایک کاٹی چینی (سفید کھانڈ) کا کیا دام ہے ؛	نمتان چھانگ تھورلئے ؛
(٤٣) پانچ پیسہ فی کاٹی ؛	چھانگ ہان آت ؛
(٤٤) ایک پکل مین کتنی کاٹیان ہوتی ہین ؛	کی چھانگ پن ہاپ ننگ ؛
(٤٥) یکصد کاٹی ؛	روئے چھانگ ؛
(٤٦) کیا دوسرا بھاؤ بھی ہے ؛	می راکھا عون ؛
(٤٧) نہین بس یہی دام ہے ؛	میمی راکھانی ؛
(٤٨) ابھی تازہ مال ولایت سے منگوایا ہے ؛	کھونگ ماما ئیے چاک موئنگ فرانگ ؛
(٤٩) سب چیز نہایت عمدہ ہے ؛	کھونگ ڈی تھم تھے ؛
(٥٠) کیا آپ بیچتے ہین ؛	گے کھائے آرائے ؛
(٥١) کیلا ؛	کلوئے ؛

	اردو	سیامی
(۱)	سردی	ناؤن ٭ چین ٭ ژین
(۲)	بہت سردی ہے ٭	ژین نک ٭ ژین چنگ ٭ ژین ناک ٭ (چین نک)
	۵	
(۳)	مجھے سردی لگ رہی ہے ٭	ناؤن تھے ٭ چھن ناؤن تھے ٭
(۴)	آگ کے پاس بیٹھ جاؤ ٭	نیلے تانگ کو فائی ٭
(۵)	گرم کپڑے پہن لو ٭	سائے سوآرون ٭
(۶)	دروازے بند کرنے سے سردی نہیں آتی ٭	پیت پتو مے ناؤن ٭
(۷)	بہت برسات ہو رہی ہے ٭	فون توک ماک ٭
(۸)	کپڑے بھیگ گئے ہیں ٭	پھاپی عک لیو ٭
(۹)	سکھا لو ٭	تاک آوائے ٭ تاک ڈیت ٭
(۱۰)	ہوا بہت سرد ہے ٭	لوم جین تھے ٭ لوم ژین تھے ٭
(۱۱)	برسات بند ہو گئی ہے ٭	فون ہائی لیو ٭ (ڈلے عو)
(۱۲)	آج بہت سردی ہے	ون نی ناؤن تھے تھے ٭
(۱۳)	پانی جم گیا ہے ٭	نام کھینگ لیو ٭
(۱۴)	دھوپ نکل آئی ہے ٭	ڈیت عوک لیو ٭
(۱۵)	بادل ہے	موٹ فون ٭ موت فون ٭

اردو	سیامی
(۱) گرمی ؛	رؤن ؛ รีอน
(۲) بہت گرمی ہے ؛	رؤن نک ؛ رؤن چنگ ؛ رؤن ناک
(۳) آج بہت گرمی ہے ؛	وَن نی رؤن تھے تھے ؛
(۴) بارش ہونے پر کم ہو جائیگی ؛	کھوئے پھن توک - سے لیو کو ہائیں وان ؛
(۵) بجلی گرجتی ہے ؛	فسا رؤنگ ؛
(۶) بجلی چمکتی ہے ؛	فالیپ ؛
(۷) مجھے پسینہ آ رہا ہے ؛	عوک ٹو آچاک تو آ ؛
(۸) شربت پی لو ؛	کن نام وان ؛
(۹) پنکھا خرید لو ؛	سو پھاٹ لوم ؛ سو پھات لوم ؛
(۱۰) زمین خشک ہے ؛	تھی ہینگ ؛ ڈین ہینگ ؛
(۱۱) مچھر بہت ہے ؛	جونگ ماک ؛
(۱) وقت ؛	ویلا ؛ بیلا ؛
(۲) کیا بجہ ہے ؛	کی مونگ لیو ؛ ڈاے کی مونگ سے عو ؛
(۳) سوا تین بجینگے ؛	سام مونگ سیپ ہا ناتھی ؛ (پھنت بگا سے نت)
(۴) چار بج چکے ہیں ؛	سی مونگ لیو ؛ سی مونگ سے عو ؛

سیامی	اردو
جانگ میڈ اے تی ہک خرنگ ؛ جانگ* ہسڑ لے تی ہک کھرنگ ؛	(۵) ساڑھے چھ بجینگے ؛
ماں تی نینگ ہی سپ ماں بھنت ؛	(۶) پونے آٹھ بجے آنا ؛
کھون مُراے جاماں ؛ کھوں ثن مُراے جاماں ؛ کھون مُراے ماں ؟	(۷) وہ کب آویگا ؛
میُرو ڈاے کلنگ** کھون نی ماں ۔ محاں ؛ (ہم ماں)	(۸) معلوم نہین وہ رات کو آسے یا نہ ؛
چھاؤ چھاؤ پاے ؛	(۹) صُبح سویرے چلا جانا ؛
ٹیے ڈیونی ؛ تیے ڈیے عونی ؛	(۱۰) مین اب جاؤنگا ؛
کھون ماں ثرین ون نی ؛ کھون ماں جین ون عی ؛	(۱۱) وہ آج شام کو آویگا ؛
ڈوعن عوک کلانگ کھون ؛	(۱۲) آدھی رات کو چاند نکلا ؛
ڈوعن چینگ ؛ ڈوعن نگائین ؛ کلانگ کھون چینگ ؛	(۱۳) چاندنی رات ہے ؛
ڈوعن بوت ؛ کلانگ کھون بوت ؛	(۱۴) اندھیری رات ہے ؛
پی ہنگ پین سپ سونگ ڈوعن ؛	(۱۵) ایک سال مین بارہ مہینے ہوتے ہین ؛
ون ثنگ پین جی سپ سی سونگ ؛	(۱۶) رات کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین ؛

* جانگ کی بجائے یانگ بھی استعمال کرتے ہین ؛

** کئی لوگ کلانگ بولتے ہین ؛

سیامی	اردو
چیست دِن ہین آتھت نِنگ ؛	(۱۷) سات دِن کا ایک ہفتہ ؛
سی آتھت پین دُوعَن نِنگ ؛	(۱۸) چار ہفتے کا ایک مہینہ ؛
نرکا یکے ڈون ڈی ؛	(۱۹) تمہاری گھڑی ٹھیک ہے ؛
نرکا کھنہگ ڈُون ریو (رے عو)	(۲۰) میری گھڑی تھوڑی تیز ہے ؛
* نرکا کھون نَن ڈون چھوعَن ؛ } نرکا کھوان نَن ڈون عون نک ؛	(۲۱) اُس کی گھڑی بہت سست ہے ؛
وَن توک لیو ؛ وَن توک لعو ؛ (سلے عو)	(۲۲) سورج غروب ہوگیا ؛
ہک مونگ سِپ ہاں چہنت لیو ؛	(۲۳) سوا چھ بجے ہین ؛
ڈائے سونگ مونگ چاؤ لعو ؛ (سلے عو)	(۲۴) اب سویرے کے آٹھ بجے ہین ؛
یم ننگ لعو ؛ یام ننگ لعو ؛ (سلے عو)	(۲۵) اب رات کے نو بجے ہین ؛
سائے لعو ؛ سائے لے عو ؛	(۲۶) اب دیر ہوگئی ہے (دن کیلئے) ؛
ڈِک* لعو ؛ ڈوک لے عو ؛	(۲۷) اب دیر ہوگئی ہے ؛ (رات کیلئے)
موت لعو ؛	(۲۸) اب اندھیرا ہے ؛
تی عنگ لعو ؛ تی عنگ لے عو ؛	(۲۹) اب دوپہر کا وقت ہے ؛
ویلا می گن ؛ ویلا می نگان ؛	(۳۰) وقت ہی دولت ہے ؛
چالوم تھیوڈا ؛ جالوم تھے عوڈا ؛	(۳۱) ایکدم بھی اپنے مالک کو نہ بھولو ؛

* گھڑی کی سیامی اصل میں نالیکا ہے ۔ مگر عام موٹی زبان میں نرکا بولتے ہین ؛
* ڈوک بگاڑ ہے دکھ کا ؛

سیامی	اُردو
چھن وُن نِی چانسجا سیت لِعو ؛ کُو وَن نِی چانسجا سیمت سیلھ نَو ؛	(۳۲) مَیں آج اپنا اقرار پورا کرونگا ؛
کھون پھوپ نیوا ؛ کھعلن نن اپیپ تے وا ؛	(۳۳) وہ شخص مجھے کل ملا تھا ؛
ڈیک کھون نن پھترومان ؛	(۳۴) وہ لڑکا کل آویگا ؛
کے چامان اُون ٹاسے ؛ تن چامان رُن ڈائے ؛	(۳۵) آپ کس دن آوینگے ؛
روٹ فائی ؛	(۱) ریل ؛
بتھیو روٹ فائی ؛	(۲) سفر ریل ؛
رنگ روٹ فائی جو تھی تا ے ؟	(۳) ریل کا اسٹیشن کہاں ہے ؛
کھے سنون چارٹرڈ بنک ؛	(۴) چارٹرڈ بنک کی سڑک پر ؛
چاک نن روسے لاکلائی ؛	(۵) وہاں سے سوگز دور ہے ؛
مُرائے چہ ڈون روٹ فائی	(۶) ریل کب چلیگی ؛
روٹ نون ماں روٹ نِی فاسے ؛	(۷) جب ادھر کی ریل آجاویگی ؛
پے ڈوسے کھونگ ؛	(۸) سامان کو دیکھنا ؛
آیوتھیا رڈنگ روٹ پاسے کی ہون ؟	(۹) آیوتھیا کو کتنی دفعہ گاڑی جاتی ہے ؛
ٹلے وَن سونگ ہون ؛	(۱۰) دو دفعہ ہر روز
ٹلے ویلا آراسے ؛ چمے ویلا آبسے ؛	(۱۱) کس کس وقت پر ؛
نِی سونگ نی ہک ؛	(۱۲) دو اور چھ بجے دن کے ؛
کھوان اگ ؛	(۱۳) [illegible]

سیامی	اردو
ویلا نوسے ؛	(۱۴) وقت تھوڑا ہے ؛
انجن پاؤ لُگ ویٹ لِعو (سِلے عو)	(۱۵) انجن نے سیٹی دی ؛
روٹ فائی چہ عوک ؛ عوک رُ وٹ فائی لیو ؛	(۱۶) ریل چل پڑی ؛
لونگ روٹ فائی سے تھان ؛	(۱۷) تم ریل سے رہ گیا ؛
کھلونگ می توفان (طوفان)	(۱۸) ندی پر پل ہے ؛
ڈرائیور جون تھی انجن ؛	(۱۹) انجن میں ڈرائیور کھڑا ہے ؛
می کھاؤ کن تھم تھانگ ؛	(۲۰) رستہ میں کھانا ملتا ہے؟ ؛
نام جانگ ؟	(۲۱) کیا پانی ملتا ہے؟ ؛
یا ؛ چا ؛	(۲۲) ہاں ؛
بلاؤ ؛ مے چائی ؛	(۲۳) نہیں ؛
سیا تھوراۓ؟	(۲۴) کتنا کرایہ ہے ؟ ؛
ہاں آت تنگ میل ؛	(۲۵) پانچ پیسہ فی میل ؛
توآ ڈلُے حراۓ؟	(۲۶) ٹکٹ کب ملینگے ؛
سپ مونگ سی سِپ ہان پھینت	(۲۷) پونے گیارہ بجے ؛
کھونگ پھوک آواۓ ڈی ڈی ؛	(۲۸) اسباب خوب باندھ لو ؛
پٹ پٹو لیو ؛ (لعو)	(۲۹) اب کھڑکی کھل گئی ہے ؛
پے حاؤن توآ سام باۓ ؛	(۳۰) تین ٹکٹ خرید لاؤ ؛
ڈاۓ توآ لیو	(۳۱) کیا ٹکٹ مل گئے ہیں ؛
ڈلاۓ لیو ؛	(۳۲) جی ہاں ؛

اردو	سیامی
(۳۳) اب گاڑی مین سوار ہو جاؤ ؛	تے کھی روٹ فائی ؛ پے لونگ روٹ فائی ؛
(۳۴) گاڑی چل پڑی ہے ؛	عوک روٹ فائی لعو ؛
(۳۵) اگلا سٹیشن کتنا دور ہے ؛	رؤنگ روٹ فائی کھنگ نان کلائی کم نوے ؛
(۳۶) چار میل ؛	سی میل ؛
(۳۷) سٹیشن آگیا ؛	تھنگ رؤنگ روٹ فائی لعو ؛
(۳۸) اُتر کر دیکھ لو ؛	لونگ تے ڈو ؛
(۳۹) آج گاڑی دیر سے پہنچی ہے ؛	وان نی روٹ فائی تھنگ چھا ؛
(۴۰) کیا سبب ہے؟ ؛	پن آرائے ؛
(۴۱) راستہ مین انجن بگڑ گیا ؛	تھم تھانگ انجن سیا لعو ؛
(۴۲) ریل کی سواری عمدہ ہے ؛	لونگ روٹ فائی ڈی ؛

اردو	سیامی
(۱) ڈاک خانہ	اُوفِت پرائے سائی ؛ رُونگ ٹھکسی ؛
(۲) تار گھر ؛	اوفِت تھورالیک ؛ اوفِت تھولالیک ؛
(۳) ڈاکخانہ کہاں ہے ؛	اوفِت پرائے سانی جُوٹھی نا سے ؛
(۴) کورٹ کے نزدیک ؛	جُوکھے سان ؛ یُوتھے سان ؛
(۵) چِھٹی لیٹر بکس میں ڈال دو ؛	سائے نِنگ سُو لیٹر بکس ؛
(۶) ٹکٹ کہاں ملتے ہیں ؛	ٹُو آکھائے تھی ناسے ؛ سیٹم کھائے تھی ناسے ؛
(۷) تیسری کھڑکی پر ؛	تھی پَتو سام ؛
(۸) آپ کو کیا چاہیے ؛	کے عاوُں رلے ؛ تان عاوُں آرائے ؛
(۹) میں ایک تار بھیجنا چاہتا ہوں ؛	کھوتی سانسے ؛ چھن تی سابئے ؛ کھا ورنی سائے ؛
(۱۰) منی آرڈر و رجسٹری کہاں ہوتے ہیں ؟	منی آرڈر ۔ رجسٹری تھام تھی ناسے ؛

* اوفِت لفظ آفس (دفتر) کا بگاڑ ہے ۔ بعض لوگ اوفِت کی بجائے اوپت اور اوپس بھی بولتے ہیں ؛

* کئی لوگ جُو کی بجائے یُو بھی بولتے ہیں ۔ یعنی یُوٹھی ناسے ؛

نوٹ ۔ رجسٹری کو ریسٹر بھی کہتے ہیں ۔ عام سیامی لوگ ہج کے عوض سے یا تے کی بجائے ہج بدلتے ہیں ۔ جڑنے یہ ایک ہی مطلب دیتے ہیں ؛

اردو	سیامی
(۱۱) نمبر اول کھڑکی پر ؛	پَتو بھی نِنگ ؛
(۱۲) بابو جی ۔ مہربانی کرکے اِس چٹھی کو وزن کریں ؛	ہَیِ عَن ۔ چھوچھانگ ننگسُو (ننگ سو)
(۱۳) چار اونس ہے ؛	رسی ادنس
(۱۴) میرا پتہ آپ کو معلُوم ہے ؛	رُوچاک تھی چھَن جُو ؛
(۱۵) ہاں ٹھیک ٹھیک جانتا ہوں ؛	رُوچاک ؛
(۱۶) آج بنک کا کیا بھاؤ (نرخ) ہے ؛	وَن نِی راکھا بنک عنگ آئے جُو ؛
(۱۷) معلُوم نہیں ؛	میرُوچاک ؛ مے رُوچاک ؛
(۱۸) رجسٹری کی رسید لے لو ؛	اوں رسید رجسٹر ؛

اردو	سیامی
(۱) صحت ۔	سباسُے ۔ سابائے ۔
(۲) آپکا کیا حال ہے ۔	کے عِنگ آے ہو؟ تان عِنگ کاسے یو ۔
(۳) بہت اچھا ہوں ۔	سبائے جو ۔ سبائے یو ۔
(۴) شکر ہے مالک کا ۔	ہائین کھوپ چائی چاتھے عوڈا ۔ (تھیوڈا)
(۵) آپکا کسطرح آنا ہوا ۔	ماٹھمائے کان ؟ ماں تھمائے کان ؟ عِنگ ماٹھمائے کان ؟ ۔
(۶) صرف آپکی ملاقات کو آیا ہوں ۔	ماں ہاں کے ۔ ماں ہاں عینگ ۔
(۷) بڑی مہربانی کی ۔	کھوپ چائی تھے ۔
(۸) کہ مجھے درشن دیا ۔	ماں تھنگ ہاں راو ۔
(۹) وہ شخص بیمار ہے ۔	کھون نن چیپ ۔
(۱۰) اس کو کیا بیماری ہے ۔	کھون نن چیپ آرائے کن ؟ ۔
(۱۱) اس کو بخار ہے ؟	چیپ کھائی جو ۔ کھاو ہین کھائی ۔
(۱۲) کیا اسنے کوئی دوائی کھائی ہے ۔	کھون نن کن چاپلاو ؟ کھون نن کن یا پلاو ۔
(۱۳) کل ڈاکٹر آیا تھا ۔	یتوا موماں ۔ تیوا موڈاے ماں (رتے وا)
(۱۴) اس نے دوائی دی تھی ۔	ہائین جاکن ۔ کھاو ہائین یاکن ۔
(۱۵) کیا اب وہ اچھا ہے ۔	ڈیونی سنبائے لیو ۔ ڈے عونی کھاو سبائے لے عو ؟ ۔

اردو	سیامی
(۱۶) تھوڑا اچھا ہے ۔	سبائے نوسئے ؛ سبائے نوسئے ؛
(۱۷) اچھا ہے ؛	سبائے ؛ ڈائے سبائے ؛
(۱۸) بالکل اچھا ہے ؛ بالکل شفایاب ہو گیا ہے ؛	ہائے ڈی لیو ؛
(۱۹) مجھے پسینا بالکل نہیں آتا ؛	گو نو اسے حوک چاک تو ؛
(۲۰) اس لڑکے کو تھوڑا سا جلاب دیدو ؛	ڈیک کھون نی ہائین کن جالائے ین ؛
(۲۱) آج بہت بارش [illegible] ہے ؛	ون نی پھن تو عت ہے ؛ ون نی توک تیپ ہا بگ ؛
(۲۲) اس کو کھانسی ہے ؛	کھون نن چیپ آئے ؛ (عائے)
(۲۳) وہ زخمی ہو گیا ہے ؛	کھون نن پن چھلے لیو یا کھون نن پین پھلے لیو ؛
(۲۴) اس لڑکے کی آنکھیں دکھتی ہیں ؛	ڈیک پھو جینگ کھون نن چیپ تا ؛
(۲۵) [illegible] ہے ؛	کھون نن پین ہیٹ ؛ کھون نن چیپ تھونگ ؛
(۲۶) میرا دل بہت خوش ہے ؛	پچائی ییھن ڈی ؛
(۲۷) ڈاکٹر ہسپتال میں ہے ؛	مو جو رونگ پھیا بان ؛ مو یو رونگ پیا بان ؛
(۲۸) آج کل بخار کا زور ہے ؛	تان نی مین کھائی ماک ؛
(۲۹) دو دن کا فاقہ کرو ؛	سونگ ون جاکن کھاؤ ؛

سیامی	اردو
چاکِن نُوآ ؛	(۳۰) گوشت مت کھاؤ ؛
نوم نگوُآ - کِن تک کھاؤ ساگوُ ؛	(۳۱) دودھ - چاول وسابودانہ کھاؤ ؛
کھونُن نُوعٹ سِیالیو ؛	(۳۲) اُس کالہو (خون) بگڑا ہوا ہے ؛
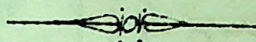
سیامی	اردو
مَنام ؛ مانام ؛ کھلونگ۔ چائی ؛	(۱) دریا ؛
کھلونگ نِی نام چھیُو تھے ؛ / مَنام نِی نام چھیُو تھے ؛	(۲) دریا چل رہا ہے ؛
کھلونگ نِی رِیک آرا بے ؟ / مَنام نِی رِیک آرا ئے ؛	(۳) اِس دریا کا کیا نام ہے ؟ ؛
کھلونگ مِی نام ؛ / مَنام مِی نام ؛	(۴) دریائے میں نام
تھلے ؛ تَلے ؛	(۵) سمُندر ؛
رُوآفانی ؛	(۶) جہاز ؛
رُوآفانِی نِی کھونگ کھائی ؛	(۷) یہ جہاز کس کمپنی کا ہے ؛

ملہ کھلونگ اصل میں نہر کو کہتے ہیں۔ لیکن عام طور پر بھی لفظ دریا کے لئے بولتے ہیں۔ وہ دریا کے اظہار کیلئے لفظ مَنام یا مانام ٹھیک ہے ؛

اُردو	سیامی
(۸) پی اینڈ او کمپنی کا ؛	کمپنی پی اینڈ آو (عو)
(۹) کہاں جاویگا ؟	تے نائے کن ؛
(۱۰) سیگون کو ؛	ناکون سائے گون ؛
(۱۱) کمپنی کا دفتر کہاں ہے ؟	اونت کمپنی جونائے ؛ اوپس کمپنی جونائے ؛
(۱۲) پیچ سٹریٹ میں ؛	کھے پیچ سٹریٹ ؛
(۱۳) ٹکٹ کون دیتا ہے ؛	تے حاؤن توآ تھی نائے ؛
(۱۴) وہ سیامی بابو دیگا ؛	پے عاؤن تک سہی عن بھائی ؛
(۱۵) بابو مجھے ہانگ کانگ کا ٹکٹ دو ؛	سہی عن - کھو توآ پے ہونگ کونگ ؛
(۱۶) کس درجہ کا ٹکٹ لینا چاہتے ہو ؛	عاؤن توآ آرائے ؛
(۱۷) تیسرے درجہ یعنی ڈیک کا ؛	تھی سام ڈیک ؛
(۱۸) جہاز پرسوں جاویگا ؛	ھرونی چہ پائے روآفائی ؛
(۱۹) کل آنا ٹکٹ ملیگا ؛	بنتھمروماش - حاؤن توآ ؛
(۲۰) کتنا کرایہ لگیگا ؟	سیاتھورائے ؟
(۲۱) بیس ٹکل ؛	جی سیپ باٹ ؛
(۲۲) لہر کب آویگی ؟	نام کھوون مرائے ؛
(۲۳) لہر کب اتریگی ؛	نام لائے تونگ مرائے ؛
(۲۴) جہاز میں بوجھ بہت ہے ؛	روآفائی تھک کھونگ ماک

اردو	چینی
(۲۵) کشتی مسافروں سے پُر ہے :	کھون جو تیم : गग
(۲۶) کل کنارے پہنچ جاویگا :	پھُک نی تھونگ :
(۲۷) طوفان سے بہت جہاز ڈوب گئے ہیں :	تھک یا یو رُو آفانی چوم لاسے لام :
(۲۸) اب پانی نیلا ہے :	ڈیو نی نار کمیو (کمی حو)
(۲۹) سمندر کا پانی کھاری ہے :	تھلے نام کمینگ :
(۳۰) اب لنگر اُٹھالو :	ڈیونی تون سامو : ڈیونی تون سمو :
(۳۱) اب لنگر ڈالدو :	ڈیونی تون سامو : ڈیونی لوط سو :
(۳۲) جہاز لگ گیا :	رُو آفانی مائنگ لیو :
(۳۳) ملاح - چار آدمی کا کنارے تک کیا لیگا ؟	کھون رُو آپ انگ پر بیی کھون حاذلث تھاڈر لئے دم تمینگ تھلے ؟ :
(۳۴) فی کس پانچ پیسہ :	کھون لاہات آت :
(۳۵) نہیں سنیں پیسہ لو :	ہائیو کھون لاسام آت :
(۳۶) اچھا - چار چار دو :	حاون تھا کھون لاسی آت :
(۳۷) یہ جہاز پنکھے والا ہے :	نِی رُو آبائی : اِنی رُو آبائی :
(۳۸) یہ دُخانی جہاز ہے :	نِی رُو آفانی : اِنی رُو آفانی :

	اردو	سیامی
(۱)	خوراک	آہان : کھونگ کن :
(۲)	آج آپ نے کیا کھانا کھایا !	دکن پی سے کہ کن کھاؤتنگ آراسے :
(۳)	روٹی : چاول : دال : سبزی چٹنی :	کھنوم پانگ : کھاؤ : تھوآ : کیتنگ پھک نام پھرک :
(۴)	سبزی میں نمک تھوڑا ہے :	کیتنگ پھک سے کھیم :
(۵)	دال ٹھیک نہیں گلی :	کیتنگ تھوآ سے شوک ڈی :
(۶)	آلو میں تھوڑی کالی مرچ اور ادرک ڈال دو :	کیتنگ ہوآمان فرانگ ساسے پھرک تھائی ایو ہوآ کھینگ ڈوئی :
(۷)	گیہوں کی روٹی خوب اچھی چیز ہے :	کھنوم پانگ ڈی :
(۸)	میں دال مرچ نہیں کھاتا :	چھن پھرک سے کن :
(۹)	کسی جانور کو مت کاٹو :	پاتھا ہم توآ آراسے :
(۱۰)	شکرقندی، پیاز، گوبھی پکالو :	ہوآمان - ہوآ ہوم - کیلم پلی - تھام کن تنگ :
(۱۱)	لہسن مت کھاؤ :	ہوآ کھتی ہم جاکن :
(۱۲)	سبزی کا کھانا نہایت مفید ہے :	کیتنگ پھک کن ڈی :
(۱۳)	دودھ - گھی کھایا کرو :	نوم نگوآ - غن نوسے کن ڈی : کن نوم نگوآ - غن نوسے :
(۱۴)	ہمیشہ صاف پانی پیا کرو :	نھک دان کن نام نیورت :
(۱۵)	کھانا کھانے کے بعد میٹھے اور میٹھے پھل کھاؤ :	کن کھاؤ لیوکو - کن تنگ ماسے کھونگ [illegible]

سیاہی	اردو
تینگ توآ ؛ ڈریس ؛ پھا ؛	(۱) لباس ؛
ہائیں پھالیو دھوبی جانگ ؛	(۲) دھوبی نے کپڑے دئیے ہیں یا نہیں ؛
پتھ ئے وپھا ڈوماں ؛	(۳) کل سویرے لائیگا ؛
پھاکھونگ چھن پون لیو ؛ (سے عو)	(۴) میرے کپڑے بہت میلے ہو گئے ہیں ؛
دان نی چھ پلیں (چھپ لیں) پھا ؛ دان نی چپلیں سُوآ ؛	(۵) میں آج کپڑے بدلنا چاہتا ہوں ؛
پھاعو چاک ہسپ ؛	(۶) صندوق سے کپڑے نکالدو ؛
بوک دھوبی بتھی لانگ سک ؛ پھاڈی ڈی ؛	(۷) دھوبی کو کہہ دو کہ آئندہ خوب صاف کپڑے دھویا کرے ؛
نی سک ڈی ؛	(۸) یہ صاف دھوئے ہوئے ہیں ؛
کھون چیپ پھا چیپ، سُوآراؤجیپ میڈی ؛ (درزی)	(۹) درزی نے یہ کوٹ اور کرتا ٹھیک نہیں سیا ؛
سُوآ توآ نی کونگ کیں لیک پائے ؛	(۱۰) اس میں گھڑی والا جیب نہیں ؛
چھن چھوپ پھانان ؛	(۱۱) میں موٹا کپڑا پسند کرتا ہوں
پھاناگ مے چھوپ ؛	(۱۲) باریک کپڑا اچھا نہیں ؛
کھاٹ ریو ؛ (رسے عو)	(۱۳) جسلہ پھٹ جاتا ہے ؛
سائے تھورنگ ڈی ؛	(۱۴) ٹوپی اچھی ہے ؛
چھن چوماؤں سُوآ سام توآ نک ڈم ڈوئے ؛	(۱۵) مجھے تین قمیض کھ بنی چاہئیں ؛

آسایش مکان

اُردو	سیامی
(۱) مکان ۔ عمارت ۔	رُونگ ۔
(۲) بڑا عالیشان مکان ہے ۔	رُونگ جائی سُوئنگ تھے ۔
(۳) یہ کس کا ہے؟	رُونگ نی کھون کھاؤ؟
(۴) ایک سیامی رئیس کا ۔	کھُونگ کھون تھائی کھون نُنگ ۔
(۵) کتنے دروازے ہیں؟	پُتُو کی ہینگ؟
(۶) کچھ ٹھیک حساب معلوم نہیں ۔	سے کم نوٹ ۔
(۷) نالیاں پختہ ہیں ۔	لُونگ نی تھام تک ایت ۔ (اینٹ) ۔
(۸) سب مکانوں کے غسل خانہ اندر ہیں ۔	تھک رُونگ تھی عیپ نام ہُو کعنگ نائی ۔
(۹) باورچی خانہ میں چولہا ہے ۔	رتھی نکھرُوا آنتھی ہُونگ کیھاؤ می ۔
(۱۰) دیواریں تختوں کی ہیں ۔	تھام رُونگ کڑان ۔
(۱۱) دروازہ کھول دو ۔	پاٹ پتُو ۔ پیٹ پتُو ۔
(۱۲) دروازہ بند کرو ۔	پیٹ پتُو ۔ پیٹ پتُو ۔
(۱۳) ماہواری کتنا کرایہ ہے ۔	پھاؤ تھُوراسے دُوعن تنگ ۔
(۱۴) دس ٹکل	سِپ باٹ ۔
(۱۵) گھر ۔	بان ۔
(۱۶) آپکا گھر کتنا دُور ہے ۔	بان کے جُوکلائی کم نوئے؟
(۱۷) اڑھائی میل ۔	سُونگ میل خرنگ ۔
(۱۸) وہ بنگلہ بڑا اُونچا ہے ۔	رُوعنان سُونگ تھے ۔

اُردو	یاقی
(۱۹) کیا سرکاری مکان ہے؟	رُوعن کھونگ کہانے کھونگ نہ عنگ پلاؤ ؛
(۲۰) جلتی لوگون کا مندر ہے ؛	واٹ پیک ؛
(۲۱) اسمین بہت بت رکھے ہین ؛	نھاعم آداے رُوپ پھرا ماک ؛
(۲۲) ایک کنوان بھی ہے ؛	بوناعم جانگ ؛
(۲۳) زینہ سے اوپر چڑھ جاؤ ؛	کھن توُن ہی ؛
(۲۴) پنکھا ہلاؤ ؛	پھاٹ لوعم ؛
(۲۵) یہ کتنی عمارت بنی ہے ؛	رونگ نی نھاعم ماسے ؛
(۲۶) تالی لوگونکا مندر بڑا پکا ہے ؛	واٹ کھیکھ کلنگم ہنڈرو کاڈلیو ؛ (ہنڈرو)
(۲۷) یہ مکان بڑا تنگ ہے ؛	رونگ نی کیمپ تھے ؛
(۲۸) ان کا مکان بڑا فراخ اور ہوادار ہے ؛	رونگ کھونن کو عانگ تھوک لوم تھے ؛
(۲۹) کیا کوئی مکان خالی ہے؟	رونگ پلاؤ جانگ ؛
(۳۰) نہین۔ جب خالی ہوگا ہم اطلاع دونگا ؛	مہ پلاؤ بی جی لیو کو بی بوک ہانین ؛ (مپلاؤ)

بول چال ختم شد

خادم

آر۔ ڈی۔ ایس

نوٹ خاص

یا

تتمۂ پشپ سیام

شعر

جب سے جہالت چھا گئی قسمت ہماری سو گئی۔
مفلس ہیں جو خوشحال تھے تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

میرے خیال میں کسی شخص کو بھی اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا شک و تامّل نہ ہوگا۔ کہ کسی وقت سیام دیش کی بولی خالص سنسکرت یا کہ دیوناگری بھاشا تھی۔ گو اب یہ زبان (بولی) کچھ مخلوط سی حالت میں نظر آتی ہے۔ لیکن ایسا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتداء میں جبکہ سیام دیش کا سب سے پہلا و قدیمی مقام آیوتھیا[ا] آباد کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ انڈو چائنا یا کہ جزیرہ نمائے ہند چینی میں سب سے پرانا عالیشان

[ا] آیوتھیا کی بنا پانڈووں کی ڈالی ہوئی بتائی جاتی ہے۔

شہر جو آریاؤں نے آباد کیا تھا وہ انگ کوریا کہ اندر پرستھا پوری تھا۔ وہ آباد کنندہ گروہ خاندانِ کوروؤں (حصہ اکوڈونگا) سے تھا۔ کیونکہ کوروؤں اور پانڈوں کے مختلف فریقوں نے ایک دوسرے کے نزدیک اُس زمانہ میں اپنی اپنی بستیاں قائم کر رکھی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہر آیوتھیا کی بنا انگ کوریا کہ اندر پرستھا پوری سے کچھ مدت پیچھے قائم کی گئی۔) تو اُس وقت آباد کنندوں کے کُل بیوہار و کاروبار محض سنسکرت زبان میں چلتے تھے۔ مگر جوں جوں ان لوگوں کے تعلقات و معاملات دیگر لوگوں سے بڑھتے گئے۔ { اور خاصکر اُن آرین لوگوں سے جو سیام وغیرہ آباد ہونے سے کئی صدیاں پیشتر ملک چین جاپان و امریکہ کے مختلف حدود میں زندگی بسر کرتے ہوئے اپنے اصلی اعلےٰ و مقدس دھرم کے بہت سے ضروری فرائض کے پالن سے بوجہ چند ایک قدرتی و ناگہانی ذرائع یعنی اندر (تاریکی) بہت گر چکے تھے یا کہ پست ہو گئے تھے۔ } توں توں وہ اُن کے اختلاط سے اپنی اصلی بھاشا (بولی یا زبان) کے بگاڑنے کا ذریعہ بنتے گئے۔ ضرب المثل ہے کہ بارہ بارہ کوس کے فاصلہ پر کی بستیوں کے باشندگان کی زبان و لہجہ میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا تعلق تو دس۔ بیس یا سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کوس پر مقیم یا رہنے والے اُن کے پُرانے پرلے نام آریہ بھائیوں سے بڑھ گیا ہوا تھا۔ علاوہ اس کے جب پشت بہ پُشت اور دِن بدن سنسکرت کے پرچار میں کمی آتی گئی یا یوں کہو۔ کہ لوگوں نے ویدوں اور دیگر ست دھرم پستکوں یعنی شاستروں کے پٹھن پاٹھن میں تغافلی و تساہل شروع کر دی۔ تو اُس کا

آخری نتیجہ ہزاروں برس کے بعد آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہے۔
اور اپنے تجربہ سے مشاہدہ اور اپنی زبان سے روزمرہ صبح وشام ورد کر
رہے ہیں۔ یہ ہے کہ سنسکرت زبان کے اصلی روپ یا جوبن پر ایک
قسم کا دھندلاپن یا سیاہی سے چھا گئے ہیں کہ جس کو ہم دائمی کلنک
تو نہیں کہہ سکتے۔ ضروری عارضی ہی کہیں گے۔ مگر اس میں شک نہیں۔
کہ اس کلنک کو دور کرنا یا مٹانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ قریب قریب
سی ناممکن بات ہے۔ اور اس واسطے انسانی نگر منقسم طاقت سے اسکا
تدارک کرنا اور اس کا بہت جلد یا زود تر بہتر نتیجہ کا خواہاں ہونا ایک وہمی
سا خیال ہے۔ تاہم اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ نقص بالکل دور نہ
ہو سکیگا۔ بلکہ جیسا کسی نے کہا ہے ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

یہ دھندلاپن دور ہو جاویگا اور ضرور ہو جاویگا۔ مگر متحدہ یا کم متفقہ ہمت
اور لگاتار کوشش اور کافی عرصہ (وقت - زمانہ) کی ضرورت ہے اس سے
میری مراد یہ ہے کہ اگر سارا بھارت ورش (بنگال - مدراس - بمبئی - برہما
سیلون وغیرہ) ناگری لپی [illegible] کے پرچار کے
لئے کمربستہ ہو جاوے - اور بھارت ورش کے ہر ایک مقام میں - نہیں
نہیں - بلکہ ہر ایک گھر میں ناگری اکشروں کا اُچارن شروع ہو جاوے
اور ہر ایک دوکان کے باہر سائن بورڈ ناگری حروف میں آویزاں ہوں
اور سڑکوں و شاہراہوں کے ناموں یا کہ موڑوں چھتیوں پر (جیسا کہ پریذیڈنسی

برہما و بنگال کے بڑے بڑے شہروں میں نظر پڑتی ہیں) ناگری اکشر نظر آویں
تمام ناگری اخبارات شروع ہوجاویں۔ تو دعوے سے کہا جاسکتا ہے
ہمارا مطلب بہت جلد سدھ ہوجاویگا۔ کیونکہ سب سے مقدّم و اوّل ذریعہ
جو زیر بحث نقص کو دور کرسکتا ہے۔ صرف ناگری کا پرچار ہی ہے۔ کیونکہ
اس پرچار سے بھارت ورش کی تینوں پریذیڈنسیوں کے علاوہ برہما و
سیلون (لنکا) کی پرچلت تحریر ایک ہی حروف میں ہوجانے سے رابطہ
اتحاد بڑھ جاویگا۔ اور دن بدن لوگوں کا میلان ناگری کے اُس اصلی منبع
کیطرف جس کو سنسکرت کہتے ہیں لگ جاویگا اور ایسا ہونے سے کئی ایک
فوائد حاصل ہونگے۔ اُن میں سے دو تو بہت بڑے فائدے یہ ہونگے
(۱) لوگوں کی رُچی سنسکرت کے پستکوں کے مطالعہ کی طرف لگے گی۔
جس سے دھرم شاستروں وغیرہ کا پٹھن پاٹھن از سر نو خود بخود جاری ہو
جاوے گا۔
(۲) چونکہ روئے زمین کے کل بدھ مذہب کے پیروان یا مُریدوں کا گوردوارہ
سیلون یا کہ لنکا ہے۔ کیونکہ اول تو سیلون کے مقام کانڈی میں ایک بڑا
بھاری بدھسٹ مندر (پگوڈا۔ زیارت گاہ) ہے۔ جس میں کہ بُدھسٹ
لوگوں کے اعتقاد کے مطابق مہاتما بُدھ دیو (گوتما) کا ایک دانت
بائیں داڑھ کا دفن ہے۔ دوئم آدم پیک (لنکا کے ایک پہاڑ کی چوٹی
کا نام ہے) پر ایک اور بدھی زیارت گاہ ہے۔ جہانکہ بدھ دیو کے
پاؤں کا نشان موجود ہونا بتلایا جاتا ہے۔ سوئم مقام انورادھا پورا
واقع لنکا میں ایک بڑ کی قسم کا قدیمی درخت بھی ہے جسکی بُدھسٹ

لوگ پرستش کرتے ہیں - اور جہانکہ ہر دن ہر ماہ اور ہر سال ہزاروں بودھ
لوگ ممالک غیر سے اپنے گوردوارہ کی یاترا یا زیارت کے لیے آتے ہیں -
اسلیئے جب اُن کو ناگری کی اشاعت کا حال معلوم ہوگا تو اُن کے ذریعہ اُن
کے اپنے ملک میں بھی ناگری کا پرچار اور سنسکرت کے مطالع کا شوق شروع
ہو جاویگا - چونکہ بدھ مذہب کی کتب مقدس پالی (Pali) بھاشا میں جو
کہ مگدھی یعنے مگدھ دیش کی بولی کا بگاڑ ہے - اور مگدھی بولی خاص سنسکرت
زبان کی ہی بگڑی ہوئی فارم یا شاخ تھی } میں تحریر ہیں - اس لیئے پالی
اور ناگری کا قدرتی و برادرانہ تعلق ہونے سے آخر الذکر کی اشاعت بہت
آسانی سے ہو سکیگی - اور یقین ہے کہ حدود ہندوستان کے باہر سب
سے پہلا ملک یا قوم جو اس قسم کی اشاعت میں سرگرمی و جوش ظاہر کریگے
وہ سیام دیش یا کہ اہل سیام ہی ہونگے - کیونکہ اُن میں اسوقت تک
سنسکرت کا پرچار برابر موجود ہے - اور سیامی سادھو جن کو پھرا
کہتے ہیں - اس پاک بانی یعنے سنسکرت پر جان سے فدا ہیں - بلکہ شاہی
خاندان میں بھی سنسکرت کا پرچار برابر موجود ہے - کیونکہ رسومات مذہبی
جو شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی ہیں - سب برہمن لوگ ہی ادا کرواتے
ہیں - بدھی مہنتوں کو ایسی کارروائی میں کچھ دخل نہیں - سب سے بڑھکر
قابل وقعت بات جو مجھے تحریر کرنے میں خاص مسرت و دلچسپی معلوم
ہوتی ہے - وہ یہ ہے کہ موجودہ راجہ یعنے فرمانروائے سیام کے والد ماجد
جن کا اسم آعظم یا جن کا مبارک نام سوم دیت پھرا پرم اندر مہا مونگ کٹ
تھا - اور جن کا ۱۸۶۸ء میں دیہانت ہوا - سنسکرت زبان سے خاص

اُنس رکھتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کو اس علم میں اچھی قابلیت تھی ۔

دھن (مبارک) ہے وہ نگری یا دیش کہ جس کا پرجاپتی (راجہ ۔ حکمران)
ایسے خیالات کا ہو ۔ اگر ناگری کا آوازہ سیام یا خدود سیام تک پہنچکر سیام
دیش کے گھروں میں جذب ہو جاوے ۔ تو یاد رکھنا چاہیے ۔ کہ سیامی بہادر
اس پرچار کے اثر کو انام یعنے جزیرہ نمائے ہند چینی سے گذارتے ہوئے
خاص وسعتِ چین اور جاپان تک پہنچا کر چھوڑیں گے ۔ اور جاپان دیش
سے آگے یہ اثر قدرتی طاقت کے ذریعہ (ہمت مرداں مددِ خدا)
اسی راستہ سے پھر پاتال دیش میں جا سرایت کریگا ۔ کہ جس سے قدیم
آریہ مختلف آرین گروہوں سے گذر کر امریکہ میں پہنچکر آباد ہوئے تھے

اوہو ! وہ کیا عجیب زمانہ ہوگا ۔ جبکہ کل سرشٹی (روئے زمین) پر
ایک ہی زبان سنسکرت (یعنے سب زبانوں کی ماں یا مخرج) و
ایک ہی عالمگیر ویدک مت (دھرم) اپنے پورے پورے جوبن
میں رائج تھے اور ہر کہ ومہ متنفس کے دل پر "اہنسا پرمو دھرمہ"
کا اعلےٰ اصول پوری طاقت سے کام کر رہا تھا ۔ یہ وہ زمانہ تھا ۔ جبکہ
مختلف ممالک کے آرین باشندے صرف سنسکرت میں ہی ایک دوسرے
کے ساتھ خط وکتابت کرتے اور ایک دوسرے کے مدعا کو سمجھتے تھے
زیادہ فاصلہ کا نقص یا کہ پہاڑی ۔ میدانی یا کہ سمندری جزیرہ کی حیثیت
یا کہ مختلف آب وہوا کا اثر اُسوقت کے باشندگان کی پرچلت بھاشا
پر کسی قسم کا خلل پیدا نہ کر سکتے تھے جس طرح کہ ایک لنکا کا باشندہ بغیر
کسی وقت (تکلیف) کے اپنے دوسرے بھائی روس کے باشندہ سے

سنسکرتی لکھت پڑھت کر کے اُس کا حال دریافت کرسکتا تھا۔ اُسیطرح سے پاتال دیش کے رہنے والا ایک آریہ کسی تبت کے ساکن سے اپنے دل کا راز بھاشا مذکور میں بیان کرسکنے میں کوئی تکلیف محسوس نہ کرتا تھا ایک ہی زبان و ایک ہی دھرم کے رائج ہونے سے اُس زمانہ کی خلقت کو پیچیدہ سے پیچیدہ کاروبار یا کہ بیوہار میں کسی قسم کی کوئی دقت بھی پیش نہ آسکتی تھی۔ یہ وہی زمانہ تھا جبکہ شروع ہی سے بچوں کو سنسکرت تعلیم دیجاتی اور اُن سے برہمچریہ دھارن کرنے یا کہ خاص میعاد تک برہمچاری رہنے کے لئے تاکید کیجاتی تھی۔ اور ساتھ ہی اُن کو برہمچریہ کے فوائد سے لگاتار آگاہ کیا جاتا تھا۔ برہمچاری رہنے کی وجہ سے بچوں (ذکور و اناث) کے دماغ پراگندگی خیالات کے خلل یا مرض سے بالکل صاف رہتے تھے پس دماغ کے ٹھیک قدرتی حالت (درجہ) میں کام کرتے رہنے یا کہ قائم رہنے کے باعث بہت ہی تھوڑے عرصہ میں (غالباً تین برس کے اندر) بچّے عام مضامین (شاریرک۔ ساماجک۔ آتمک) پر مدلل آزادانہ و دھارمک یا عابدانہ طرز میں تحریری بحث مباحثہ یا لکھت پڑھت کرسکتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ امیر و غریب کے لڑکوں اور لڑکیوں کو مساوی حقوق اور ایک ہی پیمانہ پر اور ایک ہی درسگاہ میں برابر مفت تعلیم دیجاتی تھی۔ اور درسگاہ بستیوں کے باہر کچھ فاصلہ پر کھلے میدانوں وغیرہ میں ہوتے تھے۔ جہانکہ قدرتی نظارے بچوں کے کوئل ہردوں پر اپنا پورا اثر کرتے اور اُنہیں تندرست و بشاش رکھتے تھے۔ نہیں نہیں بلکہ وہ یہ زمانہ تھا جبکہ بلالحاظ امیری (دولت) اور غریبی (افلاس)

بچوّں کو ایک ہی قسم کا لباس دھارن کرنا پڑتا تھا۔ زمانہ حصول (تحصیل)
تعلیم میں اُن کی نشست و برخاست و جائے رہائش میں کسی قسم کا کچھ
فرق نہ ہوتا تھا۔ نیز امیری کے بیجا گھمنڈ سے اُن کو روکا جاتا تھا۔ اور سادہ
طور پر زندگی گذارنے کے لئے اُنہیں خاص تعلیم دیجاتی تھی۔ یہ وہ اصلی ویدک
روشنی کا زمانہ تھا۔ جبکہ ذات پات کا فضول۔ بزدلانہ و احمقانہ خیال۔ یا
دیگر قبیح و مذموم رسومات (مثلاً صغر سنی و بلا لحاظ گن۔ کرم۔ سبھاؤ کی
شادی۔ مردہ پتروں کے شرادھ۔ فرضی نرک و سورگ کے حصول کے
لئے سر توڑ کوشش۔ خیالی و وہمی دیوتاؤں کی ترپتی بھرپوری یا سیری
کے لئے معصوم و بے زبان جانوروں کا ہیں۔ جڑ یعنے غیر متحرک و غیرہ
جاندار چیزوں کی پوجا یا عناصر پرستی۔ وغیرہ وغیرہ) کا نشان یا وجود صفحہ
ہستی پر سے عنقا تھا۔ یہ وہ عالیشان زمانہ تھا۔ جبکہ لوگ اپنی آیو (عمر)
کو ٹھیک ٹھیک چار حصوں میں منقسم کر کے اصلی مُسرت و آنند (راحت)
کو حاصل کر کے خوشی خوشی اس دنیا سے کوچ کیا کرتے تھے۔ یہ وہ پاک
زمانہ تھا۔ جبکہ کسی میڈی ایٹر یا انٹر سیسر (شافی۔ حبیب۔ ثالث) کی
ضرورت کو مطلق بے بنیاد و لغو سمجھا جاتا تھا۔ اور کیول و خالص ایک اوم
کی اوپاسنا یا عبادت کیجاتی تھی۔ یہ وہ ست جُگ یا کہ وہ انصاف کا زمانہ
تھا۔ جبکہ محض کرم (عمل۔ فعل۔ ایکشن۔ ڈیڈ) ہی کو دکھ (عذاب یا کہ
حالت پستی) و سکھ (خوشحالی۔ فارغ البالی۔ بلندی) کا ذریعہ یا سبب
مانا جاتا تھا۔ اور جتنے المقدور اس اعلےٰ خیال یا کہ مسئلہ کی پیروی (پالن)
میں جسم۔ جان اور دولت تک کی پرواہ نہ کیجاتی تھی۔ یہ وہ پریم (محبت خالص

بشواس (اعتقادِ راست) وراستی کا زمانہ تھا کہ لوگ دھرم رکھشک کے لئے
قربان ہو جاتے تھے۔ یہ وہ منوّر و رخشاں زمانہ تھا جبکہ معلم لوگ (گورو
اُستاد۔ مدرس۔ اُپدیشک وغیرہ) پہلے خود اندریہ دمن (بے جا خواہشات
جسمانی و نفسانی کو روکنا یا کہ حواسِ ظاہری و باطنی کو قابو میں رکھنا) کا سبق
پڑھ کر اور اس پریکشا (امتحان) میں پاس ہو کر اپنے ششوں (شاگردوں)
کو بھی عین نظر الطاف سے اسی قسم کی تعلیم سے بہرہ ور کرتے ہوئے اُنکو
نفاق۔ حسد۔ کینہ و بغض کے نقصانات سے خبردار کر دیتے تھے اور
نیز شبھ آچرن (نیک چلنی) کے وصف اور اُسکی ضرورت کے اثر کو اُن
کے دل پر ہمیشہ کے لئے نقش کرنے میں کامیاب ہوتے تھے۔ کیا اُس
گذشتہ زمانہ اور موجودہ زمانہ جس کو آجکل زمانہ نیو لائٹ (نئی روشنی کا
زمانہ) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ میں کچھ فرق ہے؟ ہاں ہاں۔
ضرور فرق ہے۔ اور ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ جس
مدعا کو لیکر میں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ اُس خیال کے مطابق تو اگر گذشتہ
زمانہ کو روز روشن (دن) فرض کر لیا جاوے۔ تو اُس کے مقابلہ میں موجودہ
زمانہ کو شبِ تاریک (اندھیری رات) ماننا پڑیگا۔ اتنی تفاوت
ہونے کے کئی ایک وجوہ ہیں۔ جن کے یہاں بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کا ایک معمولی سمجھ کا شخص بھی خود بخود اُن وجوہ
(اسباب) کو اپنی زندگی کے مختلف تجربہ کی مدد سے معلوم کر سکتا ہے
آجکل کے زمانہ میں کُل سرشٹی پر ایک عام فہم مکمل زبان کے رائج نہ ہونے
سے جو تکالیف وسختیاں کہ ایک نوآموز (مبتدی) طالب علم سے لیکر

ایک گریجوایٹ۔ ڑنڈ (عالم۔ فاضل) تجربہ کار و فلاسفر تک کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اُن کو تحریر میں لانا ایک بڑا اہم۔ نہیں نہیں۔ بلکہ ایک غیر ممکن سا امر ہے۔ جیسا میں نے اوپر ذکر کیا کہ پچھلے زمانہ میں کہ جب کہ کل روئے زمین پر ایک ہی سنسکرت زبان جاری تھی اور برہمچریہ دھارن ضروری و لازمی امر تھا) ایک طالب علم بہت تھوڑے عرصہ یا کہ تین برس کے اندر اندر ہی مختلف امور پر بڑی آسانی و آزادی سے قلم زنی کر سکتا تھا۔ وہاں دوسری جانب جب موجودہ زمانہ کے ایک سٹوڈنٹ (طالب علم) کی حالت پر عام طرح سے نظر ڈالی جاتی ہے تو شوک سے کہنا پڑتا ہے کہ سٹوڈنٹ مذکور سات آٹھ سال کی پڑھائی کے بعد بھی ایک معمولی سی تحریر اُردو۔ فارسی یا انگریزی میں بخوبی ادا نہیں کر سکتا۔ اس کی سب سے پہلی وجہ برہمچریہ دھارن کی کمی ہے۔ کیونکہ برہمچریہ دھارن نہ کرنے سے انسانی دماغ صحیح و سالم قدرتی حالت میں کام نہیں کر سکتا بلکہ اُس (دماغ) میں ایک قسم کے پریشانی کے خیالات بھرے رہتے ہیں اور انسانی جسم میں آلس۔ سستی۔ بے چینی و نسانی کا دور حکمران رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے طالب علم کی توجہ و طبیعت یکسو نہیں رہتے۔ علاوہ بریں آجکل درسگاہیں قصبہ جات کے وسط وسط میں ہوتی ہیں اس لئے لڑکوں (بچوں) کا میلان (رغبت) عام بازاری چیز دل یا کہ مصنوعی (بناوٹی) رغبتوں کیطرف لگا رہتا ہے اور انہیں ایسا موقع بہت کم ملتا ہے کہ کچھ مدت کسی پُر فضا کھلے میدان میں رہ کر قدرتی نظارہ سے سکھ شا حاصل کریں یا بہ الفاظ دیگر صحیفہ قدرت کا مطالعہ کر سکیں۔

اور ٹھیک ٹھیک تندرستی کا فائدہ اُٹھاویں - پس ضروری ہے کہ بچے دماغی حالت میں کمزور رہیں - اور جو کام کہ برہمچریہ دھارن کرتے ہوئے تین سال میں ہو سکے وہ بغیر برہمچریہ رکھنے کے دس برس تک نہ ہو سکے تجربہ شرط ہے -

دوسری وجہ مختلف زبانوں کی پڑھائی ہے اور یہ یا اس قسم کی پڑھائی مبتدی کو ہمیشہ کے لیئے ادھوری حالت میں رکھتی ہے - دیکھو پہلے زمانہ میں جبکہ کل سرشٹی کے بچوں کو ایک ہی زبان (جس کا نام میں بہت جگہ درج کر چکا ہوں) میں تعلیم دیجاتی تھی - تو اُس وقت نہ تو اُنہیں مختلف زبانوں کی فضول پڑھائی میں اپنے بیش قیمت دماغوں کو خالی کرنا پڑتا اور نہ ہی انمول آیو (عمر) کے ایک بڑے حصہ کو رائیگاں ضائع کرنا ہوتا - اور نہ ہی اُن بچوں کے والدین وغیرہ کو اُن کے لیئے ہر ماہ و ہر سال نئے نئے ایڈیشن اور مختلف آتھروں (مصنفین) کی بنائی ہوئی رنگین و شاندار کتب کی خرید وغیرہ کے لیئے بھاری اخراجات کا نامناسب بار اُٹھانا پڑتا تھا ایک ہی زبان میں تعلیم ہونے کے فوائد عیاں ہیں - اور وہ فوائد اُس زمانہ قدیم میں جبکہ کل دنیا میں صرف ایک ہی زبان سنسکرت میں بچوں کو تعلیم دیجاتی لازمی امر تھا - امیر و غریب کے لیئے مساوی یا یکساں طور پر کارثابت ہوتے تھے - مثلاً اُس زمانہ کی تعلیم (مادری و درسی) میں ہر ایک بچے کو بتایا جاتا تھا - کہ اُس چیز پلشئے جو پیاس بجھانے کے کام میں لائی جاتی ہے کا نام اُودا یا جل ہے - اور یہی نام بالفظ تقریر و تحریر میں استعمال کرنا ہوگا - پس روئے زمین کے کل حصوں کے باشندگان اپنی

تقریر و تحریر میں وہی لفظ برتتے یا استعمال کرتے تھے - اور جس کو ہر ایک
فرد بشر بغیر کسی نقص کے و بخوبی سمجھ سکتا تھا - یا آج کا زمانہ ہے کہ بچوں
کو "جل" کے اظہار کے لیے بیشمار الفاظ کا جاننا یا یاد کرنا ضروری ہوتا ہے
مثلاً پانی - آب - ابو - آ - ماجی - تنی (تبز) - آئیر - نام - سوئی بچری
یہ - واٹر - می زو (مینرو) - ڈیم - کیم وغیرہ وغیرہ - یہ چند ایک نام صرف
"پانی" کے اظہار کے لیے درج کئے گئے ہیں - باقی سب چیزوں وغیرہ کے
مختلف ناموں کا خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے - اور پس ایسی ادھوری تعلیم
کا جو نتیجہ ہونا چاہیئے - وہ بالکل عیاں ہے - اگر تمام موجودہ نے ہار زبانوں
جن کی تعداد چھ ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے کی واقفیت پیدا کرنے
کے لئے کوئی شخص جد و جہد بھی کرے تو یقیناً یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کی
مراد ہرگز ہرگز اور کبھی بھی پورے طور پر بھی نہ آوے گی - اس کے لیے
لاحد اخراجات کی ضرورت ہوگی اور جو ذرائع یا کہ سامان (مذکورہ بالا) کبھی
بھی ایک شخص کو نصیب نہیں ہو سکتے -

تیسری وجہ جو موجودہ زمانہ کے طالب علموں کو اپنی اصلی تعلیمی
کورس اور دماغی حالت میں کمزور رکھنے والی ہے - وہ یہ ہے کہ اُن
بچوں یا طالبعلموں کے والدین نہیں نہیں بلکہ اُن کے آچارج (آچاریہ)
یا مدرس - سکول ماسٹر - پرنسپل - و دیگر تعلیمی نگران وغیرہ پہلے
خود اعلےٰ کیریکٹر (چال و چلن - آچرن) کا نمونہ بن کر سچے دھرم بھاؤ
و پریم (محبت خالص) کا اظہار اپنے ششیوں (شاگردوں)
کے سامنے پیش نہیں کر سکتے - اور سب سے بڑھ کر آچاریہ کا عام برتاؤ

(سلوک) غریب و امیر بچوں کے ساتھ مساوی نہیں ہوتا۔ پس شاگرد لوگ اُن کی خشک۔ بے اثر و طرفدارانہ تعلیم سے کچھ بھی حقیقی فائدہ اخذ نہیں کر سکتے۔ اسی مضمون کے متعلق اور جتنی عام و موٹی موٹی وجوہ ہیں۔ اُن کا یہاں درج کرنا محض فضول معلوم ہوتا ہے۔

اوہو! میں اپنے خیال سے چوک گیا۔ کیونکہ اس نوٹ کے اندر خصوصیت کے ساتھ جو کچھ کہ مجھے لکھنا تھا۔ وہ نہیں لکھا۔ بلکہ اُس کی بجائے کچھ اور ہی لکھدیا۔ لیکن خیر۔ اب میں اپنے اصلی مطلب کیطرف آتا ہوں۔ میرا مدعا یا کہ مقصد اس امر کی پڑتال کرنا ہے کہ آیا دراصل کوئی ایسا زمانہ ہو گذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی پر **آرج دھرم** اور **آرج بھاشا** (سنسکرت) درخشان تھے۔ یا کہ یہ خیال محض ایک فرضی خیال ہی ہے۔ قریباً چھ برس کا عرصہ ہُوا ہوگا۔ کہ میرا اپنا یہ خیال تھا۔ کہ کل روئے زمین پر آرج راج (راجیہ) اور سنسکرت کا پرچلت ہونا (یعنے زمانہ قدیم میں پرچلت تھا) ایک امر محال ہے۔ لیکن واہ رے زمانہ کی تبدیلی کہ آج تھوڑے ہی عرصہ بعد میں تہ دل سے قائل ہو گیا ہوں۔ کہ ضرور وبلاشک وشبہ ایک ایسا نادر زمانہ ہو گذرا ہے۔ جبکہ کل سرشٹی کو آرین دھرم و سنسکرت {سب زبانوں کی ماں اور بے نقص و پاک زبان {The perfect language} کی قدرتی فضیلت و عظمت کا جوبن اپنے مقدس و نورانی سایہ کے فیض سے فیضیاب کر رہا تھا۔ یوروپین تحقیقات اور میرا اپنا مختلف سفر اس میری خیال کی تبدیلی کا باعث ہیں۔ اور بس اس تبدیلی خیال نے مجھے امر

مذکور کی پڑتال اور اس نوٹ کے لکھنے کا موقع دیا ہے۔

اس بات کے ماننے میں تو شاید کسی شخص کو بھی انکار نہ ہوگا۔ کہ فی زمانہ بہت سے امورات کی تحقیقات میں یوروپین اور خاصکر انگریزی تحقیقات کو سب سے بڑھکر قابل وقعت سمجھا جاتا ہے۔ پس جب خود انگریز لوگ (اہل فرنگ) اس بات کو بڑے فخریہ طور پر اور بصد خوشی تسلیم کرتے ہیں کہ وے اُن پُرانے (قدیم) آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ کہ جن آریاؤں نے ایشیا کے مختلف حدود {کوہ ہمالیہ کا دامن تبت۔ روس۔ عرب وغیرہ} سے کوچ کر کے یوروپ (آریہ پُرب) کے بر اعظم کو آباد کیا تھا۔ ان الفاظ کی تصدیق پُرانی تواریخ ہند وقصص ہند سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ نیز اہل فرنگ اس بات کے بھی مُقر ہیں۔ کہ اُن آریہ بزرگوں کی زبان سنسکرت تھی اور مفصلہ ذیل یوروپین زبانوں کی شاخیں آرین لینگویجز سے تعلّق رکھتی ہیں ۔

ازانگلش گرامر اینڈ انالائی سس مرتبہ

میسرز ولیم ڈیوڈسن بی۔اے لنڈن

جوسف کروس بی ایلکاک صاحبان

موجودہ تقسیم زبانوں کی

ایشیاٹک

۱۔ سنسکرت۔
۲۔ پراکرت۔ } قدیم بگاڑ سنسکرت کا۔
۳۔ پالی۔

} انڈین۔ Indian

۴- { ہندی - / ہندوستانی - / بنگالی - / مرہٹی وغیرہ - } جدید لنگاڑ سنسکرت کا -

۵ - سنگالی - (سیلون یعنے لنکا زبان -)

۶ - جپسی زبانیں - اہندوپٹوئی لوگوں کی بولیاں -

انڈین
Indian.

نوٹ - برہمی - سیامی - ملائی - کاوی یعنے جاوا کی خاص زبان چینی جاپانی وغیرہ - سب کی سب زبانیں مذکورہ بالا زبانوں کا مخلوط یا مکسچر ہیں
(آر - ڈی - ایس)

۱ - زینڈ - (معدوم) -
۲ - کوئی فورم - (پہلوی وغیرہ) -
۳ - جدید فارسی -
۴ - آرمی نی عن -
۵ - کردش - کھردش -
۶ - افغان - (پشتو) -

ایرانی عن
Iranian.

نوٹ - زائد واقفیت کے لئے کئی ایک انگلش "سائیکلوپیڈیاز" ملاحظہ ہوسکتی ہیں - (آر - ڈی - ایس) -

یوروپین

کیلٹک Keltic	سائم رِک Cymric شاخ -
	۱- ویلیش - Welsh
	۲- کارنش - (معدوم) Kornish
	۳- باس بریٹن یا آرموری کن - Bas-Breton or Armorican,
	گادھیلک Gadhelic شاخ
	۱- ارس یا آئرش Erse or Irish
	۲- گاے لک - گیلک - Gaelic
	۳- مینکس Manx

پرانی اٹالین بولیاں

اٹالی عن Italian	۱- اوسکن - (معدوم) Oscan
	۲- عم بری عن - (معدوم) Umbrian
	۳- لیٹن - (معدوم) Latin

لیٹن سے نکلی ہوئی بولیاں نام رومنس۔

اٹالی عن
Italian

١۔ اٹالین۔ اٹالی عن۔ (اٹلی کی بولی) Italian
٢۔ فرینچ۔ French
٣۔ پرووینکل۔ Provencal
٤۔ سپینش۔ Spanish
٥۔ پرتگیوز۔ Portuguese
٦۔ رومن سِش۔ Romansch
(سوِٹزرلینڈ کے علاقہ گری سُونز میں بولی جاتی ہے۔)
٧۔ ولاچی عن۔ Wallachian

گریک
Greek

الف۔ قدیم گریک بولیاں۔ Greek
١ ۔ ای عونک۔ Ionic
٢ ۔ ڈورک۔ Doric
٣ ۔ اے عولک۔ Aeolic
٤ ۔ آٹک۔ Attic
ب۔ جدید گریک یا روماعک Romaic

Teutonic

لو جرمن Low German
١۔ موسو گوتھک (معدوم)۔ Moeso Gothic

۲- فری سی عَن Frisian

پُرانی فری سی عَن - (معدوم)

جدید فری سی عَن - (فریس لینڈ میں بولی جاتی ہے -)

۳- ڈچ (ڈچی) Dutch

پُرانی ڈچ - (معدوم)

جدید ڈچ - (ہالینڈ و بلجیم میں بولی جاتی ہے)

۴- فلیمش - Flemish

پُرانی فلیمش - (معدوم)

جدید فلیمش (مروج)

ٹیوٹونِک Teutonic

۵ - پُرانی سیکسن - (معدوم) Saxon

۶ - انگلش (انگریزی) English

پُرانی انگلش یا اینگلو سیکسن - (معدوم)

جدید انگلش - (مروجہ انگریزی)

لو لینڈ سکاچ - Lowland

۷- سکنڈی ناوی عَن - (سکنڈی نے وی اَن) -

Scandinavian

پُرانی نورس - Noris

آئیس لینڈک - Icelandic

سکنڈی ناوی عَن

فیروجک Ferroic

ٹیوٹونک Teutonic

- دانش - Danish
- ناروی گی عن - Norwegian
- سویڈش - Swedish
- ہائی جرمن High German
  - پرانی ہائی جرمن - (آٹھویں سے گیارھویں صدی مسیح تک)۔
  - مڈل ہائی جرمن - (بارھویں سے پندرھویں صدی تک)۔
  - جدید ہائی جرمن -

لیٹک Lettic

- پرانی لیٹک - Lettic
- لے ٹش یا لے وونی عن - Lettish or Livonian
  (مروج در علاقہ کورلینڈ و لی وونیا)۔
- لتھوآنی عن[1] (غربی روس و پرشیا میں بولی جاتی ہے) Lithuanian

سکلاوونک Sclavonic

- جنوبی شرقی (جنوب مشرقی) سکلاوونک - Sclavonic
- پرانی بلگیری عن - Bulgarian
- جدید بلگیری عن -

۱؎ لتھوآنی عن زبان کو اس وقت تک سنسکرت سے زیادہ تر ملنے کا فخر حاصل ہے۔

Sclavonic
- Russian — رشی عَن ۔ (روسی)
- Illyrian — علائی ری عَن ۔
- Servian — سردی عَن ۔
- Kroatian — کروشی عَن ۔
- Slavenian — سلوِوی نی عَن ۔ (مروج در کارن تھیا وستائی ری آ ۔)

غربی سکلاونک

Polish — پولش ۔

Tchechian — بوہی ئی عَن یا چیچی عَن ۔

سلوداکی عَن ۔ (ہنگر سے کے سلووک لوگ بولتے ہیں ۔)

وینڈ عَن ۔ یا سوربی عَن ۔ (لوساشی عَن بولیاں ۔)

Polabian — پولابی عَن ۔

آریَن "Aryan" سنسکرت لفظ ہے ۔ جس کے

معنے "Noble" نوبل و "Honourable" آنرایبل کے
(شریف نیک) (معزز)

ہیں ۔

امثال (مثالیں)

سنسکرت	گریک (یونانی)	لیٹن	گوتھک	پرانی ہائی جرمن	انگلش	اردو معنی یا مطلب
بھراتر	پھراتیر	فراتیر	بروتھر	پروعودر	برادر	بھائی
پتری (پتا)	پاتیر	پاتر	فادر	واتر	فادر	باپ
پورن (پورنا)	پلے عوس	پلی نُس	فلس	وول	فل	بھرا ہوا - پُر -
جاتی	جی نوس	جی نس	کینی - کونی	چُن نی	کِن	رشتہ - رشتہ دار
مدھیا	میس سوس	می ڈیئی اُس	مِڈُجا	متی	مِڈ	درمیان - نصف - نیم - آدھا -
اُدا (علا)	ہُوڈعد	اونڈا	واٹو	وازر	واٹر	پانی
پادا (پدا)	پوعس پوڈوس	پیس پیڈس	فولٹس مسلمو	ودعوز	فٹ	پاؤں
ہرد (ہردہ)	کردیا	کور - کوردس	ہیرٹو	ہرزا	ہارٹ	دل - قلب - ہردہ
ہنس	چین	عن سر	گنس	کنس	گوس	راج ہنس (ایک قسم کا پرند)

نوٹ :- گوتھک وانگلش کی قرابت یا ملاپ پر ذرا غور کیجیے۔

مزید انفارمیشن کے لئے "گرم مس لا" = Grimm's Law

{ discovered by Mr. Jakob Grimm
یعنے گرم صاحب کا دریافت کیا ہوا قاعدہ یا قانون }

اور ورنرس Verners Law (ورنر صاحب کا قاعدہ) (قاعدہ)
کہ جنمیں آرین لینگویجز کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

اوپر لکھی مثالوں وغیرہ سے صاف طور پر عیاں ہے کہ سنسکرت کے روپ کو دوسری زبانوں میں لاکر { نہیں نہیں بلکہ کل دوسری زبانیں سنسکرت کے بگاڑ سے بنیں۔ } کس طرح پر بدلا یا بگاڑا گیا۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ سنسکرت کل روئے زمین کی زبانوں کا مخرج۔ منبع یا ماں ہونے کا قدرتا طور پر فخر رکھتی ہے۔ اور کل دنیا کے سچے محققین حق شناس۔ منصف مزاج اور بے متعصب اصحاب (انسان۔ اشخاص) اس پرفیکٹ (مکمل) لینگ وج (زبان) کو سب زبانوں کی رُوٹ Root (بیخ۔ بنیاد۔ جڑ۔ اصل) ماننے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے

لیکن افسوس کہ تعصب بھی کیا بری بلا ہے۔ یہ مرض موذی و مہلک (تعصب یعنے بے جا طرفداری۔ بے منصفانہ رعایت) جن انسانوں کو چھو گئی۔ اُس نے اُن (متعصب انسانوں) کو اتنا زیر لپیٹ۔ رام۔ کمزور۔ تنگ خیال و بے دماغ کر دیا۔ کہ اُن کو "راستی" (سچائی) کو راستی سمجھنا بھی کلمۂ کفر کے برابر معلوم ہونے لگا۔ تعصب کے غلبہ کے اثر نے اُن انسانوں کے دل و دماغ اور تمام جسمانی رگ و ریشہ میں اتنی پائدار و زبردست

سرایت کی - کہ جس کی وجہ سے اُس متعصبانہ اثر کی ہیٹ (حرارت) سے
اُن کے اندر سے اُسی قسم کی مضر گیس (زہریلی و کثیف گرم ہوا) ہر وقت
خارج ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگی - پس تعصب کی صفت سے موصوف
(متصف) اصحاب سے ہرگز ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وے صاحبان
سنسکرت جیسی پاک و مکمل زبان کو سب زبانوں کی روٹ ماننے میں علانیہ
طور پر اقبال یا اقرار کر سکیں - اور اس دیو بانی (سنسکرت) کے پرچار
واشاعت کے لئے سر توڑ کوشش و سعیٔ بلیغ کر کے اپنے معلومات کا دائرہ
وسیع کر سکیں - ہمارے خیال میں سنسکرت زبان کسی ایک خاص ملک
یا فرقہ کی ملکیت نہیں ہو سکتی - بوجہ ہونے

Universal Language یونی ورسل لینگوئج (عالمگیر زبان)

کے روئے زمین کا ہر ایک فرد بشر (انسان) بلا لحاظ مذہب و ملّت
ورنگ وروپ یکساں اور مساوی طور پر اس زبان کی تحصیل سے مستفید
و مستفیض ہو سکتا ہے -

ٹیبل آف ڈیوژنز آف دی آرین لینگویجز

یعنے

آرین زبانوں کا نقشۂ تقسیم

{مندرجہ چیمبرس اِٹی مالوجیکل ڈکشنری آف دی انگلش لینگویج}

انگریزی زبان {یعنے اینگلو سیکسن کی بیٹی - اولاد یا کہ نتیجہ} اُن زبانوں میں سے ایک زبان (بولی) ہے کہ جن کو لوجرمن بولیاں (زبانیں) Low German dialects کہا جاتا ہے - اور یہ لوجرمن بولیاں اِنڈو یوروپین یا آرین لینگویجز کی شاخ موسومہ ٹیوٹونک Teutonic ایک جزو (حصّہ) ہیں - آرین لینگویجز چھ خاص یا کہ بڑی شاخوں میں منقسم ہیں - وہ چھ شاخیں یہ ہیں -

Slavonic سلاوونِک	Teutonic ٹیوٹونک	Graeco Latin گریکو لیٹن	Celtic کیلٹک
Persic پرسِک	Indian اِنڈین		

ٹیوٹونک۔ شاخ تین درجوں (جماعتوں) میں منقسم ہے۔ یعنے [1] لوجرمن۔ [2] ہائی جرمن۔ سکنڈی [3] ناوی عن۔

Teutonic ٹیوٹونک

1.- Low = German لوجرمن
- 1.- Moeso Gothic - موسو گوتھک۔
- 2.- Anglo Saxon - اینگلو سیکسن۔
- English انگلش۔
- 3.- Old Saxon - پرانی سیکسن۔
- 4.- Frisian فری سی عن۔
- 5.- Dutch ڈچ۔
- 6.- Flemish فلیمش۔

2.- High = German ہائی جرمن۔
- 1.- Old High German پرانی ہائی جرمن
- 2.- Middle High German مڈل ایضاً (درمیانی)
- 3.- New High German نئی ہائی جرمن (جدید)

Teutonic ٹیوٹونک

3.- Scandinavian سکنڈی ناوی عن
- 1.- Icelandic - آئس لینڈک۔
- 2.- Norwegian - ناروی جی عن۔
- 3.- Swedish - سویڈش۔
- 4.- Danish - ڈانش۔

Celtic

کیلٹک شاخ ذیل میں درج ہے۔

I Gadhelic or Erse پہلا حصہ گادھیلک یا ارس

1.- Irish - آئرش

2.- Scottish Gaelic سکاٹش گیلک۔

3.- Manx مینکس۔

II Cymric دوسرا حصہ سائمرک

1.- Welsh - ویلش

2.- Cornish (معدوم) کارنش

3.- Britan

نیز یہ امر بھی کسی سے مخفی نہیں کہ اہل فرنگ کی رائے میں پرانے آریہ لوگ اعلےٰ درجہ کے عابد۔ راست باز۔ وعدہ یا عہد کے پکے۔ دیانت دار۔ جفاکش و بڑے بہادر تھے۔ تواریخ وغیرہ سے اسکا ثبوت ملسکتا ہے۔

اب میں روئے زمین کے سب سے بلند حصہ خشکی کہ جس پر سب سے اول سرشٹی کا ظہور ہونا مانا جاتا ہے کیونکر اس امر کی پڑتال کرونگا۔ لیکن اس سے بھی اول دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ The loftiest in the World کو لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ

نام ہمالیہ ہے۔ دیکھو "ہمالیہ" سنسکرت شبد ہے یعنے ہم و آلیہ (آلا)
کا مرکب۔ ہم کے معنے برف اور آلیہ کے معنے گھر یا مقام وغیرہ۔
یعنے برف کا گھر یا مقام۔ یا بالفاظ دیگر وہ مقام جو مدامی (ہمیشہ) برف
سے مستور رہتا ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ نام
آغاز سرشٹی (ابتدائے آفرینش) کی سب سے پہلی مخلوق ناطق یعنے انسانوں
و منشوں (جن کو اُس وقت "آریہ جاتی" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔)
نے رکھا۔ اور ایسی بھاشا میں وہ نام رکھا۔ جو آغازِ سرشٹی میں مُروج ہوئی
یعنے سنسکرت۔ اور اب تک وہ نام بدستور قائم رہا۔

اب سب سے اونچے (بلند) ملک (آبادی)

The highest country in the world

کو لیا جاتا ہے کہ جس کا نام تبت یا تبیت ہے۔ یہ نام بھی
سنسکرتی مرکب لفظ معلوم ہوتا ہے یعنے تی ہیتی بمعنے زمین (خشکی)
اور بت بمعنے بہت اونچا۔ بہت بلند وغیرہ۔ اس سے بھی صاف
ظاہر ہے کہ یہ نام آریاؤں کا مقرر کردہ ہے۔ علاوہ بریں اس ملک کے
دریاؤں مثلاً برہم پتر۔ جھیلوں۔ مثلاً مان سرودر اور پہاڑوں مثلاً
کیلاس کے ناموں سے صاف سنسکرت کی خوشبو ٹپکتی ہے۔ تبت کے
لاماؤں و دیگر عام متمول (امیر) لوگوں کے دیہانت کے بعد اُن کی
لاشوں کو خوشبودار لکڑیوں کی چتا میں جلایا جانا ویدک ریتی (رسم)
کے رواج کا بدیہی ثبوت ہے۔ ملک تبت کے مختلف حصوں میں در و
دیوار پر "اوم منی پدمنی" یا کہ "اوم منی پدمنے ہوم" کا کندہ ہونا

سنسکرت کی فضیلت اور آرج دھرم کی قدامت کی خاص علامت ہے
قصہ کوتاہ چونکہ اس دیش کا موجودہ مذہب اس دم تک بدھ ہے اور
بدھ مذہب آرج دھرم کا بگاڑ ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُنکی مذہبی کتب
مقدس بھی پالی جو مگدھی و سنسکرت کا بگاڑ ہے میں تحریر ہیں۔ اسلئے
روز روشن کیطرح عیاں ہے کہ کسی وقت تبت خالص آرین دیش تھا
اور آریاؤں نے ہی اُسکو آباد کیا تھا۔

تبت کے پڑوسی یا کہ ملحقہ ملک جو تمام دنیا کے ممالک میں
سے بلحاظ آبادی بڑا ہے۔ اور جس کا نام چین ہے اور اصل لفظ چین
ہے جس کے معنے علامت۔ نشان یا کہ خط و خال کے ہیں۔ اور
یاد رہے کہ اسی لئے اہل چین اپنے ملک کو کسی خاص قطعۂ زمین (برّاعظم
ایشیا) کا وسطی یا مرکزی حصّہ قرار دیتے ہیں۔ اور اس بات پر نازاں
ہیں کہ خدا (ٹنی جن کونگ) نے اُن کو دیگر ملکوں پر ترجیح دے کر درمیانی
حصّہ عنایت کیا ہے [واقعی یہ ملک قدرتی نظارے کو بخوبی جتلاتا ہے]۔

عمر رسیدہ چینی لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اُن کے دیش میں مُردہ جلانے
کی رسم عام طور پر رائج تھی۔ مگر قریباً دو سو برس سے اس رسم کا خاتمہ
ہوگیا۔

اہل چین کے عام عقاید و رسومات پورانک لوگوں سے ملتی ہیں۔
کیونکہ اول الذکر بھی مردہ پتروں کی پوجا و شرادھ کرتے۔ اُن کے نام پر
مختلف اقسام کے سامان جلاتے اور بطور خیرات وغیرہ کے دیتے ہیں
اور علاوہ ازیں اہل چین کا جن بھوت و چڑیلوں کے سایہ سے ڈرنا۔

ہر ایک کام کے شروع یا کہ سفر وغیرہ میں جانے کے لیئے مہورت (شگون) کا دیکھنا۔ مختلف دیوتاؤں پر اعتقاد رکھنا۔ چاند گرہن و سورج گرہن کے وقت راہو و کیتو کے خوف سے ڈر کر ڈھول وغیرہ بجا کر خاص خاص پرستش کرنا اور کوان ژن (کوان ین) دیوی سے اولاد کا مانگنا وغیرہ وغیرہ فضول رسمیات صاف طور پر اُس اندھکار (تاریکی جہالت) کو جتلاتے ہیں۔ کہ جس نے پورانک زمانہ کے آغاز میں ویدک دھرم کی روشنی (سوریہ) پر سیاہی یا کہ کلنک لگانے کے لیئے تباہی و اندھیر گردی بپا کر دی۔ مگر خیر اس سے آگے بڑھ کر میں ملک چین کے موجودہ فرقہ تاؤ۔ لاؤ چیز یا کہ فرقہ چاؤ (یعنی وہ لوگ جو مہاتما تاؤ یا کہ لاؤ چیز کے مرید ہیں) کو صد قدل سے آفرین و شاباش کہتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس دم تک ویدک دھرم کی روشنی کے چند ٹمٹماتے ہوئے ذروں کو روشن رکھنے میں ثابت قدمی و استقلال کو کام میں لایا۔ تمام چینی مندروں میں اسی فرقہ کے لوگ مہنت و پجاری کا کام کرتے ہیں۔ تمام اہل چین پر ان کا بڑا رعب و دبدبہ ہے۔ یہ لوگ عمر بھر مجرد رہتے ہیں۔ ان میں سے بہت لوگ سر و ڈاڑھی کے بال نہیں کٹواتے۔ مدھ (منشی اشیاء یعنی شراب و کوئی نشہ وغیرہ) ماس (گوشت۔ مچھلی۔ انڈا وغیرہ) دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ بالکل نہیں کھاتے۔ ان کی خوراک چاول۔ سبزی۔ مونگ پھلی کا تیل وغیرہ ہیں۔ تمام فرقہ مذکور و علماء دیگر اہل چین بھی آواگون کے قائل ہیں۔ ان کا موجودہ مذہب

نوٹ:۔ کل اہل چین ہر روز صبح سویرے اور شام کو بلا ناغہ لوبان (دھوپ۔ سنگرهت) وموم کی تبیاں اپنے گھروں کے اندر اور باہر دروازے کے نزدیک جلاتے ہیں۔ جو کہ رشیاں کے عمل کا نگار ہے +

بُدھ ہے جو ویدک مت کا بگاڑ ہے

علاوہ بریں عام اہل چین ہولی (ہندو تہوار) کی رسم پورے طور پر ادا کرتے ہوئے سال بھر میں ایک دفعہ کئی روز تک رام لیلا کرتے ہیں جسمیں ہزاروں لوگ رات کے آٹھ بجے سے لیکر ایک بجے سویر تک لیلا کو دیکھتے ہیں۔ ہولی کی رسم خاص ہندو ہولیوں کے دنوں کے لگ بھگ ادا کی جاتی ہے۔

اہل چین چوٹی بھی رکھتے ہیں سنہ ۱۶۴۴ء سے پیشتر اہل چین سر کے سب بال رکھتے تھے۔ مگر سنہ مذکور میں مانچو حاکم نے صرف ایک لمبی چوٹی کے رکھنے کا حکم صادر کر دیا۔ اور باقی بال چٹ۔ مذکورہ بالا حالات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کسی وقت کل ملک چین آرج دھرم کے زیر سایہ ہونے کا فخر رکھتا تھا۔

اب ذرا آگے چلکر ملک چین کے پڑوسی ملک کو جو کہ نقشہ یا خاکہ ممالک پر دیکھنے سے بھگوے یا ہلکے گیروے رنگ میں ایشیا و یوروپ کے دونوں حدود میں ہزاروں میلوں تک پھیلا ہوا نظر پڑتا ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ ملک جو کل روئے زمین یا کہ خشک سطح زمین کا قریباً ساتواں حصہ ہے۔ لیا جاتا ہے۔ اس ملک کا نام رشیا یا روس ہے۔ رشیا سنسکرت زبان کا مرکب لفظ ہے۔ یعنے رشی آ- (آ مخفف ہے آلیہ یا آلا کا جس کے معنے مقام یا جگہ وغیرہ کے ہیں) جس کا مطلب رشیوں (عالم۔ عامل۔ عابد۔ زاہد وغیرہ)

کیجائے سکونت ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو کہ کسی زمانہ میں سرتاج دنیا ہو

گذرا ہے۔ گو اسوقت رُوسی آبادی کا حصۂ کثیر عیسائی مذہب رکھنے والا

ہے۔ مگر باوجود عیسائی مذہب کا پیرو ہونے کے بھی عجیب عجیب پورانک

رسومات اور خصوصاً بُت پرستی ان میں پائی جاتی ہیں۔ انگریزی تحقیقات

ہمیں بتاتی ہے کہ اسوقت تک یہ لوگ بدھوار اور شکروار کو برت یا روزہ

رکھتے اور گوشت۔ پیاز۔ لسن۔ دودھ۔ گھی وغیرہ نہیں کھاتے۔ بلکہ ملک

چین کے فرقہ تاؤ کی طرح خاص خاص غلہ۔ سبزی اور تیل وغیرہ کھاتے

ہیں۔ ان لوگوں میں گوشت خوری کی عادت اسوقت تک بہت ہی کم

ہے۔ یہ لوگ سبزی و دیگر غلہ جات کو ذریعۂ زندگی مانتے ہیں۔ اس سے

بڑھکر غربی روس کے علاقہ لتھوآنیا Lithuania

کو لیا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں چند ایک انگریزی سطور ایک انگریزی

کتاب سے جو ۱۹۰۱ء کی چھپی ہوئی اور کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے دربارۂ

حالات ملک روس طبع کی ہے۔ بجنسہٖ درج ہیں ؎

"The Lithunian Language
Spoken by about 12 Lakhs. is re-
markable as coming nearer the
Sans-krit than any othar aryan
Languages.. The peopl. thoug no-
minally- belonging to the Roman

Catholic or Greek Churches. cling to many heathen costoms. when anyon is dying, all seed corn is remaited from the house under belief that if it were there when the sould left the body it would never grow a hole is pierced in the wall above the sickmans, head to give passage to his a parting saul.

اوپر لکھی انگریزی کا مطلب یہ ہے -

"لتھوآنی عن (لتھوآنیا کی) بولی جو قریباً بارہ لاکھ آدمیوں کی آبادی میں بولی جاتی یا کہ پر چلت ہے - باقی تمام آرین بولیوں (اوپر اسی نوٹ میں ایک نقشہ کی شکل میں بیان ہو چکی ہیں) کی نسبت زیادہ تر سنسکرت کے نزدیک آنے (یعنے سنسکرت سے ملنے کے لئے) مشہور ہے - لوگ (یعنے اہل لتھوآنیا) اگرچہ برائے نام رومن کیتھولک یا گریک چرچوں (رومن یا یونانی عیسائی عبادت گاہوں - گرجوں یا جماعتوں) سے تعلق رکھتے مگر بہت سی بُت پرستانہ رسُومات سے چمٹے ہوئے یا پیوستہ ہیں -

جب کوئی شخص مرنے لگتا ہے۔ تو تمام تخم ریزی والا غلہ (یعنے وہ اناج جو برائے بونے بیجنے یا تخم ریزی کرنے کے لیئے موجود ہو) گھر سے باہر نکال لیا جاتا ہے۔ اس اعتقاد یا خیال سے کہ اگر جیو (روح) کے سریر (جسم) سے نکلنے کے وقت وہ (یعنے غلہ) وہاں (یعنے وہ گھر جہاں کوئی شخص مرنے لگا ہے) رہا۔ تو وہ (غلہ) ہرگز نہ اُگیگا۔ بیمار شخص کے سر کے اوپر سرہانہ والی دیوار میں روح (جیو) کے پرواز کے لیئے ایک شگاف (سوراخ) کر دیا جاتا ہے"۔

گو عیسائی لوگوں کے خیال میں اس قسم کا عمل ایک بت پرستانہ بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر میں تو اس رسم کو نہایت ہی پاک۔ ضروری وطبی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اس قسم کا عمل کسی قسم کے پرند یا کہ انسان کی پرستش تو نہیں۔ جیسا کہ عموماً رومن کیتھولک وغیرہ چرچوں (گرجوں) میں باز (پرند) کی دھاتی تصویر یعنے بت یا کہ مریم کی مورتی کی پرستش ہوتی ہے۔ نہیں نہیں یہ صلیب (کراس) کے نشان کی بھی پرستش نہیں جو کہ عام عیسائیوں میں رائج ہے۔

اہل لیتھوآنیا میں اور کئی ایک پورانک رسومات اب تک پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے سینکڑوں لوگ آواگون کے قائل ہیں۔ اسی علاقہ کے مقام کوونو Kovno جو سرحد جرمنی سے ملتا ہے۔ اور ولنا میں بھی کئی ایک نشانات ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پورانک رسومات سے ملتے ہیں۔ مثلاً کئی ایک خاص خاص درختوں (پیپل وغیرہ) کی پوجا +

علاقجات رشیا کے آریا لوگوں ہی نے جرمنی (آریہ منی) کو آباد کیا پی اریں
ننگ سائیکلوپیڈیا میں لتھوآنیا کی بابت تحریر ہے۔ کہ یہ علاقہ اپنی بولی
(زبان) کی خاص خاص خصوصیتوں کے لیئے مشہور ہے۔

کسی وقت پولینڈ و پرشیا وغیرہ کے لوگ بھی لتھوآنیا کی کئی ایک
مذہبی امورات میں خاص حصہ لیتے تھے۔ کوئی زمانہ تھا کہ کل روس کے
مختلف مقامات میں بڑے بھاری ہون یگیہ ہوا کرتے تھے۔ اور جس
مطلب کے لیئے وسیع ہون کنڈ موجود تھے۔ وہی ہون کنڈ آجکل پارسیوں
کے آتشکدوں کیطرح پوجے جاتے ہیں۔ لتھوآنیا میں بھی ان پختہ سنگین
کنڈوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا۔ جبکہ کل روس آریاؤں سے معمور تھا۔ روس کے مختلف
مقامات و علاقجات سے آریہ لوگ کوچ کرتے ہوئے یورپ کے مختلف ممالک
میں آباد ہوئے۔ یہی رشیا تھا۔ کہ جس کے آریہ باشندے علاقہ
Kamtschatka کے نواح سے ہوتے ہوئے
آبنائے بیرنگ سے گذر کر الاسکا میں اپنا قدم جماتے ہوئے امریکہ میں جا
بسے تھے۔ رشیا کی مشہور ویجیٹیرین (سبزی خور) قوم "دکھوبور"
جس کو ۱۸۹۸ء میں ملک روس سے جلاوطن کیا گیا تھا) آرج دھرم
کے خاص خاص صفات سے موصوف یا بہرہ ور تھی۔

روس کے بعض علاقوں میں (جو حدود چین سے ملحق ہیں) بدھ مذہب
کے پیرو بھی عام پائے جاتے ہیں +

پس مذکورہ بالا سطور سے صاف عیاں ہے کہ کسی وقت کل ملک روس

ہیں خالص ادوم کا جھنڈا سر بفلک لہراتا تھا۔ اور یہ جھنڈا ایشیا، یوروپ
اور امریکہ کی عام آبادیوں پر اپنا سایہ پہنچاتا تھا۔

اب اُس ملک کو لیا جاتا ہے۔ جس نے کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ اپنا ایک
خاص دوستانہ مگر شاہانہ تعلق ملک رشیا کے ساتھ پیدا کرتے ہوئے آخر الذکر
ملک پر اپنی ہمت مردانہ و بہادری کا سکہ جما دیا۔ اس ملک یا کہ ٹاپور مجمع الجزائر
کا نام جاپان ہے۔ جاپانی نام اس جگہ کا نہوں Nihon یا نیپون
Nippon ہے۔ چینی زبان میں اسکا نام جیپن Jehpen
ہے یعنے سورج نکلنے کا مقام جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ چونکہ جاپان
ملک چین کے مشرق میں واقع ہے۔ اس لئے اہل چین نے طلوع آفتاب
کا مقام جاپان خیال کر لیا۔

ملائی لوگ (اہل ملایا) جاپان کو جپن بولتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سنسکرت
کے لفظ ہبن یا یوبن کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے۔ آخر الذکر لفظ کے معنے
جوان و خوبصورت کے ہیں۔ ملک جاپان بھی قدیم آریاؤں نے آباد کیا
تھا۔ جاپان کی آبادی میں سب سے پُرانی یا قدیم قوم Ainu یا Aino
اینو ہے۔ انگریزی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ قوم اینو قدیم زمانہ
کے آریاؤں کی بچت کھچت ہے۔ مگر اسوقت یہ قوم بڑی ادبار کی حالت میں
پڑی ہوئی جنگلی کہلاتی ہے۔ اب میں انگریزی تحقیقات کے رو سے جتلاؤں گا
کہ جاپان میں قدیم آریاؤں کا قدم ضرور رہا۔ لیجئے مفصلہ ذیل انگریزی
فقرہ اس امر کی تصدیق پر کچھ روشنی ڈالیگا۔

"Real Origin of the Japanese

In very early times northern asia was peopled by mongolian tribes somewhat like the Chinese. The aryans are supposed to have lived to the west of them in central asia, just as the aryans spread westward to Europe and eastward to India so the mangolians similarly migrated. According to Chinese accounts, some of them settled at an early piriod partly in Corea and partly in the adjacent islands

---

اُردو مطلب -

جاپانیوں کی اصل - (آغاز - شروع - بنیاد) بہت پہلے (یعنے قدیمی) زمانہ میں شمالی ایشیا ، منگولیا کے فرقوں سے بسا تھا - یعنے منگولین فرقوں نے شمالی ایشیا بسایا یا آباد کیا تھا - یہ فرقے کچھ کچھ اہل چین سے ملتے تھے یعنے مانند اہل چین کے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت

آرئینز (آریہ لوگ) بھی اُن (منگولین فرقے) کے مغرب (یعنے غربی
حصہ) میں وسطی ایشیاء میں رہتے تھے۔ بعینہٖ یا کہ ٹھیک جیسے کہ آریہ
لوگ غربی جانب یوروپ کو یا کہ یوروپ کیطرف اور شرقی جانب انڈیا
(ہندوستان) کیطرف پھیلے۔ ویسے ہی یا اُسی طرح منگولین نے بھی
نقل مکان کیا۔ اہل چین کے بیان (یا کہ خیال) کے مطابق کچھ تو اُن منگولین
میں سے عرصہ بعید ہوا کوریا میں مستقل طور پر آباد ہو گئے اور کچھ متصل
کے جزائر (یعنے جزائر متصلہ) میں ؎ ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ لوگ اور منگولین کسی وقت ایک دوسرے
کے نزدیک رہتے اور رابطہ اتحاد رکھتے تھے۔ میرے خیال میں وہی آریہ
لوگ جنکا وسطی ایشیا میں رہنا بتلایا گیا ہے۔ جاپان کے مختلف حدود
پر قابض تھے۔

(گو عیسائی لوگ آرین و منگولین کو الگ الگ اقوام قرار دیتے ہیں۔
مگر ہمارے خیال میں ایک ایسا زمانہ بھی تھا۔ جب کہ کل سرشٹی کی مخلوق ناطق
کو "آرین" یا "آریہ جاتی" ہی کہا جاتا تھا۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ اتنا
ضرور ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہر ایک ملک و اس کے مختلف علاقہ جات کی آب
وہوا و دیگر خاصیتیں جدا جدا ہونے کے سبب (باعث) اُس ہر ایک
ملک یا اُن ممالک کی مختلف حصوں کے باشندوں کے رنگ و روپ
ڈھنگ و زبان کے لہجہ میں بڑا بھاری و نمایاں فرق پڑ جاتا ہے۔ گو اُن
باشندگان کے مذہبی خیالات ایک ہی یکساں کیوں نہ ہوں۔ اور اس سے
بڑھ کر جب نسلاً بعد نسلاً یہ فرق جاری رہے۔ تو آخری نتیجہ یہی ہوگا

؎ نوٹ:- منگولین قوم مخلوط ہے تاتاری ترک و چینی اقوام وغیرہ کی۔

جو کہ عیسائی لوگ اہل منگولیا (یعنے منگولین) درآرین کے الگ الگ اقوام ہونے کی نسبت سمجھتے ہیں۔مگر خیر۔اس بحث سے ہمارا کوئی خاص مطلب نہیں۔}

علاوہ بریں مذکورہ بالا انگریزی فقرے اور اُس کے اردو مطلب سے میرے پہلے بیان کی بھی دوبارہ تائید ہو جاتی ہے۔کہ آریہ لوگ یوروپ کی آبادی کا باعث ہوئے۔

نیز یوروپین تحقیقات بتائی ہے کہ امریکہ کے سُرخ فام باشندے (جنکو میں قدیم آریاؤں کی نسل کا بقایا سمجھتا ہوں) میں سے بہت لوگ جاپان کے راستہ سے امریکہ میں پہنچے ہوئے خیال کئے جاتے ہیں میرے خیال میں جاپان ضرور کسی وقت قدیم آریاؤں کا بڑا بھاری بندرگاہ و آرین ڈپو (Depot) رہ چکا ہے۔اور جہاں سے کہ آریہ لوگ خوشی خوشی آگے بڑھتے ہوئے پاتال دیش (امریکہ) میں پہنچے۔لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ آریہ ڈپو (جاپان) کن حصّوں کے آریاؤں سے پُر رہتا تھا۔سو جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ وہ آریہ۔آسام برہما۔سیام۔جزیرہ نمائے ہند چینی۔ملایا۔سوماٹرا۔جاوا۔مولوکس بالی۔لومبوک۔(لمبوک) جزائر فلپائن۔بورنیو۔اور وہ حصّہ جسکو اب نیوگنی کہتے ہیں۔لنکا (سیلون) وغیرہ وغیرہ اپنے ریزروں (Reserves) سے نہایت دلیری و خوشی کے ساتھ اکٹھے

نوٹ:۔ منگولیا قوم مخلوط ہے۔تاتاری ترک و چینی اقوام وغیرہ کی۔

سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں منگلاچار مناتے ہوئے جاپان میں جمع ہوتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ کے آریاؤں میں موجودہ زمانہ کے برائے نام ہندو آریاؤں کیطرح گھر کی چار دیواری میں بند رہنا۔ یا کہ پانچ چھ کوس کے سفر کے لئے بھی دہی کھچڑی کا کھانا اور خاکروب (بھنگی۔مہتر) اور پانی کے بھرے ہوئے (پر) گھڑے کا درشن کر کے مہورت سیدھ کرنا اور فضول چھوت چھات کے بندھنوں میں جکڑا جانا وغیرہ رُسومات کا وجود بالکل موجود نہ تھا۔ بلکہ وہ اصلی آریہ لوگ اس قسم کے بُزدلانہ وہم وگمان سے بالکل پاک تھے۔

جاپانیوں کا مذہب شنٹو ہے جوکہ بدھ مذہب کا بگاڑ یا کھچڑی ہے۔

ان لوگوں میں بھی تمام اس قسم کی پورانک رسومات (مثلاً مُردہ پتروں کی پُوجا۔ مختلف قسم کے دیوتاؤں کی پرستش۔ جن و بھوت اور چڑیلوں کا خوف ورعب وغیرہ) جو ملک چین میں رائج ہیں پائی جاتی ہیں۔ اور اس قسم کی رسومات کا بہت سارا دان جاپانیوں نے اپنے ہمسایہ ملک چین سے حاصل کیا۔ کئی جاپانی لوگ بھی اہل چین کی طرح آواگون کے قائل ہیں اس قسم کے پورانک حالات کا جاپان میں پایا جانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ واقعات آریہ دھرم کے بگاڑ کا نمونہ ہیں۔ اور یہ کہ کسی زمانہ میں جاپان میں خالص ویدک دھرم و خالص آریاؤں کی جے جے کار کا آوازہ بلند ہوتا تھا۔

جاپان کا نہایت ہی مشہور و خوبصورت مقام ناگا ساکی تھا تمام بدھ دیو

یادگار میں قائم ہوا تھا - یہ جگہ قابلِ دید ہے -

جاپان میں کئی جگہ بدھسٹ مندر بھی ہیں جن میں مہاتما بدھ کی مورتیاں استھاپن ہیں -

یادداشت - جاپانی لوگ ملائی نسل سے ہیں - اور ملایا دیش کسی زمانہ میں خالص آرین دیش تھا لہٰذا جاپانی بھی آرین بنس سے ہیں - دیکھو کتاب ندیاں جلد اول (اردو) -

قدیم جاپانی و ملائی رشتہ {The Japanese nation's kinship with the Malay} کے بارے میں حال ہی کی چھپی ہوئی انگریزی کتاب بنام "The Japanese Nation in Evolution" مصنفہ مسٹر ولیم گرفس صاحب (Mr. William Griffis) ملاحظہ ہو سکتا ہے +

اب جاپان کے ایک رفیق براعظم کو بیان کرتا ہے - جس کے ساتھ جاپان کا ایک قدرتی دبڑا گہرا دنیوی تعلق بھی ہے - ان ہر دو کا (میں) ایک طرح کا رشتہ ہے - اول تو انگریزی تحقیقات اور میرے اپنے خیال کے مطابق اس براعظم کے اصلی باشندوں یا کہ پرانے آریاؤں کا جاپان کے راستہ اس براعظم میں پہنچنا اور وہاں آباد ہونا - دوئم اسوقت بھی مختلف ممالک کی خلقت کو جاپان ہی کے راستہ اس براعظم کی سیر یا کہ دنیوی کاروبار کے لیئے جانا - سوئم جاپان و روس کی گذشتہ خونریز کشمکش میں براعظم مذکور کے ایک خاص حصہ کے علاوہ حاکم کا جاپان کو تشفی دینا

پس ان ہی رشتوں کی موجودگی کی سبب جاپان کا ذکر کرنے کے بعد اُس براعظم کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جس نام امریکہ یا پاتال دیش ہے۔ پاتال دیش آرین بھاشا یعنے سنسکرت کا مرکب و دو الفاظ کا مجموعہ ہے جس کے معنے اسطرح پر کیئے جاتے ہیں۔ کہ وہ دیش۔ ملک۔ یا آبادی جو اس سطح زمین (جس پر کہ براعظم ایشیا و افریقہ۔ آسٹریلیا۔ آسٹریشیا یوروپ واقع ہیں) سے بہت نیچلے تہ یا پر وہ زمین پر واقع ہے۔ قدیم آریاؤں ہی نے اس سرزمین کو آباد کیا تھا۔ اور زمانۂ دراز تک یہ دیش آریاؤں کے تحت میں رہا۔ مگر زمانہ کا رنگ بدلتے ہی (مُراد مہابھارت کے زمانہ سے ہے۔ اور اس کے بعد خاصکر پرانک زمانہ) اور تمام روئے زمین پر جہالت کا راج پھیلنے ہی آریاورت (بھارت ورش) و پاتال دیش کے آریہ راجاؤں کا باہمی تعلّق ٹوٹنا شروع ہوگیا۔ اور اُن کے رابطہ اتحاد میں اسقدر کمی ہوتی گئی۔ کہ آخر کار ایک دوسرے کا خیال تک چھوٹ گیا۔ اور یہی کمی موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لئے باعث تعجب و حیرانی ثابت ہوئی۔ آریہ ورت کے مہرشی بیاس اور ارجن جیسے چھتری کا پاتال دیش میں جانا آج ایک وہمی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ یہ کیوں؟ اس کی وجہ ہماری اپنی تحقیقات و معلومات کی کمی۔ اور علم سنسکرت سے ناواقفیت اور جس نقص یا جن نقائص کے باعث پُرانی اتہاس سے کچھ بھی فائدہ اخذ نہیں کر سکتے۔ جو کہ فی زمانہ ہمارے ہر ایک امر (بات) خواہ مذہبی ہو خواہ دنیوی کی چھان بین کا انحصار محض یوروپین یا خاصکر انگریزی تحقیقات پر ہے اور ایسا ہونا دراصل ضروری ہے۔ کیونکہ اقوام یوروپ (یوروپین)

میں سے اگر کوئی شخص کسی قسم کی نئی تحقیقات (تجربہ یا مشاہدہ) کرے اور اُس میں سے کوئی نئی اچنبا یا دلچسپ بات ثابت ہو۔ تو جھٹ (فوراً) وہ (صاحب یا شخص) دوسرے ہم وطنوں کی آگاہی کے لئے بذریعہ اخبار وغیرہ پرگٹ کر دیتا ہے۔ مگر ایک خاص عرصہ سے ہم لوگوں کے حصّہ سے یہ وصف قدرتاً دور ہو چکا ہے۔ دیکھو کولمبس۔ واسکوڈاگاما رابنس کروسو وغیرہ صاحبان کے سفروں کے حالات نے یوروپین پبلک (نہیں نہیں بلکہ کل دنیا کے لوگوں) پر کتنا اثر پیدا کیا۔ اور اسی اثر کے سبب آج اہل یوروپ (یوروپین) امریکہ کی دریافت کا تاج کرسٹوفر کولمبس کے سر پر دھرتے ہیں۔ مسٹر کولمبس کا جنم ۱۴۳۵ء میں شہر جینوا Genoa میں ہوا۔ مقام جینوا ملک اٹلی کے غربی ساحل پر ایک بھاری بندرگاہ ہے۔ آپ کا اصلی نام اٹالین (زبان) میں اکرسٹوفر و کولومبو ہے آپ نے ۱۴۹۲ء میں امریکہ دریافت کیا۔ آپ کی محنت۔ سرگرمی ہوشیاری اور استقلال بلاشک قابل تعریف ہیں۔ لیکن مجھے ضرور اتنا کہنا پڑتا ہے کہ کیا آپ کی دریافت کے پہلے یعنے قبل از ۱۴۹۲ء کسی اور شخص یا کسی دیگر ملکی آبادی کے لوگوں کو امریکہ (یا پاتال دیش) کی آبادی کا حال معلوم نہ تھا؟ اس کے جواب میں کہنا پڑتا ہے کہ روس۔ چین۔ جاپان ملایا (جاوا)۔ سیام۔ جزیرہ نمائے ہند چینی۔ جزائر فلپائن وغیرہ) انڈیا کے لوگوں کو امریکہ کی آبادی کا ضرور علم تھا۔ مگر قریباً ڈھائی ہزار برس کے عرصہ سے (اخباری سلسلہ بند ہو جانے کے باعث) ایک ملک کے لوگوں کے احوال سے دوسرا ملک بالکل بے خبر رہتا تھا۔

اور علاوہ بریں جب سنسکرت زبان کا پرچار بالکل کم ہو گیا تو عام ملکوں
کی زبانوں (بولیوں) میں گڑبڑ مچ گئی اور تمام دنیا کی کوئی ایک خاص بولی
مانند سنسکرت کے نہ رہی کہ جس کے ذریعہ ایک ملک دوسرے ملک
کے تحریری واقعات سے مستفید ہو سکے۔ چونکہ کچھ عرصہ سے انگریزی زبان
قریباً دنیا کے ہر ایک حصے میں تھوڑی بہت رواج پا چکی ہے۔ اسلیئے
ہمارا آریہ ورت بھی پراچین سنسکرت کی پستکوں کے مطالعہ کا مذاق
(شوق) چھوڑتا ہوا پرانے واقعات کی اصلیت کو بذریعہ ادھوری
سی موجودہ یوروپین تحقیقات (اور خاصکر انگریزی ہسٹری اور انگریزی بھاشا
کے ذریعے ہی) جاننے میں لگ گیا۔ افسوس آریہ ورت تیری حالت
پر۔

چونکہ کسی ملک کے قدیم مذہبی حالات معلوم کرنے کے لئے یا تو
اُس ملک کی پرانی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ یا کہ اُس کے
قدیم باشندوں کی موجودہ نسل ([illegible])
کے خیالات کو جانچنا۔ پس پہلی صورت (یعنی مذہبی کتابوں کا مطالعہ)
میں صریحاً میرا انکار۔ کیونکہ میں امریکہ کے موجودہ اصلی باشندوں
(سرخ فام اقوام) کی مروجہ مذہبی کتب (جو ویدوں۔ شاستروں
اور بدھی دھرم پستکوں کے بعد اُن میں پرچلیت ہوئیں) کا نام بھی
نہیں جانتا۔ دوسری حالت میں البتہ جو تھوڑا بہت کسی معمولی کتاب
سے معلوم کیا۔ اُس کے ذریعہ امر زیر بحث (امریکہ کے قدیم مذہبی حالات
کی پڑتال) کی پڑتال کرتا ہوں۔ اس لیئے امریکہ کے موجودہ اصلی

یعنے سُرخ فام باشندوں ارریڈانڈین یا ریڈ ریس اسکے خیالات کو جانچنا واجب آیا۔

American Indians, the aborigines
The whole continent of american from north to south is supposed to have been originall peopled by tribes who differed much in language yet resembled each other in many points, They are in genrel tall, robuts, and well made, The nose is usually long and hooked; the lips dont differ much from those of Europeans, The eyes are brown The hair long, straight and black. The beard is scantly but it is generally plucked out. The colour of the skine is aftar a coppery brown, hence they are som times called the "Red Race" They live by hunting and fisling

only a few cultivating any portion of soil;

When Columbus discovered America; he thought it was a part of India. and the people were there fore called Indians

They came originally from Asia. Only a narrow strait divides. Eastern asia from western america. Some many have drifted in ships from Japan. The Eastern Indians say they came ferom the West.

A. great medicine. man went before them and every night planted a red pole where they were to encamp".

اُردو مطلب -

امریکن ریڈ انڈین - یعنے امریکہ کے اصلی باشندے

تمام براعظم امریکہ شمال سے لیکر جنوب تک دراصل ایسے فرقوں سے آباد ہوتا ہوا دیکھ پڑتا ہے (یا امریکہ کا گذشتہ زمانہ میں ایسے فرقوں سے آباد کیا جانا خیال کیا جاتا ہے) کہ جن کی زبان میں بہت کچھ اختلاف ہے مگر تاہم وہ سب کے سب فرقے بہت سی دوسری باتوں (امورات) میں ملتے جلتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً دراز قد۔ قوی وسڈول ہیں (ہوتے ہیں) ناک معمولی لمبی اور خمیدہ (خمدار)۔ ہونٹھ قریباً یوروپین لوگوں جیسے آنکھیں بلی (کوری)۔ سر کے بال لمبے سیدھے اور سیاہ۔ داڑھی (ریش) کم اور کوتاہ اکثر موچنے سے نوچنے یا اکھاڑتے رہتے ہیں۔ چمڑے (پوست) کا رنگ تانبا مائل۔ اسلئے اکثر کرکے (دفعہ) اُن کو ریڈ ریس (سرخ نسل) کہا جاتا ہے۔ اُن کا ذریعہ معاش شکار یا مچھلی ہے۔ صرف چند لوگ کچھ حصہ اراضی کا کاشت کرتے ہیں۔ {یعنے بہت کم لوگ کھیتی باڑی (یا زراعت) کرتے ہیں}۔

جب کولمبس نے امریکہ دریافت کیا تو اُس نے اُس کو انڈیا یا ہندستان کا ایک حصہ خیال کیا۔ اور اسی لیئے اُس کے باشندوں کو انڈین[1] نام سے نامزد کیا۔ {اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کولمبس کی دریافت سے ہزاروں برس پیشتر کے یہ ریڈ انڈینز وہاں آباد تھے۔}

[1] میرے خیال میں کولمبس نے اُن لوگوں کو "انڈین" اسواسطے کہا۔ کہ اُس وقت تک اُن لوگوں میں ہندوآنہ رسومات کا عام رواج پایا جاتا تھا۔ یہاں "انڈین" کا مطلب "ہندو" سے ہے ؛

وے لوگ دراصل ایشیا رسے آئے - صرف ایک خاکنائے (یا کہ تنگ
قطعۂ آب "سٹریٹ" مشرقی ایشیاء کو مغربی امریکہ سے جدا کرتا ہے - علاوہ
اس راستہ کے بعض فرقے (لوگ) جاپان کے راستہ جہازوں
کے ذریعے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - ایسٹرن انڈین (مشرقی حصہ
کے اصلی امریکن) کہتے ہیں کہ وے مغرب سے آئے - ایک بڑا حکیم
Medicine man (جڑی بوٹیوں وغیرہ کو جاننے والا)
اُن کے یا اُن سے پہلے گیا (یعنے اس سفر میں اُن سے پہلے روانہ ہوا)
اور جس نے ہر رات (مطلب شام سے ہے) گاڑدی (یا گاڑ دیتا تھا) ایک
سرخ چوب ایسے مقام پر جہاں کہ انہیں ڈیرا جمانا یا لگانا ہوتا تھا" - اصطلاحی
مطلب یہ ہے کہ وہ حکیم اُن سب اشخاص (گروہ - قافلے) سے اول روانہ
ہوا - تاکہ راستہ معلوم کرکے جہاں جہاں وہ اپنے پیچھے آنے والے
گروہوں کے لئے رات کاٹنے یا بسر کرنے بخاطر آرام و آسائش کی جگہ مناسب
خیال کرے - وہاں وہاں وہ سرخ چوب گاڑ دیوے - تاکہ وہ پیچھے آنے
والے گروہ آرام سے رہ سکیں - مندرجہ بالا انگریزی کے فقرے اور
اُس کے اُردو مطلب سے صاف طور پر عیاں ہے کہ امریکہ کے سُرخ
فام باشندے روس - چین - جاپان اور کئی یوروپین حصوں سے کوچ
کرکے امریکہ میں جا آباد ہوئے - لیکن اعتراض یا شک پیدا ہوتا ہے -
کہ روس - چین - جاپان اور دیگر یوروپین علاقوں سے جو لوگ وہاں
پاتال دیش میں جا کر بسے یا آباد ہوئے - اُن کا کیا مذہب تھا - سو اس
کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ وہ لوگ خالص آریہ تھے - جن کا ویدک

کئی جگہ ذکر کیا جا چکا ہے - اس کی مزید تحقیقات کے لئے تھوڑا آگے چلنے لیکن
آگے بڑھنے سے پہلے اتنا جتلا دینا نہایت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ اس زمانہ
میں قدیم آریاؤں کے بقایا اور پُرانے بدھ لوگوں کی نسل کے اطوار و عادات اور
عام طور پر اُن ہر دو فریقوں کے مذہبی اعتقادات میں کسی قسم کی بڑی تفریق (یا
کہ فرق) نہیں معلوم ہوتی - بلکہ عام لفظوں میں کہنا پڑتا ہے کہ عام خیالات
کے لحاظ سے وے ہر دو شیر و شکر یا کہ گھی و کھچڑی معلوم ہوتے ہیں - اسمیں
شک نہیں کہ آریہ دھرم اور بدھ مت کے بعض بعض اصول میں رات دن
کا فرق پایا جاتا ہے - مگر دراصل بدھ مت بھی تو آریہ دھرم ہی کا بگاڑ ہے
آریہ لوگ ہی تو آرج دھرم کے کئی ایک نیموں کے پالن کرنے سے بے لکھ
ہو کر بدھ مت کے حلقہ میں آئے - مگر پچھلے زمانہ میں یہ ہر دو فریق کرم (عمل
فعل - ایکشن - ڈیڈ -) کی فضیلت کو اچھی طرح پر جانتے اور بخوبی دوسرے مذاہب
کے لوگوں کو جتلاتے تھے - ان لوگوں کے خیالات میں اتنا فرق نہیں تھا جتنا
کہ موجودہ ہندوازم اور اسلام کے خیالات میں - یا کہ جتنا موجودہ بدھ مت اور
عیسائی مت کی تعلیم میں - اب سے قریباً ہزار برس پہلے زمانہ کے آریاؤں اور
بدھ لوگوں کے درمیان ہر ایک قسم کا رشتہ وغیرہ جائز تھا - بلکہ آریہ ورت کے
باہر دوسرے ملکوں میں یہ لوگ برادرانہ سلوک سے زندگی کاٹتے تھے اس موجودہ
زمانہ کی طرح کشیدگی اُن میں نہ تھی - میرا مندرجہ صدر الفاظ کی تحریر سے یہ مطلب
ہے کہ امریکہ کی اصلی باشندوں کے بارے میں جو کچھ کہ آگے بیان ہوگا - اور
اُس بیان سے جو کچھ کہ سدھ (ثابت ہوگا) وہ ایک ایسی حالت کو ظاہر کریگا -
جس میں کہ آرین اور بدھی معاملات ایک ہی سلسلہ میں جکڑے ہوئے

پائے جاوینگے۔

دیکھیئے۔ امریکہ کے اندر امریکن انڈین یا کہ اصلی باشندوں کو Squaw واحد کے لئے "Squaws" اور جمع کے لئے Squaws استعمال ہوتا ہے} اور "Brown Squaws" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ انہیں میں سے بعض کو "Pupus" (جمع کے لئے پپس اور واحد کے لئے پپ) بھی کہا جاتا ہے یا کہتے ہیں۔ یہ سکوآز و پپس کون لوگ ہیں۔ اور کہاں سے امریکہ میں پہنچے۔ اسکا جواب صاف الفاظ میں یہی ہے کہ یہ لوگ پرانے آرین نسل سے ہیں اور کچھ آریاؤں و بدھی لوگوں کی مخلوط نسل کا بقایا۔ سکوآز کی نسبت پپس بہت قدیمی ہیں۔ سکوآز تو آرین و بدھی کھچڑی۔ اور پپس خالص قدیم زمانہ کی آریاؤں کی موجودہ نسل کا نمونہ سکوآ تو ساکیا یا ساکی کا بگاڑ ہے۔ جو مگدھ دیس کے خاندان ساکیا یا شاکیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مہاتما بدھ دیو (گوتما) کے جنم سے یا کہ تریمان راجہ سدھودانا (بدھ دیوجی کے والد بزرگوار کا نام ہے) کے عہد سے بہت زمانہ پہلے۔ خاندان ساکیا کا راج مگدھ دیس میں چلتا تھا مہاتما بدھ کی پیدائش مقام کپل واستو میں ہوئی۔ یہ شہر بنارس (کاشی) کے شمال کی جانب سنو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ

نوٹ:- مہاتما بدھ دیو آرین بھرشن تھے۔ مگر آپ کے دیہانت کے بعد آپکے مریدوں نے آرین دھرم کے نیموں کے پالن میں بڑی زبردست مزاحمت کی۔

کپل واستو آرین سنٹر میں واقع تھا۔ اسلیئے اُس کے تمام راجا خالص آریہ و سنسکرت کے پرچار میں جان دینے والے تھے۔ پہلے زمانہ میں علاقہجات بنارس (کاشی) سے ہزاروں (بلکہ بے شمار و بے تعداد) لوگ تعلیم سنسکرت حاصل کرکے آریہ ورت کے باہر دوسرے دیشوں میں آباد ہونے اور اُپدیش کرنے کے لیئے روانہ ہوتے رہے۔ {اور یہ سکو آز وغیرہ بھی اُنہیں لوگوں میں سے ہیں} پس ایسی حالت میں اس بات کی تمیز کرنی بہت مشکل ہے کہ آیا یہ سکو آز لوگ جس وقت امریکہ میں داخل ہوئے۔ آرج دھرم کے پابند تھے یا کہ بدھی حلقہ میں پیوستہ۔ مگر بہر حال جب یہ لوگ امریکہ میں پہنچے تو اُن سے پہلے قدیم زمانہ کے آریاؤں کا قدم مبارک وہاں موجود تھا۔ علاوہ ازیں یاد رہے کہ یہ سکو آز وپیس آسام۔ برہما۔ ملک ملایا۔ جاوا۔ سوماترا۔ بورنیو اور اُس حصہ سے جسکو آجکل نیوگنی کہا جاتا ہے۔ کوچ کرتے ہوئے جاپان کے راستہ امریکہ پہنچے۔ ملک ملایا کے بہت سے پہاڑی علاقوں اور خاصکر ریاست ہائے پیراک سینگور۔ نگری سمبیلاں اور پاہانگ {ان چاروں ریاستوں کے مجموعے کا نام فیڈریٹیڈ ملایا سٹیٹس ہے} میں اسوقت تک بہت سے ملایا کے اصلی باشندے جن کو ساکی۔ سمانگ وپیوآ وغیرہ بولتے ہیں {مگر عام و پرچلت نام ان علاقوں میں ساکی اور پیوآ ہے} آباد ہوتے ہوئے منگلاچار مناتے ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب اسلام نہیں بلکہ کئی ایک مختلف دیوتاؤں و آگ کی پرستش کرتے ہیں (آگ کی پرستش ہون کے عمل کا بگاڑ ہے) زبان اُن کی ملائی زبان سے کچھ مختلف ہے یہ لوگ اسوقت تک جنگلی سی حالت میں رہتے ہیں۔ مگر جو نہ صرف انکا تعلق دوسری عام ملائی

آبادیوں کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں اُن کی اصلی حالت میں فرق آرہا ہے۔ اس بیان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کے سکوآز وہپس۔ ملایا کے ساکی اور پپوآ لوگوں کے بھائی بند ہیں ان کے اطوار و عادات بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ کسی وقت پپوآ لوگوں کی آبادی بورنیو کے علاقجات میں از حد تھی۔ اب بھی نیوگنی کا دوسرا نام پپوآ ہے۔ پپوآ ملائی زبان کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ جسکے معنے دانہ دار یا اُلجھے ہوئے بال (موئے) ہیں۔ چونکہ پپوآ لوگوں کے بال دانہ دار ہوتے ہیں اسلیے یہ نام مشہور ہوا۔ اس سے آگے بھی ان کا کچھ ذکر کسی اور خاص موقع پر اسی نوٹ میں درج کرونگا۔

کچھ عرصہ ہوا کہ امریکہ کے سکوآز وہپس اور ملک ملایا کے ساکی اور پپوآ لوگوں کے قدیم مذہبی تعلق کی شکستہ حالت سے مجھے واقفیت ہوئی اس واقفیت کے اثر نے مجھے اس بات کا یقین کرا دیا کہ ملایا دیش ہی سے اول الذکر لوگ امریکہ میں جاکر بسے یا آباد ہوئے۔

مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء (30-9-05) کو میں نے ایک چِٹھی امریکہ دیش کو لکھی تھی۔ اُس میں سے ایک فقرہ کا اُردو مطلب یہاں درج کرتا ہوں۔

"کیا جناب اپنی اعلےٰ تحقیقات کی مدد جو آپ کو پُرانی مذہبی کتب کے لگاتار مطالعہ سے حاصل ہونیکا فخر ہے سے کسی ایسے قدیم مگر بہت ہی قریبی مذہبی رشتہ (جو اس وقت ٹوٹ چکا ہے) کے تعلق کا جو ملایا کے ساکی لوگوں (سمانگ پپوآز) اور امریکہ کے سکوآز وہپس کے مابین

زمانہ گذشتہ میں رہا ہو۔ کچھ پتہ دے سکتے ہیں؟ چھٹی مذکور کے باقی سب
حصوں کا جواب مجھے دیا گیا۔ مگر اس مذہبی استفسار کا کچھ جواب نہ ملا کیونکہ جواب
دھندہ صاحب صرف سوشیل امورات کا زیادہ تر لحاظ و پاس کرنے کے عادی
ہیں۔ لیکن خیر اس سے میرا کچھ ہرج نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے تھوڑے عرصہ بعد
کئی اور ذرائع سے میرا مطلب یا مدعا پورا ہو گیا۔

سان فرانسسکو کے مختلف مقامات میں اس وقت چالیس ہزار
چینی لوگ بھی رہتے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔ ان بدھی مریدوں کی موجودگی
اور علاقہ میکسکو کے پرانے مندروں وغیرہ میں بدھی مہاتماؤں اور اُن سے
بھی پہلے زمانہ کی بگڑی تگڑی مورتیوں کا پایا جانا ایسے واقعات ہیں جن
سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت اُن لوگوں کا تعلق ویدک مت سے
تھا۔ مگر کئی ایک قدرتی آفات کے نزول (جو کہ آرج دھرم کی تباہی کا
باعث ہوئے) کے سبب گھور اندھکار پھیل گیا۔ میکسکو وہی علاقہ بتلایا
جاتا ہے۔ جہاں کہ چھتری دھرم کے پالک ارجن کا سوئمبر رچا تھا۔

امریکہ کے سُرخ فام باشندے (سکو آز۔ پپس وغیرہ) جن۔ بھوت۔
ڈائن وچڑیلوں کی ہستی اور اُن کے سایۂ بد کے ویسے ہی پکے قائل ہیں
جیسے کہ اہل تبت۔ چین۔ جاپان۔ انام۔ ملایا وغیرہ۔ انگریزی تحقیقات ہمیں
بتاتی ہے کہ جب اول ہی اول اہل یوروپ کو امریکہ کے اصلی باشندوں سے
واسطہ (جان پہچان۔ تعلق) ہوا (یا پڑا) تو اُس وقت آخر الذکر لوگوں
میں سوائے جوار (Maize or Indian corn)
کے اور کسی قسم کے غلہ کا رواج نہ تھا یہ غلہ قدیم زمانہ میں آریہ ورت سے

روس اور جاوا وغیرہ میں آریاؤں کے ہاتھ سے پہنچا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ آریہ ورت سے کچھ تعلق ضرور رکھتے تھے۔

الاسکا معہ جزائر ایلوشین اور خاص کر سِتکا دار الخلافہ الاسکا ایسے مقامات ہیں جہاں کسی وقت آرین ہجوم رہتے تھے۔ اور براستہ Kamtschatka کل ایشیا اور امریکہ کے درمیان چپہ چپہ زمین پر اُن کی تجارت اور عام آمد و رفت تھی۔ آلو سب سے پہلی الاسکا کی پیداوار بتایا جاتا ہے۔

امریکہ کے ریڈ انڈین انسز کی قسم کے ناچ بھی کرتے ہیں اور یہ ناچ اور اُن کے رنگین کاغذی چہرے (جو سوانگ بھرتے وقت کام میں لائے جاتے ہیں) اہل تبّت کے ناچوں و سوانگوں کی ہوبہو نقل ہے۔

سنٹرل امریکہ میں ایک مقام گوتم آلا Guatemala ہے۔ جو کہ مہاتما گوتم (بدھ دیو) کی یادگار میں قائم کیا گیا تھا۔ اب اس شہر کا نام نینو گوتم آلا ہے۔ کیونکہ پُرانے شہر کی حالت میں بہت کچھ تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔

چند برس ہوئے کہ پنجاب دیش کے ایک خاص شہر میں ایک ایڈیٹنگ صاحب نے اپنے دوران اُپدیش میں کسی خاص انگریزی اخبار کا حوالہ دیتے

نوٹ :۔ امریکہ و ملایا کے قدیم تعلق پر زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے کتاب **ندیانِ جاوا** کا ملاحظہ خالی از دلچسپی و بے سود ثابت نہ ہوگا ✦

ہوئے فرمایا تھا کہ "امریکہ کے کسی خاص مقام کی تہ زمین سے ایک تلوار
پُرانے زمانہ کی برآمد ہوئی۔ جس کے دستہ پر سنسکرت میں "ارجن"
کا نام کندہ تھا۔

اس وقت مجھے الفاظ مندرجہ بالا بالکل غیر ممکنات سے معلوم ہوئے
مگر آج اُن کا ممکن ہونا ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ
اس وقت بہت سے ایسے واقعات جو اسی نوٹ میں اوپر درج کر چکا
ہوں کہ اس سرشٹی پر ایک ایسا نادر زمانہ ہو گذرا ہے۔ جب کہ کل پاتال
دیش (امریکہ) میں سچے آریہ لوگ آنند مناتے تھے۔

اب براعظم آسٹریلیا کی باری ہے گو یہ براعظم سب براعظموں
سے چھوٹا ہے مگر اس کے بارے میں صرف چند ایک سطور کے ذریعے
بتلایا جاویگا۔ کہ کسی وقت آسٹریلیا میں بھی پُرانے آریاؤں کا جھنڈا جھولتا
تھا۔ اور اس جھنڈا کے سایہ میں دور دور کی بستیاں محفوظ تھیں۔
آسٹریلیا کے علاقہ جات میں بہت سی بستیاں تو نئی آباد شدہ ہیں۔ لیکن
جو پُرانی آبادیاں ہیں۔ اُن میں آسٹریلیا کے کچھ کچھ اصلی باشندے
(Aborigines) بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ اصلی باشندے
کون ہیں؟ اور کہاں سے آکر آباد ہوئے؟ جواباً تبلایا جاتا ہے کہ یہ لوگ
قدیمی آریاؤں کی نسل سے ہیں۔ یہ قدیمی آریا لوگ ملک ملایا کے مختلف
حدود۔ سوماٹرا۔ جاوا۔ سلیبیز (سلیبس) بورنیو اور اُس حصہ سے
جسکو اب نیوگنی یا کہ پپوآ کہا جاتا ہے مارچ (کوچ) کرتے ہوئے اُس
تنگ ٹکڑا (حصہ) آب سے جس کو آجکل آبنائے ٹارس کہا جاتا ہے

پار ہوتے ہوئے آسٹریلیا میں جاکر آباد ہوئے - نہیں نہیں بلکہ انہیں لوگوں
نے آسٹریلیا آباد کیا - ذرا ملکی خاکہ (میپ یا نقشہ) کیطرف دھیان دینے
سے میرے بیان کی صاف صاف تصدیق ہوجاویگی - کہ تمام مذکورہ بالا
جزائر ایک دوسرے سے ملحق ہوتے ہوئے آسٹریلیا کے ساتھ ملے ہوئے
نظر آتے ہیں - لیکن ان تمام جزائر سے بڑھ کر آسٹریلیا کا زیادہ تر تعلق نیوگنی
یا کہ پپوآ سے نظر آتا ہے - جزیرہ نیوگنی یا پپوآ بلحاظ وسعت دنیا کے جزائر
میں ع۲ پر شمار ہوتا ہے - یعنے اول آسٹریلیا اور دوئم نیوگنی - میں اوپر
بتا چکا ہوں کہ پپوآ ملائی زبان کا لفظ ہے - جس کے معنے الجھے ہوئے
جھاڑ دار یا کہ دانہ دار بال ہیں - یعنے اس حصہ کے باشندوں کے سر کے
بال بالکل الجھے ہوئے یا دانہ دار معلوم ہوتے ہیں - جزیرہ نیوگنی یعنے پپوآ
آسٹریلیا کے شمال میں واقع ہے - اسکا اصل نام پپوآ ہے اور انگریزی
(یوروپین) تاریخ کے لحاظ سے ۱۵۱۱ء میں ایک پرتگیز جہاز ران
بنام مسٹر اے - ڈی - آبریو نے اس (جزیرہ) کو دریافت کیا - اسی جہاز ران
نے ۱۵۱۱ء میں ملاکا بھی دریافت کیا تھا - اس سے پہلے یوروپین لوگوں
کو ان آبادیوں کا کچھ علم نہ تھا - حالانکہ آریہ ورت کے مختلف حصوں میں
ان آبادیوں کا شہرہ مچا ہوا تھا - اسی لئے میں نے اوپر اسی نوٹ میں ایک
جگہ ذکر کیا ہے کہ مسٹر کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے سے پہلے اہل روس
چین - جاپان - ملایا - سیام (جاوا وغیرہ) وآریہ ورت کو اس بڑی
آبادی کا کلی علم تھا - مگر یوروپین لوگوں میں اس قسم کی دریافت کا علم اسوقت
(زمانہ) تک بہت کم تھا - جب تک کہ اخباری سلسلہ جاری نہ ہوا تھا -

خیر اس معاملہ سے زیادہ کچھ مطلب نہیں سنہ 1521ء میں ایک دوسرے
پرتگیز جہاز راں مسٹر اور ٹر ڈی ریٹنز (ر وڈا) نے اس جزیرہ پپوآ کا ملاحظہ
کیا۔ اور اس کے ملاحظہ کے بعد پپوآ کا نام نیوگنی رکھا گیا۔ اس غرض سے
کہ پپوآ کے باشندے مغربی آفریقہ کے ساحل گنی کے باشندوں سے مشابہ
پائے گئے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ پپوآ کے لوگ افریقہ کے
جنگلی اقوام (مثلاً وکامبا ٹماٹے وغیرہ) سے کیا بلحاظ رنگ و روپ
و کیا بلحاظ مذہبی عقاید بہت کچھ ملتے ہیں۔ پپوآن (پپوعن) لوگوں میں
بھی کئی لوگ ٹماٹے کہلاتے ہیں۔ (یاد رہے کہ یہ لوگ حبشی یا نیگرو ہرگز
نہیں۔ کیونکہ نیگروز کے ہونٹھ بڑے موٹے وغیرہ موزوں معلوم ہوتے ہیں
حالانکہ پپوعن یا کہ افریقہ کے جنگلی اقوام وکامبا و ٹماٹوں کے ہونٹھ غیر موزوں
نہیں ہوتے۔ نیگروز یا کہ حبشی لوگ عموماً مذہب اسلام سے تعلق رکھتے
ہیں۔ مگر افریقہ کے وکامبا۔ ٹماٹے یا کہ پپوعن لوگ۔ سپین یا کہ ہسپانیہ
جزائر غرب الہند۔ مولکس۔ سیبو وغیرہ کے اصلی باشندے۔ ملایا کے ساکی
یا کہ سمانگ لوگ بالکل مذہب اسلام سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ لوگ
خاص خاص دیوتاؤں و آگ کی پرستش سریا گیہوں Hammann
کے عمل کا بگاڑ ہے۔ مسٹر میگیلان صاحب (Mr. Magellan)
باشندہ پرتگال کے بحری سفر کے حالات سے مذکورہ صدر لوگوں کے مذہبی عقاید
کی بخوبی پڑتال ہو سکتی ہے۔ مسٹر موصوف نے 1550ء کے آغاز یا کہ پہلے حصہ
میں سب سے پہلا دنیا کے گرد کا بحری سفر کیا تھا۔ اس امر کی تصدیق کے لئے کہ
کسی وقت نیوگنی (پپوآ) و آسٹریلیا ملے ہوئے تھے۔ ذیل کا انگریزی فقرہ جو

ایک یوروپین تحقیقات کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ رقم کیا جاتا ہے۔

New Guinea and Australia were at one time united. An upheaval of 60 fathoms or 120 yds. would suffice to unite them again.

اُردو مطلب یہ ہے۔

"نیوگنی اور آسٹریلیا کسی زمانہ میں اکٹھے ملے ہوئے تھے۔ ساٹھ فیتم یا ایک سو بیس گز کی اُبھرائی upheaval اُن کو پھر ملانے کے واسطے کافی ہوگی"۔

اس مطلب سے صاف ظاہر ہے کہ کسی وقت پپوآ اور آسٹریلیا بالکل ملے ہوئے تھے بلکہ ایک ہی جزیرہ بنا ہوا تھا۔ اور اس سارے حصہ میں پپوئن لوگ آنند مناتے تھے۔

یہ لوگ (اہل پپوآ) ناک کی دونوں سوراخوں کے درمیان جو پردہ حائل ہے اُس میں چھید کر کے لمبی سی صاف باریک اور چمکیلی لکڑی کا ٹکڑا لمبے رُخ یا کہ خمدار ڈال کر رکھتے ہیں جس کے دونوں سرے دونوں نتھنوں سے باہر بڑھے رہتے ہیں۔ یہ علامت خوبصورتی تصور ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا ایک دوسرے کو ملنے پر سلام کرنے کا ایک عجیب طریقہ ہے۔ یعنے جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ تو سب سے پہلے آپس میں ناک ملاتے ہیں۔ اور کبھی لوگ ٹھوڑی (زنخدان) یا کہ ڈاڑھی ملاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ہندوں کی طرح نزدیکی رشتہ میں شادی نہیں کرتے۔ ان میں ایک سے زیادہ بیوی (شادی) رکھنے کا رواج نہیں ہے۔

پادری ڈاکٹر ڈبلیو۔جی لائیس صاحب۔ جو ۱۸۷۶ء کے قریب پورٹ موریسبی میں مقیم تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "میں خیال کرتا ہوں کہ ان لوگوں (اہل پپوآ) کے ملائی نسل سے ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ اُن کی زبان سے کافی طور پر اس کا اظہار ہو رہا ہے"۔

پپوعن لوگوں کے کئی ایک فرقوں میں جو باوجودیکہ مردم خور کہلاتے ہیں اسوقت تک مردہ جلانے کی رسم پائی جاتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ دن بدن اس عمل (رسم) میں کمی آرہی ہے۔ مگر اسوقت تک اسکا نشان بالکل معدوم نہیں ہوا۔ بلکہ سسکتی ہوئی حالت میں معلوم دیتا ہے۔ پپوآ کے بعض جنگلی علاقوں میں انسانی قربانی کا رواج پایا جاتا ہے مگر جہاں جہاں تک یوروپین حکومت کا اثر پہنچ چکا ہے وہاں اس قسم کی رسومات میں بہت کمی آچکی ہے۔

ان لوگوں میں سانپ کی پرستش کا رواج پایا جاتا ہے۔ اور سال میں ایک دفعہ ایک خاص دن کو اس پرستش کے لئے ایک بڑا میلہ لگتا ہے۔ جس میں تمام ملک پپوآ کے مختلف علاقوں کے لوگ یکجا جمع ہو کر اُس پوجا کے اختتام پر خوشیاں مناتے ہیں۔ اس پرستش کا نام کِنا ہے۔ کِنا ملائی لفظ ہے۔ جس کے معنے چھونا۔ مس کرنا۔ لگانا مارنا جیسے نشانہ وغیرہ کا۔ قرین قیاس ہے کہ قدیم زمانہ میں کسی بزرگ کو سانپ نے کاٹا۔ وہاں سے اُس کی پوجا شروع ہوگئی۔ نہیں نہیں بلکہ یہ "گگا پوجا" (ناگ پوجا) وہی پرانگ پوجا ہے کہ جس کا رواج پنجاب اور ہندوستان کے گاؤں گاؤں میں پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔

کہ یہ اودیا (جہالت) زمانہ دراز سے شروع ہوئی جس نے ملایا تک اپنا اثر پہنچایا۔

یہ لوگ بھی جن بھوت وغیرہ کے قائل ہیں۔ کئی لوگ آواگون کو بھی مانتے ہیں۔

کئی اصلی ملائی لوگ آسٹریلیا کو "ستوریلیا" بھی بولتے ہیں یستوریلیا اصلی میں ستورو آلیہ (آلا) کا مرکب ہے۔ جس کے عام معنی شترون (دشمنوں۔ اسروں۔ راکھشوں) کی جائے رہائش کے ہیں۔ اہل ملایا کا یہ خیال ہے کہ کسی وقت پپوآ کے علاقوں میں ستروبینے اسر لوگ رہتے تھے۔ اور یہ خیال شاید پپوعن لوگوں میں مردم خوری کی عادت ہونے کی وجہ سے لیا گیا ہے۔

ان لوگوں (اہل پپوآ) میں ایک اور خاص رسم پائی جاتی ہے کہ خاص خاص عرصے کے بعد ان میں سے بہت لوگ دو مہینے تک تپیا و ریاضت میں مصروف رہتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت کنندہ کسی مندر (عبادتگاہ) میں چپ چاپ بیٹھکر خاص خاص دیوتاؤں کی پوجا و دھیان میں لگ جاتا ہے۔ اس عرصہ ریاضت میں وہ مندر سے باہر آکر کسی بستی وغیرہ میں نہیں جاتا۔ اور نہ کوئی کاروبار

* یعنے وہ عالم لوگ جنکو قدیم مذہبی حالات وغیرہ جاننے کا کافی علم ہے۔
* یعنے دشمن اسر وغیرہ۔
* گھر۔ مقام۔ ملک۔ جگہ۔

کرتا ہے - بلکہ اُس کے گھر والے اُسکا کھانا (خوراک) وہیں مندر میں جاکر پہنچا دیتے ہیں - اس عرصہ ریاضت میں وہ شخص استری اور بال بچوں کے مُنہ نہیں لگتا بلکہ استریوں اور بچوں کو ایام تپسیا میں مندر کے اُس خاص مقام میں جہانتک ریاضت کنندہ ریاضت میں مشغول ہوتا ہے - جانے کی اجازت نہیں ہوتی - کیونکہ اُن کا خیال ہے کہ مکمل دو ماہ کی تپسیا ختم ہونے کے پہلے دنیا کے کاروبار یا کہ النسانی میل جول میں مصروف ہوجانے سے ریاضت کنندہ (تپسوی) کوڑھا (جزامی) ہوجاتا ہے - اس تپسیا یا ریاضت کو تمبو یا تابو کہتے ہیں - جو صریحاً سنسکرت کے لفظ تپو یا تپ کا بگاڑ ہے ؂

نیوزیلینڈ کے اصلی باشندے جو نیوگنی اور آسٹریلیا کے نزدیک رہنے والے ہیں - پیوعن لوگوں کے بھائی بند ہیں - اصلی باشندگان نیوزیلینڈ کو موعاری (موآری) کہتے ہیں - یہ لوگ بھی ملایا کے علاقہ موآر سے جاکر آباد ہوئے - اور اُن کے عادات - اطوار و تمام مذہبی خیالات پیوآ کے لوگوں سے ملتے ہیں - اور ویسے ہی پرانک رسومات کی ادائیگی میں سرگرم نظر آتے ہیں - زیادہ کیا لکھوں - کیونکہ یقین ہے کہ جو کچھ اوپر رقم ہوا - اُس سے حقیقت ثابت ہو رہا ہے - کہ پرانے آریا آسٹریلیا میں بھی منگلاچار منا تے تھے - کیونکہ اُن کی موجودہ ریت رسومات کے موجودہ خیالات اس امر پر کسی قدر روشنی ڈال رہے ہیں -

"چونکہ مذکورہ بالا بیان کا ایک پرانا مگر زیادہ تر گہرا تعلق جزیرہ نمائے ملایا کے ساتھ ہونا ثابت ہوچکا ہے - اس لئے اب حدود ملایا کا کچھ ذکر

کرنا واجبی معلوم ہوتا ہے۔ پنجاب ولیش کے شہر امرتسر کے مشہور اخبار ہتکاری مطبوعہ بیس جنوری ۱۹۰۵ء (۵-۱-۰۵) کے صفحہ ۴ کالم ۱ میں ایک مضمون بعنوان "کالے پانی میں پرانا یام" شائع ہوا تھا۔ اور جس مضمون کی تائید میں کچھ سطور میری جانب سے اخبار مذکور مطبوعہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء (۱۰-۳-۰۵) کے صفحہ ۵ میں درج ہوئی تھیں اس لئے اب بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسی بیان کا یہاں بھی کچھ ذکر کیا جاوے۔

"اس میں ذرا بھی شک نہیں اور یہ واقعی درست ہے کہ جزائر انڈمان کے اصلی باشندے آریہ تھے۔ اب بسبب انقلاب زمانہ خواہ کچھ ہی ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اصل میں قوم ملائی سے ہیں جو عرصہ ہوا۔ کہ جزیرہ نمائے ملایا سے جاکر وہاں مقیمی طور پر آباد ہو گئے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ باشندگان ملایا۔ سیام۔ انام۔ جزیرہ نمائے ہند چینی۔ کمبودیا آسام۔ برہما۔ سیلون (لنکا)۔ مجمع الجزائر ہند (جاوا بالی۔ لومبوک۔ سوماٹرا۔ سلیبس۔ مولوکس وغیرہ) کا آپس میں اسی طرح کا زندہ نزدیکی تعلق آمد و رفت و رابطۂ اتحاد قائم تھا۔ جیسا کہ موجودہ باشندگان لاہور و امرتسر کا۔ اور یہ لوگ ایک ہی عالمگیر ویدک مت کے پیرو تھے۔ اہل ملایا کے زبانی معلوم ہوتا ہے کہ جزائر انڈمان کے اصلی باشندے نیز سیلون (لنکا) و نگری ملایا کے بزرگان کی نسل سے ہیں۔ کیونکہ ایک وہ وقت بھی تھا۔ جبکہ سیلونی و ملائیوں کا قریبی رشتہ انہیں یکجا و متفق رہنے کے لئے مجبور کرتا تھا۔

مشہور اخبار انگریزی "مارننگ پوسٹ" کا کچھ مضمون بعنوان "سٹوری آف اینڈمان کان وکٹس" (قیدیان اینڈمان کی کہانی) از موریس پورٹ ہیں اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو" مطبوعہ پنانگ ۲۲ مارچ ۱۹۲۷ء (۲۲-۳-۲۷) میں شائع ہوا تھا۔ اس میں سے چند سطور کا مطلب ذیل میں درج ہے۔

"۱۷۸۹ء میں جبکہ فرانسیسی و انگریزی (برٹش) جنگ کا بازار گرم تھا۔ اسوقت سلطنت برطانیہ نے خاص جنگی اغراض کے سبب جزائر انڈمان کو اپنے ساتھ ملحق کیا۔ اس وقت یہ جزائر محض ملائی بحری ڈاکو لوگوں کی باقاعدہ جائے مجمع و سکونت مردمانِ وحشی سمجھے جاتے تھے" صرف یہ خیال کر لینا کہ ان جزائر میں ملائی ڈاکو و وحشی لوگ ہی رہتے تھے۔ بالکل ٹھیک نہیں۔ بلکہ کسی وقت یہ جزائر پرانے آریاؤں کے بندرگاہ تھے۔ عام سلسلۂ آمد و رفت بند ہونے پر لوگوں نے جنگلی حالت میں زندگی بسر کرنی شروع کی۔ گو کہ اسوقت ہماری ناقص و محدود معلومات و تحقیقات کی کمی ہمیں ایسا ماننے و یقین کرنے میں مانع ہو۔ کیونکہ جس حالت میں سندھو (دریائے اٹک) کے پار ہونا بھی دوش خیال کیا جاتا ہے۔ تو سمندروں کے پار ہو کر مختلف حالات کا جاننا چہ معنی دارد۔

دیکھئے جزائر انڈمان و ملایا کا پرانا تعلق ایک اور بات سے بھی ثابت ہوگا۔ وہ بات یہ ہے کہ ۱۷۹۶ء میں جبکہ جزائر انڈمان کی آب وہوا قدرتاً دلدلوں و گھنے جنگلوں کے اثر سے یک لخت بگڑ گئی تھی۔

اور عمری قیدیوں کو حسب معمول ہندوستان کے مختلف علاقوں سے وہاں بھیجنا بند کیا گیا تھا۔ تو اُسوقت یہی ملایا تھا کہ جس نے ہندوستانی و دیگر برٹش علاقجات کے عمری قیدیوں کی سمہائیتا کی۔ بیماری پھیلنے کے وقت قریباً سات صد قیدی جو انڈمان میں تھے۔ پنانگ روانہ کئے گئے تھے۔

سنہ ۱۸۵۷ء تک عمر بار عمری قیدی پنانگ کے آب و دانہ کے سپرد ہوتے رہے اور وہاں سے اکثروں کو سنگاپور بھیجا گیا۔ کیونکہ اُس وقت سنگاپور آباد ہو رہا تھا پس ان سطور سے انڈمان و ملایا کا تعلق ہونا عیاں ہے۔

سیلون (لنکا) کے آرین ہونے میں تو کسی کو بھی شک و شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ واقعات خود بتا رہے ہیں۔ باقی رہا اس امر کا جتلانا کہ ملائی لوگوں کا اصل کیا ہے سو عرض کرتا ہوں۔

لفظ ملایا اصل میں "ہملایا" یا "ہمالایا" ہے یعنے وہ ملک جو کسی وقت کوہ ہمالیہ سے نقل مکان کردہ آریہ لوگوں نے آباد کیا تھا۔ بوجہ گذرنے عرصہ بعید کے حرف "ہ" عام بول چال سے گر گیا اور ملایا یا مالایا باقی رہ گیا۔

موجودہ ملائی زبان کافی طور پر ظاہر کر رہی ہے کہ اس کا مخرج روئے زمین کی زبانوں کی ماں سنسکرت یا اُس کی بیٹی خالص دیوناگری بھاشا ہی ہے۔

چند ملائی الفاظ جو عام بول چال میں آتے اور اصلاً اپنا مترادف نہیں رکھتے معہ اُردو معنوں کے ذیل میں بطور نمونہ درج ہیں۔

الفاظ لالی	اُردو معنی
انگا - انگکا -	ہندسہ - نمبر - انگ -
اکسرا - (اکشرا) -	حرف - حروف -
آرتی - ارتی -	معنی - مطلب - مدعا - ارتھ -
آسا -	اُمید -
آتو -	یا - اُکھتوا -
آون - آوان -	بادل -
بنگ سا - بنسا -	قوم - ذات - بنس - خاندان -
کھاسا -	زبان - بولی - بھاشا -
بناسا - وناسا -	تباہی - بربادی -
بُودی - بدھی -	عقل - تمیز - بدھی -
بُومی -	بھومی - روئے زمین -
باچا -	پڑھنا - واچنا -
بن یاگا - بن یاگا -	بیوپار - ونج - تجارت -
ہَن تو -	جن - بھوت - بلا - ہانی کرنے والا -
چاری -	تلاش کرنا - ڈھونڈنا -
سوڈارہ - سڈارہ - (ست دار انگار)	قریبی رشتہ دار - بھائی بند -
چینا - چتا -	چیت - ترنگ - خیالات -
دوکا -	دُکھ - تکلیف -

اُردو معنی	الفاظ ملائی
زہر - وِش - سم - زہریلا -	بسیا - بِسا -
بادشاہ - راجہ -	راجہ -
وزیر - منتری -	منتری -
رئیس - داتا -	داتو -
گج - ہاتھی - فیل -	گاجہ -
ستھان - راج محل -	آستانہ -
شمال - اُتر -	اُتارا -
مالک خزانہ - ملائیوں میں یہ ایک بڑا خطاب شمار کیا جاتا ہے -	بھنڈارا - بھنڈاری -
نگر - دیس - ملک -	نگری -
جرمانہ - ڈنڈ -	ڈنڈا -
سزا دینا -	سیکسا - سکسا -
تفتیش کرنا - پریکشا -	پریکشا - (پریکسا)
ساکشی - گواہ -	ساکسی - سکسی -
رس - سودا - ذائقہ -	راسا -
شکل - روپ -	روپا -
رنگ - ورن -	ورنا -
مکھ - مکھڑا - منہ - (موہنہ) -	موکا -

الفاظ ملائی	اردو معنی
تمباگا - تماگا -	پیتل - تانبا -
سترا - سوترا -	ریشم -
تاپی - تیپی - تنتاپی -	لیکن - مگر -
بچارا - وچارا -	مقدمہ -
سُوکا -	خوشی - سکھ -
رُوما -	جسم کے بال - رُوم -
ساما -	سَم - مساوی - برابر -
سرُوپا - سارُوپا -	یکساں - موافق - مشابہ - ہم شکل -
جیوا -	جیو آتما - روح -
سیوا -	کرایہ - حق خدمت -
سترُو -	دشمن -
اڈی راجہ - ڈمی راجہ -	ادھیراج - ہمارا خطاب ہے -
اڈی پتی -	ادھی پتی - جاوانی لوگوں میں اعلیٰ خطاب شمار ہوتا ہے -
سمان - سُماں -	کل - تمام -
سن جاتا - سنجاتا -	ہتھیار - سلاح -
سنتوسا - (سن توسا) -	سکھ - چین - سنتوش - سنتوکھ -
گونا - گنا -	فائدہ - نفع - گُن -

الفاظ ملائی	اُردو معنی
گرہنا -	گرہن - گہن -
سوڈہ - سُوڈا -	ہوگیا - بس - سدھ -
مُولا -	آغاز - مُول
مکوٹا - مکٹا -	تاج - مُکٹ -
مہا -	عظیم - مہان -
کواسا -	مختار -
نیایا - نیاء -	انصاف -
انیایا - ان نیاء -	بے انصافی -
لکشمنا -	بحری سردار -
کوتر -	غلاظت - غلیظ - میل - میلا -
جاگا -	نگہبانی کرنا - حفاظت کرنا -
سُرگا - سَرگا -	بہشت - سُرگ - (سورگ) -
نراکا -	نرک - جہنم -
منسیا -	مُنش جاتی -
ناڈی -	نبض -
دوسا -	گناہ - جرم - دوش -
کپالا -	سر - سردار -
[illegible] کورا -	کھوپڑی -

منحول مگر خالص ملائی لوگوں کی رسومات شادی اسوقت تک بہت کچھ ہندو لوگوں سے ملتی ہیں۔ اصل ملائی لوگوں کے بچوں (ذکور) کے سر پر اُسوقت تک ایک چوٹی (لٹ بالوں کی) رکھی رہتی ہے جب تک کہ اُن کی سنت (ختنہ) نہ ہو لے۔ بلحاظ زمانہ کی تبدیلی پر۔ یہی ملک لایا ہے۔ جہاں سے کہ قدیم زمانہ میں ملک چین کے فرقہ تاؤ۔ لاؤ چیز یا کہ چاؤ استت کے گرو مہاتما لاؤ چیز نے تعلیم ویدانت حاصل کر کے کل ملک چین میں اپنی تعلیم اور اندریہ دمن کے زور سے اتنا رسوخ و رعب حاصل کیا تھا۔ کہ جس کا اثر اس وقت تک بدستور کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

علاقہ جاوا و خاصکر جزائر خورد بنام بالی (جس کا دوسرا نام جاوا خورد بھی ہے) اور لومبوک (جو جاوا کے نزدیک واقع ہیں) میں اس وقت تک قدیمی آریہ آباد ہیں۔ ان میں کئی ایک لوگ اچھی سنسکرت جانتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ بالی وہی مقام ہے۔ جہانکہ سگریو کا بھائی بالی حکمران تھا۔ بالی کا ذکر کرتے ہوئے یہاں مجھے ایک ایسے دردناک و افسوسناک واقعہ یا حادثہ کا جس کا تعلق کہ بالی سے رکھتا ہے۔ اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہ جانکاہ صدمہ و ناگہانی آفت ہے کہ جس نے بالی کے قدیم آرین آبادی ہونے کا فخر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ہے۔ اس واقعہ کے ظاہر کرتے ہوئے میرا قلم زار زار روتا ہے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ اظہار بھی تو ضروری تھا۔ وہ پُر درد حادثہ یہ ہے کہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء (۲۰-۹-۰۶) کو بالی کا

خود مختار دیرینہ سال۔ و بزرگ راجہ اور پرانی چھتری قوم کا فخر (ناک) ہاتھ میں تلوار لیتا ہوا اور پرا ۔ نے راجپوتوں کی سی مردانہ ہی جانثاری و بہادری دکھاتا ہوا میدان جنگ میں ہمیشہ کے لئے ڈھیر ہوگیا۔ یعنے قتل ہوگیا صرف راجہ ہی نہیں۔ بلکہ تمام تپسب برتا خاندانی رانیاں۔ راج کمار و دیگر بڑی وزراء و متعلقین راج بھی مردانہ وار ہاتھ دکھاتے ہوئے ہمیشہ کے لئے میدان جنگ میں سو گئے۔ قتل ہونے سے پہلے ہی راج محل و دیگر بڑی عمارات کو بخوشی خود اپنے ہاتھوں سے آگ لگا دی تھی۔ تاکہ دشمن (ڈچ) کسی قسم کی بے عزتی نہ کر سکیں۔ اسلئے جب دشمن مقام پلمے چوتن پر پہنچے۔ تو تمام محلات وغیرہ کو جلتا ہوا پایا۔ بالی کا راج مدت دراز سے خود مختار تھا۔ اسلئے اب ڈچ لوگوں نے جو اسوقت قریباً تمام مجمع الجزائر ہند (جاوا۔ سوماٹرا وغیرہ) پر حکمرانی کرنے کا دعوےٰ رکھتے ہیں۔ بلا کسی وجہ دندان طمع تیز کرتے ہوئے بالی پر چڑھائی کر دی جس کا انجام وہی ہوا جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بالی (جاوا خورد) وسط سمندر میں واقع اور نہایت ہی سرسبز جگہ تھی۔ چنانچہ ہندو راج ہونے کے باعث شری رامچندر جی کے یادگار میں ہمیشہ اور متواتر کئی قسم کی خوشیاں منائی جاتی تھیں واہ رے کرم گتی۔ میں نے اس واقعہ کو اخبار انگریزی موسومہ "دی ٹائمز اوف ملایا اینڈ کمرشل ایڈورٹائیزر" مطبوعہ ۴ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء (۷-۵-۱۰-۷) میں پڑھا تھا جس کا اثر ابھی تک میرے دل پر باقی ہے۔

اگر کسی کو بالی میں اسوقت تک (یعنے ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء تک) ہندو

(آریائی) راج رہنے میں شک ہو تو اُس کو علمی جنتری مطبوعہ کانپور بابت ۱۹۰۵ء کا صفحہ 33 ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

علاوہ اس کے ۱۹۰۵ء میں اخبار انگریزی موسومہ "سٹریٹس ایکو" مطبوعہ پنانگ ۱۶ اپریل ۱۹۰۴ء (16-4-4) میں یہ الفاظ چھپے تھے

with the exception of two small islands named Bali and Lombak where Hinduism predominates.
These two island lie close to Java".

اُردو مطلب یہ ہے۔

"سوائے دو چھوٹے (خورد) جزائر بنام بالی اور لومبک کے جہاں ہندوازم (ہندو مذہب) رائج ہے۔ یہ دونوں جزیرے جاوا کے نزدیک واقع ہیں"۔

بس یہ الفاظ بالی اور لومبک میں ہندو راج کے ہونے کے لئے کافی ثبوت ہے۔

کسی وقت کل جاوا و سوماٹرا (اصلی نام سومترا ہے) آرین گڑھ کہلاتے تھے اسوقت تک علاقہ جاوا میں بہت سے اس قسم کے قدیمی کھنڈرات ملتے ہیں جو آرین حکمت کے نمونے ہیں۔ بالی کا حادثہ بھی آج کے بعد کسی آئندہ زمانہ میں ایسا ہی سمجھا جاوے گا

جیسا کہ آوا قدیم دارالخلافہ برہما وغیرہ کا۔ یا کہ ایسا جیسا کہ علاقجات آسام
کے کئی حصوں میں پُرانے ہندو آریاؤں کی بستیوں کے کھنڈرات نظر آتے ہیں
ان میں سے راجہ کامروپ جو ایک نہایت ہی زبردست راجہ ہو گذرا ہے
کی بستی کے قدیمی کھنڈرات اسوقت تک بھی کئی میلوں میں نظر آتے ہیں
ان میں سے بعض کھنڈرات کی فصیلوں کی اینٹوں پر سنسکرت سے ملتی
ہوئی بھاشا میں حروف لکھے ہوئے نظر پڑتے ہیں۔ بہت سے ایسے لوگوں
نے جنہیں آسام ریلوے کی تیاری کے زمانہ میں وہاں مختلف علاقوں میں
رہنے کا موقع ملا۔ یہ واقعات بنظر خود دیکھے ہونگے اور وہ صاحبان
میرے اس بیان کی تائید کر سکتے ہیں۔

اسی کتاب کے باب اوّل میں کمبودیا کا حال بیان ہو چکا ہے جس
میں بتلایا گیا ہے کہ کسی زمانہ میں کل مُلک ملایا۔ سیام وغیرہ کمبودیا راج
کے (یعنے حکومتِ کمبودیا کے) تابع تھے۔ کمبودیا کے حکمرانوں کا اُس
وقت کیا دھرم تھا۔ اس کی مزید تحقیقات کے لیے ذیل کا انگریزی فقرہ
ویسا ہی کام دینے والا ہے۔ جیسا کہ سخت اندھیری رات میں ڈیلی
صاحب کے ایجاد کردہ نائیٹ ورک لیمپ کی روشنی۔ یہ فقرہ
جنرل جاگرفی فار انڈین سکولز (مولفہ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ آرڈین ووڈ صاحب
بی۔ اے۔ ایف۔ سی۔ ایس۔ پرنسپل لا مارٹنیر کالج کلکتہ) کے صفحہ
۲۲۲ پر ملاحظہ ہو سکتا ہے۔

The Cambodians are Aryans, and there are magnificent remains of an ancient and superior civilization probably of Hindoo origin near the Cambodian Lake

"کمبودین (اہل کمبودیا) آرینز (آریہ) ہیں۔ جھیل کمبودیا (جس کا نام تلے سپ یا تالے سپ ہے) کے نزدیک یا متصل قدیم اور بالاتر (یعنے نہایت اعلےٰ) سویلیزیشن (تہذیب۔ شائستگی۔ مگر یہاں اسکا مطلب حکمت یا ہنر مندی کا ہے) کے عالیشان نشانات (بقایا کھنڈرات وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ غالباً ہندو بنائے یعنے ہندوؤں کی دستکاری کے"۔

امید کہ واقعات مندرجہ صدر متعلقہ جاوا وغیرہ کے نفس مضمون سے پڑھنے والا خود ایک خاص نتیجہ نکال لینے کی تکلیف گوارا کر سکیگا عموماً کلکتہ یا کہ بنگال کے راستہ جن بیرونی سمندری مقامات کا سیر ہو سکتا ہے اُن کا مختصر سا حال درج کر دیا گیا ہے۔ مدراس سیلون (لنکا) وغیرہ کی جانب کوئی قابل اندراج احوال نہیں معلوم ہوتے کیونکہ لنکا وغیرہ کے آرین ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ تجربہ خود بتلا رہا ہے۔

اب بمبئی کے راستہ جن موٹے موٹے سمندری مقامات کو جانا ہوتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا نہایت ہی مختصر سا حال رقم کرونگا۔

موجودہ زمانہ میں شہر لنڈن واقع انگلینڈ (انگلستان) بلحاظ ہر ایک
دنیوی امور کے دنیا بھر کے سب شہروں سے بڑا اور زیادہ تر متمول شمار
ہوتا ہے۔ پس جب ہم اس شہر کی طرف بھی سرسری طور پر نظر ڈالتے ہیں
تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ دھرتی لنڈن یا کہ کل سرزمین انگلینڈ
وغیرہ بھی قدیمی آریاؤں کے قدم مبارک سے خالی یا کہ محروم نہ رہی تھی
اسکی نہایت صریح وجہ یہ ہے کہ یہ ملک اہل روم اور اُن آریاؤں
کی نسل سے جو اس وقت آئرلینڈ (آریوں کی زمین) جا کے بالٹک
یا بلک (وغیرہ) اور اُس کے نواح میں آباد ہے۔ آباد کیا تھا۔ انگریزی
کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ انیس صدی کا عرصہ ہوا کہ لنڈن ایک
بالکل معمولی اور چھوٹا سا قصبہ تھا اُسوقت اُس کا رقبہ تقریباً نصف مربع
میل تھا۔ پس اسی زمانہ میں یعنے اب سے ۱۹ صدی پیشتر اہل روم
کا قدم انگلینڈ میں پڑا اور انہوں نے شہر لنڈن کی درستی و ترقی
کی طرف خاص دھیان دیا۔ اسلئے اب لنڈن کی موجودہ آبادی نیم
چونسٹھ لاکھ کے قریب شمار ہوتی ہے (یعنے کلکتہ یا کہ بمبئی کی موجودہ
آبادی سے پانچ گنا اور مدراس کی آبادی سے نو گنا زیادہ ہے)
زیادہ تر نسل اُن قدیمی اہل روم کی ہے جو کہ خود آرین نسل سے تھے
اور انگلینڈ میں آکر آباد ہوتے ہوئے اُس کے فروغ کا خاص باعث
ہوئے۔ اسوقت شہر لنڈن کا طول سولہ میل اور عرض بارہ میل کے
قریب شمار ہوتا ہے۔

زبان کے لحاظ سے بھی وہ تمام لوگ جن کی اصلی زبان دری

زبان انگلش یعنی انگریزی ہے - آرین نسل سے ہیں - کیونکہ "انگریزی" آرین لنگویجز کی ایک شاخ ہے پس لنڈن یا کہ تمام انگلینڈ وغیرہ اسی زمرہ میں آجاتے ہیں۔

چھٹویں (چھٹی) صدی مسیح میں عیسائیت (Christianity) انگلینڈ میں شروع ہوا - دراصل یا انگلز اور ٹیوٹانز جرمنی کے لوگوں نے انگلینڈ آباد کیا - وہ لوگ آریہ تھے۔

اب ملک فرانس کو پایا جاتا ہے - اس ملک کو آریاؤں نے آباد کیا تھا - جس کے ثبوت میں ایک انگریزی فقرہ بھی درج ہے۔

The country of France was peopled by the Celts or Gauls an Aryan race.

اس کا اردو مطلب اس طرح پر ہے - کہ "ملک فرانس پہلے آباد کیا گیا تھا - اہل کیلٹ Celts (اسکو سیلٹ بھی پڑھتے ہیں مگر کیلٹ ٹھیک ہے) یا اہل گول سے جو کہ ایک آرین قوم (نسل) تھی"۔

اس کے بعد یہ ملک اہل رومن کے تخت میں بھی رہا - پس مذکورہ بالا سطور سے صاف روشن ہے کہ کسی زمانہ میں آریہ لوگ ہی فرانس میں آنند مناتے تھے -

اب ملک اٹلی کی ٹرن (باری) ہے - کسی زمانہ میں یہاں کے آریہ باشندے نہایت خوشحال تھے - قدیم آریاؤں نے ہی اٹلی کو بسایا تھا - اٹلی کے دار الخلافہ شہر روم Rome میں کسی وقت ویدوں کا ڈنکا بجتا تھا - شہر روم میں اسوقت تک قدیمی عمارت (مندر) بنام پین تھی عون Pan the on جو کہ سنہ مسیح سے کچھ مدت پہلے بنائی گئی تھی - موجود ہے - پین تھی عون (یا پین تھی عون) کے معنے سب دیوتاؤں کا مشترکہ مندر ہیں - اس عمارت میں مختلف دیوتاؤں کے بت وغیرہ رکھے تھے - اور اہل رومن اکثر کرکے اسکو "वसवे देवा" وسوے دیوا - کے مندر کے نام سے موسوم کرتے تھے - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ پرانک مت کی لیلا ہے - اور جس ابلا نے کہ آرین دھرم کو کلنک کیا -

اس سے بعد اگر ملک یونان کو لیا جاوے تو وہاں بھی اسی قسم کی فضول و فرضی دیوتاؤں کی پوجا وغیرہ بعینہ پرانک مت کی طرح یونانیوں میں مروج پائے جاتے ہیں - چنانچہ اسوقت تک یونان کے دار الخلافہ ایتھنز (Athens) میں آدیشا یا منروا (منروا) نامی دیوی کی پرستش رائج ہے - یونانیوں کا خیال ہے کہ ہر ایک قسم کی آفات سے محفوظ رکھنا اور اقبال مندی و نصرت (فتح) دینا

اسی دیوی کے اختیار میں ہے۔ یونانیوں کی آدینا یا می نروا دیوی اور اہل چین کی کوان زِن دیوی دونوں سگی بہنیں (ستت سنسسسس) معلوم ہوتی ہیں۔ پس یہ واقعات بھی پورانک مت کے اختراع ہیں اور ہو بہو ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے ویدک دھرم کے سورج کو گرہن لگا ہوا ہونا۔

اب میں آسٹریا ہنگری کو لونگا جس کے دارالخلافہ کا نام شہر وِی انا ہے (Vienna) یہ ملک چاروں طرف سے ریاست ہائے جرمن۔ روس۔ ٹرکی۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ سے گھرا ہوا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ملک آرین گڈھ کہلاتا تھا۔ تمام یوروپین ممالک میں یہ ملک یعنے آسٹریا ہنگری بلحاظ آبادی وسعت تیسرے درجہ پر شمار ہوتا ہے۔ اسوقت اس ملک میں متفرق فرقے آباد ہیں مثلاً سلاوونی آسٹر۔ جرمنز۔ روسی وغیرہ۔ ایک اور خاص قوم جس کا نام مگیار یا ماگیار اور اس ملک میں آباد ہے۔ آرین نسل سے مشہور ہے۔ اسکی تعداد ساٹھ لاکھ کے قریب بتلائی جاتی ہے۔

اسی ملک میں ایک اور خانہ بدوش قوم جس کو جپسی کہتے ہیں پائی جاتی ہے۔ انگریزی تحقیقات بتلاتی ہے کہ آخرالذکر قوم انڈیا (آریہ ورت۔ ہندوستان) سے جاکر وہاں مقیم ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ روس کے مختلف علاقوں سے جاکر وہاں آباد ہوئے۔ اور یہ لوگ پرانے آریاؤں کی نسل سے ہیں۔

اس ملک کے علاقہ جات میں قریباً گستر ۱۲ مختلف زبانیں جن میں سنسکرت کے
بگاڑ کے کافی نشانات پائے جاتے ہیں ۔ بولی جاتی ہیں ۔

تمام ممالک ہائے ٹرکی ۔ فارس ۔ ایران (آریوں کی جگہ
یا سرزمین) ۔ کی سمرقند کا اصل آریہ کھنڈ ہے اور کاشغر کا اصل
کاشی گر ہے) مصر وغیرہ میں بھی کسی زمانہ میں آرین دھرم رہ چکا
ہے ۔ اسکا ثبوت اس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ان ممالک کے علاقہ جات
میں اس وقت تک ایک بڑی بھاری قوم آباد ہوتی ہوئی پائی جاتی ہے
اور اس قوم کا نام کرد ہے ۔ انگریزی تحقیقات بتاتی ہے
"The Kurds are said to belong to the Aryan family"
یعنے "کرد لوگ آرین خاندان سے بتلائے جاتے ہیں ۔ یا کہ کرد لوگوں کا
تعلق آرین اصل (نسل) سے ہے"۔

آرمینیا کے لوگ بھی آرین نسل سے ہیں ۔

تمام ملک عرب سنسکرت کے مرکب الفاظ آریہ وبہ (آریہ ۔ باہ)
کا بگاڑ ہے ۔ آریہ مشہور لفظ ہے جس کے معنی سریشٹ (اعلیٰ)
کے ہیں ۔ وہ کے معنی راستہ ۔ راہ ۔ گذرگاہ ۔ کے ہیں یعنے آریوں
کی گذرگاہ ۔

اسی راستہ سے ہوتے ہوئے قدیمی آریا لوگ افریقہ کے مختلف حصوں
میں جا کر آباد ہوئے ۔ اور جہانتک اس وقت تک اُن کی نسل ہزاروں
کی تعداد میں موجود ہے جن کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے دیسی دکھایا

ٹماٹکے وغیرہ لوگ ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے - یہ لوگ اسوقت تک خاص خاص دیوتاؤں واگنی (آگ) کی پرستش کرتے ہیں مگر رہتے ضرور جنگلی حالت میں ہیں - ان لوگوں میں سے کئی لوگ کانوں میں مُندراں کی طرح صاف باریک وچمکیلی لکڑیوں کے چھوٹے ٹکڑے ڈال کر رکھتے ہیں جو کہ ان کی مذہبی رسم معلوم ہوتی ہے - ان میں سے کئی ایک لوگوں میں ایک اور عجیب رسم دیکھی گئی - وہ یہ کہ کسی شخص کے مرتے وقت اس کے چاروں طرف پردکھشنا دینا (یعنے پھرنا) اور خاص خاص الفاظ اس وقت منہ سے بولنا وغیرہ وغیرہ -

کسی وقت کل افغانستان بھی آریہ تھا - صرف قندھار ہی نہیں - لفظ قندہار سنسکرت کے الفاظ گندھ وہار کا مرکب ہے اسکی وجہ عیاں ہے کہ اس وقت تک افغانستان کے پہاڑی علاقہ جات میں کافر لوگوں کا ہونا بلکہ ان لوگوں کا ایک خاص علاقہ ہے - جس کو کافرستان کہتے ہیں - اور یہ ایک پہاڑی ملک ہے جو کہ شہر کابل کے شمال مشرق میں واقع ہے جس طرح کہ مسلمان اور خاص کر افغان (پٹھان) لوگ کافروں کو مار کر خوش ہوتے - ویسے ہی یہ کافر لوگ افغانوں کو قتل کرنے میں خاص مسرت سمجھتے -

"Their language belongs to the Sanskrit family."

اُن کی (یعنے اہل کافرستان کی) زبان مخرج سنسکرت سے تعلق رکھتی ہے -

جو مختصر سے حالات اس نوٹ میں درج کئے گئے ہیں۔ وہ اصل واقعات
(فیکٹ) ہیں۔ کوئی فرضی داستان و افسانے مانند الف لیلہ یا کہ
مسٹر گلیور کے بعض عجیب وحیران کنندہ مگر محض بناوٹی حالات سفر کی طرح
نہیں۔ پڑھنے والا اگر خود سچے محقق کی طرح اُن امورات کی تحقیقات
کے لیے جو اس نوٹ میں تحریر ہوئے ہیں۔ ذرا بھی اپنے دماغ سے کام
لینے کی تکلیف گوارا فرمائیگا تو بلاشبہ اُسکو خود بخود سب اصلیت معلوم
ہو جاویگی۔ اور اُسکو اصل نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہ ہوگا۔ نہیں نہیں بلکہ
بہت ہی سہل و آسان ہوگا چونکہ ان ہی واقعات نے جس کے بارے
میں اوپر کسی جگہ جتا چکا ہوں۔ میرے خیال کو صرف تھوڑے ہی عرصہ
میں تبدیل کر دیا۔ اس لئے یقین واثق ہے کہ ان حالات کا سرسری
مطالعہ بھی میرے جیسے کسی ایک دوسرے اشخاص کی تبدیلی خیالات
کا باعث ثابت ہوگا۔ پرماتما ضرور ایسا کرے تاکہ میرا دلی مقصد کسی
حد تک پورا ہو۔ اور آئندہ بھی ایسی قسم کی تحریر کے لئے موقع ملتا ہے

واہ رے دیوبانی (روے زمین کی مادری بھاشا سنسکرت)

آریہ جاتی و آریہ دھرم! قربان جاؤں آپ کے جاہ وجلال۔

عظمت۔ وفضیلت پر۔ اور وہ عظمت بھی کیسی۔ جیسے آفتاب

تاباں۔ اے قدیم آریاؤ۔ کسی وقت آپکا ہی راجیہ (راج)

روے زمین پر تھا۔ دنیا کے اوپر چاروں طرف آپ ہی کی شہرت

کا آوازہ بلند تھا۔ آپ ہی کے عظیم الشان دھرم کی بدولت سرشٹی پر کسی قسم کا اتیاچار (جبر و تشدد) نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ آپ کا اعلےٰ اور سب سے مقدم نیم (اصول) تو "اہنسا پرمو دھرمہ" تھا۔ آپ اس نہایت ہی مقدس اصول پر ہر لحظہ دہر پل پابند رہنا اپنا فرض سمجھتے تھے آپ کے آچرن (چال وچلن) شدھ (پاک) اور آپ کے خیالات اقوال و افعال ہر طرح سے ٹھیک ٹھیک مناسبت و موافقت ظاہر کرتے تھے آپ دوسروں کی خوشی میں اپنی خوشی تصور کرتے اور دوسروں کے غم میں اپنا غم ملاحظہ احتمال کرتے تھے۔ آپ کے ہردول (قلوب) میں خود غرضی کے بیج کا نشان معدوم تھا۔ آپ کرم (عمل۔ فعل۔ ایکشن ڈیڈ۔) کی فضیلت کو اپنے جیون (زندگی) کے ذریعہ ظاہر کرتے تھے۔ آپ کا اعتقاد (وشواش) کیول ایک خالص اوم پر تھا۔ آپ نے روئے زمین کا راجہ (راج) کیونکر حاصل کیا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ آپ سچی محبت کو لیکر گروہوں کے گروہ اکٹھے ہو کر اپنی جنم بھومی سے خوشی خوشی بذریعہ خشکی و سمندر (تری) روانہ ہوتے ہوئے دوسرے دوسرے یعنے غیر ممالک میں جا کر آباد ہو گئے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ آپ نے ہی دوسرے ممالک کو آباد کیا تھا۔ آپ اپنے گھروں کی چار دیواری میں بند رہنا معیوب سمجھتے تھے آپ کے درمیان ذاتیات کا فضول بحث و قبیح (قبیحہ) قطعاً موجود نہ تھا۔ آپ جنم سے ذات یا پیشہ نہ مانتے تھے۔ بلکہ کرموں (افعال۔ اعمال) یا دنیوی بیوہار کے لحاظ سے انسانی تفریق (ورن بیوستھا) مقرر کرتے تھے اسے درمیانی زمانہ (یعنے قدیم و موجودہ زمانہ کے درمیان کا زمانہ)

کے آریاؤ! ہائے افسوس۔ جب سے آپ نے اپنے سچے۔ مقدس
پاک اور سرشٹ دھرم کے اصولوں کے پالن کرنے میں کوتاہی کو راستہ دیا۔
یا یہ بالفاظ دیگر آپ کے آچرنوں میں وگھن پڑنے شروع ہوئے۔ نہیں نہیں
بلکہ جب سے آپ نے اپنے بزرگوں (قدیم آریاؤں) کے نقش قدم پر چلنا اور
اُن کے طریقہ ہائے یا اصول (نیم) دھرم پر پابند رہنا ترک کر دیا۔ اور
اس سے بڑھ کر اپنے مکانوں کے اندر بند رہنے کی قبیح و مذموم رسم کو
زیادہ تر رواج دیا اور ساتھ ہی غیر ممالک کی سیر و سیاحت کو یک لخت چھوڑ
دیا۔ یہی نہیں بلکہ کاہل الوجودی کے دامن میں سو گئے۔ اور ان سب قباحتوں
سے بڑھ کر چھوت چھات کے حقیرانہ و تنگ خیال کو لیکر ہو بیٹھے ہی۔ اور ڈڑھ
بھاٹیا۔ سہگل۔ کپور۔ بھنڈاری۔ پوری۔ مہرہ۔ ساہنی۔ کھتا پر۔ گرڈھیو
ایک گھرا۔ آدھا گھرا۔ ڈھائی گھرا۔ سوا گھرا۔ چار گھرا۔ بندی (صفر
گھرا۔ اڑنگ۔ مرٹنگ۔ بٹنگ۔ ٹمن وغیرہ اِل بلا کہلانا شروع کیا۔
تب سے آپ کی اور آپ کے بزرگوں کی عظمت کو بٹہ لگنا شروع ہو گیا اور
تبھی سے آپ کے اندر ناجائز تفریق و حاسدانہ نفاق کا تخم بویا گیا۔ نہیں
نہیں بلکہ جب سے آپ نے اپنے اصلی دماغوں و عقل سے کام لینا چھوڑ کر
دوسروں کی بُری تقلید اور بد صحبت برائے نام برہمنوں کے جنگل میں گرفتار
ہونا شروع کیا۔ تب سے لفظ "ہندو" کا طوقِ غلامی آپ کے گلے
میں پڑ گیا۔ وائے آپ کے حال پر۔ جب تک آپ میں بحری
سیر و سیاحت و تجارت کا شوق رہا۔ تب تک آپ کے تمام کارج (کام)
راست و سدھ ہوتے رہے۔ آپ کے بعد آپ کے بدھی کھنائیوں

(یعنے بدھ لوگ) نے بھی کسی خاص حد تک آپ کی تقلید کی۔ اور وے لوگ (یعنے بدھ لوگ) آریہ ورت کے مختلف مقامات وحدود سے اکٹھے سینکڑوں کی تعداد میں بذریعہ خشکی وتری روانہ ہوتے ہوتے اور خاصکر سیلون (لنکا) سے بحری سفر کے ذریعہ دوسرے ممالک میں وارد ہوتے اور یہی وجہ زیادہ تر بدھ مذہب کے اشاعت کی ہوئی۔ اب یہ لوگ تمام دنیا کے مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ آریاؤں کے بعد اگر کسی مذہبی جماعت یا کہ فرقہ نے قابل قدر مذہبی سکہ جمانے کی کوشش کی۔ تو وہ بدھی فرقہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی اسی وجہ سے کہ انہوں (بدھی لوگ) نے قدیمی آریاؤں کے نقش قدم پر چل کر دوسرے دیشوں میں جا کر آباد ہونے اور اپدیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے تن۔ من اور دھن سے کوشش جاری رکھی۔

افسوس صد افسوس۔ اے قدیم ودرمیانی زمانہ کے آریاؤ جب سے آپ کی موجودہ نسل یعنے ہندو آریاؤں میں اپنی بستیوں سے چند روز کے لئے بھی باہر جانا اور سندھو (دریائے اٹک) وغیرہ کے پار ہونا بھی دھرم کے ورودھ خیال کیا جانے لگا۔ تب سے آپ کی تمام اقبالمندی۔ شان وشوکت۔ جاہ وجلال وفضیلت کے چمتکار پر سیاہی آنی نمودار ہونے لگی۔ وہ مہاں شکتی اس سیاہی کو دور کرے۔

ہر ایک خاص خاص امر یا بات کی اشاعت کے لئے جدا جدا طریقے ہوتے ہیں۔ پس دھرم کی اشاعت کے لئے بھی ایک خاص ذریعہ ہے

وہ ذریعہ اوپر مجملاً بیان کیا جا چکا ہے۔ اُسکو کچھ صاف صاف الفاظ میں جتلا
دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ دھرم کی اشاعت کے لیئے اُس دھرم
کے دل و جان سے ماننے والوں اور اسی دھرم کے اصولوں (مطابق)
اپنی زندگی گذارنے والوں بلکہ اُس سچے دھرم پر سچے دل سے قربان ہو
جانے والوں کے گروہوں کے گروہ اُن حصوں میں جا کر آباد ہونے
چاہیئے جہاں کہ اُنہیں اپنے دھرم کے پرچار کا خیال مدنظر ہے۔ اُن
گروہوں میں۔ بابو۔ منشی۔ ڈاکٹر۔ دُکاندار۔ بڑھئی۔ سنار (کسان)
معمار۔ لوہار۔ زرگر۔ درزی۔ جولاہا۔ موچی۔ حجام بلکہ ملاح تک
کا کام جاننے والے بھی اُسی دھرم کے سچے پیشوا اسی (مختصر) ہستکاری
و پریمی ہوں۔ اُن گروہوں کے لوگوں کے چال و چلن ایسے ہوں
جس سے اُن کے دھرم کی علامات خود بخود ظاہر ہو سکیں۔ تاکہ اُس
گروہ کو نئے ملک میں کسی قسم کی بھی کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ ویسے ہی رہ سکیں
جیسے اپنی بستیوں میں {یہی وجہ تھی کہ قدیمی آریاؤں اور بدھی لوگوں کو
کوئی وقت محسوس نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ اُن کے گروہوں میں ہر ایک
قسم کے پیشہ ور لوگ اُسی دھرم کے ماننے والے موجود رہتے تھے}
اور بغیر اُس ملک کے اصلی باشندوں کی امداد وغیرہ کے اپنا کام آپ چلا سکیں
اور اُس گروہ یا اُن گروہوں کے تمام بیوہار (کاروبار) میں پوری پوری
راستی و دیانتداری پائی جاوے۔ اور وے سب کے سب لوگ بلاناغہ
مقررہ وقت پر صبح و شام ایک جگہ میں مل کر اُس دھرم کے اصول کی
پیروی کے لیئے عام طور پر اُپدیش کریں۔ تاکہ اُن کے پرچار کا اثر اُس ملک

کے اصلی باشندوں کے دلوں کو تسخیر کرتا ہوا اُسی دھرم کے وسیع دائرہ میں اُن کو لانے کے لئے خود بخود کامیاب ہو سکے۔ یہ ایک مجرب و حکمی نسخہ یا کہ ذریعہ اشاعت دھرم ہے۔ تجربہ ہو سکتا ہے۔ آجکل کے چند متعدد معمولی اشخاص کے پرچار سے غیر ممالک میں کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آجکل کا ہر ایک پرچارک (واعظ) سوامی شنکراچارج۔ مہاتما بدھ دیو یا کہ مہرشی دیانند نہیں بن سکتا۔ اس کام کے لئے پورن برہم چریہ۔ اندریدمن اور از بس سہن شیلتا۔ بردباری۔ سچی انکساری۔ سچی ودیا (علم خالص) اور بغیر امتیاز مذہب و ملت سچے پریم کی ضرورت ہے۔ جو صفات (یعنے مذکورہ بالا) کہ عام اشخاص میں ہونی غیر ممکن سی معلوم ہوتی ہیں۔ گو اس قسم کی طاقتیں ضرور خداداد ہوتی ہیں۔ مگر ان کے بڑھانے کے لئے اپنی جسم۔ جان اور فضول دنیوی حیثیت کے ابھمان و گمان کو قربان کر دینا پڑتا ہے۔ یہی اصلی و سچی منش جاتی کی صفات مذکورہ بالا مہاتماؤں کے جیونوں (زندگیوں) میں موجود اور اتھک کام کر رہی تھیں۔ اور اسی لئے اُن کے کارنمایاں موجودہ خلقت کو حیرت میں ڈالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

ضروری ہے کہ کئی صاحبان اس نوٹ کے ٹوٹے پھوٹے نفس مضمون کا ملاحظہ فرما کر بول اُٹھیں کہ اُس قدیم زمانہ کا سچا آنند (مسرّت) آج کیوں دُکھ میں تبدیل ہو گیا تو اُس کے لئے اتنا کہنا کافی ہوگا کہ

شعر:- جو کچھ ہوا کرم سے ہوا یا نصیب سے
شکوہ نہ یار سے نہ شکایت رقیب سے

یادرہے ۔کہ

(۱) مذکورہ بالا نوٹ عالم ۔ فاضل وگریجویٹ صاحبان کی انفارمیشن کیلئے درج نہیں کیا گیا کیونکہ وے اصحاب تو آگے ہی اس قسم کے حالات سے بڑھکر زیادہ معتبر حالات کو جاننے کی واقفیت رکھتے ہیں ۔

(۲) یہ نوٹ صرف اُن صاحبان یا اشخاص کی واقفیت کے لیئے درج کیا گیا ہے ۔ جو میری طرح کم علم وکم تجربہ رکھنے والے ہیں اور جن کی تحقیقات ومعلومات کا دائرہ ازحد کم ہے ۔

(۳) کسی صاحب کو بھی اس نوٹ پر نئے جانکتہ چینی کرنے کا اختیار نہیں ہوگا ۔ ہاں البتہ وہ شخص جس نے کہ اپنی عزیز زندگی (عمر) کے کم ازکم دس برس حدود ہندوستان کے باہر مختلف ممالک میں صرف کیئے ہوں ۔ بڑی آزادی وخوشی سے اس نوٹ پر جرح کرسکنے کا مستحق ومجاز ہوگا ؛

خادم

رامجیداس سہگل

ایپوہ ۔ پیراک ۔ جزیرہ نمائے ملایا ۔

التماس

گو میں نے اس کتاب کے دیباچہ میں صاف اور واضح طور پر اپنی کم لیاقتی کا اقبال کیا ہے۔ مگر تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب کے آخیر میں بھی اتنا ظاہر کر دیا جاوے۔ کہ چونکہ یہ ایک عام مسئلہ (مانا ہوا) یا کہ تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی انسانی کام کبھی نقص سے مبرا یا خالی نہیں ہو سکتا تو پھر ایسی حالت یا صورت میں ایک مجھ جیسے ناقابل و ناتجربہ کار کے کام میں کیونکر مختلف قسم کی غلطیوں کا احتمال نہ ہو سکیگا۔ بلکہ لازمی ہے کہ اس کتاب میں جگہ بہ جگہ مختلف قسم کی غلطیاں دیکھنے میں آویں۔ اور محض اسی لئے پبلک سے استدعا ہے کہ جو نقص جس صاحب کے نظر پڑے۔ وے مکرم از راہ کرم و انسانیت بیجا نکتہ چینی کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ بلکہ از راہ عنایت اگر ہو سکے تو مجھے اس نقص سے آگاہ فرمادیں تاکہ کافی شکریہ کے ساتھ آیندہ اس کی اصلاح کیجاوے *

اے پرماتما! آپ ہی کی عنایت خاص سے پُستک ہذا نے کاغذی جامہ اختیار کیا ہے۔ ورنہ محال تھا۔ آپ کی

اپاردیا کا دھنیہ باد ادا کرنا مجھ تچھ بدھی کے احاطۂ تحریر و تقریر سے بعید ہے *

خادم

راجمیداس سہگل

مقام ایپوہ - (پیراک) جزیرہ نمائے ملایا - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

نوٹ :- "نذیان جاوا" میں اس کتاب کا کئی جگہ ذکر کیا گیا ہے - مگر کسی خاص کارن سے کتاب اس وقت تک شائع نہ ہو سکی - اور اس کو نذیان جاوا کے بعد چھپنا پڑا -

اشتہار

کوشش اردو زبان ملائی"

یہ ۲۱۶ صفحہ کی اردو کتاب ہے جس میں پانچ باب درج ہیں۔

باب اول :۔ مختصر حالات ملک ملایا۔

باب دوم :۔ چند الفاظ و فقرات ملائی جو متواتر روزانہ بول چال میں آتے ہیں

باب سوئم۔ لغات جسمیں قریباً دو ہزار الفاظ ملائی بالمقابل اردو الفاظ کے تحریر ہیں۔

باب چہارم۔ یادداشت ضروری یعنی سکہ (ضرب نقدی) تول یا وزنی باٹ خشک چیزوں کے ماپ۔ مختلف قسم کی پیمائشیں۔ نام نشانات سمتی ملائی دن و مہینے موسم۔ رنگ۔ اشیاء خوردنی۔ اعضائے جسمانی دہات ہائے جواہرات کاریگراں۔ باطنی حرکات جوش۔ حرکات بدنی دنیا کے چند ملکوں او ران کے باشندوں کے نام جیسا کہ اہل ملایا استعمال کرتے ہیں۔

باب پنجم۔ بول چال اردو ملائی یعنی عام گفتگو۔ ملاقات۔ بازار۔ سردی گرمی۔ وقت۔ سفر ریل۔ ڈاک خانہ و تار گھر۔ صحت۔ جنگل جہاز گھوڑا۔ گاڑی۔ بیل گاڑی۔ خوراک۔ لباس اور آسایش مکان کے متعلق کل ۶۱۳۱ فقرات درج ہیں +

گو میرے پاس اس کتاب کے بارے میں بہت سے حد اعتدال سے بڑھ کر تعریفی خطوط موجود ہیں مگر ان کے مضامین کا یہاں درج کرنا بالکل معیوب خیال کرتا ہوں۔ اسلئے ناظرین کی آگاہی کے لیے صرف چند اخباری رائیں (ریویوز) اور دیگر دو تین پرائیویٹ چٹھیوں کا خلاصہ درج کرنا کافی و وافی سمجھتا ہوں۔

ریویو مندرجہ اخبار مسافر آگرہ مطبوعہ ۲۳ اگست ۱۹۰۵ء از قلم شریمان جناب پنڈت بھوجدت صاحب جی ایڈیٹر اخبار مذکور

ملائی کوش } یہ نادر کتاب ہمارے متر مہاشہ آر۔ ڈی سیگل ملایا نواسی نے تیار کی ہے۔ اسمیں ایک طرف اردو الفاظ و جملے ہیں اور اُن کے مقابل اُن کے مترادف الفاظ و جملے ملائی زبان کے ہیں۔ اور بڑے واضح طور پر ملائی زبان سکھلائی گئی ہے۔ کتاب کے شروع میں ملایا کا مختصر حال وہاں کے باشندوں کی طرز و معاشرت و مذہب وغیرہ نہایت توضیح کیسا تھ دیا ہے۔ غرضیکہ ہماری رائے میں اُردو والوں کے لئے جو جزیرہ ملایا کی سیر کرنا چاہیں یا بالغرض ملازمت یا تجارت وہاں قیام کریں۔ یہ کتاب بے نظیر ہے۔ چھپائی لکھائی بہت عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد ؏ ہے ٭

ملنے کا پتہ

آر۔ ڈی سیگل۔ مقام ایپوہ (پیراک) براستہ پنانگ ملک ملایا

(۲) ریویو مندرجہ اخبار ہتکاری مطبوعہ امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء
ازقلم شریمان جناب ماسٹر آتمارام صاحب جی ایڈیٹر (سابق) اخبار مذکور

کوش اُردو زبان ملائی } اُردو ضخامت ۲۱۶ صفحے مصنفہ لالہ رامجیداس سیگل ملایا لواسی۔ یہ کتاب آرین پبلشنگ پرنٹنگ کمپنی لاہور سے ملسکتی ہے۔ ہمارے ملک میں جہاں دولیش یاترا کا شوق نہیں رہا۔ وہاں ان کتابوں کی قدر ملک سے اُٹھ گئی ہے۔ جو دیگر ملکوں اور قوموں کے حالات تبلانے والی ہوں۔ لیکن دراصل تجارتی اور علمی ترقی کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندوستانی غیر ممالک کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور کتاب زیر ریویو کے قسم کی کتابیں واقعی بہت مفید ہیں اور ملک کو ضرور اُن کی قدر کرنی چاہیے اسکے پہلے اٹھائیس ۲۸ صفحوں کے پڑھنے سے ملایا۔ ملاکا جزیرہ پنانگ کوکوس۔ ریاست پیراک۔ ریاست سیلنگور۔ جزیرہ بورنیو۔ سراوک لابان وغیرہ ممالک کے عجیب و غریب حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مقام پر لکھا ہے کہ بالی اور نمکسا اور لومبوک جزائر میں اس وقت تک بھی قدیمی آریہ آباد ہیں اور ملائی مسلمان لوگوں میں مستورات کی سنت کا رواج پایا جاتا ہے۔ صفحہ ۴۹ سے ۵۸ تک ایک فہرست اُن ملائی الفاظ کی دیگئی ہے۔ جو سنسکرت یا ناگری سے ملتے ہیں۔ صفحہ ساٹھ سے ۰۷ تک ملائی بول چال کے فقرے اور اُن کا اردو ترجمہ لکھا گیا ہے صفحہ ۷۱ سے ۱۴۵ تک ملائی زبان کی اُردو لغات درج ہے جسکو تیار کرنے میں مصنف نے بڑی محنت کی ہے۔ باب چہارم میں قابل یادداشت چیزوں کا

ذکر ہے۔ قیمت عہ رہے جو کہ کچھ بہت نہیں۔ ہماری رائے میں ایسی مفید کتاب
کا ترجمہ ناگری میں بھی ہونا چاہیے۔ تاکہ لڑکیوں کو اپنے خیالات وسیع کرنیکا موقع ملسکے

(۳۰) ریویو مندرجہ آریہ پتر بریلی بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء از قلم شرمیان عالیجناب
حکیم گمبھیر سہائے صاحب بریان جہاں آبادی ایڈیٹر (سابق) رسالہ مذکور

کوش اُردو زبان ملائی } جسکو کہ بابو رام جیداس سیگل مقیم ایپوہ پیراک
جزیرہ نمائے ملایا نے مرتب کرکے آرین پبلشنگ
اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی معرفت رفاہ عام سٹیم پریس میں شائع
کرایا ہے۔ کوش ہذا کے شروع میں جزیرہ مذکور اور تیر نیدر لینڈز انڈیا۔
و جزیرہ بورنیو کے مختصر تاریخی حالات پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد
زبان مذکور کے مروّجہ الفاظ جو کہ ان اطراف میں بولے جاتے ہیں لکھے
ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں کر دیا ہے۔ اس صورت سے ۲۱۶ صفحہ کا
کوش تیار کیا ہے۔ شک نہیں کہ ترجمہ کی مدد سے زبان مذکور اس قدر بہ آسانی
سمجھ میں آتی ہے۔ کہ اگر اس نواح کے اشخاص اُن اطراف کا سفر کریں
تو وہ کوش ہذا کو ملائی زبان کے سمجھنے میں ایک بڑا مددگار پا سکتے ہیں۔
جس کیلئے بابو صاحب ممدوح بہت زیادہ مستحق داد ہیں۔ کیونکہ ایک خاص
زبان کی آگہی کی نسبت اتنا بڑا کام کیا ہے۔ اور اسکو یہاں تک پہنچایا ہے
کیا اچھا ہو کہ جو بابو صاحب اُس کی کامل تکمیل کیطرف متوجہ ہوں اور
ہمارے وہ ہم وطن بھی جو کہ اور اور جزائر میں مقیم ہیں وہاں کی زبانوں
کے متعلق بابو صاحب کی تقلید کریں جس سے کہ تمام اہل وطن کو بڑا
فائدہ پہنچے ۔

چند پبلک رائیں یا خلاصہ پرائیویٹ چھٹیات بطور نمونہ

(۱) کتاب عمدہ صحت سے چھپی ہے اور واقعی بہت مفید ہے۔
ملاک نکسندہ کرہ فقیر ہدایت علی۔ مقام کوالالمپور۔ ملک ملایا مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء

(۲) بخدمت آر۔ ڈی۔ سیگل۔
جناب عالی تسلیم۔ بعد بندگی کے واضح ہو کہ آپنے جو ایک عدد "کوش اُردو ملائی" قیمتاً عنایت فرمایا تھا۔ سو کمترین کو بخوبی ملگیا ہے۔ جس کو کمترین نے ادم سے لیکر ادم شہم تک [illegible] ڈھا۔ واقعی آجتک کسی آدمی نے ایسی ہمت مردانہ نہیں دکھائی۔ یہ کتاب جو آپ نے تصنیف کی ہے امید ہے کہ اگر ملائی زبان نہ جاننے والے آدمی کے ہاتھ میں ایک ہفتہ تک رہے باجوکہ ابھی نووارد اس ملک میں ہو اگر وہ پانڈے زبان دان نہیں ہوجاویگا تو یہ بھی نہیں کہ وہ آدمی جو اس ملک میں مدت بعید یعنی چار پانچ سال سے رہتے ہوں کیا مجال ہے کہ اُس کے نزدیک کھڑے ہوکر ملائی بات کریں اور جو پڑھا ہوا ہے۔ اُس کا تو لکھنا ہی کیا ہیں مصنف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے اپنے نووارد بھائیوں کے لیے ایک مدت بعید کے بعد اس کتاب کو خاتمہ تک پہنچایا بندہ آپ کی خدمت میں غرض کرتا ہے کہ ایک کوش اُردو ملائی اور عنایت فرماویں قیمت روانہ ہے۔ ےسو

کہوں وصف کیا آپ کی کمائی کا - کیا بھلا جو خلق خدائی کا
بھائی اوجاگر سنگھ۔ کوالالمپور مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء

(۳) بخدمت شریف لالہ رامجیداس -

بعد آدائے آداب ونیاز کے واضح رائے عالی ہو کہ آپ کی ایک جلد
کتاب "کوشش اردو زبان ملائی" قیمتاً وصول پائی ہے - آپ کی محنت اور
لیاقت کا شکریہ ادا کیا برائے مہربانی دو جلدیں اس کتاب کی اور قیمتاً
روانہ کردیویں - قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ ہے -

بھائی ساون سنگھ گرنتھی - مقام کوالالمپور ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۵ء

(۴) جناب آر - ڈی - سبگل -

بندگی - احوال اینکہ - بندہ نے آپ کی تصنیف کی کتاب دیکھی جسکا
نام "کوشش اردو زبان ملائی" ہے - بندہ نے یہ کتاب دیکھکر نہایت خوشی منائی
کہ ہم عاجز غریبوں پر جو پنجاب سے آئے ہیں - اور جن کو ملائی بات نہیں
آتی ہے - آپ کے رحم دل نے ان پر مہربانی ثابت کی ہے - اور مذہب
کی ترقی فرمائی ہے اور ہم ملکیوں کو آرام پہنچایا ہے اور آپ کی اس کتاب
کی نسبت اور بہت سے ملکیوں کو کہا ہے کہ کتاب ایسی ہے کہ جو اسکو
منگوالیگا وہ اس ملک میں خواری سے بچ رہیگا - بندہ آپ کی بخدمت
میں تحریر کرتا ہے - کہ آپ دو کتابیں کوشش اردو زبان ملائی کی بھیجدیں
قیمت ارسال ہے -

بھائی کالا سنگھ کانسٹبل محکمہ پولیس مقام سرمبان مورخہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء

باقی خطوط کے مضامین بھی ایسے ہی ہیں - اسلئے زیادہ چھٹیاں درج
کرنا فضول ہے -

اس کتاب کا پنجابی لیعنی گورمکھی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے -

اشتہار

زبان جاوا (اردو)

اس کتاب میں انڈین آرکی پلیگو یعنی مجمع الجزائر ہند کی وجہ تسمیہ
سماٹرا - سیلبیس - مولوکس - فلیپائن آرکی پلیگو وبنیلا کے مختصر حالات
درج کرنے کے بعد مصنف نے جاوا "دی گارڈن آف دی ایسٹ" لفظ
جاوا کی تشریح - جاوا کی پوزیشن - آبادی - کوسٹ لائن - جھیلیں موسم -
آتش فشاں پہاڑ - میوہ جات - اشیاء نکاس ودرآمد پیداوار معدنی
ریلوے - جاوانی لوگوں کی خصلتیں جاوانی صنعت وحرفت جاوانی کتب
مقدس وزبان وغیرہ کے حالات قلمبند کیے ہیں - اسکے بعد بٹاویہ - بیوٹن
زورگ - سولو - وجوگ یاکرتا - ماترم - اور کراکاتاؤ کا احوال درج ہے
اسکے بعد دنیا میں شاید بہت سے بڑے اور پرانے ہندو مندر یعنی بورو
بودر کے مندر اور پرم بنم کے مندروں کے دلچسپ اور حیرت انگیز
حالات تحریر ہیں - اسکے بعد نوٹ جس میں پرانے ہندوؤں کی یادگاری کے
نشانوں کو مختلف شکلوں میں جاوا میں ہونا ثابت کیا ہے اسکے بعد مروجہ
سکہ نیدرلینڈز انڈیا کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے مختلف تجارتی کمپنیوں
کی انگریزی میں فہرست دی ہے - جو پینانگ - سنگاپور - بٹاویہ - منیلا وہانگ کانگ
وجاپان وغیرہ میں مقیم ہیں اور اخیر میں جاپانی جہازی کمپنی کے جہازوں کی فہرست
ہے ؀

ریویو آریہ گزٹ مورخہ ۱۲ - بھادوں مطابق ۲۷ - اگست ۱۹۰۸ء

ندیاں جاوا یہ کتاب لالہ رامچیداس سیگل نے تیار کی ہے - اسکے ۱۵۴ صفحے ہیں - کاغذ اور کتابت بہت عمدہ ہے - تقطیع ہندی ستیارتھ پرکاش جیسی ہے اس کتاب میں ہانڈلین آرکی پیگو یا مجمع الجزائر ہند کی وجہ تسمیہ اور سماٹرا بورنیو - سلیبیز کے مختصر حالات درج ہیں - مصنف نے یہ دکھلایا ہے - کہ سماٹرا کا نام ویاکرنی سومترا کے نام پر رکھا گیا تھا - جاوا پہلے زمانے میں آریوں کی فتوحات کا مرکز تھا - اور تمام جزائر آریوں کے زیر اثر تھے - اسکے علاوا جاوا کی ندیوں جھیلوں - موسم - اتش فشاں پہاڑوں - میوہ جات پیداوار اور تجارت کا حال درج ہے اس کتاب پر مصنف نے ان جزائر میں خود ہو آیا ہے - بہت محنت کی ہے اور اسکو مفید معلومات اور دلچسپ بیانات سے آراستہ کیا ہے - دام ۸ رہے - یہ کتاب ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے ملسکتی ہے +

ریویو از قلم شریمان راو بہادر آتمارام جی امرتسری سابق ایڈیٹر شکاری لاہور کتاب درحقیقت بہت دلچسپ ہے - اور ہر ایک ہندوستانی کے مطالعہ کے لیے ضروری ہے - لالہ رامچیداس صاحب اپنے دیسی بھائیوں کے شکریہ کے مستحق ہیں -

ہندوستان میں کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے - ڈاکٹر دولت رام کپور حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ -

یا مصنف سے براہ راست منگوالیں - پتہ یہ ہے - آر - ڈی - سیگل - ایپوہ (پیراک) براستہ پنانگ - ملک ملایا +